Mawi

Malaika Rafi

اسلام آباد ایئرپورٹ سے ہوتا۔۔۔وہ شاہ مینشن ہی جارہا تھا۔۔۔اپنے چھوٹے بھائی کی شادی پہ وہ موجود نہیں تھا۔۔۔کیونکہ بزنس میٹنگ کے لئے وہ نیویارک گیا ہوا تھا۔۔

لیکن آج بڑے پیمانے پہ۔۔۔فارمل فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔اہرم نوفل شاہ اور ماوی نوفل شاہ کی نئی زندگی کی شروعات کے لئے۔۔۔

جس میں ابرام نوفل شاہ بروقت پہنچا تھا۔۔۔ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس۔۔۔ کسرتی جسم اور اونچے قد کا مالک ابرام نوفل شاہ۔۔۔ بلکل اچانک سے وہاں موجود لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنا تھا۔۔۔

”ارے ویلکم ویلکم۔۔۔ ابرام نوفل شاہ۔۔۔ گریٹ سرپرائز دے دیا ہمیں تو“

ارسلان ملک اس کی طرف قدم بڑھاتا۔۔۔ مسکرا کے کہہ رہا تھا۔۔۔ ابرام نے پورے ہال میں طائرانہ نظر دوڑائی تھی۔۔۔

اور اچانک سے نظریں اس شخصیت پہ رکی تھی۔۔۔ اسکن کلر کی ساڑھی میں ملبوس۔۔۔ میچنگ جیولری اور بولڈ میک اپ کے ساتھ۔۔۔ اپنے دمکتے حسن سمیت۔۔ وہ سب کی نظروں کا مرکز بنی تھی۔۔۔

ابرام نے اس کی موجودگی کو یہاں اچنبھے سے دیکھا تھا۔۔۔وہ ماضی ہے۔۔۔تو یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔وہ جو اسے دفن کر چکا۔۔۔تو پھر سے کیوں زندہ ہے۔۔ وہ بھی یہاں۔۔۔؟؟؟اس کے بھائی کے فیملی فنکشن میں۔۔۔

تبھی لب بھینچے۔۔۔وہ لمبے ڈگ بھرتا اس تک پہنچا تھا۔۔۔خونخوار نظروں سے ۔۔۔اس کے ہوشربا سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کسی شدید رد عمل کا اظہار کرتا۔۔۔جب اہرم کی آواز پہ وہ چونک کے حیرت سے۔۔اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔

"ارے ماوی۔۔۔"

ماوی نے تیزی سے۔۔۔لیکن بے حد نزاکت سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔اور اس سے لگ کے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

''ارے اہرم۔۔۔ تمہارے بھائی آئے ہوئے ہیں۔۔۔''

مسکراتی لیکن جتاتی آنکھوں سے۔۔۔ ابرام کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھتی ۔۔۔وہ اہرم سے کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ اہرم کی نظروں نے زاویہ بدلا تھا۔۔۔

''ابرام۔۔۔ابرام۔۔۔''

آنکھوں کی روشنائی تو سالوں پہلے۔۔۔ایک حادثے میں ختم ہو چکی تھی۔۔اور تب سے اہرم نوفل شاہ اندھیروں میں جی رہا تھا۔۔۔ جہاں صرف تاریکیوں کا راج تھا۔۔۔

ابرام آگے بڑھ کے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

ذہن اس قدر شاک تھا کہ کچھ بھی بولنے سے۔۔۔ قاصر ہی تھا۔۔۔

”مجھے تمہارا ہی انتظار تھا ابرام۔۔۔ کیونکہ مجھے ماوی سے ملوانا تھا تمہیں۔۔۔ میری وائف ماوی۔۔“

اہرم اپنی دھن میں کہتا۔۔۔اس سے الگ ہوا تھا اور اب ابرام کی نظریں ماوی تھی۔۔۔ جس کی آنکھوں میں جیت کا نشہ سر چڑھ کے بول رہا تھا۔۔۔

”بہت خوشی ہوئی مجھے آپ سے مل کے ابرام۔۔۔ ہماری شادی کے فنکشن میں تو آپ تھے ہی نہیں۔۔اہرم نے آپ کو کافی مس کیا۔۔۔“

آواز میں نرماہٹ تھی لیکن آنکھوں میں وہ طنز پنہاں تھا جسے صرف ابرام نوفل شاہ ہی پڑھ سکتا تھا۔۔۔لب بھینچے وہ اپنے ماضی کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جسے وہ کب کا پھینک چکا تھا۔۔ لیکن یہ جانے بنا کہ وہ اس کا حال بن کے۔۔۔اس کے بھائی کی زندگی میں آئے گی اور اس کے سامنے کھڑی ہو گی۔۔

'تمہارا نام کیا ہے ؟؟'

اسے اپنی آواز سنائی دی تھی ماضی کی یادوں سے۔۔۔

'میرا نام ماوی ہے۔۔'

وہ اپنا تھیلہ ایک ہاتھ سے دوسرے کندھے پہ منتقل کرتی بولی۔۔۔ جبکہ سر پہ موجود۔۔۔میلے دوپٹے سے اس نے اپنے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا۔۔۔ دھوپ کی تمازت میں۔۔۔اس کی دودھیا رنگت سرخی پڑ رہی تھی۔۔۔

'ان فقیروں کے بیچ۔۔۔۔ جن کے کالے چہرے فاقہ زدہ ہیں۔۔۔ یہ حسن کہاں سے آیا۔۔'

اپنی ائیر کنڈیشنڈ گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ماوی کو دیکھتا وہ سوچ رہا تھا۔۔۔

"ابرام مجھے مبارک باد نہیں دو گے ؟؟آج تو چپ ہو بلکل۔۔۔پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔"

اہرم کی اواز پہ وہ چونکا تھا۔۔۔ تبھی مسکرانے کی کوشش کرتا۔۔۔اپنی آواز کو نارمل ظاہر کرنے لگا۔۔

"مبارک ہو اہرم۔۔۔کانگریجولیشنز۔۔"

اہرم کو خود سے لگاتے وہ کہہ رہا تھا۔۔۔اہرم نے مسکرا کے۔۔۔ماوی کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے۔۔۔اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"سر فوٹو پلیز۔۔"

کسی کی آواز پہ وہ مڑا تھا۔۔۔کیمروں کی روشنیوں کے بیچ ان کی تصویریں بننے لگی۔۔۔بظاہر وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔لیکن اندر جیسے اس کا پورا جسم جل رہا تھا۔۔۔

خود کو آگ کے شعلوں کے بیچ محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس نے ایک نظر ماوی پہ ڈالی تھی۔۔۔جو اہرم کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔اور دوسری نظر اہرم پہ ڈالی۔۔۔جس کے چہرے پہ۔۔۔وہ مسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔

جس کی مردہ آنکھوں میں وہ زندگی کو پڑھ رہا تھا۔۔۔جس کے ہر انداز میں ماوی کے لئے التفات کو دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔۔

”اپنی اور میری جنگ میں۔۔۔ تم میرے بھائی کو لے آو گی۔۔۔اتنا بھی گرا ہوا نہیں سمجھا تھا تمہیں۔۔“

وہ جو کچن کی طرف پانی لینے کے لئے جا رہی تھی۔۔۔جب ابرام کی آواز پہ رک کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔اور پھر چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

”فقیروں کی بستی میں۔۔۔رہنے والی ایک فقیرن سے اور کیا امیدیں تھی تمہیں ابرام نوفل شاہ؟؟؟۔۔۔“

ابرام نے ابرو اچکا کے۔۔۔اس کے انداز کو دیکھا تھا۔۔۔

”یہی کہ بیڈ پہ کسی بھی مرد کو خوش کرنے کے کام آسکتی ہے۔۔۔“

ابرام کے لہجے اور آنکھوں میں غرور تھا۔۔۔ماوی دو قدم اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

”تمہارا بھائی بھی بے حد خوش ہے۔۔۔“

آنکھ ونک کر کے۔۔۔وہ پھر سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔جبکہ ابرام نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

"لیکن اس کے ہر لمس میں عزت ہے میرے لئے۔۔۔احترام ہے۔۔۔نوچتا نہیں ہے وہ تمہاری طرح۔۔۔"

ماوی اب بھی ڈھٹائی سے اس کہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یو بلڈی۔۔۔۔"

ابرام نے آگے بڑھ کے۔۔۔اس کی کلائی دبوچی تھی۔۔۔۔

"اے ے ے ے ے۔۔۔"

ماوی بناڈرے اس کی آنکھوں میں دیکھ کے چلائی تھی۔۔۔

"چل۔۔۔ پیچھے ہٹ۔۔۔"

جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا چکی تھی۔۔۔

"اس فاقے زدہ بستی کی فقیرنی نہیں ہوں میں اب۔۔۔ جو تو حکمران بن کے مجھے نوچنے آجائے۔۔۔ تیری اس پوری سلطنت کو اپنی ہر ایک انگلی پہ الگ الگ سے نچا کے۔۔۔ تجھے کھنگال کر دوں گی۔۔۔ ادھر میرے قدموں میں گرے گا تو۔۔۔ گرگرائے گا تو۔۔۔ بھیک مانگے گا تو۔۔۔ مجھے مانگے گا تو۔۔۔ سجدے میں گر کے۔۔۔ تو مجھے مانگے گا۔۔۔ اور پھر۔۔۔"

وہ اب رک کے۔۔۔ ابرام کی سرد آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ گہرا سانس لے کے۔۔۔ خود کو نارمل کرتی۔۔۔ وہ اب سکون سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

"اہرم نوفل شاہ کی بیوی ہوں میں۔۔۔ بہت پیار کرتے ہو ناں اپنے بھائی سے ؟؟؟ تڑپتے ہوئے تماشا دیکھوں گی تمہارا میں اب۔۔۔ جانتے ہو عورت کیا چیز ہے ؟"

"شٹ اپ۔۔۔ تمہاری بکواس سننے یہاں میں نہیں کھڑا۔۔۔ مجھ سے مقابلہ کرو گی توڑ دی جاؤ گی۔۔۔ اور اب تو اپنے اور میرے بیچ تم میرے بھائی کو لے آئی ہو۔۔۔ ایسا زہر بن کے اتروں گا تمہاری رگوں میں ماوی جہانگیر۔۔۔ کہ پناہ مانگو گی۔۔۔"

اس کا لہجہ بے حد سرد تھا جبکہ ماوی ہنسنے لگی تھی۔۔۔

"محبت سمجھی تھی میں تمہیں۔۔۔ عشق کر بیٹھی تھی تمہاری باتوں سے۔۔۔
تمہارے جنوں۔۔۔ تمہاری شدتوں سے۔۔۔ عشق کر بیٹھی تھی میں۔۔
تمہاری قربت کے ہر لمحے میں۔۔۔ میں روم روم عشق بن کے پگھلی تھی ابرام

۔۔۔لیکن اب تمہیں اپنی نفرت کے دہکتے الاو میں جھلسادوں گی۔۔۔۔عورت جب نفرت کرنے پہ آجائے تواپنا سب داو پہ لگا دیتی ہے۔۔۔جتنے تم خوبصورت ہواس سے کہیں بڑھ کے۔۔۔بدصورت بن چکے ہو تم اب۔۔۔۔۔۔تم میرے قدموں میں جھکو گیں۔۔۔۔جھکادوں گی میں تمہیں ابرام شاہ۔۔۔"

اسکے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔ابرام نے آگے بڑھ کے اس کا بازو دبوچا تھا۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

اہرم کی اواز پہ دونوں چونکے تھے۔۔۔

"ماوی کہاں رہ گئی ہو تم۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہا تھا۔۔۔ مسکراتی آنکھوں سے۔۔۔ ابرام کو دیکھتی۔۔ ماوی اس کے قریب ہوئی تھی جبکہ ابرام نے بوکھلا کے اس کا بازو چھوڑ دیا اور خود پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"بزدل۔۔۔"

ماوی کہہ کے مڑی تھی اور اہرم کے قریب آ کے۔۔۔ اسکے بازو سے لگ گئی ۔۔۔

"اہرم میں آرہی تھی بس۔۔۔"

"جانتی ہو ناں۔۔۔ ڈر لگنے لگتا ہے جب دور جاتی ہو تو۔۔۔ سانس بند ہونے لگتی ہے۔۔"

اسے خود سے لگاتے اہرم کہنے لگا۔۔۔ماوی نے غور سے۔۔۔اسے دیکھا تھا۔۔۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں۔۔۔بے چینیاں تحریر تھی۔۔۔

"میں دور جا ہی نہیں سکتی تم سے اہرم۔۔۔بیڈروم میں چلتے ہیں"

اس کے کندھے پہ۔۔۔ سر رکھے ماوی نے اس کے ساتھ قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔ جبکہ لب بھینچے ابرام کھڑا۔۔۔انھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"گلا گھونٹ کے مار کیوں نہیں دیا میں نے اس عورت کو۔۔۔"

دانت پیستے وہ اب سوچ رہا تھا۔۔۔ مٹھیاں بند کرتا۔۔وہ اپنے اشتعال کو کم کرنے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگا۔۔۔

"ارے کشمالہ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟"

ذایان عالم اپنی کنپٹی سہلاتے بالکونی میں آئے تھے۔۔۔ جہاں کشمالہ کب سی بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

"تم تو سو رہی تھی۔۔۔یہاں کیوں آ گئی؟؟"

اس کے قریب بیٹھے وہ پوچھنے لگے۔۔۔

"برا خواب دیکھا تھا۔۔۔نیند ٹوٹ گئی تھی میری۔۔۔"

کشمالہ آہستگی سے جواب دیتی انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔جن کی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کا خمار تھا۔۔۔

جبکہ وہ مسکرا دیے تھے۔۔

"برے خواب۔۔۔اچھے خواب۔۔۔بس خواب ہی ہوتے ہیں۔۔پھر سے آنکھیں بند کر کے سو جایا کرو۔۔"

وہ نرمی سے ان کا بازو تھامے کہہ رہے تھے۔۔۔ جبکہ وہ سر جھٹک کے آسمان پہ موجود ستاروں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"اس سے کیا ہوگا ذایان؟؟ مجھ سے جو گم ہوا ہے کیا وہ مل جائے گا مجھے؟؟"

آنکھ سے آنسو ٹوٹ کے گال پہ گرا تھا۔۔۔

"بدلے میں ہمیں غزل بھی تو ملی ہے۔۔۔"

ذایان انھیں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی تھی۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنی نعمتوں سے محروم نہیں رکھا لیکن ذایان عسل کو کھو دیا ہم نے۔۔۔ ہماری چھوٹی سی بچی۔۔۔ یہ غم میرے سینے میں جیسے آگ دہکا رہا ہے۔۔۔ کیسے ؟؟ کیسے کھو دیا میں نے اپنی بچی کو۔۔۔ کیسے ؟؟؟ آج ہمارے پاس ہوتی تو وہ بھی غزل جتنی ہوتی۔۔۔ غزل کی بڑی بہن ہوتی۔۔۔ ہم مکمل ہوتے۔۔۔ بے حد مکمل۔۔۔ لیکن۔۔۔ آج ذایان آج اس کی سالگرہ منا رہے ہوتے ہم۔۔۔"

وہ اچانک سے پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔ ذایان نے آگے بڑھ کے۔۔۔ انھیں اپنے سینے سے لگا یا تھا۔۔۔ وہ بھی رو رہے تھے۔۔۔

سالوں پہلے جس بیٹی کو وہ اپنی لاپرواہی کی وجہ سے کھو چکے تھے۔۔۔ اس کا غم آج بھی۔۔۔ اس کی ہر سالگرہ پہ تازہ ہونے لگتا۔۔ اور وہ دونوں ایکدوسرے سے لگ کے۔۔۔ دیر تک روتے رہتے۔۔۔

"تم بے حد خوبصورت ہو ماوی۔۔۔بے حد خوبصورت۔۔۔"

اپنی شدتوں سے۔۔۔اس کو روم روم نکھارتا وہ رکا تھا۔۔۔اور اس کے کان کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی تھی۔۔۔

ماوی آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔جو بے حد نرمی سے۔۔۔اپنی انگلیاں اس کے چہرے سے مس کر رہا تھا۔۔ماوی کی قربت کا اثر تھا جو اس کی چاکلیٹ براون آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھی۔۔۔یہ الفاظ بے حد سکون بخشتے اسے ۔۔۔اہرم جب جب اسے خوبصورت کہتا۔۔۔۔

"کاش میں ان لمحوں میں تمہیں دیکھ سکتا۔۔۔اپنی محبت کا خمار تمہاری آنکھوں میں دیکھ پاتا۔۔۔تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو اس لمحے۔۔۔ محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ دیکھ بھی پاتا۔۔۔"

ماوی نرمی سے اپنے ہاتھ کی پشت۔۔۔اس کی گردن اور بیئرڈ کندھے پہ پھیر رہی تھی۔۔۔

”میں بے حد خوبصورت ہوں اہرم۔۔۔ بہت زیادہ خوبصورت ہوں میں۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھ میں تمہاری محبت کا نکھار بھر رہا ہے اہرم۔۔۔“

وہ مدھم لہجے میں۔۔۔ سرگوشی کرتی اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکی تھی ۔۔۔

”میں تم سے خوبصورت ہوں اہرم۔۔۔“

اس کے لمس سے اہرم بے چین ہوا تھا۔۔۔

”تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں ماوی۔۔۔ آج سالوں بعد یہ خواہش جاگ رہی ہے کہ میں دیکھ پاتا۔ کاش میں دیکھ پاتا۔۔۔“

آنکھیں موندے وہ بے چین سی سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔ماوی اس کے لئے بے حد دلکش احساس تھی۔۔۔اس کی قربت اہرم کے لئے۔۔۔بے حد خوبصورت تھی۔۔۔وہ جیسے زندگی کی طرف آنے لگا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ تھام کے۔۔۔ماوی نے اپنے پہلو میں رکھا تھا۔۔۔

"مجھے محبت کرو اہرم۔۔۔"

مدھم سرگوشی کرتی۔۔وہ اہرم کے بے حد قریب ہوئی تھی۔۔۔سلک شیٹ کو خود پہ اور اس پہ ٹھیک کرتی۔۔۔وہ خود کو اس کے دسترس میں سونپ رہی تھی پھر سے۔۔۔

اور اہرم دھیمے سے مسکرایا تھا۔۔۔ماوی آنکھیں موندے۔۔۔اس کی گہرائیوں میں جاتے لمس کو۔۔۔اپنے وجود پہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔کمرے کی خاموش

فضا میں ان کی سانسوں کا شور تھا۔۔۔اور کبھی کبھی ماوی کی سکون بھری۔۔ ہلکی ہلکی سسکیاں سی تھی۔۔۔بیڈ شیٹ کو دونوں مٹھیوں سے جکڑے۔۔۔وہ اہرم کی قربت میں پر سکون ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ اہرم بوند بوند اس میں اتر کے سیراب ہوتا۔۔۔اسے اپنی بانہوں میں بھرے۔۔۔اپنی شدتوں سے۔۔۔اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔

"یس سر؟؟"

رات کے دو بج رہے تھے جب ابرک کے موبائل پہ۔۔۔ابرام کی کال آئی تھی۔۔۔ تبھی وہ نیند سے جاگ کے چونکا تھا۔۔

"ماوی جہانگیر کی ساری ڈیٹیلز چاہیئے مجھے کل تک۔۔۔"

ابرام نے بنا تمہید کے اپنی بات کہی تھی۔۔۔ابرک چونکا تھا۔۔

"اہرم سر کی وائف کا کہہ رہے ہیں آپ؟؟"

"ہممم"

اس نے ہنکارا بھرا تھا۔۔۔

"لیکن اپ کو ماوی میم کی ڈیٹیلز کیوں چاہئے سر۔۔وہ تو اہرم سر۔۔۔۔"

ابرک اپنی روانی میں کہہ رہا تھا۔۔۔لیکن ابرام کی دھاڑ نے اسے چپ کروا دیا تھا

۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو۔۔۔ماوی میرے بھائی کے پاس کیسے پہنچی۔۔۔ساری ڈیٹیلز چاہیئے مجھے۔۔۔"

اپنی بات کہہ کے۔۔اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔"

آنکھوں میں شرربار احساس تھا۔۔۔

"مجھ سے لڑو گی۔۔۔ میرے مقابل آو گی۔۔۔ میں اپنی سلطنت کا حکمران۔۔۔ پوری دنیا کا بے تاج بادشاہ اور تم اس چھوٹی سی بستی کی فقیرنی۔۔۔ جگہ جگہ سے گندگیاں جمع کرنے والی معمولی سی فقیرنی۔۔۔"

صوفے پہ بیٹھ کے۔۔۔ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے۔۔۔ وہ سامنے ٹیبل پہ پڑا ڈرگ سونگھنے لگا۔۔۔ انکھیں موندے۔۔۔ وہ اس نشے کو خود میں اتار رہا تھا۔۔اور پھر پاس پڑی وائن کی گلاس بھی وہ چڑھا گیا۔۔۔

"اہ ماوی۔۔۔"

صوفے کی پشت پہ سر رکھ کے۔۔۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

”باہر پھینک دوں گا۔۔۔اس گھر سے۔۔۔اہرم کی زندگی سے۔۔۔اس شہر سے۔۔۔اس ملک سے۔۔۔اس دنیا سے۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ۔۔۔ماوی ناشتہ کرتے ہوئے۔۔۔اہرم کو چائے کی پیالی تھما رہی تھی۔۔۔اور اس کی کاروائی کو۔۔۔ابرام نے نہایت خشمگین نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

”اہرم ہمیشہ سے۔۔۔خود ہی ناشتہ کرتا آ رہا ہے۔۔“

بظاہر لہجہ نارمل ہی رکھا تھا لیکن آنکھیں جیسے آگ برسا رہی تھی۔۔۔جسے ماوی نے طنزیہ انداز میں ملاحظہ فرمایا تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ سر یہ فائلز۔۔"

اس سے پہلے اہرم کوئی جواب دیتا۔۔۔اس کا اسسٹنٹ فائلز لیے حاضر تھا۔۔۔

"کیسی فائلز ہیں یہ؟؟"

ابرام نے اچنبھے سے دیکھا تھا۔۔۔جبکہ اہرم احتیاط سے۔۔۔وہ فائلز لیتا مسکرانے لگا۔۔

"بتاتا ہوں۔۔۔تھینک یو یوسف۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔"

"اوکے سر۔۔"

یوسف جا چکا۔۔۔ تو اہرم ہاتھ بڑھا کے۔۔ ماوی کا ہاتھ ٹٹولنے لگا۔۔

"ماوی۔۔"

ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے اہرم؟؟"

"یہ فائلز تمہاری ہے ماوی۔۔"

اہرم نے دونوں فائلز ماوی کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔

"کیا ہیں اس میں ؟؟"

ابرام بے چین ہو رہا تھا کہ اس کا بھائی کون سی بیوقوفی کرنے جا رہا ہے ان فائلز میں۔۔۔

جبکہ ماوی حیرت سے تمام پیپرز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے اپنے حصے کے تمام شئیر ز ماوی کے نام کر دیے ہیں۔۔۔اب بزنس میں برابر کی حصہ دار ہے ماوی اور آفس بھی جایا کرے گی۔۔"

ابرام کے سر پہ جیسے بم پھوڑا گیا تھا۔۔۔

"وہاٹ ؟؟"

تبھی اچانک سے چلایا تھا۔۔۔ماوی جو حیرت سے پیپرز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اب سب چھوڑ کے۔۔۔ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔جیسے اس کی حالت سے محفوظ ہو رہی ہو۔۔۔

"کیا ہوا ابرام ؟؟ماوی میری بیوی ہے۔۔۔میرا ہی بزنس سنبھالے گی۔۔"

اہرم کے لہجے میں حیرت اور ناگواری محسوس کر کے۔۔۔وہ جلدی سے سنبھلا تھا ۔۔۔

"نہیں اہرم۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے لیکن ماوی ابھی نیو ہے۔۔۔یہ ابھی بزنس کی اے بی سی بھی نہیں جانتی۔۔۔کیسے سنبھال پائے گی۔۔"

ماوی اپنی مسکراہٹ روکے۔۔۔اسے ہی طنزیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ ہیں ناں ابرام۔۔۔آپ سمجھائے گیں۔۔۔آپ کے ساتھ مل کے کام کرے گی۔۔۔"

اہرم کہہ رہا تھا اور پھر ہاتھ بڑھا کے۔۔۔وہ ماوی کے وہاں ہونے کا یقین کرنے لگا۔۔

"ماوی یہیں ہو؟؟"

"جی اہرم۔۔"

ماوی نے چونک کے اس کا بڑھا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

"خاموش کیوں ہو؟؟"

وہ پھر سے پوچھ رہا تھا۔۔

''میں شاک میں ہوں احرم۔۔۔یہ سب ؟؟میرے نام ؟؟مجھ سے پوچھا تک نہیں۔۔۔میں کیسے یہ سب ہینڈل کروں گی؟میں تو کچھ نہیں جانتی ان سب کے بارے میں۔۔۔اور نہ ہی میں اتنی ایجوکیٹڈ۔۔۔''

ماوی نرمی سے۔۔۔اپنی مشکل بتانے لگی۔۔۔

''ابرام ہیں ناں۔۔۔مل کے ہینڈل کریں گے تمہارے ساتھ۔۔۔''

احرم کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔وہ ابرام کی سرد نگاہوں میں لو دیتے شعلوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"لیکن مجھے تمہارے ساتھ ہی سب ہینڈل کرنا ہے احرم۔۔۔ ہم دونوں مل کے کریں گے سب۔۔"

"میرا سب تمہارا ہی ہے ماوی۔۔۔ میں۔۔ میرا گھر۔۔ میرا بزنس۔۔۔ میرے شیئرز۔۔۔"

احرم نرمی سے۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا۔۔۔ ابرام جھٹکے سے اٹھ کے جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نرمی نگاہوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اسکے لئے فرشتہ ہی تھا۔۔۔ دو بھائی۔۔۔ ایک شیطان تو دوسرا فرشتہ۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے ناں۔۔۔ ایک نے نوچا تھا اسے جبکہ دوسرے بھائی نے مرہم بن کے۔۔۔ اس کے وجود پہ اپنی محبتیں نچھاور کی تھی۔۔۔۔

"میرے لئے تم کافی ہو احرم۔۔۔ مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔"

بھرائی آواز میں۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔جبکہ احرم اس کی بات پہ مسکرا دیا تھا۔۔۔

"میں تمہارے پاؤں کے دھول جیسی ہوں احرم۔۔۔مٹی پر سے اٹھا کے۔۔ مجھے تم نے یہ شرف بخشا ہے۔۔۔میرا ماضی تم جانتے۔۔۔۔"

"ہششش۔۔۔"

احرم نے اس کے لبوں پہ۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی رکھ کے۔۔۔اسے کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"تم کچھ نہیں ماوی۔۔۔تم بس میری بیوی ہو۔۔۔میری محبت ہو۔۔۔مجھے بس وہ دن یاد ہے جب میں اس نائٹ بار میں آیا تھا۔۔۔میری ذہنی حالت بے حد ابتر

تھی اور تم نے اس دن مجھے سہارا دیا تھا۔۔۔میں پینا چاہتا تھا لیکن تمہاری باتوں نے جیسے مجھے زندگی بخشی تھی۔۔۔ماوی بے حد محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ جانتی ہو ناں تم۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

'یہ احرم ہے ابرام نوفل شاہ کا بھائی۔۔۔اسکی حالت کیوں خراب ہے آج اتنی ۔۔؟؟'

اسے وہ شام یاد آئی تھی۔۔۔اور تب اس نے احرم کی زندگی میں شامل ہونے کا پلان بنایا تھا۔۔۔لیکن احرم کی محبت۔۔۔اس کا التفات۔۔۔ماوی کے ہر پلان پہ

بھاری پڑ رہی تھی۔۔اور وہ صاد قانہ اہرم کے ساتھ اس رشتے کو نبھانا چاہ رہی تھی اب۔۔۔

غزل جب اس کے آفس داخل ہوئی۔۔۔تو آفس کی حالت ابتر ہی تھی۔۔۔

غصے میں فائلز اس نے نیچے پھینک دی تھی۔۔۔میز پہ رکھا ڈیکوریشن پیش زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔اور وہ خود سگریٹ نوشی کرتا۔۔۔وہیں ٹہل رہا تھا۔۔۔

غزل پورے کمرے کو حیرت سے دیکھتی آگے بڑھی تھی۔۔

"یہ کیا ہے ابرام؟؟؟تم ٹھیک ہو؟؟"

ابرام مڑ کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔اس کے کانپتے ہاتھ۔۔۔اس کا اندرونی اضطراب بتا رہے تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟؟"

غزل پھر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ سگریٹ کا ادھورا ٹکڑا اچھینک کے۔۔۔ صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اضطرابی انداز میں۔۔۔اپنی انگلیاں بالوں میں چلانے لگا۔۔۔

"بتاؤ گیں کچھ؟؟"

غزل کی آواز اب کے تیز تھی۔۔۔ابرام اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"احرم نے جس لڑکی سے شادی کی ہے وہ کوئی اور نہیں۔۔ماوی ہے"

غزل کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔

"ماوی؟؟"

اور پھر اچانک سے ہنسنے لگی۔۔۔

"ماوی۔۔۔۔وہی ماوی۔۔۔واو"

"شٹ اپ غزل۔۔۔"

ابرام کی دھاڑ پہ وہ چپ ہو گئ تھی۔۔۔اور کمر پہ دونوں ہاتھ رکھ کے۔۔۔وہ کمرے کا پھر سے جائزہ لینے لگی۔۔۔

"کمرے کی یہ حالت۔۔۔ماوی کی وجہ سے ہے۔۔۔اوہ افسوس۔۔۔"

اس بار ابرام خاموش ہی رہا۔۔۔تو غزل کو بھی سنجیدہ ہی ہونا پڑا۔۔۔

"تم تو اسے پھینک چکے تھے۔۔۔ پھر احرم سے وہ کہاں ملی؟؟"

سوال کرتی۔۔ وہ اس کے قریب ہی صوفے پہ جا کے بیٹھی تھی۔۔۔ ابرام سر نفی میں ہلانے لگا۔۔

"نہیں پتہ۔۔۔ بلکل بھی نہیں پتہ۔۔ کہ احرم اس سے کہاں ملا۔۔۔ اور کیسے شادی کا ڈیسیژن لیا۔۔۔ ڈیم اٹ۔۔۔۔ کاش اس رات اس بچ کا گلا گھونٹ کے ختم کر دیتا اسے۔۔۔۔ ڈیم اٹ"

غصہ پھر سے اسے چڑھ رہا تھا۔۔۔

"تو تم بھی عجیب انسان ہو۔۔۔ ایک کوڑے اٹھانے والی لڑکی کو تم۔۔۔۔"

غزل کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ابرام بھی خاموشی سے۔۔۔ہاتھ کی مٹھی بنا کے۔۔اس پہ ٹھوڑی ٹکائے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔

"آئی کانٹ۔۔۔ڈیم اٹ"

وہ اچانک سر نفی میں ہلاتا۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔سنگل صوفے کو ٹانگ رسید کرتا۔۔۔وہ اب کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا تھا۔۔۔

"اسے قتل کرنا ہے اب۔۔۔جب تک وہ نہیں مر جاتی۔۔۔مجھے سکون نہیں ملنا۔۔۔احرم اسے میری برابری دے کے بہت غلط کر رہا ہے۔۔۔اس بچ کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی میں اس آفس میں نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔"

"کیا مطلب؟؟؟"

غزل نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا۔۔

”مطلب یہ کہ احرم اپنے سارے شئیرز اس کے نام کر کے۔۔۔اسے اس بزنس کا۔۔۔اس آفس کی پارٹنرشپ سونپ چکا ہے۔۔“

ابرام دانت پیستے غرایا تھا۔۔

”وہاٹ؟؟“

غزل اپنی جگہ سے اچھل ہی پڑی تھی۔۔

”کیا چیز ہے یہ ماوی میڈم۔۔۔احرم کو کچھ ہی دنوں میں۔۔۔۔

اپنی انگلیوں پہ نچانے لگ گئی ہے۔۔۔“

غزل مسکراتی آنکھوں سے۔۔۔ابرام کے سرد تاثرات بھرے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم میرا غصہ مزید بڑھا رہی ہو۔۔۔"

غزل کندھے اچکا گئی۔۔

"عجیب ہے ناں۔۔۔بیڈ پہ لے جاتے عورت کا اسٹیٹس مرد کو نظر نہیں آتا۔۔ لیکن جب فیملی پہ آتی ہے تب اسی عورت کا اسٹیٹس دو کوڑی کا لگتا مرد کو۔۔۔ خیر"

اپنی بات کہہ کے۔۔۔ غزل ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

”مجھے جانا ہے۔۔ایم گیٹنگ لیٹ۔۔۔“

وہ اپنا بیگ اٹھا کے جانے لگی۔۔۔جب جھٹکے سے۔۔۔ابرام نے اس کا بازو پکڑ کے اسے روکا تھا۔۔

”تمہیں یہاں اس لئے نہیں بلایا تھا کہ کمنٹس پاس کر کے چلتی بنو۔۔۔“

”تو؟؟“

غزل کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی۔۔۔

”مجھے اس ماوی کو قتل کرنا ہے۔۔ تمہارا ساتھ چاہیئے مجھے۔۔۔“

اب کے لہجہ پر سکون تھا۔۔۔ غزل کچھ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔

"انگلش موویز دیکھ لو۔۔۔ایک سو ایک طریقے مل جائیں گے تمہیں۔۔۔میں کوئی سیریل کلر تھوڑی ہوں۔۔"

وہ کندھے اچکا گئی۔۔۔

"ملوانا ہے تمہیں اس سے۔۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"ڈونٹ بی۔۔۔پاگل تو نہیں ہوئے؟؟ میں کیا کروں گی اس سے مل کے۔۔"

غزل منہ بنا کے بد کی تھی۔۔۔

"دوستی۔۔۔"

آنکھ ونک کرتا۔۔۔وہ غزل کو لیے باہر کی طرف گیا تھا۔۔۔جبکہ غزل تاسف بھری نظروں سے۔۔۔اسے دیکھتی آگے بڑھی تھی۔۔۔

"کتنے مزے سے سناتی ہو تم یہ گوسیپز۔۔۔جوکس۔۔۔۔امیزنگ"

اسے خود سے لگائے ہنستے ہنستے احرم کہنے لگا۔۔۔ماوی کی شرارت بھری نظریں موبائل پہ تھی۔۔۔

"ایک۔۔۔ایک اور بھی ہے۔۔بہت مزے کا ہے سنو۔۔"

"ارے نہیں پلیز۔۔۔بس"

احرم نے اس کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا لیکن ماوی ہاتھ پیچھے کر چکی تھی۔۔۔

"ارے سنو تو یار۔۔۔"

"نہیں مجھے اب تمہیں سننا ہے۔۔"

اس کے چہرے کو۔۔۔اپنے ہاتھ سے چھوتا احرم کہنے لگا۔۔۔ماوی نے کچھ سوچ کے موبائل سائیڈ پہ رکھ لیا۔۔

"کیا سننا چاہتے ہو؟؟"

"کچھ بھی۔۔۔"

احرم نے کندھے اچکائے تھے۔۔۔جبکہ ماوی نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کچھ گنگناؤں۔۔۔سنو گیں؟؟"

"یس۔۔۔آف کورس"

اسکے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کر کے۔۔۔احرم مسکرایا تھا۔۔۔

"ہممم۔۔۔

آو حضور تم کو۔۔۔

ستاروں میں لے چلوں۔۔۔

دل جھوم جائے ایسے۔۔۔

بہاروں میں لے چلوں۔۔۔"

اس کی گنگناہٹ سرگوشی میں تھی۔۔۔ لیکن اہرم کو ایسے لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے اس کی روح میں اتر رہی ہے۔۔۔۔

"ہمراز۔۔ ہم خیال تو ہو۔۔

ہم نظر بھی بنو۔۔

طے ہو گا زندگی کا سفر۔۔

ہم سفر بنو۔۔۔"

اس کے لب۔۔۔اس کی سانسیں اہرم کی گردن کو چھو رہی تھی۔۔۔ جبکہ اہرم نرمی سے۔۔۔اسے بانہوں میں سمیٹے اسے سن رہا تھا۔۔۔

"چاہت کے اجلے اجلے۔۔۔

نظاروں میں لے چلوں۔۔

دل جھوم جائے ایسے۔۔۔

بہاروں میں لے چلوں۔۔۔

آو حضور تم کو۔۔۔

ستاروں میں لے چلوں۔۔

دل جھوم جائے ایسے۔۔

بہاروں میں لے چلوں۔۔۔"

وہ خاموش ہوئی تو احرم بھی دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"تمہاری مدھم سانسیں۔۔۔ تمہارے لبوں کا مبہم لمس۔۔۔اور تمہاری یہ خوبصورت آواز۔۔۔مجھے تمہیں محبت کرنے پہ اکسا رہے ہیں۔۔۔"

اسکی گھمبیر۔۔۔بھاری اواز پہ۔۔۔ماوی کے دل کی دھڑکنیں مدھم ہوئی تھی۔۔۔ تبھی مسکرا کے آنکھیں موند گئی تھی۔۔

"تو محبت کرو بہت ساری مجھے۔۔۔"

احرم نے جھک کے۔۔۔اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ کے۔۔۔اس کے سانسوں کی خوشبو۔۔۔اپنی سانسوں میں اتاری تھی اور پھر نرمی سے پیچھے ہوا تھا ۔۔۔۔

"آفس نہیں جانا آج میری مسز نے؟؟"

نرمی سے اس کی بالوں میں انگلیاں چلاتا۔۔۔وہ سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن آنکھیں ساکت نہیں تھی آج۔۔۔بلکہ آنکھیں مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔"

ماوی اب اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی۔۔۔

"لیکن تمہیں یہ سب سنبھالنا ہی تو ہے اب۔۔"

"کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے کہیں دور جا رہے ہو تو اس سے پہلے سب مجھے سکھا کے ہی جاو گیں۔۔"

ماوی کا منہ بن گیا تھا۔۔۔اہرم نرمی سے اپنی انگلیوں سے۔۔۔اس کے بالوں اور گردن کو سہلا رہا تھا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں جب مجھے موت آئے تو تم۔۔۔ تمہارا فیوچر سیکیور ہو مکمل۔۔۔"

ماوی جھٹکے سے الگ ہو کے۔۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔ جسکی آنکھوں میں نمی ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی احرم ؟؟ مجھے ایسی باتیں بلکل نہیں پسند۔۔"

اس کی آواز میں کپکپاہٹ سی تھی۔۔۔

"تم نے میری زندگی میں جو رنگ بھرے ہیں ماوی۔۔۔ان کے آگے یہ سب بہت کم ہیں۔۔۔"

احرم ہاتھ بڑھا کے نرمی سے کہہ رہا تھا جبکہ ماوی نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے۔۔ احرم کی بات سے۔۔۔دل بے حد عجیب سوگوار سا ہوا تھا۔۔۔

"میری قیمت لگا رہے ہو تم احرم ؟؟"

اسکی آواز میں غصہ تھا۔۔

”م۔۔۔ماوی۔۔۔ نہیں ماوی“

وہ کہنا چاہ رہا تھا لیکن ماوی نے اس کی بات کاٹ دی تھی۔۔۔

”میرے سامنے یہ سب فضولیات بول رہے ہو۔۔۔ مرنے کی باتیں کر کے ۔۔کون سا سکون مل رہا تمہیں احرم؟ تمہارے ہونے سے ہی میں سیکیور ہوں احرم۔۔۔مجھے یہ بینک بیلنس۔۔۔دولت۔۔۔ بزنس کچھ نہیں چاہئے۔۔“

وہ غصے میں تیز تیز کہہ رہی تھی۔۔۔احرم نے پھر سے۔۔۔اسے بانہوں میں بھرنا چاہا لیکن ماوی پھر سے۔۔۔اسکے ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔

”ماوی۔۔۔ماوی پلیز لسن ٹو می۔۔۔“

وہ بے چین ہوا تھا۔۔۔ماوی بار بار اس کا ہاتھ جھٹک رہی تھی۔۔

”ماوی پلیز۔۔۔ایسے نہیں کرو۔۔۔ایم۔سوری۔۔۔۔ لیکن پلیز ایسے نہیں کرو بار بار۔۔۔خود کو مجھ سے دور نہیں کرو۔۔مجھے قریب آنے دو اپنے پلیز۔۔ “

”کیوں؟؟ ابھی جو تم میرا فیوچر سیکیور کرنے کے پلانز بنا رہے تھے وہ سب کیا ہوا؟؟ مجھ سے الگ ہونا چاہتے ہو ناں؟؟ ایک بار ویٹرس جو ٹھہری میں۔۔۔ بھکاریوں کی بستی میں پلی بڑھی ایک بھکارن جو ٹھہری میں۔۔۔ بھکاریوں کو بکنے کا شوق بھی تو ہوتا ہے۔۔۔ تبھی میری قیمت۔۔۔۔“

وہ بپھر رہی تھی۔۔۔اور اس سے پہلے اس کی بات مکمل ہوتی۔۔۔اہرم اسکے لب اپنے لبوں سے قید کر چکا تھا۔۔۔اس کے ہر احتجاج کو ناکام بناتا۔۔۔۔وہ ماوی کو اپنے مضبوط بازوؤں کے گھیرے میں لے چکا تھا۔۔۔

وہ احرم کی بانہوں میں پر سکون ہونے لگی تھی۔۔۔ تبھی ہر مزاحمت چھوڑ کے اسنے سسکی بھری تھی۔۔۔

”ہششش ماوی۔۔۔ آئی رئیلی لو یو مائی ہارٹ بیٹ۔۔۔

You are my special heart beat ... “

وہ سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

”ہم خود سے متعلق ہر دن۔۔۔ ہر لمحے کو اسپیشل بنائے گیں احرم۔۔۔۔۔ ساتھ میں۔۔۔“

ماوی اس کے مضبوط ہاتھ۔۔۔ اپنے ہاتھوں میں لیتی کہنے لگی۔۔

"میرے لئے تمہارے ساتھ گزرا ہر لمحہ اسپیشل ہے ماوی۔۔۔ کیونکہ تم جیسے میرے زخموں پہ مرہم بن کے بکھری ہو۔۔۔ لیکن جس دن تمہیں دیکھ پاؤں ۔۔ وہ دن میری لائف کا اسپیشل دن ہو گا اور اس دن کا ہر منٹ ہمارے لئے اسپیشل مومنٹ بناؤں گا میں۔۔۔ اٹس آ پرامس۔۔۔"

اس کی بھاری اواز بوجھل ہو رہی تھی۔۔۔ جب ماوی اس کا ہاتھ تھام کے جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔

"چلو چلو۔۔۔ کہیں چلتے ہیں۔۔"

"کہاں؟؟"

وہ حیران سا اٹھنے لگا۔۔

"ایک جگہ۔۔۔ چلو بھی۔۔"

ماوی اسکی شرٹ ٹھیک کرتی کہنے لگی۔۔۔اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔۔۔

وہ کب سے آئینے کے سامنے بیٹھی۔۔۔اپنے چہرے کے اس آدھے حصے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔گندمی رنگت پہ وہ آدھا سیاہ داغ۔۔۔اسے ان سالوں میں بار بار اپنی کم مائیگی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔

"تو اس حادثے میں تم اپنے چہرے پہ یہ داغ لگا کے۔۔۔میرے پاس کیا کرنے آئی ہے شین؟؟؟اتنا بڑا دل نہیں میرا کہ تجھے قبول کروں گا۔۔"

اس کے درد پھر سے اڈھرے تھے۔۔۔وہ شاید آج پھر اصغر کو نیلم کے ساتھ دیکھ کے آئی تھی۔۔۔اور تب سے خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"دیکھ اصغر تو مجھ سے پیار کرتا ہے ناں۔۔ہم نے مل کے کتنے سپنے ساتھ میں دیکھے ہیں۔۔تو نے کہا تھا کہ ہم شادی کرے گیں۔۔"

وہ منت سے بولی تھی۔۔

"پیار کرتا تھا۔۔۔اب میں نیلم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔تجھے کیا لگا تھا کہ یہ داغ جو تیرے چہرے پہ سجا ہے۔میں اس داغ کے ہوتے ہوئے تجھے اپنا لوں گا۔۔۔ نیلم بے حد خوبصورت ہے۔۔"

اصغر کے انداز نے۔۔۔اس کے دل کی تپش جیسے بڑھا دی تھی۔۔۔ تبھی وہ تڑپ کے رو پڑی تھی۔۔

"اپن تجھ سے پیار کرتی ہے اصغر۔۔"

"لیکن میں اب نیلم سے پیار کرتا۔۔۔تو چھوڑ دے میرا پیچھا۔۔"

وہ جھنجھلایا تھا۔۔۔

"کل کو اگر نیلم کے ساتھ بھی یہ حادثہ ہوا تو؟؟"

"نہیں ہو گا۔۔ کیونکہ اس کی دوست ماوی جیسی نہیں ہے۔۔۔ جو اسے آگ میں دھکا دے کے۔۔ خود پیچھے ہٹ جائے۔۔۔"

اصغر کا انداز تمسخر بھرا تھا۔۔ اور ابھی وہ آئینے کے سامنے بیٹھی رو پڑی تھی۔۔۔ زور سے اس نے شیشے پہ مٹھی بنا کے ماری تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔۔۔"

شیشے کے ٹکڑے ٹوٹ کے بکھرے تھے۔۔۔ اور وہ چیخ چیخ کے رو پڑی تھی۔۔۔

"اپن تیرے کو دوست سمجھا تھا ماوی۔۔۔ دوست سمجھا تھا۔۔۔ تو کتیا نکلی۔۔۔"

نگہت دوڑتی ہوئی آئی تھی۔۔اپنی بیٹی کو تڑپ تڑپ کے روتے دیکھ کے۔۔وہ گھبرا کے اس کے قریب ہی بیٹھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا شین؟؟"

"اور کیا ہوگا اپن کے ساتھ ماں۔۔اور کیا ہونا باقی ہے۔۔۔اپن برباد ہوگئی ۔۔۔یہ چہرہ۔۔۔یہ چہرہ"

وہ پاگلوں کی طرح نگہت کی طرف دیکھتی رو رہی تھی۔۔۔

"اپن کا سب چھن گیا۔۔۔چہرہ۔۔۔نصیب۔۔۔سب چھین کے لے گئی وہ بدبخت۔۔۔وہ کتیا۔۔"

وہ دانت پیستی غرا رہی تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔اور اس لمحے اس کے چہرے کا وہ سیاہ داغ۔۔۔بے حد بھیانک لگ رہا تھا۔۔۔

گاڑی اس خستہ حال بستی کے سامنے رکی تھی۔۔۔اس خستہ حال بستی کے۔۔۔ ہر فاقہ زدہ جھونپڑی سے۔۔۔اس کی بھیانک یادیں تھی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے ننگے بچے۔۔۔ حیرت سے اس نیو ماڈل کی گاڑی کو ذوق وشوق سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ یہاں کے فاقہ زدہ مکینوں کے لئے۔۔۔وہ گاڑی بہت معتبر تھی۔۔۔

آنکھیں بند کر کے۔۔۔ماوی نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔جب اسے اپنے کندھے پہ ۔۔احرم کے ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا تو چونک کے۔۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔

"ماوی۔۔ کیا ہوا ہے؟؟ ہم کہاں آئے ہیں۔۔۔؟؟"

ماوی کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"دوسری دنیا میں۔۔۔"

ڈرائیور نے نیچے اتر کے۔۔۔اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔نازک سینڈل میں مقید۔۔۔سفید پاؤں جیسے ایک پل کو کپکپائے تھے۔۔اور پھر وہ نیچے اتر کے۔۔۔سامنے اس بستی کو دیکھنے لگی۔۔۔

'تیرا روکڑا کدھر ہے لڑکی؟؟'

بھاری اواز اس کے آس پاس گونجی تھی۔۔اور وہ دو معصوم آنکھیں۔۔۔

'بس یہی؟؟ باقی کدھر ہے حرام زادی؟؟'

'م۔۔۔مجھے نہیں مانگنا کسی سے۔۔۔یہ۔۔۔یہ مجھے کچرا جمع کرنے پہ ملے ہیں۔۔۔میں بھکارن نہیں ہوں۔۔'

اس کی منمناہٹ اور پھر چٹاخ کی آواز گونجی تھی۔۔۔

”کتیا۔۔۔بدذات“

ماوی کا دل لرزا تھا۔۔۔ بلکل ویسے ہی۔۔۔

‘تونے مجھے مارا۔۔۔ جمیلے کو مارا۔۔‘

ہر طرف خون کی پھوار تھی۔۔۔وہ دو معصوم آنکھیں خوفزدہ تھی جمیل کے بہتے خون کو دیکھ کے۔۔۔جو اس کی ایک آنکھ سے۔۔۔ کسی فوارے کی طرح بہہ رہا تھا کیونکہ ماوی نے اس کی انکھ میں چھری گھونپی تھی۔۔۔اور پھر وہ بھاگی تھی۔۔۔ پھولتی سانسوں کے ساتھ وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔

اور اچانک کسی سے ٹکرائی تھی۔۔۔اس تاریک رات میں کسی کے چوڑے سینے سے۔۔۔

"ابرام نوفل شاہ۔۔"

ایک شیطان سے بچ کے۔۔۔دوسرے شیطان کے چنگل میں پھنسنے والی معصوم سی چڑیا۔۔۔

اس نے جھرجھری لی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔"

اس نے چونک کے احرم کو دیکھا تھا۔۔۔

جو بار بار اپنی ناک پر سے۔۔۔ کوئی نادیدہ چیز جیسے ہٹا رہا تھا۔۔

"عجیب اسمیل ہے یہاں۔۔ کون سی جگہ ہے یہ؟؟"

وہ ادھر ادھر جیسے کچھ دیکھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا ہو۔۔۔

"میری تلخ حقیقت۔۔۔"

کوڑے کے ڈھیر پہ نظر پڑی۔۔۔۔ تو اس نے جھر جھری سی لی تھی۔۔۔ چھوٹا سا بچہ تھا۔۔۔ خون کی دھار تھی۔۔۔ اور وہ گوشت کا لوتھڑا تھا۔۔۔ چیل تھے۔۔۔۔ کتا تھا۔۔۔۔ دھندلائی نظروں سے وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ ہر طرف بدبو تھی۔۔۔۔ اور وہ سب مل کے اس بچے کو نوچ رہے تھے۔۔۔۔۔ شور تھا۔۔۔۔ وہ شاید مر رہی تھی۔۔۔۔ دل کی دھڑکنیں ڈوب رہی تھی۔۔۔۔ سانسیں مدھم تھی۔۔۔۔۔

گہرا سانس لے کے۔۔۔اس نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

احرم کا ہاتھ تھامے۔۔۔ماوی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی مدد بھی کر رہی تھی کہ ٹھوکر سے وہ نیچے نہ گر جائے۔۔۔

"میری دنیا ہے یہ احرم۔۔۔یہاں گندا نالہ ہے۔۔۔جس میں سارا دن مکھیاں اڑتی رہتی ہے۔۔۔"

اس نے پاس بہتے نالے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔جس میں کالا پانی تیر رہا تھا۔۔۔

جھونپڑیوں سے عورتیں۔۔۔لڑکیاں جھانک جھانک کے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہاں بہت سی جھونپڑیاں ہیں احرم۔۔۔ جس میں انسان سانس لیتے ہیں۔۔۔ رک رک کے چلتی سانسیں۔۔۔ تو کبھی تیز چلتی سانسیں۔۔ اور ان کے بیچ ۔۔۔۔"

رک کے اس نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

"میری جھونپڑی نہیں ہے۔۔۔"

اس کی دھیمی آواز ابھری تھی۔۔۔

چیخیں تھی۔۔۔ اگ کے شعلے تھے ہر طرف۔۔۔ اسکی جھونپڑی جل رہی تھی۔۔۔ اسکا معذور باپ جل رہا تھا۔۔۔ اس کی ماں چیخ رہی تھی۔۔ اس اپاہج جلتے انسان کو کھینچ رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کے ہڈیوں والے جسم سے۔۔۔ بچی کھچی گوشت پوست ہی اس کے ہاتھ آ رہی تھی۔۔۔۔

اور بھی جھونپڑیاں جل کے خاکستر ہو رہی تھی اور ویسے ہی وہاں زندگی سے بیزار انسان بھی۔۔۔

اور ماوی۔۔۔ وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ سن رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں ساکت تھی۔۔۔ اس کی دنیا جل رہی تھی۔۔۔ وہ اچانک سے بھاگی تھی۔۔۔ بے حد تیزی سے۔۔۔

"ماوی۔۔۔ ماوی۔۔"

کوئی اسے روک رہا تھا لیکن وہ دیکھ کہاں رہی تھی اور پھر اس نے اپنے سامنے آئی اس لڑکی کو دھکا دیا تھا۔۔۔

چیخیں گونجی تھی۔۔اگ کے شعلے لپکے تھے۔۔۔وہ چیخ رہی تھی۔۔۔جل رہی تھی۔۔لیکن ماوی بھاگ رہی تھی۔۔۔بھاگتی جارہی تھی۔۔

"ماوی۔۔"

احرم کے پکارنے پہ۔۔۔وہ چونک کے وحشت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو ماوی؟؟"

اپنے ہاتھ کی پشت اور کلائی پہ۔۔۔وہ ماوی کے ہاتھ کا دباؤاور اس کے ناخن محسوس کرتے وہ پوچھنے لگا۔۔۔

ماوی نے تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔

"ایم سوری۔۔ایم سوری۔۔"

"اٹس اوکے ماوی۔۔۔ایم فائن۔۔۔"

احرم پھر سے اس کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔۔۔جسے ماوی نے تیزی سے تھام لیا تھا۔۔

"ماوی۔۔۔یہ تو ہے ماوی؟؟"

نگہت کی اواز پہ۔۔وہ جھٹکے سے مڑی تھی۔۔۔جو اسے سر سے پاؤں تک حیرت سے منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آئی۔۔"

وہ اس کے گلے لگنے کے لئے آگے بڑھی تھی جب نگہت پیچھے ہوئی۔۔

”تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے۔۔“

ماوی وہیں رک کے۔۔۔بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

”میں ماوی ہوں آئی۔۔۔ماوی“

جبکہ نگہت اس کی بات نظرانداز کر کے۔۔احرم کو دیکھنے لگی۔۔

”میں نے شادی کرلی ہے آئی۔۔۔یہ احرم ہے میرے شوہر“

وہ آہستگی سے بتانے لگی۔۔۔جبکہ جھونپڑی کے گھپ اندھیرے سے۔۔۔دو آنکھیں اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کتنا خوبصورت ہے تیرا شوہر۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔۔ جبکہ ماوی کی آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

"شین کہاں ہے؟؟"

نگہت کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے ہی تو شین رو رہی تھی۔۔
بد دعا دے رہی تھی ماوی کو۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔

وہ خاموش ہی رہی۔۔۔ماوی کے چہرے پہ درد بھری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

"آج بھی مجھ سے نفرت کرتی ہے وہ۔۔"

اس نے بیگ سے کچھ رقم نکالی تھی۔۔اور نگہت کے ہاتھ تھام کے۔۔۔اس کی ہتھیلی پہ رکھے تھے۔۔۔ نگہت حیرت سے ان پیسوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

شاید پہلی بار تھا کہ وہ اتنی زیادہ رقم ایک ساتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ"

"آپ کے لئے آئی۔۔رکھ لیں۔۔۔"

نرمی سے کہتی ماوی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اور احرم کا ہاتھ تھام کے۔۔۔ نم آنکھوں سے اس جھونپڑی کو پھر سے دیکھنے لگی۔۔۔

"شین سے کہیے گا کہ میرے لئے آج بھی وہ میری دوست ہے۔۔بہت اچھی دوست۔۔۔اس کی نفرت سر آنکھوں پہ۔۔۔لیکن میں وہ سب نہیں چاہتی تھی وہ سب بلکل۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے چپ ہوئی تھی۔۔۔اس کے قدم کپکپائے تھے تبھی اس نے مضبوطی سے۔۔۔احرم کے کندھے پہ۔۔اپنے ہاتھ رکھ کے۔۔۔سہارا لیا تھا۔۔۔

"ماوی۔۔۔۔تم ٹھیک ہو؟؟"

وہ بے چینی سے۔۔ماوی کا چہرہ چھوتے پوچھنے لگا۔۔

"چلیں احرم۔۔"

آہستہ آواز میں کہتی۔۔۔وہ ایک آخری نظر اس جھونپڑی پہ ڈال کے۔۔۔وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔ جبکہ اندر بیٹھی شین۔۔۔ بھیگی آنکھوں میں کرب اور نفرت لیے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ حاسد نہیں تھی لیکن آج وہ حاسد بننے لگی تھی۔۔

وہ جھونپڑی باقی جھونپڑیوں سے ہٹ کے تھی۔۔۔ جہاں وہ ایک آنکھ والا جمیلے ۔۔۔ کرسی پہ براجمان تھا۔۔۔ چہرے پہ خباثت لیے۔۔ وہ ایک آنکھ والا انسان ۔۔۔ کراہیت بھری نظر سے۔۔۔ وہاں موجود۔۔۔ بچوں اور لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اپنے پورے دن کی جمع پونجی۔۔ وہ اس ایک آنکھ والے جمیل کے آگے رکھ رہے تھے۔۔۔ کپکپاتے ہاتھ۔۔۔ نقاہت سے لڑکھڑاتے پاؤں۔۔۔ اور بھوک و گرمی سے بے حال ان کے کمزور۔۔۔ کالے پڑتے جسم۔۔۔

"یہ کیا؟؟"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔ سولہ سال کی وہ کمزور سی لڑکی سہم گئی تھی اور خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”اتنا کم۔۔کیسے ؟؟ کتیا“

وہ پھر سے غرایا تھا۔۔اس کی غراہٹ سے ۔۔وہاں موجود سب ڈر گئے تھے
۔۔۔

”م۔۔۔معاف کردیں۔۔۔“

”چپ۔۔“

اپنی ٹانگ اس کے پیٹ پہ رسید کرتا وہ چیخا تھا اور وہ لڑکی پیچھے جا گری تھی۔۔۔

”تجھے تو میں بتاتا ہوں اب۔۔“

اور پھر سب چلے گئے تھے۔۔اپنی اپنی جھونپڑیوں میں۔۔۔لیکن جمیل کی جھونپڑی سے ساری رات۔۔۔اس لڑکی کی درد بھری چیخیں اور سسکیاں سنائی دیتی رہی۔۔۔نہ جانے کتنی دفعہ اسے ہوس کا نشانہ بناتا رہا تھا وہ ہولناک آدمی۔۔۔اپنے ساتھیوں کے ساتھ۔۔۔اس کمزور لاچار لڑکی کے برہنہ وجود پہ ۔۔۔جشن مناتے رہے۔۔۔اور نوچتے رہے۔۔

”کانگریچولیشنز مسز ماوی احرم شاہ۔۔۔“

آفس ورکرز اسے مبارکباد دے رہے تھے اور وہ احرم کا ہاتھ تھامے مسکرا رہی تھی۔۔۔

”تھینک یو۔۔۔“

جبکہ میٹنگ روم کے۔۔۔ سربراہی سیٹ پہ۔۔۔ ابرام شاہ بیٹھا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ سرد چاکلیٹ براون آنکھوں میں۔۔۔ اس کے لئے عجیب احساس تھا۔۔۔ شاید نفرت!!!

غزل بھی وہیں موجود تھی اور وہ کب سے ابرام کو نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ جو شرر بار نگاہوں سے۔۔۔ ماوی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

تبھی تھوڑا جھک کے سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

"ماوی زیادہ بچ رہی ہے احرم کے ساتھ۔۔۔"

ابرام نے لب بھینچے غزل کو دیکھا تھا تو وہ کندھے اچکا کے۔۔۔ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

”زہر لگ رہی ہے مجھے یہ اس وقت احرم کے ساتھ “

اس کی مدھم سرد آواز پہ۔۔ غزل نے زیر لب مسکراتے اسے دیکھا تھا۔۔

”اسی زہر کو پی کے۔۔ بار بار سیراب ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہو تم۔۔۔
“

”شٹ اپ۔۔“

ابرام نے دانت پیسے تھے اور اسی لمحے ماوی کی نظریں اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اسے طنزیہ نظروں سے دیکھتی۔۔۔ وہ اب کسی جرنلسٹ کا سوال سن رہی تھی۔۔

"میم۔۔ ہم کافی دیر سے نوٹ کر رہے ہیں۔۔۔ کہ جسطرح سے آپ مسٹر احرم کا خیال رکھ رہی ہے۔۔ بار بار ان کا ہاتھ تھام کے۔۔ان کا ساتھ دے رہی ہے۔۔۔

It’s like … awesome… we must say a caring love couple … “

ماوی مسکرادی تھی۔۔۔ نظر بھر کے اس نے احرم کو دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

"احرم جیسا ہزبینڈ کا ملنا بھی تو نصیب کی بات ہوتی ہے۔۔۔

The most caring .. loving person …

ایک ایسا انسان جس کے ہر انداز۔۔۔ ہر لفظ میں میرے لئے عزت ہے۔۔۔ احرم کوئی عام انسان نہیں ہے۔۔۔

He is special ...

جو مجھے ہمیشہ مان دیتا آرہا ہے۔۔۔

I really love him ... "

وہ محبت سے کہتی۔۔۔ پھر سے احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔ جس نے اس کا نازک ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

"اظہار محبت بہترین ہے ماوی کا اپنے ہزبینڈ کے لئے۔۔۔

Very impressive .. I like her skills of .... “

غزل کہتے کہتے چپ ہو گئی تھی جب اس کی نظر ابرام کے چہرے پہ پڑی جو بھسم کر دینے والی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

” I love you Maavi ... infact I feel lucky for having you in my life .....

میرے لئے ماوی بہترین بیوی ہے۔۔۔“

احرم بھی اپنے احساسات کا بیان خوبصورت انداز میں کر رہا تھا۔۔۔ماوی نے ایک اتراتی نظر ابرام پہ ڈالی تھی۔۔۔جس کی سرد آنکھوں میں انتقام کی آگ جل رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ ماوی ہی کیا۔۔۔ جس پہ اثر ہو۔۔۔

”میں اپنے بزنس پارٹنر مسٹر ابرام نوفل شاہ کو بھی تھینکس کہوں گی۔۔۔۔ اینڈ ہوپ فلی کہ یہ بہترین کا آغاز ہو گا ہمارے لئے۔۔۔ کیوں مسٹر ابرام شاہ ۔۔۔“

جرنلسٹس اس کی طرف مڑے تھے۔۔۔ وہ جو خونخوار نظروں سے ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔ ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔۔۔

”ہوپ سو۔۔۔ ایکسکیوز می۔۔“

یک لفظی جواب دے کے۔۔۔ وہ اٹھ کے میٹنگ روم سے باہر گیا تھا۔۔۔ لمبے ڈگ بھرتا وہ اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا جب ابرک اس کے سامنے آیا تھا ایک فائل لے کے۔۔۔

”یہ ڈیٹیلز ہیں ماوی میم کی۔۔۔۔“

وہ ابھی بات کر رہا تھا۔۔۔جب ابرام فائل اس کے ہاتھ سے۔۔۔۔ جھپٹنے والے انداز میں لیتے ہوئے اپنے آفس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

زور سے آفس کا دروازہ بند کر کے۔۔اس نے فائل ٹیبل پہ پٹخی تھی۔۔۔۔

”ڈیم اٹ“

اپنے بھاری بوٹ سے۔۔۔ کرسی کو ٹھوکر مارتا۔۔۔ وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

”ماوی۔۔۔۔ماوی۔۔۔۔“

اس نے دانت پیسے تھے۔۔۔

"تمہاری موت تو میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔۔"

فائل کھول کے اس نے دیکھی تھی۔۔

"نائٹ بار ویٹرس۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔احرم بار میں کیا کرنے گیا تھا۔۔۔وہ تو جاتا نہیں ایسی جگہ۔۔۔"

وہ کچھ سوچتا پھر سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔۔۔

"سیریل کلر۔۔۔کون۔۔۔کون۔۔۔کون؟؟"

وہ یونہی ٹہلتا سوچے جا رہا تھا۔۔۔جب افس کا دروازہ کھلا تھا اور ماوی اندر آئی تھی۔۔۔اور اسی لمحے ابرام نے جبڑے بھینچ لیے تھے۔۔

"یہاں کیا کرنے آئی ہو؟؟"

جبکہ وہ مسکراتی۔۔۔ایک طائرانہ نظر پورے آفس پہ ڈالتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"بزدل کا چہرہ دیکھنے آئی ہوں۔۔"

غصے سے ابرام نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔

"گیٹ لاسٹ۔۔"

وہ تقریباً دھاڑا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اپنے کان کو۔۔۔ شہادت کی انگلی سے کھجاتی۔۔۔ آگے آئی تھی۔۔۔

"آہستہ بولو۔۔۔ میں سن لیتی ہوں۔۔۔ بہری نہیں ہوں۔۔۔ مجھے قتل کرنا چاہتے ہو گے ابھی؟؟؟ ہے ناں؟؟"

دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔ وہ ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پوری زندگی میں۔۔۔ میرا دو خاص شیطانوں سے واسطہ پڑا ہے۔۔۔ ایک جمیلے اور دوسرا تم۔۔۔"

"نکلو یہاں سے تم۔۔۔"

وہ لب بھینچے غرایا تھا۔۔۔

"بے رحم۔۔۔ سنگدل۔۔۔ سفاک۔۔۔ درندہ۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔ جب ابرام نے جھٹکے سے۔۔۔ اس کا جبڑا بھینچا تھا۔۔

"چپ رہو تم۔۔۔"

اسے دیوار سے پن کرتا۔۔ وہ پھر سے غرایا تھا۔۔۔

"محبت کے نام پہ نوچنے والا بھیڑیا۔۔۔"

وہ بنا ڈرے پھر سے بولی تھی۔۔۔

"بس۔۔۔"

اس کے جبڑے پہ۔۔۔اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا تھا ابرام نے۔۔۔ جبکہ ماوی بنا کچھ بولے۔۔۔اسے دیکھے جارہی تھی۔۔۔ جیسے اسے کچھ محسوس ہی نہ ہو رہا ہو۔۔۔ان آنکھوں میں کرب کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

اور بلکل اچانک ابرام اسے چھوڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ کسی احساس کے تحت اس نے نظریں چرائی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

دو قدم وہ ابرام کے قریب آئی تھی۔۔۔

"مجھے سب یاد ہے ابرام۔۔۔سب"

ابرام لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا اب۔۔۔

”میں جھکی تھی۔۔۔تمہارے بلکل سامنے جھکی تھی۔۔۔محبت پہ مان تھا۔۔ تبھی جھکی تھی۔۔۔وہ اذیت یہاں۔۔۔۔“

اس نے اپنے دل کے مقام پہ شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔

”یہاں دفن ہے۔۔اور تاابد دفن رہے گا۔۔۔کیونکہ عورت کبھی وہ اذیت نہیں بھولتی جو اس کے محبوب سے اسے ملے۔۔۔“

”میرے بھائی کو بیچ میں لا کے تم نے صحیح نہیں کیا ماوی۔۔۔حساب تو پورا لوں گا اس کا میں تم سے۔۔۔“

وہ دانت پیستے غرایا تھا۔۔ماوی نے اس کے دل پہ۔۔اپنی شہادت کی انگلی رکھی تھی۔۔۔

"درد ہو رہا ہے تمہیں۔۔۔بہت درد۔۔۔آہ ابرام یہی تو چاہتی ہوں میں۔۔۔
"

خاموش ہو کے وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"اپنے قدموں میں جھکاوں گی تمہیں۔۔۔گھٹنوں کے بل گرو گے میرے سامنے۔۔۔تمہارا بھائی میری مٹھی میں ہے۔۔۔مٹھی کھول دی تو بوم۔۔۔۔
"

ابرام کے چہرے کا رنگ اڑا تھا اپنے بھائی کے ذکر پہ۔۔۔

جبکہ آنکھوں میں تمسخر لیے۔۔۔ماوی آنکھ ونک کر گئی تھی۔۔۔اور پھر مڑ کے۔۔۔کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

'میں تمہارا اڈریس چینج کر دیتا ہوں۔۔'

'میں تمہاری مکمل خوبصورتی دیکھنا چاہتا ہوں ماوی۔۔۔ تم بہت خوبصورت ہو ۔۔'

'میں تم سے بے باک محبت چاہتا ہوں ماوی۔۔۔ جس کی کوئی حد نہیں۔۔۔ کوئی سرحدیں نہیں۔۔۔'

'ہم لباس ہیں ایکدوسرے کا۔۔۔ لیکن اس بیڈ شیٹ کے نیچے۔۔۔ میں تمہارے اور اپنے بیچ کوئی فاصلہ نہیں رکھنا چاہتا ماوی۔۔۔'

'بہت زیادہ محبت اور عشق کی آخری حد یہی ہے۔۔۔ کہ ہم میں کوئی پردہ نہ رہے۔۔۔ ہم محرم بنے۔۔۔ ہر حد پار کر کے۔۔۔'

وہ چلتی جا رہی تھی۔۔۔ سانس بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔ آوازیں اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔ ماضی کے نہاں خانوں میں سے۔۔۔ جھانک جھانک کے۔۔ اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

آنکھیں بھیگی۔۔۔ تو سامنے کا منظر بھی دھندلانے لگا۔۔۔ تبھی پلکیں جھپک کے۔۔۔ اس نے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنا چاہا اور لفٹ کا بٹن دبا کے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"عورت محبت تو ایک ہی بار کرتی ہے۔۔ لیکن وفا وہ بار بار نبھاتی ہے۔۔"

اور اسے وفا نبھانی تھی احرم سے۔۔۔ اپنے شوہر سے۔۔۔ کیونکہ وہ ایک بیوی تھی اب۔۔۔

لیکن اسکا انتقام ابھی باقی تھا ابرام نوفل شاہ سے۔۔۔بے حد محبت کے بعد۔۔۔

بے حد نفرت ہی انتقام کی آگ کو بڑھاوا دیتی ہے۔۔۔اور ماوی کے لئے۔۔

ابرام شاہ اب صرف انتقام ہی تھا۔۔

"احرم کی بیوی بے حد خوبصورت ہے۔۔۔ تم نے دیکھا ہے ناں غزل"

کشمالہ بے حد محبت سے اس لڑکی کا ذکر کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ غزل نے منہ بنا کے آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔

"تھی تو کوڑے جمع کرنے والی بھکارن ہی۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی غزل۔۔"

کشمالہ نے کڑے تیوروں سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔

"میری پرورش ایسا بولے گی۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔"

غزل سر کھجا کے۔۔سامنے پڑے کیک سے انصاف کرنے لگی۔۔

''احرم بے حد خوش ہے ماوی کے ساتھ۔۔ماشاءاللہ۔۔۔بہترین جوڑی ہے''

کشمالہ پھر سے کہہ رہی تھی۔۔جبکہ غزل منہ بنا کے اپنا موبائل دیکھنے لگی۔۔۔

''آپ کو تو کوئی اچھی ہی نہ لگے۔۔۔ایک بار اچھی لگ گئی تو بس۔۔۔تعریفیں ہی ختم نہیں ہوتی۔۔''

''بیٹا وہ بہت اچھی لگی ہے مجھے۔۔بہت اچھی بچی ہے۔۔اللہ اس کے نصیب اچھے کریں۔۔''

کشمالہ کے لہجے میں اب بھی محبت تھی اس اجنبی لڑکی کے لئے۔۔۔

”اور کتنا نصیب اچھا کرے اس کا۔۔۔ بھکارن سے وہ احرم کی بیوی بن گئی ہے ۔۔۔ جھونپڑی سے وہ شاہ مینشن میں پہنچ گئی ہے۔۔احرم کے پراپرٹی کی مالک بن گئی ہے۔۔۔“

غزل کے لہجے میں۔۔ماوی کے لئے حقارت تھی۔۔۔ جبکہ کشمالہ حیرت وغصے سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔

”شرم کرو غزل۔۔۔ مقام شرم ہے تمہارے لئے۔۔۔ یہ میری پرورش بول رہی ہے؟؟؟اتنا غرور۔۔۔اتنا تکبر۔۔۔

Shame on you ... “

کشمالہ کہہ کے۔۔۔ وہاں سے اٹھ کے چلی گئی تھی۔۔۔ جبکہ غزل نے کندھے اچکا کے۔۔۔ پلیٹ پیچھے کھسکا دی تھی۔۔۔

”آپ کبھی نہیں سمجھے گی مما۔۔ کہ وہ لڑکی مجھ سے کیا چھین چکی ہے۔۔۔ خاموش ہوں لیکن۔۔۔“

وہ میز کی سطح کو گھورتی۔۔۔ اپنے لب کاٹنے لگی۔۔۔

”دو کوڑی کی بھکارن۔۔۔“

وہ سنجیدہ چہرہ اس کی پلکوں پہ آن ٹھہرا۔۔۔ تو دل جیسے ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔ تبھی پلکیں جھپک کے۔۔۔ اس نے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"نازو تو یہاں کیوں بیٹھی ہے؟؟"

شین پاس پڑے کوڑے کے پچھلی طرف۔۔۔ نازک کو گھٹڑی بنے بیٹھا دیکھ کے ۔۔۔ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔ جبکہ وہ خوفزدہ نظروں سے۔۔۔ شین کو دیکھنے لگی۔۔۔

"تو بتا دے گی جمیلے کو؟؟"

’’کیا؟؟’’

وہ اب نازو کے پاس ہی۔۔۔جا کے بیٹھ گئی تھی کچرے کے ڈھیر پہ۔۔۔

’’کہ میں یہاں چھپی ہوئی ہوں؟؟’’

’’تو چھپ کیوں رہی ہے اس ایک آنکھ والے بلا سے؟؟’’

شین اب بھی حیرت سے۔۔۔اس کی حالت دیکھ رہی تھی۔۔۔جبکہ وہ کانپتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

"بہت درد ہو رہا میرے کو شین۔۔۔ میرا پورا جسم درد کر رہا۔۔۔ آج پھر پیسے نہیں جمع کیے۔۔۔ وہ جمیلے۔۔۔ وہ پھر سے سزا دے گا مجھے۔۔۔ میرے میں اور سکت نہیں ہے شین۔۔۔ میں بہت درد میں ہوں۔۔۔"

شین نے ہاتھ بڑھا کے اس کا جسم ٹٹولا تھا۔۔۔

"تیرے ساتھ؟؟"

اور وہ سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"نہ بتانا کسی کو۔۔۔ تجھے قسم ہے شین۔۔۔ تجھے قسم ہے۔۔"

وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔

"کاش ماوی اس حرام خور کی دونوں آنکھیں اندھا کر دیتی۔۔۔ کتا۔۔۔ ذلیل
"

شین نے دانت پیسے تھے۔۔۔

"چل اٹھ۔۔۔ تو اپن کے ساتھ اپن کے گھر چل۔۔۔"

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھے دیکھ لے گا۔۔"

وہ بے حد خوفزدہ تھی۔۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اپن تیرے ساتھ۔۔ تو فکر نہ کر۔۔۔ چل"

شین اسے اٹھانے میں مدد دینے لگی۔۔۔ لیکن اسکے کپڑوں پہ نظر پڑتے ہی۔۔وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی۔۔

"نازو یہ خون؟؟؟اتنا سارا خون؟؟؟"

نازو گھبرا کے۔۔۔خود میں سمٹنے لگی۔۔۔

"ت۔۔۔تجھے کیا ہوا ہے نازو۔۔۔؟؟یہ خون؟؟"

وہ پھر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔جبکہ نازو لڑکھڑا کے نیچے گری تھی۔۔۔

"نازو۔۔۔"

شین اسکے قریب آ بیٹھی تھی۔۔۔اور اسے کندھے سے تھام کے۔۔۔اس کے نقاہت زدہ وجود کو سہارا دیا تھا۔۔۔

”تو۔۔۔تو ٹھیک نہیں ہے نازو۔۔۔“

اندر کو دھنسی ہوئی آنکھوں سے۔۔۔اس نے شین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

”مجھے بہت درد ہو رہا شین۔۔۔“

نقاہت زدہ آواز میں کہہ کے۔۔۔اس کا سر شین کے کندھے پہ لڑھکا تھا۔۔

”نازو۔۔۔۔۔“

وہ چیخ ہی پڑی تھی۔۔۔۔

کمرے کے نیم تاریک ماحول میں ۔۔۔ ابرام شاہ بیٹھا ۔۔۔ ٹیبل پہ پڑا اڈرگ لے رہا تھا ۔۔۔

جس طرح سے۔۔۔ماوی احرم کے ذریعے اس سے انتقام لے رہی تھی۔۔۔یہ بات ابرام کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔

سرخ ہوتی انکھوں سے۔۔۔اس نے سائیڈ پہ پڑی فائل دیکھی۔۔۔

آنکھوں میں چمک سی در آئی تھی۔۔۔۔احرم اپنے بیڈروم میں سو رہا تھا اور ماوی نیچے لاونج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی وہ جھٹکے سے اٹھا اور فائل اٹھا کے۔۔۔لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر گیا تھا۔۔۔۔

ماوی جو فرائز سے انصاف کرتی۔۔۔کوئی مووی دیکھ رہی تھی۔۔۔جب فائل اس کے سامنے ٹیبل پہ پھینک گئی۔۔۔

"سائن کروان پہ۔۔"

ایک نظر اس نے فائل پہ اور دوسری ابرام پہ ڈالی۔۔۔ جو اس کے ساتھ والے صوفے پہ جا کے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اور پھر سے نظریں ٹی وی اسکرین پہ جمائی۔۔۔ جبکہ ابرام بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

کتنا بدل گئی تھی وہ۔۔۔ اس کا سراپا اب بھرا بھرا سا تھا۔۔۔ چہرے کا حسن پہلے سے زیادہ دمکتا محسوس ہوتا۔۔۔ سفید رنگت میں اب گلابی پن کا امتزاج بھی تھا ۔۔۔ آنکھیں بے تاثر تھی۔۔۔ اور اس کے اٹھنے بیٹھنے کے انداز میں کافی فرق محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"نائٹ بار کیسے پہنچی تم؟؟"

اس کی بھاری اواز گونجی تھی۔۔۔وہ چونکی ضرور تھی لیکن کوئی خاص تاثر نہیں دیا تھا اسے۔۔۔

''احرم کیا کرنے آیا تھا بار؟؟جو تم سے سامنا ہوا؟؟''

وہ پوچھ رہا تھا اور ماوی اب بھی خاموش ہی تھی۔۔۔

''اسے ہمارے رشتے کا بتایا؟؟؟نہیں بتایا ہوگا۔۔۔تبھی تو۔۔۔''

وہ اب بھی ابرام کو نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔جبکہ ابرام کے چہرے پہ مسکراہٹ رینگی تھی۔۔۔

"میرے قریب رہنے کے لئے۔۔اچھا ڈرامہ کر رہی ہو انتقام کا۔۔۔ تم اب بھی شاید نہیں بھولی وہ شامیں۔۔۔وہ راتیں۔۔۔وہ سب جو ہمارے بیچ ہوا۔۔۔"

ماوی اب بھی خاموش رہی۔۔۔

"ایک بھکارن سے نائٹ بار ویٹرس۔۔۔ کوڑے کے ڈھیر پہ پلی بڑھی بھکارن سے اتنی ماڈرن بننے کا سفر۔۔۔۔اتنی محنت۔۔۔میرے گھر تک پہنچنے کے لئے ۔۔۔ مجھ تک پہنچنے کے لئے۔۔۔"

پانی کا گلاس منہ سے لگا کے۔۔۔اس نے ایک نظر ابرام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

گلا کھنکھار کے۔۔۔وہ گلاس رکھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔۔ سیڑھیوں کی طرف جانے کے لئے مڑی تھی۔۔۔

"میں جواب کا منتظر ہوں۔۔۔"

ابرام کی اواز پہ اس کے قدم رکے تھے۔۔۔وہ مڑ کے ابرام کو دیکھنے لگی۔۔۔جو صوفے پہ آرام دہ انداز میں بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ابرام تک آئی تھی۔۔۔ابرام کی طرف جھکتی۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم کیا چاہ رہے ہو اس وقت مجھ سے ابرام شاہ؟؟"

وہ طنزیہ انداز میں کندھے اچکا گیا۔۔۔

”کیا پھر سے وہ وقت چاہتے ہو تم ابرام شاہ؟؟“

بناڈرے۔۔۔اس کی انکھوں میں دیکھتی ماوی پوچھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ نشے سے بھاری ہوتے سر کو۔۔۔ جھٹکتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ماوی اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

”کہاں؟؟؟جواب نہیں چاہئے اپنے سوالوں کے تمہیں؟؟ بار بار ہمارے بیچ جو ہوا کا حوالہ دے کے۔۔۔ تم پروف کیا کرنا چاہتے ہو ابرام۔۔۔؟؟؟ کہ میں تمہارے بھائی سے بیوفائی کا مرتکب ہو جاؤں۔۔۔یہی؟؟؟“

”مجھے تم سے کچھ نہیں چاہنا۔۔۔ سامنے سے ہٹو۔۔۔“

ابرام ناگواری سے کہتا۔۔۔آگے بڑھنا چاہ رہا تھا۔۔۔جب ماوی پھر سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"اب بھی بھکارن ہوں میں۔۔۔اور آج بھی میرے وجود میں وہی بدبو ہے۔۔۔کوڑے کے ڈھیر کی بدبو۔۔۔۔بہت بدبودار ہوں میں ابرام شاہ۔۔سونگھو مجھے۔۔"

وہ دو قدم آگے آئی تھی جبکہ ابرام بوکھلا کے دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"اسی کوڑے کے ڈھیر پہ۔۔۔تمہارا بچہ بھی پڑا ہوا تھا جسے چیل اور کتے آ کے۔۔۔نوچ نوچ کے کھا گئے۔۔۔"

وہ اب بھی ابرام کے قریب جا رہی تھی جبکہ ابرام اسے حیرت سے دیکھتا پیچھے جا رہا تھا۔۔۔

”نوچنے مجھے بھی آئے تھے۔۔۔ لیکن تم سے اپنا اور اس معصوم جان کا بدلہ لینے کے لئے میں زندہ بچ گئی۔۔۔“

”پیچھے رہو ماوی۔۔۔“

ابرام کو اس لمحے۔۔۔ ماوی کی سرد آنکھوں سے واقع ڈر ہی لگا تھا۔۔

”کوڑے کا ڈھیر وہ واحد جگہ ہے جو ہر روز گواہ بنتا ہے۔۔۔ کیسے سنبھال چاہے بچوں کو ڈھیر وہاں گرتا ہے۔۔۔ اور کیسے چیل۔۔۔ کوے۔۔۔ کتے۔۔۔۔ کیڑے مکوڑے ان ننھی جانوں کو نوچنے آجاتے ہیں۔۔۔ اور بھیڑیے نما ان کے سو کالڈ باپ۔۔۔۔ سینہ تان کے سڑکوں پہ چلتے ہیں۔۔ اور جب اس کوڑے کے ڈھیر کے سامنے سے گزرتے ہیں۔۔۔ تو اپنی ناک پہ ٹشو رکھ کے۔۔۔۔ اس بدبو سے خود کو بچاتے ہیں۔۔۔۔ وہ بدبو اسی بھیڑیے کے گلے سے بچے کی ہوتی

ہے۔۔۔۔میں نے دیکھا کیسے نوچ رہے تھے اسے۔۔۔۔ تمہارا بچہ تھا وہ ابرام تمہارا۔۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں وحشت لیے۔۔۔۔ سرسراتی آواز میں کہہ رہ تھی۔۔۔۔ جبکہ ابرام لب بھینچے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"ماوی دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

ماوی کے چہرے پہ سرد مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

"میں نوچتی نہیں ہوں ابرام۔۔۔ڈرو مت۔۔۔ تم سے حساب برابر کرنا ہے بس۔۔۔ سارے حساب۔۔۔اور میں حساب کتاب میں ہمیشہ سے اچھی رہی ہوں ابرام نوفل شاہ۔۔۔"

اپنی بات کہہ کے۔۔۔وہ پھر سے قدم پیچھے لے رہی تھی۔۔۔

”بزدل۔۔۔۔۔“

دانت پیستے کہہ کے۔۔۔وہ مری تھی۔۔۔۔۔

جبکہ ابرام وہیں کھڑا۔۔۔لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اب معصوم سی ماوی نہیں تھی۔۔۔جو اس کی ہر بات ماننے کے لئے۔۔۔ تیزی سے اثبات میں سر ہلا دیتی۔۔۔

وہ اب بے حد مضبوط تھی۔۔۔ایک مضبوط عورت کے روپ میں۔۔۔اس کے سامنے کھڑی۔۔۔اسے چیلنج کر رہی تھی۔۔۔وہ جا چکی تھی اور ابرام وہیں

کھڑا۔۔۔ماوی سے اپنی جنگ لڑنے کے لئے پلان بنا رہا تھا۔۔۔ شطرنج کی خطرناک بازی پھیلانے کا سوچ رہا تھا وہ اب۔۔۔۔

”کیا عمر ہے تیری؟؟“

اپنی ایک آنکھ سے۔۔۔ جمیل اس بچے کو گھور رہا تھا۔۔

”صاب بارہ۔۔“

”ہممم۔۔۔تجھے کوئی پیسے نہیں دیتا؟؟“

وہ پھر سے اپنی کرخت آواز میں پوچھ رہا تھا جبکہ وہ لڑکا نفی میں سر ہلاتا جھکا گیا ۔۔۔

”تیرے ماں باپ کدھر ہیں؟؟“

وہ پھر پوچھ رہا تھا۔۔۔

"صاب۔۔۔اس کو اٹھا کے لائی تھی کملی مائی۔۔۔"

کسی کی اواز پہ اس نے ہنکارا ابھرا تھا۔۔۔اور مسکراتی معنی خیز نظروں سے۔۔۔ سر سے پاؤں تک اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کچھ ایسا کروں گا کہ تجھ پہ سب کو رحم بھی آئے گا اور بھیک بھی ملے گی۔۔۔"

اس کی آواز میں عجیب سنسناہٹ سی تھی۔۔۔وہ لڑکا انس تھا جو خوفزدہ نظروں سے اب اس ایک آنکھ والے بلا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"انور۔۔۔ادھر آ"

اس نے اپنے خاص بندے کو آواز دی جو اٹھارہ سال کا نوجوان تھا۔۔

”چل لے جا۔۔اور اس کی وہ حالت بنا کہ سب کو اس پہ رحم آجائے اور اس کو بھیک دیں۔۔۔“

”ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔“

وہ روتے ہوئے چلانے لگا۔۔۔ جبکہ انور اسے زبردستی کھینچتے ہوئے لے جانے لگا ۔۔۔

”چل سالے۔۔۔۔“

اور پھر دوسرے کمرے سے۔۔۔اس کی چیخیں سنائی دینے لگی۔۔۔ جبکہ جمیل باقیوں پہ نظر ڈال رہا تھا۔۔۔

"جانتے ہو۔۔۔ تمہارے اس دوست کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟؟"

وہ سب خوفزدہ نظروں سے۔۔۔اسے دیکھتے سر نفی میں ہلا رہے تھے۔۔۔

"اسکا ایک کان کاٹا جا رہا ہے۔۔۔اور اس کا سر منڈوا رہے ہیں۔۔تاکہ وہ قابل رحم بھکاری لگے۔۔۔اگر تم سب چاہتے ہو کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا نہ ہو ۔۔۔تو اپنی کمائی بڑھاو۔۔۔ بڑھاو۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہہ کے۔۔۔اب دانت پیستے غرایا تھا۔۔۔جب سیٹھ حشمت کو اندر آتے دیکھ۔۔۔۔ وہ اپنی بتیسی کی نمائش کرنے لگا۔۔۔

"ارے آؤ۔۔۔آؤ سیٹھ حشمت۔۔کیسے آنا ہوا ہمارے غریب خانے پہ

۔۔؟؟"

سیٹھ حشمت پہ۔۔۔وہاں موجود بچوں اور لڑکیوں پہ طائرانہ نظر ڈالی تھی۔۔۔

"مال تو بہت جمع کر رکھا ہے تو نے جمیلے۔۔۔"

"محنت بھی تو بہت کرتا ہوں۔۔"

وہ جمیلے کے پاس ہی آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"چل تیری محنت کو خراج دینے کا وقت آ گیا ہے جمیلے۔۔۔ تیرے کچھ بچے چاہئے مجھے اڈے پہ۔۔۔اور یہ کام تو ہی کر سکتا میرے لئے۔۔۔بدلے میں بہت پیسہ ملے گا تجھے۔۔۔بہت پیسہ۔۔۔۔"

وہ اب بھی۔۔۔وہاں موجود بچوں اور لڑکیوں کو ٹٹولتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔

”ہممممم۔۔۔۔مجھے پیسہ چاہئے بس۔۔۔باقی یہ سب تیرے سامنے ہیں۔۔۔ ان میں سے بہت سے چوری کا مال ہیں۔۔۔ جنہیں اٹھایا گیا ہے راستے سے ۔۔۔کچھ یہیں جھونپڑیوں کی پیداوار ہیں۔۔۔اور کچھ ناجائز۔۔۔ان کی مائیں امیروں کی عیاشی کا سامان بنی ہے اور پھر ان کی ناجائز اولادیں ہیں یہ۔۔۔ان میں سے بہت سوں کے باپ کا نہیں پتہ کہ کس کی عیاشی کا پھل ہے یہ۔۔۔جتنے چاہئے لے لو اور مجھے میرا پیسہ یاد سے دو۔۔۔“

جمیل نے اپنی بات کر کے۔۔۔ایک لمبی جمائی لی تھی جب انور اس کے پاس آیا۔۔۔

"صاب۔۔۔ وہ لڑکا تڑپ رہا ہے درد سے۔۔۔ کیا کروں۔۔۔"

"تڑپنے دے سالے کو۔۔۔ اپنے گھر کا شہزادہ تھا۔۔۔ اب اسے سمجھ آئے گی کہ وہ شہزادہ نہیں رہا اب۔۔۔ اس جھونپڑی۔۔۔ اس بستی کا بھکاری ہے وہ۔۔۔"

سرد آواز میں کہتا۔۔۔ وہ اب سیٹھ حشمت کو دیکھ رہا تھا جو کسی بھوکے شیر کی طرح۔۔۔ رال ٹپکاتا۔۔۔ ہر نوعمر لڑکی کو ٹٹول کے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور ہر لڑکے کو چیک کرتا۔۔۔ وہ اپنی مرضی کا مال الگ کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ جمیل بتیسی کی نمائش کرتا۔۔۔ انور کو دیکھ کے۔۔۔ آنکھ ونک کر گیا تھا۔۔۔ یہ بستی فاقہ زدہ بھکاریوں کی تھی۔۔۔ یہ بستی پسماندہ اور گندگی کا ڈھیر تھی۔۔۔

جہاں کی نہ حکومت کو خبر تھی۔۔۔نہ انھیں کوئی فکر تھی۔۔۔ یہاں وہ سب ہوتا جو ہمارے معاشرے میں گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔

خرید وفروخت۔۔۔ جسم فروشی۔۔۔ان چاہے بچے کو کوڑے کے ڈھیر پہ پھینکنا۔۔۔گندگی۔۔۔بدبو۔۔۔ تعفن زدہ جسم۔۔۔اوران لاچار جسموں پہ رینگتے کیڑے مکوڑے۔۔

ماضی۔۔۔

وہ بے حد غور سے۔۔۔اپنی کتابیں پھیلائے انھیں پڑھ رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ نوٹ بک میں لکھتی بھی جارہی تھی۔۔۔

کانچ جیسی سنہری آنکھوں میں۔۔۔بہت سے خواب سجائے۔۔وہ شاید اپنی دنیا بدلنے کے سپنے بنے ہوئی تھی۔۔۔

'ہم نے نہیں بیٹھنا اس کے ساتھ سر۔۔'

'اس سے بدبو آتی ہے۔۔۔'

'مما نے کہا ہے بھکاریوں سے ڈور رہو وہ گندے اور چور ہوتے ہیں۔۔'

'سائنس سبجیکٹس تو ایسے لیے ہوئے ہیں جیسے یہ بھکارن ڈاکٹر بنے گی۔۔'

'میٹرک ہے کوئی کھیل تھوڑی ہے'

۔۔۔۔

اس کے دماغ میں۔۔۔ ہر روز ہونے والی ان باتوں کا شور برپا تھا۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی زور و شور سے پڑھ رہی تھی۔۔۔ بڑی مشکل سے تو اسے داخلہ ملا تھا اس اسکول میں۔۔۔ مسز سمیرا انعام کی بدولت۔۔۔

"ماوی آجا کھانا لگ گیا ہے۔۔"

فہیمہ کی آواز پہ۔۔۔ وہ ساری کتابیں سائیڈ پہ۔۔۔ ٹوٹی ہوئی میز کے نیچے کر کے۔۔۔ اس نیم تاریک کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

اور وہیں چھوٹے سے صحن میں۔۔۔ اپنی ماں کے پاس زمین پہ آلتی پالتی مار کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کا معذور باپ۔۔۔ وہیں چارپائی پہ لیٹا ہوا تھا۔۔۔

"کل سے زیادہ کچرا جمع کرنا شروع کر ماوی۔۔۔ بھیک مانگنے میں تو تجھے شرم آتی ہے۔۔ مہارانی جو ٹھہری۔۔۔"

اسکی طرف کھانا رکھتے وہ کہنے لگی۔۔۔ جبکہ ماوی سر جھکا کے۔۔۔ کھانا کھانے لگی۔۔۔

"اماں بھیک مانگنا شرم کی بات ہے۔۔۔ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا گناہ ہے۔۔ میں یہ شرمناک کام نہیں کرتی۔۔۔"

فہیمہ نے تیز نظروں سے۔۔۔ اسکے جھکے سر کو گھورا تھا۔۔۔

"گناہ ثواب سے ہمارا کیا کام۔۔۔ ہم تو پیدائشی بھکاری ہے۔۔۔ بھیک مانگنا ہمارے خون میں شامل ہے۔۔"

ماوی نظر اٹھا کے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔

”میرے خون میں نہیں شامل اماں۔۔۔“

”کیوں؟؟؟ تیرا خون الگ ہے ہم سے کیا؟؟؟“

فہیمہ کو تپ چڑھ گئی تھی۔۔۔ جب رمضان نے اسے ٹوکا۔۔

”نہ کر فہیمہ۔۔۔ نہ غصہ کیا کر بلاوجہ بچی پہ۔۔۔ نہ کر“

”ہاں تو تو اٹھ جا۔۔۔ تو مانگ لیں بھیک۔۔۔ تو کر لیں کچھ۔۔۔“

وہ بھی چیخنی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی سر جھکائے اپنا کھانا کھانے میں مصروف رہی

۔۔۔۔

”دن بھر دھوپ میں پڑا تو رہتا ہوں۔۔۔خود کو گھسیٹ گھسیٹ کے بھیک مانگتا ہوں۔۔۔تو ماوی پہ زور نہ ڈال۔۔۔“

وہ پھر سے کہہ رہا تھا۔۔۔جبکہ فہیمہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی۔۔۔اسے کھانا دینے لگی۔۔۔

”بری تو میں ہی ہوں بس۔۔۔“

جبکہ ماوی اب بھی ان سنی کیے اپنا کھانا کھا رہی تھی کہ اسے پڑھنا تھا۔۔۔

اس بستی میں۔۔۔وہ سب سے الگ ہی تھی۔۔۔اسکی رنگت۔۔۔اسکے نین نقش بے حد مختلف اور خوبصورت تھے۔۔۔

اسکے انداز اور سوچ بھی مختلف تھی۔۔۔وہ پڑھنا چاہتی تھی تبھی وہ پڑھ رہی تھی ۔۔۔اپنی ماں کی لعن طعن سن کے بھی وہ پڑھ رہی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ کی لڑکیاں اس کا مذاق بناتی کلاس میں۔۔۔پھر بھی وہ ان سنی کر کے۔۔۔بیٹھی رہتی۔۔۔

وہ کچرا اور تھیلے جمع کر کے۔۔۔کچھ نہ کچھ کما لیا کرتی تھی۔۔۔بھیک مانگنے میں اسے شرم محسوس ہوتی۔۔۔لیکن تھی تو وہ اسی بستی کی۔۔بھکاری کی بیٹی۔۔۔

"تمہارا نام کیا ہے؟؟"

وہ کب سے اپنی ائیر کنڈیشنڈ گاڑی میں بیٹھا اسے لڑکی کو۔۔۔ سڑک کنارے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو تھیلہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتی۔۔۔ گرمی کی تپش سے بچنے کے لئے۔۔ بار بار اپنا میلہ دوپٹہ سر پہ لیتی۔۔۔ تو کبھی اپنا پسینہ خشک کرتی

۔۔۔ لیکن پھر بھی دھوپ کی تمازت میں ۔۔اسکی سفید رنگت دھمک رہی تھی۔۔۔

ماوی حیرت سے۔۔۔اس خوبصورت بندے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو گاڑی میں بیٹھا۔۔ کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔ وہ کافی دنوں سے۔۔۔ابرام کو یہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو اپنی گاڑی میں بیٹھا اسے دیکھتا۔۔ یا پھر پانی کی آفر کرتا۔۔اور وہ سر جھٹک کے۔۔رخ پھیر لیتی۔۔۔ لیکن آج اسے کیا ہوا تھا نہ جانے۔۔۔ کہ وہ اس خوبصورت شخص سے نظریں نہ پھیر سکی۔۔۔

"میں ماوی ہے۔۔۔"

نرمی سے جواب دیتی۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ تھیلہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتی۔۔۔اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیرنے لگی۔۔

”یہ لو۔۔پانی پیو۔۔“

منرل واٹر کی بوتل اس کی طرف بڑھاتے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

”نو تھینک یو صاب۔۔۔“

اپنی دھن میں کہتی۔۔۔وہ اپنے دوپٹے کے کونے سے۔۔۔چہرے کا پسینہ صاف کرنے لگی۔۔

”وہاٹ۔۔۔“

ابرام حیرت سے۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”تم انگلش بھی بول لیتی ہو۔۔“

وہ ہنسنے لگا۔۔۔ جبکہ ماوی نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اتنی خوبصورت ہو کے تم یہ کام کیسے کرتی ہو؟؟"

وہ رک کے۔۔۔ اب اپنی سوچ اسے بتا رہا تھا۔۔۔

"صاب۔۔۔ خوبصورتی یا بدصورتی کا نصیب سے کیا کام۔۔۔"

"ہممم۔۔۔ آؤ کار میں بیٹھو۔۔۔"

وہ اس کے لئے فرنٹ سیٹ کھولتے کہنے لگا۔۔ جبکہ ماوی بدک کے پیچھے ہٹی تھی

۔۔۔

”نہ صاب۔۔۔میرے کپڑے میلے ہیں۔۔۔آپ کی گاڑی میلی ہو جائے گی ۔۔“

”اوہ کم آن۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔آو بیٹھو جلدی سے۔۔۔“

ابرام کے دوبارہ اصرار پہ۔۔۔وہ جھجھکتی۔۔۔ادھر ادھر دیکھتی گاڑی میں بیٹھنے لگی۔۔۔

”صاب یہ۔۔۔اسے کہاں رکھوں؟؟“

وہ اپنے تھیلے کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔۔

”یہی چھوڑ دو۔۔۔“

ابرام گلاسز آنکھوں پہ لگاتے کہنے لگا۔۔۔

”نہ صاب۔۔ یہ میری کمائی ہے۔۔“

ماوی بدک کے نیچے اتری تھی۔۔۔

”اوہ کم آن گرل۔۔ میں پیسے دوں گا اگر گم ہوئے۔۔ وہیں رکھ دو۔۔۔“

ابرار کے جھنجھلانے پہ۔۔۔ وہ دل ونادل اپنا تھیلہ وہیں روڈ پہ رکھ کے۔۔۔ خود گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

اے سی کی یخ ہوا نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

”واو۔۔۔ کتنی ٹھنڈی ہے۔۔۔“

وہ حیرت سے چاروں طرف دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔دماغ جیسے پرسکون ہو رہا تھا گاڑی کی ٹھنڈک میں۔۔۔ گرم جسم کو جیسے آرام مل رہا تھا۔۔۔

ابرام زیرلب مسکرا کے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ لو پانی پیو۔۔۔"

ماوی چونک کے اسے دیکھنے لگی اور پانی کا بوتل اس کے ہاتھ سے لے کے۔۔۔ فوراسارا پانی پی گئی۔۔۔

"میرا نام ابرام نوفل شاہ ہے۔۔۔ تم مجھے ابرام کہہ سکتی ہو۔۔۔"

وہ کہہ رہا تھا جبکہ ماوی اب بھی گاڑی کو چیک کر رہی تھی۔۔۔

"یہ بہت ٹھنڈا ہے۔۔۔"

ہممم"

وہ اس پہ نظر ڈالتا۔۔۔اپنی گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی بنا چون چرا اس کے۔۔۔خاموشی سے۔۔۔ چلتی گاڑی سے باہر کے نظارے دیکھ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں میں خوشگوار حیرت تھی۔۔۔اس بات پہ غور کیے بنا۔۔۔ کہ وہ ایک غیر مرد کے ساتھ۔۔۔اسکی گاڑی میں جا رہی ہے۔۔۔ کہاں؟؟ نہیں معلوم؟؟ کچھ لمحوں کے لئے۔۔وہ جو گرمی کی شدت سے بچ پائی ہے۔۔۔اسی کو وہ غنیمت جان رہی تھی۔۔۔

وہ حیرت سے۔۔۔اس گھر کی تزئین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ تین کمروں پہ مشتمل اپارٹمنٹ تھا۔۔۔جو دیکھنے میں بے حد خوبصورت اور قیمت بیش بہا کی رکھتا تھا۔۔۔

ابرام اس کے چہرے پہ پھیلے تاثرات کو بے حد غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اپنے چیلنج میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اتنی خوبصورت اور ماڈرن لڑکیوں کے بیچ۔۔۔ماوی ہی کیوں؟؟

شاید اس لئے کہ وہ مڑ کے پھر کبھی اس کے مقابل نہیں کھڑی ہو گی۔۔۔یا شاید اس لئے کہ اسے اپنا ٹیسٹ بدلنا تھا۔۔۔ایک بھکارن کبھی اس کے مقابلے پہ نہیں آئے گی۔۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی لسن"

ماوی جو ادھر ادھر گھوم کے گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جب ابرام اسے آواز دیتا قریب آیا تھا۔۔۔

"تم جا کے شاور لے لو۔۔۔ باہر بہت گرمی تھی ناں۔۔۔ میں کچھ کھانے کو آرڈر کرتا ہوں۔۔۔اوکے"

"تم یہاں اکیلے رہتا ہے؟؟"

وہ خوشگوار حیرت سے۔۔۔اسے دیکھتی پوچھنے لگی جبکہ وہ کندھے اچکاتا اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

"تم چلو یہاں۔۔۔"

وہ اسے بیڈروم کی طرف اشارہ کرتے کہنے لگا۔۔۔اور ماوی بیڈروم میں جا کے ۔۔۔ جیسے بیہوش ہونے کو تھی۔۔۔

"اتنا۔۔۔زیادہ خوبصورت۔۔۔تم۔اس پہ سوتا ہے؟؟"

وہ اب پھر سے ابرام کو۔۔۔ خوشگوار حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ مسکرانے لگا۔۔۔

"تم بھی سو سکتی ہو۔۔"

"میں۔۔۔؟؟ میں تو میلا ہے۔۔"

وہ اداسی سے کہتی۔۔۔ اپنے دوپٹے کے کونے کو انگلی پہ لپیٹنے لگی۔۔۔

"شاور لو گی تو فریش ہو جاو گی۔۔"

وہ کہتا اسے واشروم لے آیا تھا۔۔۔

وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

”میں امریکا آگئی ہوں کیا؟؟ یہ سب تو انگلش فلموں میں ہوتا ہے۔۔۔ اتنا خوبصورت۔۔۔ خوبصورت سب۔۔“

ابرام کو اس کی بات پہ ہنسی آئی تھی۔۔۔ سر جھٹکتا وہ اس کا دوپٹہ ہٹانے لگا۔۔۔

”یہ سب ہٹاؤ اور یہاں شاور لو۔۔۔ یہ کوئی انگلش مووی نہیں ہے۔۔۔ تمہارا ہی ہے سب۔۔۔ وہاں ڈریسنگ روم میں ڈریسز بھی ہے۔۔۔ تم پہلے شاور لو۔۔۔“

اس کے نرم لہجے پہ۔۔۔ ماوی تیزی سے اثبات میں سر ہلاتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہممم گڈ گرل
”میں باہر جا رہا ہوں۔۔ کھانا آرڈر کرتا ہوں۔۔۔ ہممم گڈ گرل“

وہ کہتاواشروم سے باہر گیا تھا۔۔زیرلب مسکراتاوہ کھانا بھی آرڈر دے چکا تھا۔۔۔

نجانے ماوی کو کیوں اس سے ڈر محسوس نہیں ہورہا تھا۔۔بلکہ وہ زیادہ پرسکون محسوس کررہی تھی خود کوابرام کے ساتھ۔۔۔

اتناخوبصورت انسان۔۔۔اتناامیر اور کس قدر نرمی سے برتاؤ کرتا ہے۔۔وہ اسے سوچتی۔۔مسکراتی۔۔۔اپنے لئے ڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔ٹاول کواپنے گرد۔۔۔اوپرنیچے سنبھالے۔۔۔

جب ابرام وہاں آیا تھا۔۔۔اسے یوں دیکھ کے وہ ایک پل کو ٹھٹھکا تھااور وہ بوکھلا کے کبرڈ میں گھسی تھی۔۔۔

ابرام زیر لب مسکراتا وہیں رکا تھا۔۔۔اپنی کنپٹی سہلاتا وہ رخ موڑ چکا تھا۔۔۔

"سوری مجھے لگا تم ڈریس آپ ہو چکی ہو گی۔۔۔"

"میں۔۔ میں ہوتی ہے تم جاوا بھی۔۔۔"

کبرڈ سے ہی وہ آواز دیتی۔۔۔خود کو کپڑوں کے پیچ چھپانے لگی۔۔۔

"ہممم او کے۔۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔ تم بھی جلدی سے آجاو۔۔۔ کھانا بس آنے والا ہے۔۔"

وہ اپنی بات کہتا ایک نظر اس کبرڈ پہ ڈالتا۔۔۔ڈریسنگ روم سے باہر گیا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی تھوڑا سا جھانکتی۔۔۔ باہر نکلی تھی۔۔۔

دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا جیسے ابھی باہر کو آجائے گا۔۔۔سامنے قدآدم آئینے پہ نظر پڑتے ہی وہ پل بھر کو رکی تھی۔۔۔

چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔ابرام کو سوچتے۔۔۔اس کے چہرے پہ ہلکا ہلکا گلابی پن بکھرا تھا۔۔۔وہ کافی دنوں سے ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اسے ہی دیکھتا رہتا۔۔۔پہلے وہ ڈر گئی تھی اور پھر اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔وہ بار بار مڑ کے۔۔۔ابرام کو دیکھتی۔۔۔خود کو پہلے سے اچھا اور صاف رکھنے لگی تھی وہ اب ۔۔۔اور آج جب ابرام نے خود اسے آواز دی۔۔۔اس کا نام پوچھا تو وہ جیسے ہواؤں میں اڑنے لگی تھی۔۔

"کتنا اچھا ہے۔۔۔ہیرو ہے ہیرو۔۔۔گندی نظر بلکل بھی نہیں رکھتا۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے۔۔خود کلامی کر رہی تھی اور پھر خیال آنے پہ۔۔سر جھٹکتی جلدی جلدی ڈریس لینے لگی اپنے لئے کبرڈ سے۔۔۔

اندھیرے میں جینا کس قدر مشکل ہے۔۔۔روشنیوں کے ہوتے ہوئے بھی۔۔۔روشنی کو نہ دیکھ پانا۔۔۔ کس قدر کربناک ہے۔۔۔یہ احرم کے علاوہ اور کون محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

جو ایک کار ایکسیڈینٹ میں۔۔۔اپنی ماں کو کھونے کے ساتھ ساتھ۔۔۔اپنی بینائی بھی کھو چکا تھا۔۔۔

بیش بہا خوبصورت۔۔۔ قیمتی ڈیکوریٹیڈ اس روم میں۔۔۔وہ اکیلا بیٹھا۔۔۔کب سے پیانو پہ اپنی انگلیاں پھیرتا بجا رہا تھا۔۔۔۔

جو دھن وہ بنانا چاہ رہا تھا۔۔۔وہ دھن بار بار اس سے بکھر جاتا اور اسے اپنا دل جیسے کسی تاریک گہری کھائی میں گرتا محسوس ہوتا۔۔۔

اور بلکل اچانک سے وہ چیخا تھا۔۔۔اپنے ہاتھ کے قریب آئی ہر چیز کو۔۔۔ جھٹکے سے وہ نیچے گرا چکا تھا۔۔۔

مار گریٹا۔۔۔(احرام کی 24 گھنٹے کی ملازمہ)

جس کی عمر 50 کے لگ بھگ تھی۔۔دوڑتی ہوئی آئی تھی۔۔۔احرم سر کو ہاتھوں پہ گرائے چیخ رہا تھا۔۔۔احرم اسی کے ہاتھوں میں پلا بڑھا تھا۔۔ تبھی وہ تڑپ کے احرم کے قریب آئی تھی۔۔۔

"احرم بچہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے؟؟"

جبکہ وہ کسی بھی طرح مار گریٹا کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ چلا رہا تھا۔۔۔تڑپ رہا تھا۔۔۔

”میری آنکھیں۔۔۔آنی میری آنکھیں۔۔مام۔۔۔مام میری وجہ سے چلی گئی ۔۔مام۔۔۔میں گنہگار ہوں۔۔۔“

”بس میرا بچہ۔۔تم نے کچھ نہیں کیا احرم بابا۔۔۔بریک فیل ہوئے تھے کار کے۔۔تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔“

احرم کو بازوؤں میں بھرے۔۔۔وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔۔جبکہ وہ سسک رہا تھا۔۔

”میں دیکھ نہیں سکتا۔۔۔مجھے لگتا میری سانس بند ہو جائے گی۔۔۔میں کچھ دیکھ نہیں پا رہا۔۔آنی پلیز سیو می۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے نظر کیوں نہیں آتا کچھ ۔۔۔“

وہ چلا چلا کے رو رہا تھا۔۔۔ جبکہ مار گریٹا اپنے آنسو پیتی ۔۔اسے خود سے لگائے ۔۔۔چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی ۔۔۔ کیسی قیامت ٹوٹی تھی ان پہ ۔۔۔ایک کار ایکسیڈینٹ نے ۔۔۔ان کی خوشیاں چھین لی تھی ان سے ۔۔۔

وہ جب کمرے سے باہر آئی۔۔۔تو ٹیبل پہ کھانا رکھتا ابرام۔۔۔پل بھر کے لئے شاک ہوا تھا۔۔۔

ماوی بے شک خوبصورت تھی۔۔۔یہ وہ دیکھتے ہی جان گیا تھا لیکن اس قدر حسین۔۔۔یہ وہ ابھی دیکھ رہا تھا۔۔

جب وہ شاور لے کے۔۔۔نکھر کے باہر آئی تھی۔۔۔

جبکہ ماوی مسکرانے کی کوشش کرتی۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

” you are damn beautiful Maavi ... damn gorgeous ... “

وہ مبہوت سا اسے دیکھتا۔۔۔اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بوکھلا کے۔۔۔
اسے دیکھتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"ارے ڈونٹ ووری۔۔میں بس تعریف کر رہا تمہاری۔۔۔ تم یار بہت خوبصورت ہو۔۔۔ تمہاری جگہ وہ بستی نہیں ہے اور نہ ہی وہ زندگی۔۔۔"

ابرام نرمی سے کہتا۔۔۔اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

"کم۔۔۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔"

"میں خود جاتی ہے۔۔"

وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوتی۔۔۔اپنا ہاتھ چھڑانا چاہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام اسے گہری نظروں سے دیکھتا۔۔زیرلب مسکرا پڑا تھا۔۔۔

"مجھے اچھی لگتی ہو ماوی۔۔۔پریشان مت ہو۔۔۔"

اور ماوی حیرت سے۔۔۔اسے دیکھتی اس کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔۔اور ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھ کے۔۔وہاں سے کھانے کی ڈشز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بہت بھوک لگی ہے مجھے تو۔۔۔ چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

وہ اپنے اور اس کے لئے کھانا نکالنے لگا جبکہ ماوی اس حسن کے دیوتا کو دیکھتی یہ سوچ رہی تھی۔۔۔ کہ یہ شخص کس قدر خوبصورت انسان ہے۔۔۔ کتنا اچھا انسان ہے۔۔۔جو اس سے کراہیت محسوس نہیں کر رہا۔۔۔ جس کے ساتھ اسے تحفظ کا احساس مل رہا ہے۔۔۔۔

اور رات کو اپنے بستر پہ لیٹی۔۔۔وہ آج کے گزرے ان لمحوں کو سوچ رہی تھی ۔۔۔جن میں وہ ابرام کے ساتھ تھی۔۔۔بے حد حسین لمحے تھے وہ۔۔۔وہ ایک ایک کر کے۔۔۔بار بار ابرام کے ہر انداز کو سوچتی مسکرا رہی تھی۔۔۔جب اچانک شور سا اٹھا تھا۔۔۔

اس بستی میں۔۔۔آدھی رات کو ایسے شور کا مچنا۔۔۔کوئی معمولی بات نہیں تھی۔۔۔

تبھی وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔۔جھونپڑی سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

پوری بستی جل رہی تھی۔۔۔جھونپڑیوں کو آگ لگ گئی تھی۔۔۔لوگ نکل نکل کے۔۔۔اپنے بچوں کو بچا رہے تھے۔۔۔پانی لانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

وہ شاکڈ کی کیفیت میں سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جب آگ اس کی جھونپڑی کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے لگی۔۔۔

"اماں۔۔۔ابا۔۔"

وہ جھٹکے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔جب بھیڑ بھاڑ میں۔۔۔وہ نیچے گری تھی۔۔۔جب تک اٹھنے کی کوشش کرتی۔۔۔پوری آگ جھونپڑی کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔۔

جیسے سکوت سا آن ٹھہرا تھا اس کے چار سوں۔۔۔وہ حیرت سے گنگ سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر تیزی سے۔۔۔وہ نہ جانے کس طرف بھاگنے لگی۔۔۔کوئی اسے بلا رہا تھا۔۔

"ماوی۔۔۔۔ماوی۔۔۔"

لیکن وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔ کوئی اسے روک رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اسے بھی دھکا دے کے بھاگی تھی۔۔۔اور وہ آگ میں گری تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔ چلا رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کا آدھا چہرہ۔۔اسکی گردن جل چکے تھے۔۔۔۔

وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔ایسے جیسے رکی تو گر جائے گی۔۔۔زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔دماغ ساکت تھا۔۔اور آنکھیں کھلی۔۔۔بے تاثر۔۔۔۔

اور پھر وہ کسی کی گرفت میں پھڑ پھڑائی تھی۔۔۔ کسی کی کراہیت بھری گرفت میں۔۔۔وہ دیکھنے لگی۔۔۔دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وہ جمیلے تھا۔۔۔جو اپنی پیلی بتیسی کی نمائش کرتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”بستی میں آگ لگی ہے۔۔۔تو آجا میری آگ بجھا۔۔۔“

جمیلے زبردستی کررہا تھا۔۔۔اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔ جبکہ وہ

ماوی ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔۔۔ خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ جب اس کے ہاتھ۔۔۔ کوئی تیز دھار نوکیلی چیز چبھی۔۔۔ جو جمیل کے جیب میں تھی۔۔۔ اسی تیزی سے۔۔اس نے وہ چھری نکالی اور جمیلے کی انکھ میں زور سے مار کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

درد سے چیختا۔۔۔ جمیل اسے دیکھنے لگا۔۔۔

”مجھے مارا۔۔۔ سالی کتیا۔۔۔ حرامن۔۔۔ مجھے مارا۔۔“

ماوی گہرے سانس لیتی۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کی آنکھ سے خون کی پھوار سی نکل رہی تھی اور پھر تیزی سے وہ بھاگنے لگی۔۔۔

اس بار رفتار پہلے سے بھی تیز تھی۔۔۔جب اچانک وہ کسی کے چوڑے مضبوط سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

سنبھل کے۔۔۔گہرے سانس لیتی وہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ابرام۔۔۔۔"

اس نے زیر لب نام دہرایا تھا۔۔۔اور پھر اسکے سینے پہ اپنا سر ٹکا کے وہ سسکی تھی۔۔۔

بنا کوئی آواز کیے۔۔۔ وہ احرم کے ساتھ والی کرسی پہ آ کے بیٹھ گئی تھی۔۔اور بے حد محویت سے احرم کے سنجیدہ چہرے کو۔۔۔ نظر بھر کے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ناشتہ اس کے سامنے ڈائیننگ ٹیبل پہ تھا۔۔۔ لیکن وہ خاموش۔۔۔اپنے پہ سوچوں میں مگن تھا۔۔۔

لیکن اچانک اسے کسی کے ہونے کا احساس ہوا تو چونک کے۔۔۔ نظریں ادھر ادھر دوڑائی تھی۔۔

""کون؟؟""

""میں۔۔۔''

غزل کی نظریں اب بھی اس کے چہرے پہ تھی۔۔۔

""غزل تم کب آئی؟؟""

""کافی دیر سے یہاں بیٹھی ہوں۔۔۔''

اسے نظروں کے حصار میں لیے۔۔۔ غزل نے جواب دیا تھا۔۔۔

"اوہ مجھے نہیں پتہ چلا۔۔۔ کیسی ہو؟؟؟ بریک فاسٹ کیا تم نے؟؟؟"

وہ اپنی گردن کی پشت کو۔۔ہاتھ سے سہلاتا پوچھنے لگا۔۔۔

"تم نے بھی تو نہیں کیا۔۔۔"

غزل نے اس کے ٹھنڈے ہوتے ناشتے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"ہمممم بھوک نہیں شاید۔۔"

بے دلی سے کہتا۔۔۔وہ ٹیبل پہ ہاتھ کا سہارا دیے اٹھنے لگا جب غزل نے اسے روک دیا۔۔۔

اور اس کے قریب ہو کے۔۔ سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

"بریک فاسٹ بھوک مٹانے کے لئے نہیں۔۔۔ موڈ بنانے کے لئے ہوتی ہے احرم۔۔۔"

چونک کے گلا صاف کرتے۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

"ابرام رات کو نہیں آیا تھا۔۔۔ تبھی موڈ آف تھا میرا۔۔۔ آنی سے کہہ کے۔۔ میں ناشتہ فریش کرواتا۔۔۔"

غزل سنبھل کے بیٹھ کے۔۔۔ مارگریٹا کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو وہیں آئی تھی ابھی ابھی۔۔اور عجیب نظروں سے غزل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

حذیفہ شاہ بھی مسکراتا آیا تھا۔۔۔

”گڈ مارننگ۔۔“

”گڈ مارننگ انکل۔۔۔“

غزل مسکرا کے جواب دیتی۔۔۔اپنی کنپٹی شہادت کی انگلی سے کھجانے لگی۔۔۔

”آپ آفس نہیں گئے تھے انکل؟؟“

”نہیں۔۔آج تھوڑا لیٹ ہوں میں۔۔۔“

اسے جواب دیتا وہ اب احرم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

''احرم کیسے ہو بیٹا؟؟''

''ہمم۔۔۔''

ہنکارا بھر کے۔۔۔وہ اپنا ناشتہ کرنے لگا۔۔۔جبکہ غزل دونوں پہ ایک نظر ڈال کے۔۔۔مار گریٹا کو دیکھنے لگی۔۔۔جو اسے اب بھی لب بھینچے دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر جوس کا گلاس اٹھا کے لبوں سے لگا لیا۔۔۔

"ایک بہت امپورٹنٹ انفو دینی ہے۔۔۔"

ابرک ہچکچاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"ہمم کہو۔۔۔"

ابرام کا انداز مصروف سا تھا۔۔۔

"مسز نوفل شاہ اور احرم سر کے کار کا ایکسیڈینٹ۔۔۔ایک ایکسیڈینٹ نہیں تھا سر۔۔۔"

ابرک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ ابرام چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ماتھے پہ بے شمار بل ڈالے وہ ابرک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ ایک پلان تھا۔۔۔"

ابرک نے پھر سے کہا تھا۔۔۔

"کیا کہنا چاہ رہے ہو تم؟؟"

ابرام لب بھینچے اب اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ ابرک نے ایک یو ایس بی اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔

”مسٹر حذیفہ شاہ۔۔۔انوالو تھے۔۔۔“

آہستہ آواز میں کہتا وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

”وہاٹ دا فک۔۔۔“

ابرام کی آواز سرد تھی۔۔۔اس نے یو ایس بی اٹھا کے۔۔۔لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا۔۔۔اور اس کے سامنے فلم چل رہی تھی جس طرح سے حذیفہ شاہ۔۔۔اس کا اپنا سگا چچا۔۔۔اپنی نفرت کا اظہار کرتا۔۔۔یہ بھیانک پلان بنا رہا تھا۔۔۔

ماضی کے لمحے اس کے سامنے چلنے لگے۔۔۔

'ابرام نوفل شاہ۔۔۔ دا کنگ آف دا ورلڈ۔۔۔ دنیا کو اپنے پیروں تلے روند دو ۔۔۔ سب کیڑے مکوڑے ہی تو ہیں۔۔۔'

'اسقدر سرد بنو کہ لوگ تم سے خوف کھائے۔۔۔'

'عیاشی جانتے ہو کیا ہے؟؟ یہ لو۔۔۔ عام زبان میں اسے ڈرگ کہا جاتا ہے لیکن میری زبان میں۔۔۔ یہ سکون ہے۔۔۔ بے حد سکون۔۔۔ عورت کی قربت سے بھی زیادہ پر سکون۔۔۔'

'بینک بیلنس کے بے تاج بادشاہ ہو تم۔۔ اور میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں ابرام۔۔ میرے بھائی کی واحد نشانی ہو تم۔۔۔'

'برائی میں نشہ ہے میرے بچے۔۔۔ اور اس نشے کو پی جاو۔۔ پی جاو۔۔۔'

حذیفہ شاہ کی باتیں تھی اس کے ارد گرد۔۔۔اور وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے ۔۔۔لیپ ٹاپ اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

”حذیفہ شاہ۔۔۔دا گریٹ انکل“

اس نے دانت پیسے تھے۔۔۔

”کیوں لائے ہو مجھے یہاں ؟؟اور یہ۔۔یہ جگہ کون سی ہے ؟؟“

دو ہٹے کٹے آدمی اسے یہاں لائے تھے۔۔جہاں نیم ملگجا سا تھا۔۔۔جبکہ وہ چلا رہا تھا۔۔۔سامنے اسے بس ایک ٹیبل ہی نظر آئی تھی۔۔۔اور دوسری طرف ایک اسٹریچر تھا۔۔۔باقی وہ جگہ خالی تھی

"یہ سب کیا ہے۔۔۔ کون ہو تم لوگ۔۔۔ میں پوچھتا ہوں۔۔۔ کون ہو؟؟"

یہ سب دیکھ کے۔۔۔ اسے خوف سا محسوس ہوا تھا اور اس خوف کو زائل کرنے کے لئے۔۔ وہ پھر سے چلانے لگا۔۔۔

جب اسے ابرک آتا دکھائی دیا۔۔۔

"ابرک تم؟؟؟ اچھا تو یہ سب تمہارا کام ہے۔۔۔ مجھے تو تم پہلے سے ہی ٹھیک انسان نہیں لگے تھے۔۔ میں ابرام کی وجہ سے خاموش تھا۔۔۔ بتاتا ہوں میں سب ابرام کو۔۔۔"

حذیفہ کے چلانے پہ۔۔۔ ابرک کے چہرے پہ مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ ووری۔۔۔ابرام سر یہیں آرہے ہیں۔۔۔"

اور حذیفہ کی نظر۔۔۔ابرام پہ پڑی۔۔۔جو سگریٹ کا ادھورا ٹکڑا۔۔۔سائیڈ پہ پھینکتا۔۔۔پینٹ پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہیں آرہا تھا۔۔

"ارے ابرام بیٹا۔۔۔اے چھوڑو مجھے۔۔۔"

ابرام کو دیکھ کے۔۔۔اس کی باچھیں کھل گئی تھی۔۔۔ تبھی وہ خود کو ان دو آدمیوں سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

ابرام کے اجازت ملتے ہی۔۔۔وہ دونوں اسے چھوڑ چکے تھے۔۔۔ تبھی وہ تیزی سے ابرام کے قریب آیا تھا۔۔۔

”ابرام بیٹا۔۔۔یہ لوگ کون ہیں۔۔۔؟؟مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہیں یہ لوگ۔۔۔اور یہ ابرک بھی مجھے ان کے ساتھ ملا ہوا لگ رہا ہے۔۔۔۔مجھے یہاں سے لے چلو۔۔۔ چلو چلو۔۔۔“

وہ جلدی جلدی سے کہتے۔۔۔آگے بڑھا تھا۔۔۔

”اوپری بلڈنگ سے ڈیڈ کو دھکا دے کے۔۔۔ قتل کروا کے۔۔۔ان کا اپنا ہی خون۔۔۔اپنا بھائی حذیفہ شاہ۔۔۔اپنے ہی بھابی اور بھتیجے کا قاتل نکلا۔۔۔داہیڈ لائنز۔۔۔“

ابرام کی سرد آواز نے۔۔۔اس کے چلتے قدم روک لیے تھے۔۔۔وہ دو قدم پیچھے لیتا۔۔۔پھر سے ابرام کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا۔۔۔“

جبکہ ابرام کا چہرہ سرد اور بے تاثر تھا۔۔۔

"بریک فیل کروانے کا پلان۔۔۔ گاڑی بے حد اوپر سے۔۔۔ کھائی میں گرنے سے مسز نوفل شاہ کے گردن کی ہڈی ٹوٹنے سے موت واقع ہوئی اور احرم نوفل شاہ اپنی بینائی کھو بیٹھے۔۔۔ سرپرائز۔۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔"

وہ ہکلانے لگا جبکہ ابرام جبڑے بھینچے۔۔۔ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔ مجھے پولیس کے حوالے مت کرو ابرام پلیز۔۔۔ مجھے معاف کردو۔۔"

وہ اچانک سے۔۔۔ ابرام کے قدموں میں گر کے۔۔۔ معافی مانگنے لگا۔۔۔ جبکہ ابرام نے اپنے بھاری بوٹ سے دھکا دے کے۔۔۔ اسے پیچھے گرایا تھا۔۔۔

"پولیس کے حوالے؟؟ ارے چچا جان بلکل بھی نہیں۔۔۔ اٹھیئے پلیز۔۔۔"

حذیفہ ان چاروں پہ نظر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"بس سامنے پڑے اس ٹیبل پہ چڑھنا ہے۔۔۔ اور وہ جو رسی نظر آرہی ہے۔۔ اسے اپنی گردن کے گرد لپیٹنا ہے۔۔۔ اور پھر بے حد آرام سے۔۔۔ پاؤں کے ذریعے اس ٹیبل کو دھکا دے کے پیچھے کرنا ہے۔۔۔ بہت آسان۔۔۔"

ابرام سرسراتے لہجے میں یہ سب کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بدک کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

”ن۔۔۔ن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔“

”نہیں؟؟؟ پھر وہ دیکھ رہے ہیں آپ چچا جان؟؟ خالی اسٹریچر۔۔۔ کچھ سامان ٹیبل پہ اور ایسڈ کی بوتل۔۔۔ جواب کہ آنکھوں کو واش کرنے کے لئے ہیں۔۔۔ تو فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہیں۔۔۔ کون سا؟؟“

ابرام نے دوسرا آپشن بھی اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کے گڑگڑانے لگا۔۔۔

”م۔۔۔مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔“

وہ رونے ہی لگا تھا۔۔۔

"ابرک سمجھاو میرے چچا جان کو۔۔۔ پلیز"

وہ ابرک کی طرف دیکھتا۔۔۔ پیچھے ہوا تھا۔۔۔ جبکہ حذیفہ وہیں کھڑا۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں تمہارا چچا ہوں بیٹا۔۔۔"

"اوپر سے گرنے والا میرا باپ تھا۔۔۔ ایکسیڈینٹ میں مرنے والی میری ماں تھی۔۔۔ ہری آپ۔۔۔ جلدی دیسائید کرو۔۔۔"

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ زمین پہ بیٹھ کے رونے لگا۔۔۔ ابرام کے اشارے پہ۔۔۔ وہ دونوں آدمی آگے آئے تھے۔۔۔ اور اسے بازوؤں سے جکڑ کے۔۔

کھنیچتے ہوئے اسٹریچر کی طرف لے جانے لگیں۔۔۔ جبکہ وہ چلانے لگا۔۔۔ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

''چھوڑو مجھے۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔ چھوڑو''

وہ چیخ رہا تھا۔۔۔اسٹریچر پہ ڈال کے۔۔۔اسکے ہاتھ پاؤں باندھنے لگیں۔۔۔ جبکہ وہ چیخ رہا تھا۔۔۔رو رہا تھا۔۔۔جوں جوں وہ چیختا۔۔۔اسی قدر ابرام کے جبڑے بھنچ جاتے۔۔۔

اسے اپنے بھائی کا چلانا۔۔۔رونا یاد آتا۔۔۔جب وہ چیخ چیخ کے فریاد کر رہا تھا۔۔۔ کہ وہ دیکھ نہیں سکتا۔۔۔جب وہ رو رہا تھا درد سے۔۔۔کہ اس کی دنیا اندھیر ہو چکی ہے۔۔۔

ایسڈ ڈراپ لے کے۔۔۔وہ دیو ہیکل انسان اسٹریچر کے قریب آیا تھا۔۔۔

"ابرام۔۔۔ابرام مت کرو۔۔۔ابرام۔۔۔"

وہ چیخ رہا تھا۔۔۔سر کے اشارے سے۔۔۔انھیں اجازت دیتا۔۔۔ابرام اب دیکھ رہا تھا۔۔۔جب ایسڈ کا ڈراپ آنکھ میں گیا تھا۔۔۔اور وہ چیخنے لگا۔۔۔بے حد بھیانک چیخیں تھی۔۔۔جب دوسری ڈراپ دوسرے آنکھیں ڈالی گئی۔۔۔

ابرام نے آنکھیں بند کر کے۔۔۔گہرا سانس کھینچا تھا۔۔۔وہ اپنا سب کھو چکا تھا۔۔۔صرف اور صرف اس شخص کی وجہ سے۔۔۔

تیز دھار آلہ لے کے۔۔۔وہ دیو ہیکل آدمی۔۔۔پھر سے قریب آیا تھا۔۔۔۔جبکہ دوسرے آدمی نے۔۔۔حذیفہ کے کھلے منہ سے۔۔۔اس کی زبان کھینچ کے باہر نکالی تھی۔۔۔

اور ایک ہی جھٹکے میں۔۔۔زبان کاٹ کے باہر پھینک دی گئی تھی۔۔۔

"کسی اپاہج خانے کے سامنے پھینک آؤ اسے۔۔"

سرد۔۔۔بے تاثر آواز تھی۔۔۔اور پھر لمبے ڈگ بھرتا وہ وہاں سے جا رہا تھا۔۔۔
جبکہ اب حذیفہ چلاتے ہوئے۔۔۔منہ سے عجیب آوازیں نکال رہا تھا۔۔۔

اپنے کیے کی وہ اذیتناک سزا بھگت چکا تھا۔۔۔۔وہ آدھا انسان تھا اب۔۔۔آدھا
ادھورا۔۔انسان!!!!

ایک مہینے بعد:

اپنے اپارٹمنٹ داخل ہو کے۔۔۔وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتا ماوی کے بیڈ روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔لیکن دروازے کھلنے پہ۔۔۔اپنے شرٹ کی بیک زپ بند کرتی ماوی بوکھلا کے مڑی تھی۔۔۔

اپنے سامنے ابرام کو دیکھ کے۔۔اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ نظروں کا تصادم ہوا تو دل جیسے اچھل کے حلق میں آگیا ہو۔۔۔ابرام کے دیکھنے کا انداز ۔۔آج بے حد مختلف ہی تھا۔۔۔

تبھی نظریں چرائی تھی۔۔۔ سرخ رنگ کی شرٹ اور ٹراوزر میں۔۔۔ماوی کا کھلتا حسن دمک رہا تھا۔۔۔

"کیا کر رہی تھی۔۔؟؟"

گھمبیر آواز میں کہتا۔۔۔وہ ماوی کے قریب آرہا تھا۔۔

"میں۔۔ڈریس چینج۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔ لیکن ابرام کے قریب آنے پہ۔۔۔اس سے کچھ بولا نہ گیا

۔۔۔

”ا۔۔۔ابرا۔۔۔“

”ہششش۔۔۔“

اپنے شہادت کی انگلی۔۔۔اس کے لبوں پہ پھیرتا۔۔۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”میں چینج کروا دیتا ڈریس۔۔۔“

سرگوشی میں کہتا۔۔۔وہ جیسے ماوی کی سانسیں اتھل پتھل کر رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے ماوی کوئی حرکت کرتی۔۔۔اس کے لبوں پہ جھکتا۔۔۔اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کرتا۔۔۔وہ جیسے پر سکون ہو رہا تھا۔۔۔

ماوی کو بانہوں کے گھیرے میں قید کرتا۔۔۔اسے اپنے بے حد قریب کر کے ۔۔۔اپنی بے چینیاں جیسے ان سانسوں میں ان ہیل کر کے۔۔۔وہ پر سکون ہو رہا تھا۔۔۔

ابرام کا لمس پاتے ہی۔۔۔ماوی جیسے بہک رہی تھی۔۔۔وہ جو مکمل ابرام کی محبت میں سانسیں لے رہی تھی۔۔۔آج پہلی بار اس کا لمس پا کے۔۔۔اس کی قربت پا کے۔۔وہ اپنا ہی ہوش کھو رہی تھی۔۔۔

تبھی جب جھٹکے سے۔۔۔ابرام اس سے الگ ہوتا۔۔اس سے مزید گستاخی کا سوچتا۔۔ماوی تیزی سے اس سے الگ ہو کے۔۔۔اس سے فاصلے پہ۔۔۔کبرڈ سے لگ کے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"ماوی پلیز۔۔۔آج نہیں۔۔۔آج ہر فاصلہ مٹانا چاہتا ہوں پلیز۔۔"

ابرام پھر سے۔۔۔اس کی طرف بڑھتے بولا۔۔۔جبکہ وہ بمشکل خود کو۔۔۔اس مدہوش کن حصار سے۔۔۔باہر نکال پائی تھی۔۔۔

"ن۔۔۔نہیں ابرام پلیز۔۔"

"اچھی لگتی ہو ماوی۔۔اب اور خود کو باندھ کے نہیں رکھ سکتا۔۔تم بھی پسند کرتی ہو مجھے۔۔کیا نہیں چاہتی میں تمہارے قریب آوں؟؟"

ابرام کی گھمبیر آواز۔۔۔اس کی دھڑکنیں بکھرا گئی۔۔

"محبت کرتی ہے میں تم سے ابرام۔۔۔بے حد محبت۔۔۔"

وہ جذب کے عالم میں کہہ رہی تھی جب ابرام نے۔۔۔آگے بڑھ کے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور وہ ابرام کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

جواں دلوں میں۔۔۔جذبوں کی تپش سی سلگی تھی۔۔۔ تبھی دونوں ہی ایکدوسرے کی قربت کے لئے۔۔۔جیسے تڑپ رہے تھے۔۔۔

"نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔"

ماوی نے اچانک سے کہا تھا۔۔۔جبکہ ابرام رک کے اسے دیکھنے لگا۔۔

"میں۔۔۔میں مکمل تمہاری ہے ابرام۔۔۔میں بھی تمہارا ساتھ چاہتی۔۔۔ میں بھی چاہتی کہ۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکی تھی۔۔۔اور پھر لب کاٹتی ابرام کو دیکھنے لگی جو عجیب نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

”نکاح کے بعد یہ سب جائز ہوتا۔۔۔نکاح سے پہلے۔۔۔میں زنا نہیں کرتی ۔۔“

ابرام دو قدم پیچھے ہو کے۔۔۔اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔۔۔

”تمہیں کیسے پتہ یہ سب ؟؟زنا۔۔نکاح“

”میں نے پڑھی۔۔۔کتابوں میں۔۔۔مجھے گناہ نہیں کرنا۔۔“

وہ نظریں چرا کے۔۔۔آنکھیں بند کیے کہنے لگی۔۔۔ابرام کچھ نہیں بولا۔۔

اور پھر نکاح ہوا۔۔۔ نکاح خواں آئے تھے۔۔۔ نکاح پڑھا گیا۔۔۔

ابرام ان کو چھوڑنے دروازے تک گیا۔۔۔ جبکہ سر پہ دوپٹہ لیے۔۔۔ جھکی پلکیں اٹھا کے۔۔۔ ماوی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ رشتہ بدلا تو دل کی دھڑکنیں بھی بے ایمانی پہ اتر آئی تھی۔۔۔

وہ جو کب سے ابرام کو۔۔۔ اپنے دل کے اونچے مقام پہ براجمان کر چکی تھی۔۔۔ اب تو اس کو چاہنے۔۔۔ اپنانے کی چاہ بھی بڑھنے لگی۔۔۔

ابرام مڑ کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ اپنی شرٹ کے آستینوں کو فولڈ کرتا۔۔۔ وہ اب اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اپنی منتشر ہوتی دل کی دھڑکنوں پہ مدھم رقص کرنے لگی جیسے۔۔۔

ماوی کے قریب آکے۔۔ابرام صوفے پہ دونوں ٹانگیں۔۔۔اس کے دونوں طرف ٹکاکے۔۔۔اس پہ جھکا تھا۔۔۔

''اب کوئی اعتراض؟؟''

جبکہ وہ اپنے گلابی ہوتے گالوں پہ۔۔۔پلکوں کے بار گراکے مسکرائی تھی۔۔۔

سر نفی میں ہلاتی۔۔پھر سے ابرام کو دیکھنے لگی۔۔۔

''ماوی تمہاری ہے اب سے مکمل۔۔۔''

اور پھر ابرام نے۔۔۔اپنے بازو میں اسے بھرا تھا۔۔۔اسکے لبوں کو قید کرتا۔۔۔وہ اپنی اور اس کی سانسیں الجھانے لگا۔۔۔

جبکہ گہرے گہرے سانس لیتی۔۔۔ماوی جیسے اس کی ہر بے چینی۔۔۔اس کا ہر ستم۔۔۔اس کے ہر شدت بھرے لمس کو خود میں جذب کر رہی تھی۔۔۔

لمحے لگے تھے اور پھر لباس کا فاصلہ بھی ان کے بیچ نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ ماوی کو بانہوں میں بھرے۔۔۔اسی بیڈ روم۔۔۔اسی بیڈ پہ لایا تھا۔۔۔اس کے گہرائیوں میں جاتے ہر لمس سے۔۔۔ماوی کو لگ رہا تھا جیسے اس کی دنیا بے حد خوبصورت ہو گئی ہے۔۔وہ ابرام کو مکمل پا چکی ہے۔۔۔جس حسن کے دیوتا سے۔۔اسے محبت ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنی تمام تر وجاہت سمیت اس کا بن چکا تھا۔۔۔

"اب۔۔۔۔رام۔۔۔"

اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے بیچ۔۔اس نے بمشکل ابرام کو پکارا تھا۔۔۔اور ابرام پھر سے۔۔۔اس کے چہرے پہ جھکتا۔۔۔اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔ان حسین لمحوں میں۔۔۔دونوں کے مکمل ہونے کی گھڑی جیسے ٹھہر چکی تھی۔۔۔وہ مکمل ہو رہے تھے ایکدوسرے میں ڈوب کے سیراب ہو رہے تھے۔۔۔اس کی شدتوں کو سہتی۔۔۔ماوی بیڈ شیٹ کو دونوں مٹھیوں میں بھینچ چکی تھی۔۔۔شیٹ کے سلوٹوں میں۔۔۔کروٹ کروٹ۔۔۔اپنے لمحے رقم کر کے۔۔۔وہ ایکدوسرے کے پہلو میں پر سکون سے تھے۔۔۔

ابرام اپنے لئے کافی بنارہا تھا۔۔۔ماوی اسی کی شرٹ میں۔۔۔۔جب کچن میں آئی تو اس کی پشت تھی ماوی کی طرف۔۔۔

وہ مسکراتی آگے بڑھی تھی۔۔۔اور اس کی بیئرڈ پشت سے لگ کے۔۔۔اس نے گہری سانس کھینچی تھی۔۔۔

ابرام نے چونک کے۔۔۔ابرو اچکائے مڑ کے دیکھا تھا۔۔۔

''کافی پیو گی ؟؟''

''مجھے نہیں پسند آتی کافی ۔۔ بہت کڑوی ہوتی ۔۔''

وہ منہ بنا کے کہنے لگی ۔۔ جبکہ ابرام نے ہنکارا ابھرا تھا ۔۔۔ اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لے کے ۔۔۔ دوسرے ہاتھ میں کافی کا مگ لیے ۔۔۔ وہ اوپن کچن سے باہر نکلا تھا ۔۔

لاونج میں آ کے ۔۔ صوفے پہ بیٹھا تھا ۔۔۔ ماوی بھی یونہی اس کے بازو کے گھیرے میں ۔۔۔ اس کے قریب بیٹھ کے ۔۔ سر اس کے کندھے پہ رکھ چکی تھی ۔۔۔

ابرام خاموشی سے۔۔کافی پیتا کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔جب ماوی کی آواز پہ چونکا تھا۔۔۔

”تمہارا باڈی کتنا گڈ لکنگ ہے ابرام۔۔“

ابرام چونک کے۔۔۔زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔

”کیا کیا تم نے۔۔۔جو ایسا بنا۔۔۔؟؟“

وہ کندھے اچکا گیا۔۔

”کلب جاتا ہوں ایکسر سائز کے لئے۔۔۔مے بی اسی لئے۔۔۔“

”وہ ڈانس کلب؟؟؟تم ڈانس کرتا ہے؟؟“

وہ حیرت سے اب ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ ہنس دیا تھا۔۔

"ارے نہیں۔۔ڈانس کلب نہیں ہے۔۔ ہمم جیم جاتا ہوں۔۔۔ جہاں ایکسر سائز ہوتی ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

وہ اب نرم نگاہوں سے ابرام کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"تم کو پتہ۔۔۔ تم بہت خوبصورت ہے ابرام۔۔۔ تمہارا اسٹائل بہت خوبصورت ہے۔۔۔"

اس کی باتوں پہ وہ مسکرا دیا تھا۔۔

""تم انگلش کیسے بول لیتی ہو؟؟""

""میں پڑھتی ہے۔۔ میٹرک میں ہے میں۔۔۔""

وہ اترا کے بتانے لگی۔۔

""رئیلی۔۔ویری گڈ۔۔یہ تو اچھی بات ہے""

وہ سر اثبات میں ہلاتا۔۔کافی پینے لگا۔۔۔

وہ اب خاموش تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اس کے کندھے پہ سر رکھ کے۔۔آنکھیں موند گئی۔۔

"اتنی خاموش کیوں ہے تم؟؟"

اس کے سوال پہ وہ چونکا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نے آگے بڑھ کے اپنے لب۔۔۔اس کی انکھوں پہ رکھے تھے۔۔۔اوراب بے پناہ محبت آنکھوں میں لیے۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"میں تم سے محبت کرتی ابرام۔۔۔"

اس کے سینے پہ سر رکھ کے۔۔۔اس نے ابرام کی گردن کو اپنے لبوں سے۔۔ نرمی سے چھوا تھا۔۔۔

اس کے دل کے مقام پہ۔۔اپنے شہادت کی انگلی سے۔۔۔ لکیریں کھینچنے لگی۔۔۔

"تم بہت اچھا ہے ابرام۔۔۔ میں ایک معمولی انسان۔۔ایک عام سی بستی کی فقیرن۔۔۔ تم کو میں پسند آتی۔۔۔ تم نے مجھ سے شادی کی۔۔۔ میرے کو اپنے گھر میں رکھا۔۔ابرام"

وہ اب دوبارہ سے۔۔۔ابرام کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

"تم میرے دل کی سلطنت ہے۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ابرام۔۔"

وہ خاموشی سے۔۔ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ماوی کو اب کبھی محبت نہیں ہو گی کسی سے۔۔۔ماوی کی ساری محبتوں کے مالک بس تم ہے۔۔۔"

اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

"میرا کوئی نہیں۔۔بس تم ہے ابرام۔۔۔تم بہت اچھا ہے ابرام۔۔"

وہ پھر سے ابرام کے گلے لگی تھی۔۔۔اور ابرام نے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔اس کی پشت سہلاتا وہ خاموش تھا۔۔جب اس کے موبائل پہ آتی کال نے ۔۔۔اسے متوجہ کیا۔۔

احرم کی کال تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

ماوی سے الگ ہوتا۔۔۔وہ موبائل کان سے لگا چکا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو ابرام۔۔۔ ابرام۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ ابرام میرے پاس آ جاو۔۔"

وہ ہکلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔ جب ابرام تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"احرم میں آرہا ہوں احرم۔۔۔ آنی کہاں ہے ؟؟"

کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ تیزی سے بیڈروم کی طرف گیا تھا۔۔ اپنی شرٹ پہننے لگا۔۔ جبکہ ماوی بھی پریشان سی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔۔۔

"ابرام کیا ہوا ہے ؟؟"

"میں آتا ہوں۔۔۔ بائے۔۔"

وہ تیزی سے نکل کے جا چکا تھا جبکہ ماوی وہیں کھڑی حیرت سے۔۔۔بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”میں دیکھ نہیں پا رہا کچھ بھی ابرام۔۔میری آنکھیں تاریکیوں میں ڈوب چکی ہے بھائی۔۔میں کیا کروں۔۔۔“

احرم کہتے کہتے۔۔ جیسے روپڑا تھا۔۔ابرام نے لب بھینچے۔۔۔اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

"ہششش۔۔۔بس ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا یو ڈونٹ ووری۔۔"

ابرام نرمی سے۔۔اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔جب احرم نے اپنے سر کے بال نوچے تھے۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو احرم؟؟"

بروقت ابرام اسے ہاتھوں سے تھام کے روکنے لگا۔۔جبکہ وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

”میں ادھورا ہو چکا ہوں ابرام۔۔ میری آنکھیں ختم ہو چکی ہے۔۔ میرا وجود ۔۔ میرے ایمز۔۔ سب ختم یو گئے ہیں۔۔۔ تاریکیوں میں ڈوب چکا ہے میرا مکمل وجود۔۔۔“

”ایسے نہیں کہتے احرم۔۔“

بظاہر سخت نظر آنے والا ابرام۔۔ اپنے بھائی کے درد پہ جیسے پگھل رہا تھا۔۔۔

اسے خود سے لگائے وہ تسلی دینے لگا۔۔

”ہم شام کو ہی جائیں گے ڈاکٹر کے پاس۔۔۔ مکمل چیک اپ ہو گا تمہارا پھر سے ۔۔ اور اسی کے مطابق تمہاری ٹریٹمنٹ ہو گی احرم۔۔۔ بہت جلد تم دیکھ پاس گیں۔۔۔“

احرم سر اثبات میں ہلاتا اب خاموش تھا۔۔

اسکا آدھا جھلسا ہوا چہرہ دیکھ کے۔۔۔ اصغر نفی میں سر ہلاتا۔۔ اپنے قدم پیچھے لے رہا تھا۔۔۔

جبکہ شین نے اپنے ہاتھ اس کی طرف پھیلائے تھے۔۔۔

''اصغر۔۔دور مت جا اپن سے۔۔''

''مجھے تیرے ساتھ نہیں رہنا شین۔۔۔''

اور وہ تیزی سے بھاگا تھا۔۔۔ایسے جیسے شین ہوا میں اڑ کے۔۔۔اس کے سامنے آ کھڑی ہو جائے گی۔۔۔یا اسے پکڑ لے گی۔۔۔

چارپائی سے اتر کے۔۔۔ شین نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھی۔۔۔ایک مہینہ ہونے کو تھا اس حادثے کو۔۔اور اسے خود کو دیکھنا تھا۔۔۔

آخر اس کی تلاش کامیاب ہوئی اور اسے آئینے کا ایک ٹکڑا وہیں پڑا مل گیا۔۔

وہ دوڑ کے قریب گئی تھی۔۔ گہرا سانس لیتی۔۔اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تھا

۔۔۔

اس کا آدھا جھلسا ہوا چہرہ۔۔۔بے حد بھیانک تھا۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے۔۔۔خود کو دیکھتی چیخی تھی۔۔۔

شیشے کا وہ ٹکڑا۔۔۔اس کے ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے گرا تھا۔۔

اور وہ بھاگتی ہوئی اس کمرے سے نکلی تھی۔۔

"مائی۔۔۔مائی۔۔۔۔"

چیخ چیخ کے وہ رو رہی تھی۔۔۔جب نگہت اس کے قریب آئی۔۔

”شین کیا ہوا؟؟“

”اپن۔۔۔اپن ختم ہو گیا مائی۔۔۔اپن مر گیا۔۔۔اپن کا چہرہ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔ یہ“

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کے۔۔۔اونچی اواز میں چلا چلا کے رونے لگی۔۔۔

آس پاس کے جھونپڑیوں سے۔۔۔ عورتیں اور لڑکیاں نکل آئی تھی۔۔۔

سب اسے تاسف سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

”دیکھ لیا زیادہ دوستی کا نتیجہ تو نے شین“

”دوست نہیں تھی وہ۔۔۔آستین کا سانپ تھی سانپ۔۔۔“

"ارے جس سے دوستی کا دم بھرتی تھی۔۔۔اسی نے چھین لی تجھ سے تیری زندگی۔۔۔"

"میں تو کہتی ماوی مر جائے۔۔۔ برباد ہو جائے۔۔۔جو شین کو برباد کر دیا اس نے۔۔۔"

سب کی باتیں سنتی۔۔وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔وہ واقع برباد ہو گئی تھی۔۔

آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔اور ہر آہٹ پہ ماوی کو ایسے لگتا۔۔۔ جیسے ابرام آیا ہے ۔۔۔ لیکن لمحے دنوں میں۔۔۔دن ہفتہ میں ڈھل گیا۔۔ لیکن ابرام نہیں آیا تھا

۔۔۔

بے چینی جیسے حد سے بھی سوا ہو گئی تھی۔۔۔ عجیب خیال ستانے لگتے کہ وہ چھوڑ گیا۔۔۔ لیکن پھر خیال آتا کیسے چھوڑ سکتا۔۔ شادی کی ہے۔۔ بیوی ہے اس کی۔۔۔ محبت کرتا ہے۔۔۔

شام کے سائے پھیل کے۔۔ رات میں ڈھل چکے تھے۔۔۔ باہر مسلسل بارش ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ بالکونی میں بیٹھی۔۔۔ اس تیز بارش میں بھیگ رہی تھی

۔۔۔

نظریں سامنے مختلف گھروں سے آتی روشنیوں پہ تھی۔۔۔

یا پھر سڑک پہ چلتی پھرتی گاڑیوں پہ۔۔۔ جب آہٹ پہ وہ چونکی تھی۔۔۔ اور پھر وہ آواز۔۔۔

"ماوی۔۔"

اچھلتے دل کو سنبھال کے۔۔۔وہ ابرام کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

زیر لب اس کا نام لیتی۔۔وہ تیزی سے ابرام کے قریب آ کے۔۔۔اسکے گلے لگی تھی۔۔۔ جتنی شدت سے وہ ابرام کے گلے لگی تھی اتنی ہی شدت سے۔۔ابرام نے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

"کہاں تھا تم۔۔۔ کہاں تھا"

"تمہارے قریب۔۔۔"

سرگوشی میں کہتا۔۔۔وہ ماوی کو لیے اندر آیا تھا اور اسے دیوار سے پن کرتا۔۔۔ وہ ماوی کے لبوں پہ جھکا تھا۔۔۔

اپنی دیوانگی۔۔اپنی شدتیں اور جنوں اس کی سانسوں میں اتارتا۔۔۔وہ اس کی گردن پہ جھکا تھا۔۔۔

جبکہ گہرے سانس لیتی۔۔۔اس کی قربت میں پگھلتی ماوی۔۔۔اس کے ہر لمس پہ مدہوش ہوتی پاگل سی ہو رہی تھی۔۔۔

"اب۔۔۔رام۔۔۔ک۔۔۔۔دھر تھا تم؟"

اٹکتی سانسوں کے بیچ۔۔۔وہ پھر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

جب ابرام نے اس کے لبوں پہ۔۔اپنی شہادت کی انگلی پھیر کے۔۔۔اس کی انکھوں جھانکا تھا۔۔۔جہاں ابرام کے محبت کا خمار چڑھ رہا تھا۔۔۔

اور ان نظروں سے پگھلتی دیوار سے لگی ماوی آنکھیں موند چکی تھی۔۔۔کہ یہ جدائی کا جام وہ بھی پی رہی تھی۔۔۔

"مجھے بے حد محبت کرو ابرام۔۔۔بے حد محبت۔۔۔"

سرگوشی میں کہتی۔۔۔وہ خود کو پھر سے ابرام کے دسترس میں دے چکی تھی۔۔۔

اور ابرام اسے اپنی تمام تر شدت کے ساتھ۔۔۔خود میں بھینچ چکا تھا۔۔۔اس کے نازک وجود کی گہرائیوں میں اترتا۔۔۔بوند بوند اسے اپنی شدتوں میں بھگو کے۔۔۔وہ خود سیراب ہو رہا تھا۔۔۔ماوی اپنے محبوب کو پا کے۔۔۔پھر سے

نکھر گئی تھی۔۔۔اس کے بے جان وجود میں۔۔۔ابرام کا ہر لمس۔۔۔جیسے بجلی دوڑا رہا تھا۔۔۔

تبھی ان کے بیچ یا تو بہکی سانسوں کا شور تھا۔۔یا پھر ابرام کی قربت میں پگھلتی ۔۔۔اس کی ٹوٹتی بکھرتی آہیں تھی۔۔

تین مہینے بعد:

وہ آئینے کے سامنے کھڑی۔۔۔اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔ابرام نے اب وہاں آنا کم کر دیا تھا۔۔۔

اپنی مصروفیات میں۔۔۔وہ شاید اب ماوی کو بھولنے لگا تھا۔۔۔اس کے لئے ابرام نے الگ سے ایک فلیٹ لے رکھا تھا۔۔۔جہاں وہ اکیلی پڑی رہتی۔۔۔

شاید اب دل نہیں لگتا اس کا میرے ساتھ۔۔۔۔

اس سوچ کے آتے ہی۔۔۔ماوی تیزی سے اپنا سر جھٹک گئی تھی۔۔۔اپنے وجود میں ابھرتی تبدیلیوں کو۔۔۔اس نے نظر بھر کے دیکھا تھا۔۔لبوں پہ مسکراہٹ بکھری پڑی تھی۔۔۔

"میں تم کو خوشخبری دے گی ابرام۔۔۔ تم باپ بن رہا۔۔۔ پھر دیکھتی ہے کیسے تم دور بھاگتا مجھ سے۔۔"

خود کلامی کرتی۔۔۔وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی۔۔۔بیگ اٹھا کے گھر سے باہر نکلی تھی۔۔۔

اسے ابرام کے آفس جانا تھا اب۔۔

"میں بھی دیکھتی ۔۔ کیسا کام کرتا تم ابرام ۔۔۔ جو مجھ سے دور جاتے تم ۔۔۔"

ابھی ٹیکسی سے اتر کے ۔۔ اس نے ستائشی نظروں سے ۔۔۔ اس اونچی عمارت کو دیکھا تھا ۔۔ جو اس کے ہرجائی کا آفس تھا ۔۔۔

زیرلب مسکراتی ۔۔ اپنے کھلے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ۔۔ وہ آفس کے اندر جانے کے لئے بڑھی تھی ۔۔۔

وہاں کھڑے دونوں گارڈز نے ۔۔۔ اسے اندر جانے سے روکا تھا ۔۔۔

"کیوں ؟؟ میں اندر جاتی ہے ۔۔ یہ آفس میرے ہزبینڈ کا ہے ۔۔"

وہ کڑے تیوروں سے دونوں کو دیکھتی ۔۔۔ سخت لہجے میں کہنے لگی ۔۔

”ہمیں آرڈر ہے آپ اندر نہیں جائیں گی۔۔۔“

ان میں سے ایک نے بھاری اواز میں کہا تھا۔۔۔

”ک۔۔۔کیوں؟؟؟کس نے کہا ہے؟؟“

وہ حیران سی دونوں کو دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

”میں ابرام شاہ کی بیوی ہے۔۔“

ان دونوں میں سے۔۔ایک نے پیکٹ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

”یہ آپ کے لئے ہیں۔۔اب جایئے آپ“

''کیا ہے اس میں ؟؟''

وہ پیکٹ لے کے۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اس کے پاس سے۔۔ تین چار لوگ گزر کے اندر گئے تھے۔۔۔ لیکن اسے اجازت نہیں تھی۔۔

نازک سے دل کو تسلی دیتی۔۔ وہ یونہی چلتی ہوئی۔۔۔پیکٹ کھول کے دیکھنے لگی۔۔۔اتنی پڑھی لکھی تو وہ تھی کہ پیپر پہ لکھے الفاظ کو وہ پڑھ سکے۔۔

''طل۔۔۔۔اق۔۔''

اس نے حیرت سے گنگ ہوتے۔۔۔ زیر لب یہ لفظ دہرایا تھا۔۔۔

اس نے مڑ کے بھیگی آنکھوں سے۔۔اس بلڈنگ کو دیکھا تھا۔۔جہاں اسے جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔

”تم باپ بن رہا تھا ابرام۔۔۔تم نے ہم دونوں کو چھوڑ دیا۔۔۔تم۔۔بہت برا کیسے ہو گیا۔۔۔“

بھیگی پلکیں چھلک پڑی تھی۔۔۔انسو گالوں پہ ڈھلکے تھے۔۔۔

”نہیں پوچھے گی میں تم سے۔۔کیوں کیا؟؟نہیں آئے گی میں تیرے سامنے ۔۔بھرم نہیں توڑے گی میں اپنا۔۔۔خود کو چھوٹا نہیں کرے گی میں کبھی۔۔تم کو اللہ ہی پوچھے گا بس ابرام۔۔۔“

وہ بھرائی آواز میں خود سے کہتی۔۔۔رخ موڑ گئی تھی۔۔۔اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ سڑک کنارے جا رہی تھی۔۔۔

”میں تم کو نہیں چھوڑے گی۔۔ تم میرا بچہ ہے۔۔۔ میرا ہے تم۔۔ میری کوکھ میں پلتا ہے تم۔۔ میں کیسے چھوڑے گی تم کو۔۔۔“

اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے۔۔ وہ غائب دماغی سے چل رہی تھی۔۔۔اور پھر اچانک فٹ پاتھ کے کنارے بیٹھ کے۔۔۔ گھٹنوں میں سر دیے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔ محبت کے لٹنے کا ماتم۔۔۔ محبوب کے دامن چھڑانے کا ماتم۔۔۔ بھرم کے ٹوٹنے کا ماتم۔۔۔اس بھری دنیا میں اکیلے رہ جانے کا ماتم۔۔۔خود کے ارزاں ہونے پہ تف کرتی۔۔ وہ روتی رہی۔۔۔

وہاں سے گزرتا ہر شخص ایک نظر اسے دیکھ ضرور لیتا۔۔ لیکن پھر سر جھٹک کے گزر جاتا۔۔۔

''تو اپن کی سب سے بڑی دشمن ہے۔۔اپن تجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔تجھے اس بستی میں نہیں رہنے دے گی اپن۔۔''

وہ چیخی تھی۔۔ساتھ ہی ماوی کو دھکا دیا اور وہ لڑکھڑا کے پیچھے جا گری تھی۔۔۔

سسکی سی نکلی تھی اس کے منہ سے۔۔اور اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بھیگی آنکھوں سے وہ شین کو دیکھ رہی تھی۔۔

”میرا بچہ ہے شین۔۔۔مجھے رہنے دے۔۔۔میں چلی جائے گی۔۔ابھی بچہ ہے۔۔میں کدھر جائے گی ابھی۔۔۔“

شین نے غور سے اسے دیکھا تھا۔۔۔نگہت جو ماوی کی بے بسی کو دیکھ رہی تھی۔۔ شین کے کندھے پہ نرمی سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اور شین سر جھٹک کے۔۔کچھ بھی کہے بنا اندر چلی گئی تھی۔۔۔وہاں کھڑی عورتیں اور بچے اسے دیکھ رہے تھے۔۔جب نگہت نے آگے بڑھ کے۔۔اسے تھامتے ہوئے کھڑا کیا تھا۔۔

"شین بس غصے میں ہے۔۔۔ بری نہیں ہے۔۔ دل کی بہت اچھی ہے۔۔ تو جانتی ہے ناں اسے۔۔۔ تو میرے گھر رہے گی۔۔"

وہ ماوی کو لیے اندر گئی تھی۔۔ اور پھر وہ ان کے ساتھ اسی جھونپڑی میں رہنے لگی ۔۔۔

شین نے اس کے بعد۔۔ ماوی سے کبھی بات نہیں کی۔۔ نہ ماوی نے کبھی بات کرنے کی کوشش کی۔۔ بس خاموشی سے۔۔ وہ جھونپڑی کے ایک کونے میں پڑی رہتی۔۔

سارا سارا دن باہر رہتی۔۔ اپنا تھیلہ لیے۔۔ وہ اپنا کام کرتی۔۔۔ اور پھر رات کو سوکھی روٹی یا کوئی سالن کھا کے۔۔ وہیں کونے میں سو جاتی۔۔۔

جب دل پہ بوجھ بڑھنے لگتا۔۔ تو تیزی سے جھونپڑی سے نکل کے۔۔ تازہ ہوا کھاتی۔۔۔ زندگی بہت مشکل ہوگئی تھی۔۔۔ وہ ہرجائی تھا تو کیا ہوا۔۔۔ کی تو محبت تھی ناں ماوی نے اس سے۔۔۔ وہ اس کی کوکھ میں پنپنے والے بچے کا باپ تھا۔۔

مانا کہ رشتہ ختم کر دیا تھا اس شخص نے۔۔۔ لیکن وہ محبت تو بے پناہ کرتی تھی اس سے اب بھی۔۔ کیسے اسے دوشی کہہ سکتی تھی۔۔۔ کیسے۔۔۔

وہ ان حسین لمحوں کو کیسے بھول سکتی تھی جو ابرام کے سنگ گزرے تھے۔۔ جو ابرام کی قربت میں گزرے تھے۔۔۔

اور اب۔۔۔ وہ خالی نظروں سے۔۔۔ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ جس کی رنگت بھی اب میلی پڑنے لگی تھی۔۔۔

وقت گزر رہا تھا۔۔۔جب ایک دن سڑک کنارے۔۔۔اسے وہ ہرجائی نظر آیا تھا۔۔۔جو بے حد مصروف سا۔۔۔کسی سے کوئی بات کرتا اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔۔

دل نے تیزی سے دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔۔۔دھڑکنوں کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اسکا محبوب تھا وہ۔۔۔اس کی پہلی اور آخری محبت۔۔عشق۔۔

ساتھ پڑے کیچڑ میں ہاتھ مار کے۔۔۔اس نے کیچڑ اٹھایا تھا۔۔۔بھیگی آنکھیں ابھی بھی۔۔۔ابرام پہ تھی۔۔۔لیکن وہ ماوی کو کہاں دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ تو بے حد اونچا تھا۔۔۔نیچے کب دیکھتا ہے اور یہ۔۔کملی نیچ ذات کی۔۔۔

اس نے کیچڑ اپنے چہرے پہ ملنا شروع کیا۔۔۔تاکہ اس کا چہرہ چھپا رہ سکے۔۔۔ابرام اب اسے دیکھ کے۔۔۔یہ نہ سمجھے کہ یہ کملی اس کے پاس۔۔۔اپنا آپ بے مایہ کرنے آئی ہے۔۔۔

"کیوں؟؟"

سمیرا انعام اس سے پوچھ رہی تھی اور وہ دور خلاوں میں دیکھتی کندھے اچکا گئی

"میرا بھرم ٹوٹ جاتا۔۔۔میں خود کو ان آنکھوں میں بے مول ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی"

وہ بے حد بھیانک رات تھی۔۔۔آدھی رات کا وقت تھا۔۔جب باہر شور سا مچا تھا۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کے اٹھی تھی اور سننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔اسی کا نام لیا جا رہا تھا ۔۔۔

"ماوی کو کاری کرو۔۔۔ماوی کا چہرہ سیاہ کرو۔۔ماوی بدذات ہے۔۔۔ماوی کو مار ڈالو۔۔۔ماوی کے بچے کو قتل کرو۔۔۔ماوی فاحشہ ہے۔۔۔ماوی فاحشہ ہے۔۔ "

"ن۔۔ نہیں۔۔۔"

وہ خوفزدہ انکھوں میں آنسو لیے۔اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے۔۔۔ کبھی نگہت کو دیکھتی تو کبھی شین کو۔۔۔

"یہ سب اس بدذات جمیلے کا کام ہے۔۔۔تجھے حاصل نہ کر پایا تو یہ سب کر رہا ہے۔۔"

نگہت نے دانت پیسے تھے۔۔ جبکہ وہ رونے لگی۔۔

”م۔۔۔ میرے بچے کو بچالو۔۔ یہ میرا خون ہے۔۔۔“

”ہششش۔۔“

نگہت نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔۔

”تو دوسرے راستے سے نکل کے بھاگ جا۔۔ یہ لوگ تجھے مار ڈالیں گے۔۔ جمیلے بہت ظالم درندہ ہے۔۔ وہ تجھے بہت بھیانک موت دے گا۔۔ تو بھاگ جا۔۔۔“

”کدھر جاتی میں۔۔ کدھر“

ڈر اور خوف سے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔اور اوازیں تھی کہ لمحہ لمحہ قریب تر ہو رہی تھی۔۔

اور پھر وہ بھاگنے لگی۔۔اپنے بھاری وجود کو سنبھالتی۔۔۔وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔

پیچھے سے نگہت اور شین کے ساتھ کیا ہوا۔۔وہ کیسے انھیں روک رہے۔۔۔اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔

وہ بس بھاگ رہی تھی۔۔کیونکہ اسے اپنے بچے کو بچانا تھا۔۔۔وہ اپنے بچے کو کسی کے بھی ہاتھ نہیں لگنے دے گی۔۔۔

شور کی آوازیں اب بھی ہر طرف سے آرہی تھی۔۔لیکن اس سے فاصلے پہ تھی۔۔اور ماوی کے بھاگنے میں شدت ائی تھی اب کے۔۔۔

ڈر۔۔۔خوف سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔ٹانگیں بار بار لڑکھڑا رہی تھی۔۔ لیکن خود کو ہوش میں رکھ کے۔۔وہ پھر بھی بھاگ رہی تھی۔۔۔جب اچانک ٹھوکر لگنے سے۔۔۔وہ نیچے گری تھی۔۔

اس کی چیخ کھلی فضا میں گونجی تھی۔۔۔گہرے گہرے سانس لیتی۔۔اپنی سسکیوں کو دباتی۔۔۔وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

لیکن اس کی ٹانگیں۔۔۔اس کا ناتواں وجود۔۔۔اٹھنے سے انکاری تھا۔۔

"یااللہ۔۔میری مدد فرما۔۔یااللہ میری مدد فرما۔۔۔"

زیرلب بار بار دہراتی۔۔۔اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی۔۔وہ بےاواز رو رہی تھی۔۔۔

درد کی ٹیسیں بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اپنے بھاری ہوتے وجود کو گھسیٹتی۔۔۔وہ دیوار کے پیچھے خود کو کھنچنے لگی۔۔۔جہاں کچرے کا ڈھیر تھا۔۔۔

آوازیں اور شور اب قریب آ رہی تھی۔۔۔وہ سب کتوں کی طرح ماوی کو سونگھتے پھر رہے تھے۔۔۔اسے ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ان میں جمیلے کی آواز سب سے اونچی تھی۔۔۔

''ڈھونڈا اس کتیا کو۔۔۔حرامن۔۔۔ناجائز بچہ لائے گی۔۔۔فاحشہ ہے وہ فاحشہ۔۔۔''

سب بہ یک زبان چلا رہے تھے۔۔ماوی کو گالی دے رہے تھے۔۔۔جبکہ دیوار سے لگی۔۔۔کچرے کے ڈھیر پہ۔۔۔ماوی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کے۔۔۔اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

درد سے بے حال ہوتی۔۔۔وہ نیم دراز ہوئی تھی۔۔۔وہ ننھا وجود اس ظالم دنیا میں آنے کے لئے پر تول رہا تھا۔۔۔

نئی زندگی آنکھیں کھولنے کے لیے۔۔اس دھرتی پہ آنے کے لئے۔۔۔ہاتھ پاوں چلا رہی تھی۔۔وہ ننھا سا وجود۔۔۔

اپنی چیخوں کو دباتی۔۔۔۔وہ سانس بھی بمشکل لے پا رہی تھی۔۔۔آوازیں اور شور اب آگے کو گئے تھے۔۔۔وہاں اب شور نہیں تھا۔۔وہ لوگ جا چکے تھے۔۔۔

اور ماوی بے حال سی وہاں پڑی۔۔۔گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اس ننھے وجود کے جنم لینے میں مرد اور عورت دونوں ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔اپنے لمحوں کو گزارنے میں۔۔۔مرد اور عورت دونوں

ساتھ ہوتے ہیں۔۔اور پھر جب باری آتی ہے۔۔۔اس ننھے وجود کو جنم دینے کی ۔۔۔تب اس درد میں۔۔۔ان لمحوں میں عورت اکیلی ہوتی ہے۔۔۔وہ مرد ساتھ نہیں ہوتا۔۔۔وہ مرد اسے دیکھتا تک نہیں۔۔۔

صبح کی ہلکی ہلکی روشنی میں۔۔۔اس نے اپنی بند آنکھیں کھولی تھی۔۔۔آنکھوں کے آگے سیاہ حلقے سے ناچ رہے تھے۔۔۔۔ سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔سانسیں

جیسے گن گن کے۔۔۔ تھم تھم کے آ رہی تھی۔۔۔پورا جسم نڈھال سا تھا۔۔۔ جیسے سکت نہ ہو۔۔۔ جیسے جان لمحہ لمحہ نکل رہی ہو۔۔۔۔ چکراتے سر کو ہلکا سا گھما کے۔۔اس نے اپنے بازو میں دیکھا تھا۔۔ جہاں وہ ننھی زندگی میلے دوپٹے میں لپٹے ہوئے تھی۔۔۔۔ لیکن اس کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔۔

وہ ننھا بچہ نہیں تھا۔۔ تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔اپنی سیاہ ہوتی آنکھوں کو۔۔اس نے پھر سے کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

تو فاصلے پہ۔۔وہ ننھا وجود برہنہ پڑا تھا۔۔۔وہ چیل ہی تھا جو اس کے قریب تھا اور ایک کتا بھی۔۔۔

وہ تو چیخ ہی پڑی تھی۔۔۔۔۔ہائے اس کے ہی وجود کا حصہ۔۔۔اس کا اپنا وجود ۔۔۔۔نہیں۔۔۔!!!نہیں۔۔۔!!!وہ نوچنے لگے ہیں اس کے ہی وجود کو ۔۔۔۔نہیں!!!ماں کا دل تھم گیا تھا۔۔۔ماں کو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا

تھا۔۔۔ایک طاقت سی بھر آئی تھی بجلی کی تیزی سے۔۔۔۔ماں تھی ناں۔۔۔
اپنے بچے کو بچانا تھا۔۔۔ چیختی چلاتی۔۔۔اپنے آلودہ وجود کو۔۔ گھسیٹتی وہ ان
کے قریب گئی تھی۔۔۔

"ہٹو۔۔۔ہٹو۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"

وہ چیختی چلاتی وہاں تک پہنچی تھی۔۔۔ویران آنکھوں سے اپنے بچے کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔خون میں لت پت آنکھیں بند تھی۔۔۔وہ درندے بھاگ گئے تھے
۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔"

وہ پھر سے چیخی تھی۔۔۔بے حد درد تھا اس آواز میں۔۔۔۔کرب چھپا تھا ان الفاظ
میں۔۔۔جیسے کلیجہ باہر کو آگیا ہو۔۔۔

”میم سمیرا۔۔۔وہ دیکھیں۔۔۔“

اپنا کیمرا نیچے کر کے۔۔ عباد چلایا تھا۔۔۔وہ جو نیوز ٹیم کے لئے رپورٹ بنا رہے تھے۔۔۔جب ماوی کی چیخ پہ متوجہ ہوا تھا۔۔۔اور اگے جا کے دیکھنے پہ۔۔۔وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔۔اپنی جیکٹ اتار کے ماوی پہ اوڑھی تھی اور رپورٹ بناتی مسز سمیرا انعام نے مڑ کے دیکھا تھا۔۔۔

کھلتی اور بند ہوتی آنکھوں میں۔۔۔اس نے ایک پل کے لئے روشنی کو دیکھا تھا۔۔۔ڈاکٹرز تھے۔۔۔آوازیں تھی۔۔۔کوئی اس کی نبض ٹٹول رہا تھا۔۔۔

”میرا بچہ۔۔۔“

اس کے لب ہلے تھے۔۔۔لیکن آواز دبی ہوئی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر بلیڈنگ نہیں ہو رہی۔۔ لیکن انفیکشن ہوا ہے۔۔"

"ہری اپ۔۔ پوری باڈی میں انفیکشن نہ پہنچے۔۔"

"ڈاکٹر پلیز بے بی کو چیک کریں۔۔ ہی از بریتھنگ۔۔۔"

اور پھر مکمل تاریکی تھی۔۔ دماغ سو چکا تھا۔۔۔

حال:

پینٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے۔۔وہ گلاس وال کے سامنے کھڑا۔۔۔باہر چلتی پھرتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

لب بھینچے اس کا ذہن فی الحال یہاں۔۔۔اس کے آفس میں بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"تمہارے بچے کو نوچ کے کھا گئے۔۔۔چیل۔۔کتے۔۔کوے۔۔۔مجھے بھی نوچنے لگے تھے۔۔۔"

بار بار ماوی کی آواز۔۔اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔۔۔دماغ کبھی اس کے سراپے میں الجھ جاتا۔۔تو کبھی اس کی باتوں میں۔۔اور کبھی ماضی میں۔۔۔

"ابرام سر۔۔"

ابرک کی آواز پہ وہ چونک کے مڑا تھا۔۔اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔وہ ابرک کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ہممم۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔۔"

"یس سر۔۔کہیئے"

ابرک مکمل اس کی طرف متوجہ تھا۔۔

"کچھ بھی کر کے۔۔ماوی کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرو کہ وہ یہ شہر۔۔۔ احرم کو چھوڑ کے دور چلی جائے۔۔"

وہ بے تاثر لہجے میں کہتا۔۔ابرک کو حیران کر رہا تھا۔۔۔وہ نا سمجھی سے ابرام کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ تو احرم سر کی وائف۔۔۔"

"جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔اسے ڈراو۔۔۔کسی بھی طرح سے۔۔۔کہ وہ خود کو یہاں سیکیور فیل نہ کرے۔۔لیکن اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔۔ صرف ڈرانا ہے۔۔"

اس کہ بات کاٹتا۔۔ابرام اپنی بات بتانے لگا۔۔ابرک نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"اوکے سر۔۔ایسا ہی ہو گا۔۔۔"

"ہمممم۔۔"

ہنکارا بھر کے۔۔وہ پھر سے مڑا تھا اور پینٹ پاکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالے۔۔۔ وہ گلاس وال سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔

"تمہیں یہاں سے جانا ہی ہو گا ماوی۔۔اس گھر۔۔اس شہر سے۔۔۔احرم کی زندگی سے۔۔"

ابرک جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

نازو مر چکی تھی۔۔۔ سرکاری ہاسپٹل کے باہر۔۔۔اس کی لاش بے یار و مدد گار پڑی تھی۔۔

کوئی اسے اپنا کہنے والا نہیں تھا۔۔ کوئی اس کو کندھا دینے والا نہیں تھا۔۔ شین ساکت آنکھوں سے بیٹھی۔۔۔اس کے زرد چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

ایسے جیسے۔۔ پورا خون اس کے جسم سے نچوڑ دیا گیا ہو۔۔۔

"اے۔۔۔ کب تک پڑی رہے گی اور تم اس کی آرتی اتارتی رہو گی۔۔ چل اٹھا اسے یہاں سے۔۔ راستہ بند کر رکھا ہے۔۔ اٹھو چلو۔۔۔نہ جانے کہاں سے آ جاتے ہیں منہ اٹھا کے۔۔ بھکاری۔۔۔"

وہ کوئی نرس تھی۔۔۔جو فضول بولے جا رہی تھی۔۔۔لفظ بھکاری پہ۔۔ شین جھٹکے سے اٹھ کے۔۔۔اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔اور جھٹکے سے۔۔ اس کا بازو مروڑ کے۔۔اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔

"کیا کہا۔۔ بھکاری؟؟؟تو کیا بھکاری انسان نہیں ہوتے۔۔۔؟؟ان کے سینے میں تم جیسوں کی طرح دل نہیں دھڑکتا؟؟؟بھکاری انسان نہیں۔۔احساس نہیں ہوتے کیا بھکاریوں میں۔۔ سالی بدذات۔۔۔مارا ہے اسے۔۔ درندے کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اس پہ۔۔اس کے بچے کو مارا گیا ہے۔۔اور تو۔۔۔ تو بکواس کر رہی۔۔"

"اے پاگل۔۔ چھوڑ میرا ہاتھ۔۔اٹھا کے لے جا۔۔۔ بدبو پھیل رہی ہے یہاں۔۔۔ چل چل لیکچر نہ دے مجھے۔۔"

نرس جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا کے چلائی تھی۔۔اور جوابا شین۔۔۔اس کے بال کھینچ چکی تھی۔۔۔

"بد بو تو تیرے اندر ہے۔۔کم ذات جو ٹھہری تو۔۔"

شین کے کہنے کی دیر تھی۔۔۔وہ نرس چیخنے چلانے لگی۔۔۔لوگ بیچ بچاؤ کرنے آگے بڑھے تھے۔۔اور شین کو نازو کی لاش سمیت ہاسپٹل سے باہر پھینک دیا گیا تھا۔۔

آخر کو بھکاری جو تھے۔۔بھکاری سانس تھوڑی لیتے۔۔بھکاری جیتے تھوڑی ہے ۔۔بھکاری احساس تھوڑی رکھتے۔۔بھکاری کچھ نہیں رکھتے۔۔وہ بس زندہ لاش ہوتے ہیں۔۔۔

جسے جب چاہا استعمال کیا۔۔۔ جیسے چاہا ہاتھ لگایا۔۔ جس طرح سے چاہا۔۔اپنے ہوس کی پیاس بجھائی۔۔۔اور پھر پھینک دیا۔۔۔

تیز چلچلاتی دھوپ میں۔۔۔وہ نازو کے جسد کو کھینچتی۔۔کسی قبرستان کی طرف جا رہی تھی۔۔۔شاید زمین کا کوئی ٹکڑا مل جائے۔۔۔جہاں اس کے مردہ وجود کو ۔۔۔دفن کرنے کی اجازت مل جائے۔۔۔

"اور اگر زمین کا ٹکڑا نہ ملے؟؟؟ اگر اس کی بھی اجازت لینی پڑ جائے اور اجازت نہ ملے تو؟؟؟ اگر اوپر والے ذات اس کی بھی اجازت نہ دے تو؟؟؟ پر اوپر والی ذات تو رحیم کریم ہے۔۔۔مہرباں ہے۔۔۔۔بس یہ تو اس ذات کریم کے بندے ہیں۔۔۔جو اتراتے پھرتے ہیں۔۔۔اپنے ہونے پہ اتراتے ہیں۔۔۔ اپنی اونچی ذات پہ اتراتے ہیں۔۔۔ مغرور بنے پھرتے ہیں۔۔۔"

سوچوں کا تسلسل تھا۔۔۔اور وہ چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

"فری ہو؟؟"

احرم کے آفس میں جھانکتی۔۔۔ غزل نے کہا تھا۔۔ جبکہ احرم ادھر ادھر نظریں دوڑاتا مسکرانے لگا۔۔

"غزل؟؟۔۔۔ہاں آجاو یار"

غزل ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔ مسکراتی اندر آئی تھی۔۔

"مسز کہاں ہے تمہاری؟؟"

"میری مسز۔۔۔ابرام کے ساتھ میٹنگ میں گئی ہے۔۔"

غزل سر اثبات میں ہلاتی۔۔۔ وہیں سیٹ پہ بیٹھ گئی۔۔۔

"تم نہیں گئے میٹنگ میں؟؟"

"نہیں۔۔۔ماوی کو سمجھا دیا ہے۔وہ ہینڈل کر لے گی۔۔"

احرم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

"کافی ڈینجرس بیوی ہے تمہاری۔۔۔"

غزل ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔

"کیوں؟؟؟ کیسے؟؟"

احرم چونک کے پوچھنے لگا۔۔۔ جبکہ غزل خاموشی سے۔۔۔اسے دیکھے گئی۔۔۔

اسے دیکھ کے۔۔دل جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔۔ان آنکھوں کو چھونے کی خواہش دل میں جاگی تھی۔۔۔تبھی اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"غزل۔۔۔؟؟"

وہ غزل کی خاموشی بھانپتا اسے آواز دینے لگا۔۔

"یہیں ہوں۔۔"

احرم کے قریب۔۔۔اس نے بے ساختہ جواب دیا تھا۔۔

"تمہارے ابرو پہ کچھ ہے۔۔میں ریموو کر دوں؟؟"

ہاتھ آگے بڑھا کے کہتی۔۔وہ اس کی آنکھوں کو۔۔انگلی کی پور سے چھونے لگی۔۔۔

"کیا ہے؟؟"

احرم بھی اپنی آنکھوں پر سے۔۔۔کوئی نادیدہ چیز ہٹانے کے لئے ہاتھ اوپر لے جا چکا تھا۔۔۔

جب اچانک دروازہ کھلا اور ماوی اندر آئی۔۔۔حیرت سے لب بھینچے وہ غزل کی نزدیکیاں دیکھ رہی تھی احرم کے قریب۔۔۔جبکہ غزل تیزی سے۔۔۔پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"ارے ماوی تم۔۔۔"

"ماوی ہو گئی میٹنگ؟؟"

احرم کے سوال پہ اس نے ہنکارا بھرا تھا لیکن سپاٹ تیز نظریں اب بھی غزل پہ تھی۔۔۔ جنہیں غزل محسوس کر چکی تھی۔۔۔

تبھی مسکرانے کی کوشش کرتی۔۔ وہ تیزی سے آفس سے باہر نکلی تھی۔۔۔
ماوی کی سپاٹ نظریں اب بھی دروازے پہ تھی۔۔ کہ غزل کے انداز میں۔۔۔
اسے بے باکیت نظر آئی تھی۔۔

وہ تاریک راستہ تھا۔۔ جہاں وہ بھاگ رہی تھی۔۔ ننگے پاؤں بھاگتے ہوئے
۔۔۔ بار بار وہ لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔ وہ لوگ اس کے پیچھے آرہے تھے۔۔۔

"ماوی فاحشہ ہے۔۔۔ماوی کاری ہے۔۔ماوی بدذات ہے۔۔مار ڈالو۔۔۔مار ڈالو۔۔۔"

اور پھر سب اس پہ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔

اس کی انکھ کھلی تو خود کو۔۔۔اپنے کمرے میں بیڈ پہ پایا۔۔۔

احرم اس کے پہلو میں گہری نیند سو رہا تھا جبکہ اس کا اپنا وجود پسینے سے تر تھا۔۔۔ دل کی رفتار بے حد تیز تھی۔۔۔

اپنے بکھرے بال سمیٹتی۔۔۔وہ اٹھ کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔ہاتھ ابھی تک کانپ رہے تھے۔۔دل جیسے اس کے کانوں میں دھڑک رہے تھے۔۔

ٹک ٹک کرتی گھڑی پہ نظر گئی تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔اب نیند اڑ گئی تھی۔۔۔وجود پہ عجیب سی بے چینی بسیرا کر چکی تھی۔۔۔

تبھی آہستگی سے بیڈ سے اتر کے۔۔۔اس نے اپنا موبائل چیک کیا تھا۔۔۔اور پھر دبے پاؤں کمرے سے نکل کے۔۔۔وہ لاونج میں آئی تھی۔۔۔

کچھ دیر صوفے پہ بیٹھ کے۔۔۔اپنا سر ہاتھوں پہ گرایا تھا۔۔۔لیکن گھبراہٹ اور بے چینی جیسے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔آنکھیں جیسے بار بار بھر آ رہی تھی۔۔۔

"اففف میرے خدا۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔وہ تو ایک بھیانک خواب تھا بس۔۔۔"

زیر لب بڑبڑاتی۔۔۔وہ پھر سے اپنے موبائل اسکرین کو دیکھنے لگی۔۔۔آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔تو اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔۔وہ باہر لان میں نکل آئی۔۔۔

گہری سانسیں لینے لگی۔۔۔ کھلی فضا میں۔۔ ذہن تھوڑا ہلکا پھلکا سا محسوس ہوا تو ۔۔۔وہیں رکھ کرسیوں میں سے۔۔ ایک پہ بیٹھ کے۔۔ وہ اس نمبر پہ کال کرنے لگی۔۔۔

اب سکون ایسے ہی ملنا تھا۔۔۔

سکون کہیں نہیں تھا۔۔۔بے چینی سوا تھی۔۔۔بے سکونی کا عالم تھا جیسے۔۔۔

آج تو اس نشے میں بھی نشہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔

ماوی کا لفظ۔۔۔جیسے ہتھوڑے برسا رہا تھا اس کے مضبوط اعصاب پہ۔۔۔

''تمہارا بچہ۔۔۔نوچ گئے تمہارے بچے کو۔۔۔بدلہ۔۔۔ جھکو گیں تم۔۔جھکا دوں گی تمہیں۔۔۔''

وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔۔۔اپنے سینے کو مسلتے۔۔۔وہ پھر سے ٹیبل پہ پڑے اس سفید ڈرگ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ مغرور سا ابرام نوفل شاہ۔۔۔آج جیسے ٹوٹ سا رہا تھا۔۔۔اپنی اونچائی سے جیسے زمین بوس ہونے لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

سر کو جھٹکتے۔۔۔وہ پھر سے ٹیبل پہ جھکا تھا۔۔۔اور ڈرگ لیتے۔۔۔آنکھیں موند کے پر سکون ہو رہا تھا۔۔۔

"ہممممم۔۔۔۔میں ابرام نوفل شاہ ہوں۔۔ مغرور۔۔۔سب سے الگ۔۔ سب سے اونچا۔۔۔بے تاج بادشاہ۔۔۔میرے برابر کوئی نہیں۔۔"

خود کو باور کراتا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"ماوی مجھے نہیں جھکا سکتی۔۔۔میں محبت نہیں نفرت کرتا ہوں اس سے۔۔۔وہ مجھے نہیں جھکا سکتی اپنے سامنے۔۔۔"

بالکونی میں آتے وہ خود کو باور کرا چکا تھا۔۔لان پہ نظر پڑی تو ماوی وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

موبائل اپنے آگے کیے۔۔وہ کچھ دیکھنے میں محو تھی۔۔۔ذہن پھر سے الجھنے لگا۔۔

"تمہارا بچہ۔۔تمہارے بچے کو نوچ گئے۔۔"

آوازیں پھر سے پیچھا کرنے لگی۔۔تو تیزی سے۔۔۔اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔بھاری ہوتے سر۔۔اور سرخ ہوتی آنکھوں سے۔۔۔وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔۔

ٹیبل پہ رکھی وائن کی گلاس۔۔ جیسے ناچ رہی تھی۔۔ سر کو جھٹکتے۔۔ وہ گلاس منہ سے لگا کے۔۔۔ خالی کر گیا۔۔

اور پھر لمبے ڈگ بھرتا۔۔۔ وہ لان میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

آہٹ پہ۔۔ ماوی نے موبائل سے نظریں ہٹا کے ابرام کو دیکھا تھا۔۔۔ مسکراتے لب بھینچ چکے تھے۔۔۔

نظریں پھر سے موبائل اسکرین پہ کر کے۔۔۔ وہ ابرام کو نظر انداز کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

لیکن ابرام شاہ۔۔۔قریب آ کے۔۔۔کرسی پہ اس کے مقابل بیٹھ گیا۔۔۔اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔جب ماوی نے موبائل سائیڈ پہ کر کے۔۔۔ابرو اچکا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔وہ جو ماوی کو دیکھ رہا تھا پوچھنے لگا۔۔۔

"کیسا تھا وہ؟؟"

آواز بے حد بوجھل تھی۔۔

"کون؟؟"

ماوی کی آنکھیں سوالیہ تھی۔۔گہرا سانس لے کے ابرام نے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔اور پھر سے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔

"ہمارا بچہ۔۔۔؟؟"

”بے حد خوبصورت۔۔۔بہت خوبصورت۔۔۔ تمہارے جیسا۔۔“

ماوی آہستگی سے کہتی۔۔۔ نظریں پھیر کے گھنے درخت کو دیکھنے لگی۔۔۔

”تمہارے جیسا ہو گا۔۔۔ تم زیادہ خوبصورت ہو۔۔۔“

ابرام اب کے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

”نصیب خوبصورت نہیں تھا بس۔۔۔“

اور پھر دونوں کے بیچ خاموشی چھا گئی۔۔۔ جسے ابرام نے توڑا تھا۔۔

"کوئی بچانے نہیں آیا؟؟"

ماوی نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ لیکن ابرام کو ان آنکھوں میں بہت کچھ دیکھنے کو ملا۔۔۔

طنز۔۔۔ ملامت۔۔۔ شکایت۔۔۔ تمسخر۔۔۔

"عورت کو جب اس کا مرد ہی چھوڑ جائے تو پوری دنیا بھی نظریں پھیر لیتی ہے۔۔۔"

ابرام نظریں چرا گیا۔۔۔ اور پھر طویل خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ جسے دونوں میں سے کسی نے نہیں توڑا۔۔۔

ابرام اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اس گھنے درختوں کو۔۔۔

وہ کہنا چاہ رہا تھا کہ کیوں آئی اس کے بھائی کی زندگی میں۔۔ لیکن الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔۔۔ کوئی جملہ نہ بن پا رہا تھا۔۔۔اور پھر وہ اٹھ کے۔۔۔اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اسکے جاتے ہی۔۔ماوی نے پھر سے موبائل اسکرین آن کی تھی۔۔۔

وہ ننھا سا وجود۔۔۔اب چار سال کا ہو رہا تھا۔۔۔جو اپنے خوبصورت باپ کا پرتو تھا ۔۔۔

"علی ابرام شاہ۔۔۔"

آنکھیں بند تھی۔۔۔ جبکہ ماوی مسکراتی آنکھوں سے۔۔اپنے اس ننھے وجود کو سوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”ماوی سو جاوا بھی بیٹا۔۔“

مسز سمیرا انعام کی آواز ابھری تھی۔۔اور ماوی کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

”نیند نہیں آرہی آپی۔۔“

”میرا بچہ۔۔۔دیکھو علی سو رہا ہے۔۔ تم بھی سو جاو۔۔۔ صبح ملنے آجانا۔۔۔“

سمیرا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ تو گہرا سانس لیتی۔۔ وہ خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

”بہت جلد میں اپنے علی کے پاس ہو نگی۔۔۔ بس کچھ دن اور۔۔“

اور کال ڈسکنیکٹ کر کے۔۔۔ وہ اوپر آسمان پہ جگمگاتے ستاروں کو دیکھنے لگی۔۔۔

خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔ وہ بے وجہ مسکرانے لگی۔۔۔

”صاب۔۔۔صاب اب نہیں ہو گا ایسا۔۔اب نہیں کروں گا چوری۔۔۔صاب معاف کر دے۔۔۔“

وہ سات سال کا۔۔۔پتلا کمزور سا لڑکا رو رہا تھا۔۔۔اپنے میلے ہاتھوں سے۔۔بار بار اپنی آنکھیں صاف کرتا وہ معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

جو جمیلے کی ٹیبل سے۔۔۔چوری کرتے پکڑا گیا تھا۔۔

”صاب۔۔مائی بیمار ہے صاب۔۔پیسے نہیں تھے۔۔ تبھی صاب۔۔“

”چپ کر خبیث۔۔۔ سزا تو تجھے ملے گی۔۔کیونکہ جمیلے کی کتاب میں۔۔۔ہر برے کام کی صرف سزا ہوتی ہے۔۔معافی نہیں ہوتی۔۔“

جمیلے خباثت سے کہتا۔۔اس کے کان کھینچ رہا تھا۔۔جبکہ وہ مزید رونے لگا۔۔

”صاب معاف کر دے۔۔ قسم سے اب نہیں ہو گا صاب۔۔“

”چل کپڑے اتار کے ناچ۔۔“

جمیلے کے حکم پہ۔۔ وہ رونا چھوڑ کے۔۔۔ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔

”چل بستی والوں کے سامنے ناچ۔۔ اور اونچا اونچا بول۔۔ میں چور ہوں۔۔ میں چور ہوں۔۔ چل“

اپنی ایک آنکھ سے۔۔ اسکے کو خباثت سے دیکھتا وہ کہہ رہا تھا۔۔ جبکہ وہ بچہ بے بسی سے۔۔ اس سفاک درندے کو دیکھنے لگا۔۔

”صاب معاف کر دے۔۔ اب نہیں ہو گا۔۔“

"اتار کپڑے۔۔۔"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بچہ روہانسی سا۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

جب ایک بڑا پتھر زور سے۔۔ جمیلے کی پشت پہ پڑا تھا۔۔وہ کراہتا ہوا۔۔ پیچھے مڑ کے دیکھنے لگا۔۔ جہاں شین کھڑی۔۔ سرد آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اے بدبخت۔۔۔ کیا کیڑا کاٹ رہا تجھے۔۔۔ نکل ادھر سے۔۔۔ منہ کا ذائقہ خراب کر دیا۔۔"

منہ بناتا وہ کہنے لگا۔۔ جب دوبارہ۔۔۔ دوسرا پتھر اس کی طرف زور سے پھینکا تھا شین نے۔۔۔ جو اسکی آنکھ پہ لگا تھا۔۔

"تیری تو۔۔۔"

وہ غصے سے بلبلایا تھا۔۔۔

"کاش اس رات ماوی۔۔۔ تیری دونوں آنکھیں اندھا کر دیتی۔۔"

شین دانت پیستی غرائی تھی۔۔۔

"اے۔۔۔"

جمیلے اس کی طرف چلاتا بڑھنے لگا۔۔جب پھر سے شین نے پتھر کا وار کیا اس پہ ۔۔اور وہ اپنی جگہ پہ رک گیا۔۔

"کیا کر رہی ہے تو۔۔ منحوس مینڈک۔۔۔ نکل ادھر سے۔۔"

”سولہ سال کی معصوم لڑکی تھی وہ۔۔ جسے تو نے اپنی درندگی کا نشانہ بنایا۔۔۔ جو تیری وجہ سے درد برداشت کرتے کرتے مر گئی۔۔۔ارے فرعون بھی تجھے دیکھ کے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔ کس قدر تو بیچ اور سفاک ہے۔۔تجھے تو اپن آج نہیں چھوڑے گی۔۔۔تجھے پوری بستی کے سامنے۔۔۔ ننگا ناچ نچائے گی اپن۔۔۔تجھے تیری اوقات یاد دلانے گی اپن۔۔۔“

وہ دھاڑی تھی اور پھر سے پتھر اس کی طرف پھینکا تھا۔۔۔اور پھینکتی رہی۔۔۔

جمیلے خود کو بچانے۔۔۔ جھونپڑی سے باہر بھاگا تھا۔۔۔ لیکن وہاں بھی بہت سے بچے۔۔۔اور لڑکیاں ہاتھوں میں پتھر لیے کھڑے تھے۔۔

”دیکھ۔۔۔دیکھ میں سب کی کھال ادھیڑ دوں گا پیچھے ہٹ۔۔“

وہ چلانے کی کوشش کرتا بولا تھا۔۔ لیکن وہ سب اس کی طرف بڑھ رہے تھے ۔۔۔اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔جب شین کی اواز پہ۔۔وہ چونک کے مڑا۔۔

"اس سات سال کے بچے کو۔۔۔تو ننگا نچائے گا۔۔۔اب تو ناچے گا۔۔۔تو ناچے گا جمیلے۔۔۔"

ایک عورت نے پیچھے سے۔۔۔موٹے لکڑی سے۔۔اس کی پشت پہ وار کیا تھا ۔۔۔

وہ درد سے چیختا پیچھے مڑا تھا۔۔

"میری بچی تھی وہ۔۔میں مائی تھی اس کی۔۔میری نازو کو مار دیا۔۔۔تو بدبخت ۔۔۔میری بچی کو مار دیا۔۔۔"

روتے ہوئے۔۔۔وہ چیخ چیخ کے فریاد کر رہی تھی۔۔

اور ساتھ ساتھ اس موٹے ڈنڈے سے اسے وار کر رہی تھی۔۔۔جبکہ جمیلے خود کا بچاو کرتا دوسری طرف بھاگا تھا۔۔۔

جب وہاں سے بھی۔۔۔کچھ مرد اس کی طرف آئے تھے۔۔

"سالوں سے ہم تیری زیادتیاں سہہ رہے ہیں۔۔۔تیری مار کھا رہے ہیں۔۔۔اب نہیں۔۔۔اب نہیں کر پائے گا تو کچھ۔۔۔ماوی تیری وجہ سے چلی گئی۔۔۔ارے اس معصوم بچی کی آہیں۔۔۔اس کی سسکیاں آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے زندہ ہے۔۔۔پانچ سال پہلے۔۔۔تیری وجہ سے۔۔۔ہم اس کے گنہگار بننے چلے تھے۔۔۔اب نہیں۔۔"

"اسے گندے کارے نالے میں پھینک دو۔۔۔"

اور پھر اسے پتھروں اور ڈنڈوں سے مارتے۔۔۔ وہ سب اسے سزا دے رہے تھے۔۔۔ آج وہ سب ساتھ تھے۔۔ ہر ظلم کا بدلہ لینے کے لئے سب ساتھ تھے۔۔۔

اکٹھا تھے۔۔۔ متحد تھے۔۔۔

وہ مار کھا رہا تھا اور درد سے چیخ رہا تھا۔۔۔ اسے گندے نالے میں پھینکا گیا تھا۔۔۔ اور پتھروں کی بارش تھی اس پہ۔۔۔

اسے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ وہ سب اب متحد ہو چکے تھے۔۔۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے۔۔۔ ظلم کے آگے دیوار بننے کے لئے۔۔۔

علی نیچے کارپٹ پہ بیٹھا اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔ جبکہ ماوی اس کے قریب بیٹھی۔۔ نرم نگاہوں سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب سمیر اٹرے میں دو کپ کافی اور ایک گلاس چاکلیٹ ملک لیے آئی تھی۔۔

”یہ لیجیے۔۔۔کافی ہمارے لئے اور چاکلیٹ ملک۔۔ہمارے پرنس چارمنگ کے لئے۔۔“

سمیرا کی آواز پہ۔۔وہ چونک کے مسکراتے ہوئے انھیں دیکھنے لگی۔۔

”تھینک یو آپی۔۔“

”تھینک یو آنی دا گریٹ“

علی بھی مسکراتے ہوئے۔۔اپنے ننھے ہاتھوں سے گلاس تھامنے لگا۔۔

”میرا پرنس چارمنگ۔۔“

سمیرا نے مسکراتے ہوئے اسے پیار کیا تھا اور اب ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔ جس کے چہرے پہ اداسیاں رقم تھی۔۔

"ہممم۔۔ تو ابرام کو نہیں بتایا علی کا؟؟"

ماوی نے نفی میں سر ہلاتے۔۔ کافی کا گھونٹ لیا تھا۔۔

"کب تک نہیں بتاو گی؟؟"

سمیرا پھر سے پوچھنے لگی۔۔۔ جبکہ وہ کندھے اچکا گئی۔۔

"کیوں بتاؤں؟؟ کیا لگتا وہ ہمارا؟؟ چھوڑ گیا تھا وہ ہمیں۔۔ کب کب ساتھ تھا وہ میرے؟؟ میرے پریگننسی کے کون سے دن۔۔۔ کون سی رات۔۔۔ وہ

میرے پاس تھا؟؟جب جب دل میں ڈر جاگا وہ کب کب تھا میرا ہاتھ تھامنے کے لئے؟؟اور جب۔۔۔جب“

وہ خاموش ہوئی تھی۔۔وہ لمحے یاد کر کے۔۔۔ جھر جھری سی لی تھی اس نے۔

”میں تنہا تھی۔۔۔میں اکیلی تھی۔۔۔ہر درد۔۔۔ہر لمحے میں اکیلی تھی۔۔اور جب میرے بچے کو نوچنے آئے تھے تب بھی میں اکیلی تھی۔۔۔۔“

اس کی آواز میں وحشت بھر گئی تھی۔۔

” they were calling me slut ...

slut ... slut “۔۔۔سب کہہ رہے تھے۔۔۔س

"ہششش۔۔"

سمیرا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"بس چپ اب۔۔۔"

ماوی انھیں دیکھنے لگی۔۔

"ڈر لگتا ہے آپی۔۔"

"کسی بات سے؟؟"

سمیرا کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی۔۔

"خود سے۔۔۔"

وہ رک کے علی کو دیکھنے لگی۔۔جو ڈرائنگ کر رہا تھا۔۔۔

"احرم کی اچھائی سے۔۔اور۔۔۔۔۔اپنے بے وفا ہو جانے سے۔۔۔بہت۔۔۔ ڈ۔۔۔ڈر لگتا ہے۔۔۔بے حد ڈر لگتا ہے۔۔پتہ کیا آپی۔۔۔ عورت محبت ایک بار کرتی ہے۔۔اور تا عمر وہی محبت دل کے۔۔۔اس۔۔۔اس وجود کے نہاں خانوں میں دفن رہتی ہے۔۔ل۔۔۔ لیکن وفا وہ روز کرتی ہے۔۔روز۔۔ہر لمحہ۔۔۔ہر سیکنڈ اس۔۔۔اس وفا کو نبھاتی ہے۔۔۔کیونکہ وہ بیوی ہوتی ہے۔۔۔وہ ماں ہوتی ہے۔۔شوہر سے وفا اس کا شعار ہوتی ہے۔۔بس۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے سمیرا کو دیکھنے لگی۔۔۔

"بس۔۔۔"

خشک لبوں کو اس نے زبان پھیر کے تر کیا تھا۔۔۔

"اپنے محبوب سے محبت وہ ایک ہی بار کرتی ہے۔۔۔ پھر محبت نہیں ہوتی۔۔۔ کبھی ہو ہی نہیں پاتی۔۔۔"

سمیرا اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ خاموش نظروں سے علی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے گا ناں آپی؟؟"

سمیرا نے گہرا سانس بھرتے۔۔ علی کو دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارا بیٹا بلکل ٹھیک ہے۔۔

Breathing problem is common ..

انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اور اب تو اٹیک بھی نہیں آتے علی کو۔۔وہ ٹھیک ہو رہا ہے۔۔"

"انکل کہہ رہے تھے کہ۔۔۔کہ۔۔۔99 پرسنٹ چانسز ہیں ٹھیک ہونے کے۔۔100 پرسنٹ نہیں ہے کیا؟؟"

اس کی آواز میں خوف تھا۔۔۔درد تھا۔۔جبکہ سمیرا نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا۔۔

"میرا بچہ۔۔پڑھی لکھی ہو کے۔۔یہ کیا سوچ رہی ہو۔۔۔99 اور 100 میں کتنا فرق ہے؟؟"

”ڈ۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔“

ماوی کی آنکھوں میں خوف تھا۔۔

”علی بلکل ٹھیک ہے ماوی۔۔۔“

سمیرا نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔

”سچ ہے ناں؟؟اپ اور انکل کچھ چھپا تو نہیں رہے۔۔؟؟“

ماوی کے ہاتھ کانپے تھے سمیرا کے ہاتھوں میں۔۔جبکہ سمیرا نے اس کا ماتھا چوما تھا۔۔

''علی ٹھیک ہے۔۔ مکمل صحت یاب ہے۔۔۔ڈونٹ ووری۔۔۔''

ماوی نے پھر سے نظریں علی کی طرف پھیری تھی۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز اور مدھم ہو رہی تھی۔۔۔

''کافی پیو ماوی۔''

سمیرا کے توجہ دلانے پہ۔۔۔ماوی چونک کے اپنی کافی پینے لگی۔۔ جبکہ سمیرا پر سوچ نظروں سے ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کے ہر جسمانی اور ذہنی درد کی وہ واحد گواہ تھی۔۔۔ماوی اس فیز سے بہت مشکل سے نکلی تھی۔۔اس کا پورا جسم انفیکٹیڈ ہوا تھا۔۔۔پھر جس طرح وہ ثابت قدمی سے وہ آگے بڑھی۔۔ ڈاکٹر انعام اور مسز سمیرا انعام۔۔۔ چشم دید گواہ رہے تھے۔۔

"گڈ ایوننگ۔۔۔"

احرم لان میں رکھی کرسی پہ بیٹھا۔۔ہاتھ میں اسپیشل ٹیبلیٹ لیے۔۔اپنے ہاتھ کی مدد سے۔۔کچھ پڑھ رہا تھا۔۔۔

جب پیچھے سے۔۔۔ماوی نے اس کی گردن میں اپنی بانہیں پھیلائی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔ کہاں تھی تم؟؟"

وہ خوشگواریت سے مسکراتے پوچھنے لگا۔۔۔

"آپی کے پاس۔۔"

مسکرا کے جواب ملا تھا۔۔

"ہمم کیسی تھی آپی؟؟"

جواباً حرم بھی مسکرا کے پوچھنے لگا۔۔

”بلکل ٹھیک۔۔ تمہارا پوچھ رہی تھی۔۔۔میں نے کہا میاں صاحب بلکل ٹھیک ہے۔۔“

اس کے گال سے اپنے گال مس کرتی۔۔۔وہ جواب دے رہی تھی۔۔۔جب سامنے نظر اٹھی جہاں اندر سے آتا ابرام۔۔۔لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماوی کے چہرے پہ طنز کا عنصر ابھرا تھا۔۔ تبھی مزید اس کے زبان کی جوہر افشانیاں ابھرنے لگی۔۔۔

”اور یہ کہ مجھ سے بہت بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ڈھیر ساری کیئر کرتا ہے۔۔۔ اور بہت اچھا انسان ہے۔۔دوسرے مردوں کی طرح تھوڑی ہے میرا میاں۔۔۔جو بیوی سے اس کے سر کا سائبان چھین لیتے ہیں۔۔۔“

سپاٹ نظریں اب بھی ابرام پہ تھی۔۔ جو اسی طرف آیا تھا اور اب کڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

جبکہ احرم نے ہنستے ہوئے۔۔۔ اس کے ہاتھ کی پشت پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔ اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔۔۔

"یار تم میری بیوی ہو۔۔۔ اور بیوی بھی ایسی۔۔ تمہارے جیسی۔۔"

وہ ہنسنے لگی۔۔

"ایسا کیا ہے مجھ میں احرم؟؟ میں ایک عام سی۔۔۔ معمولی سی انسان۔۔۔"

وہ کہنے جا رہی تھی۔۔۔ جب احرم نے۔۔ اپنا انگوٹھا۔۔ اس کے لبوں پہ رب کیا تھا۔۔۔

”تم بے حد خوبصورت انسان ہو ماوی۔۔۔بہت اچھی۔۔بہت پیاری۔۔۔تم میں بے حد خلوص ہے۔۔۔اور وہ شخص۔۔۔جو بھی تھا۔۔۔انتہائی کمینہ تھا۔۔۔جس نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا۔۔“

ابرام نے پہلے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا اور پھر لب بھینچے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔جبکہ وہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کی۔۔

”اس شخص کو سو کوڑے مارے جائے۔۔میرے سامنے آئے تو میں اس کو شوٹ کردوں۔۔ذلیل۔۔کمینہ۔۔کم ظرف انسان۔۔۔“

ماوی ابرام کے چہرے پہ بدلتے رنگوں کو۔۔۔مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اور ایکدم سے اس کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔ جبکہ احرم چونکا تھا۔۔

”تم ہنس رہی ہو ماوی۔۔اتنا برا کر چکا وہ تمہارے ساتھ۔۔۔اس کی ذلالت کا سن کے۔۔۔میرا دل چاہ رہا۔۔اسے زندہ گاڑ دوں۔۔۔اینفکٹ۔۔۔“

اس سے پہلے احرم مزید گوہر افشانیاں کرتا۔۔۔جب ابرام نے تیزی سے اسے بولنے سے روکا تھا۔۔

”کس کو زندہ گاڑنے لگے ہو۔۔احرم؟؟“

”ارے ابرام تم کب آئے۔۔“

اپنا ہاتھ۔۔اس کے آواز کی سمت بڑھاتا۔۔وہ کہنے لگا۔۔جبکہ ابرام نے آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔اور اسپہ بوسہ دے کے۔۔وہ مسکرا رہا تھا اب۔۔

”میں تھوڑی دیر پہلے۔۔۔“

”اچھا۔۔اچھا۔۔۔افس میں دن کیسا گزرا۔۔؟؟“

احرم مسکرا کے پوچھنے لگا۔۔

”اچھا تھا۔۔“

اس نے ایک نظر ماوی پہ ڈالی تھی جواب اپنے موبائل اسکرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر کچھ لکھتی۔۔۔وہ موبائل سائیڈ پہ رکھ چکی تھی۔۔

نظر ابرام پہ گئی۔۔۔اور ایک بھرپور گھوری سے۔۔اسے نوازتی وہ نظریں پھیر گئی۔۔

”میں اندر جارہی احرم۔۔ تم ابھی یہیں ہو؟؟“

”ہاں میں ابھی ہوں فی الحال۔۔ تم ریسٹ کرو سویٹ ہارٹ۔۔“

احرم بھی محبت سے۔۔۔اسے جواب دیتا مسکرادیا تھا۔۔

”اوکے ہنی۔۔۔“

ماوی کی شیریں زبان کو۔۔ابرام نے پھر سے لب بھینچے دیکھا۔۔۔ جبکہ وہ کندھے اچکاکے وہاں سے جارہی تھی۔۔۔اور ابرام کی زیرک نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا اندر جانے تک۔۔۔

جبکہ احرم کی آواز پہ۔۔وہ پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔

وہ اب احرم کی بیوی تھی۔۔ لیکن اس کے التفات احرم کے لئے دیکھ کے۔۔۔وہ تپ جاتا۔۔۔ جسے وہ ماوی سے نفرت کا نام دے رہا تھا۔۔۔ لیکن ہر بار دل ڈوبنے کے عمل سے۔۔وہ نظریں چرا رہا تھا۔۔۔

”یہ شہر تم سے متعلق نہیں ہے۔۔ چلی جاواس شہر سے۔۔ ورنہ ماردی جاو گی
۔۔“

وہ بار بار کاغذ پہ لکھے ان جملوں کو پڑھ رہی تھی۔۔۔ سمیرا کے گھر سے آتے ہوئے۔۔۔ اپنی گاڑی کی ونڈ واسکرین پہ یہ کاغذ اسے ملا تھا۔۔

اور جب سے وہ کمرے میں آئی تھی۔۔ اسے ہی پڑھ رہی تھی۔۔۔ جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ماوی نے نظریں اٹھا کے دیکھا سامنے ابرام کھڑا تھا۔۔۔

گہرا سانس لیتی۔۔وہ نظریں پھیر گئی تھی۔۔۔

ethics "۔۔۔

نہیں ہے کسی کے روم میں جانے کے؟؟"

وہ ناگواری سے بولی تھی جبکہ ابرام خاموشی سے اندر آتا۔۔۔پورے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

"دیکھنے آیا تھا۔۔۔تمہارے بغیر یہ روم کیسا ہو گا؟؟"

ماوری اسے گھورتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

”تو میرے جانے کے بعد آ کے چیک کرنا۔۔“

زیر لب مسکراتا۔۔۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”یہ شہر تم سے متعلق نہیں ہے۔۔چلی جاؤ اس شہر سے۔۔ورنہ ماردی جاؤ گی۔۔“

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی۔۔اس کی پشت پہ آ کھڑی ہوئی تھی۔۔ابرام رک کے اس کی طرف مڑا تھا۔۔

اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔ یہ تم مجھ سے کہہ رہی ہو؟؟"

ماوی نے آنکھیں گھمائی اور کاغذ کا ٹکڑا اس کے سامنے لہرایا تھا۔۔ جبکہ اسے اچھنبے سے دیکھنے کی بھرپور ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔

اور لب بھینچے ماوی نے۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کاغذ کے ٹکڑے کر کے۔۔۔ پھینک دیے تھے۔۔۔

"اس پیپر پہ لکھے ہوئے الفاظ تھے۔۔۔ ہمم کوئی مجھے اس شہر سے نکالنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔ سوچا تمہیں بھی انفارم کر دوں۔۔۔"

نزاکت سے کہتی۔۔ وہ اب اسے مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ نظریں چرا کے کندھے اچکا گیا۔۔۔

”مجھے کیوں بتا رہی ہو یہ سب ؟؟ تم اور تمہاری پرابلمز۔۔۔“

ماوی نے مسکراتے ہوئے۔۔تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔اور بنا کچھ کہے ۔۔مڑ کے اس کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ جبکہ ابرام کے جبڑے بھینچ چکے تھے ۔۔۔

آنکھیں سکوڑ کے۔۔اس نے دروازے کو گھورا تھا۔۔۔ جہاں سے وہ ابھی ابھی گئی تھی۔۔

جب سے سیٹھ حشمت کو۔۔۔۔ جمیلے کے بھیانک موت کی خبر ملی تھی۔۔تب سے اس کے سینے پہ سانپ لوٹ رہے تھے۔۔۔

اب اس کے اڈے اور دھندے کے لئے لڑکیاں اور بچے کون دے گا۔۔۔

کمرے میں غصے سے ٹہلتے۔۔۔وہ لب بھینچے ہوئے تھا۔۔۔

''اب میرے دھندے کا کیا ہو گا۔۔۔''

اس کے آدمی وہیں کھڑے۔۔۔اسے غصے میں دیکھ رہے تھے۔۔۔جب بکھرے بکھرے حلیے میں۔۔۔انور اندر آیا تھا۔۔۔

اور گہرے گہرے سانس لیتا۔۔وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

سیٹھ حشمت اور اس کے آدمی چونک کے الرٹ ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ وہ ان سب کو باری باری دیکھنے لگا۔۔۔

”پ۔۔۔پانی۔۔۔۔پا۔۔۔نی“

حشمت کے اشارے پہ۔۔اس کے لئے پانی لایا گیا۔۔۔جسے وہ غٹا غٹ پی گیا ۔۔۔

”میں۔۔۔میں بڑی مشکل سے بچ نکلا ہوں۔۔وہ لوگ مار ڈالنا چاہتے تھے مجھے بھی۔۔“

اپنی سانس بحال کرتے۔۔۔وہ بتانے لگا۔۔۔جبکہ حشمت نے مسکرا کے چمکتی آنکھوں سے۔۔اسے دیکھا تھا۔۔۔

”تم یہاں محفوظ ہو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔آو بیٹھو۔۔“

حشمت نے اسے تسلی دیتے ہوئے۔۔اپنے ساتھ صوفے پہ بٹھایا تھا۔۔

"جمیلے کی موت کا بہت دکھ ہوا مجھے۔۔۔ وہ میرا خاص آدمی تھا۔۔۔ میرا دست راست تھا۔۔۔ پر تم ٹینشن مت لو۔۔۔ تمہارا یہ بھائی ابھی زندہ ہے۔۔ پورے بستی کو لوٹیں گے مل کے۔۔"

انور آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"سب ختم کر دیا بستی والوں نے۔۔"

"کچھ ختم نہیں ہوا۔۔ اب از سر نو شروع ہو گا سب۔۔۔ میں اور تم شروع کریں گے۔۔۔"

انور کو اپنی بات کہہ کے۔۔۔ وہ اب اپنے آدمیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

”ہمارے مہمان کے لئے کھانے کا انتظام کرو۔۔“

”جو حکم۔۔‘

اوراب خود پر سوچ نظروں سے۔۔وہ انور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اب اس کے دماغ میں۔۔۔وہ پلان بنا رہا تھا۔۔۔

"ماوی بیٹا۔۔مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ تم میرے کہنے پہ۔۔آج ڈنر پہ یہاں آئی۔۔۔احرم اور ابرام تو آتے رہتے ہیں۔۔۔ لیکن تمہارے آنے سے بے حد خوشی ہو رہی ہے مجھے۔۔۔"

ڈائیننگ ٹیبل پہ۔۔۔ڈنر کرتے ہوئے۔۔۔کشمالہ نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ بے حد محبت سے کہا تھا۔۔ جبکہ ساتھ بیٹھے احرم نے۔۔اس کے ہاتھ کی پشت پہ اپنے ہاتھ رکھے تھے۔۔۔

"تھینک یو آنٹی۔۔۔آپ نے انوائیٹ کیا اتنی محبت سے۔۔۔تو کیسے نہ آتے میں اور احرم۔۔۔مجھے بھی خوشی ہوئی ہے۔۔۔آپ سے مل کے۔۔۔انکل سے مل کے۔۔۔اینڈ غزل سے تو آفس میں ملاقات ہوتی رہتی ہے۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے۔۔ سب کی طرف باری باری دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ غزل نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا۔۔۔

"تمہاری فیملی کہاں ہوتی ہے بیٹا؟؟"

کشمالہ ہچکچاتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ ماوی کے چہرے پہ۔۔ سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

"میری فیملی نہیں ہے۔۔ میرے پیرنٹس آگ میں جل گئے تھے۔۔۔"

"اوہ ایم سوری بیٹا۔۔"

کشمالہ کو واقع دکھ ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی مسکرا کے انھیں دیکھنے لگی۔۔

"اٹس او کے آنٹی۔۔۔ویل کھانا بہت ٹیسٹی تھا۔۔ تھینک یو سو مچ"

ذایان عالم بھی مسکرا دیے تھے۔۔

"ابرام تو آیا نہیں۔۔۔ڈنر بھی ہو چکا تو چائے کا دور شروع ہو چکا ہے آئی تھنک ۔۔۔"

سب مسکرانے لگے جب غزل منہ بنا کے ماوی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ابرام نے سوچا ہو گا۔۔ماوی ہے ہی تو مجھے کیا ضرورت آنے کی۔۔"

ماوی چونک کے اسے دیکھنے لگی۔۔ جبکہ کشمالہ نے اپنی بیٹی کو گھوری سے نوازا تھا۔۔

”غزل۔۔۔“

”آئی مین۔۔۔کہ ڈنر ماوی کے لئے ہیں تو۔۔۔۔“

غزل اپنی بات کی توضیح دینے لگی۔۔۔

ذایان عالم کھنکھار کے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

”آو احرم بیٹا۔۔۔ماوی بیٹا ڈرائنگ روم میں جا کے بیٹھتے ہیں۔۔۔“

ماوی بھی احرم کا ہاتھ تھامے کھڑی ہوئی تھی۔۔جبکہ غزل نے انتہائی خشمگین نگاہوں سے۔۔۔ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔

ان تینوں کے جاتے ہی۔۔کشمالہ نے اس کا بازو جکڑا تھا۔۔

”آوچ مما۔۔ کیا کر رہی ہے آپ؟؟“

”ماوی پہلی بار ہمارے گھر آئی ہے۔۔انسان بن کے رہو۔۔“

کشمالہ کے آنکھیں دکھانے پہ۔۔اس نے اپنا بازو کھینچا تھا۔۔

”ماردیں آپ مجھے اپنی لاڈلی کے لئے۔۔ماوی نہ ہوئی کوئی پرنسز ہو گئی۔۔“

منہ بنا کے کہتی۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ کشمالہ نے تاسف سے۔۔اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

"تم سے ڈرانے کو کہا تھا۔۔ڈرامے کرنے کو نہیں۔۔"

وہ لب بھینچے غرایا تھا۔۔۔ جبکہ ابرک پر سوچ نظروں سے ابرام کو دیکھ رہا تھا۔۔

"اب دور ہی رہو اس سے۔۔ کوئی ضرورت نہیں کچھ کرنے کی۔۔"

ابرام اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔۔۔ جبکہ ابرک کو ہنسی آئی تھی۔۔۔

"نفرت؟؟؟ کیا یہ نفرت ہے ابرام؟؟"

آوٹ آف آفس۔۔۔وہ اسے ابرام ہی بلاتا۔۔۔

ابرام اچھنبے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"آئی مین۔۔۔یہ سب اس لئے۔۔۔تا کہ تم خود کو یہ یقین دلا سکو کہ تم ماوی سے نفرت کرتے ہو؟؟"

ابرک کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔۔

"ہاں کرتا ہوں نفرت۔۔۔"

ابرام نے نظریں پھیرتے کہا۔۔

"نہیں ابرام۔۔۔یہ نفرت نہیں محبت ہے۔۔اور یہ سب اسی محبت میں جیلسی ہے۔۔۔"

ابرک نے اس کی تصحیح کی تھی۔۔جب ابرام جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔

"شٹ اپ ابرک۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔میں ماوی سے نفرت کرتا ہوں۔۔اور بے حد نفرت کرتا ہوں۔۔ تبھی تو۔۔۔ تبھی تو اسے چھوڑ دیا۔۔"

وہ کندھے اچکاتا۔۔وضاحت دینے لگا لیکن ابرک کو یہی لگا کہ اس کی زبان۔۔۔ اس کے دل کا ساتھ نہیں دے رہی۔۔۔

تبھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے۔۔۔اس کی پشت پہ آیا تھا۔۔۔

"تم گئے تھے ابرام۔۔ تم گئے تھے۔۔ پھر سے گئے تھے۔۔۔سب ٹھیک کرنے پھر سے گئے تھے۔۔اگر تم بھول گئے ہو تو میں یاد۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی۔۔۔ابرام دھاڑا تھا اور اس کی گردن دبوچ کے۔۔۔اسے دیوار سے پن کر دیا تھا۔۔۔

جبکہ آنکھوں میں سرخی تھی۔۔وحشت تھی۔۔۔

ابرک اس حالت میں بھی ہنس رہا تھا۔۔

"اپنے وجود میں چھپی محبت کو۔۔ نفرت کا نام دیتے ہو۔۔۔۔"

وہ پھر سے ہنسنے لگا۔۔۔

"ماوی سے نفرت۔۔۔"

وہ ہنس رہا تھا۔۔۔ ابرام نے اس کے منہ پہ زور سے۔۔۔ پنچ مارا تھا۔۔۔

"نفرت کرتا ہوں میں ماوی سے۔۔۔ ڈیم اٹ۔۔"

وہ چلایا تھا۔۔

"احرم کے ساتھ اسے دیکھ نہیں پا رہے ابرام۔۔۔اعتراف کر لو اس بات کا۔۔۔"

ابرک اپنی ناک سے نکلتے خون کو۔۔۔انگلی کی پور سے صاف کرتے کہا تھا۔۔

ابرام لب بھینچے۔۔اسے چھوڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

سامنے آئی ہر چیز کو ٹھوکر مارتا۔۔ابرام وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔جبکہ ابرک تاسف بھری نگاہوں سے۔۔۔اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ماوی صحیح کہتی ہے۔۔۔بزدل۔۔۔"

اس کی شرٹ کے بٹن بند کر کے۔۔ماوی نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

”بیڈ پہ چلیئے جناب۔۔“

احرم مسکرادیا۔۔۔نرمی سے اس کے بال سنوارتے وہ پوچھنے لگا۔۔

"تم نے اپنی میڈیسن لے لی؟؟"

"نہیں۔۔ابھی جا کے لیتی ہوں۔۔"

ماوی نرم نگاہوں سے احرم کو دیکھتی کہنے لگی۔۔۔کتنا خیال تھا احرم کو اسکا۔۔۔
وہ پر سکون سی مسکرا دی۔۔

"تمہیں اپنا بلکل خیال نہیں ہے ماوی۔۔کیئر نہیں کرتی اپنا تم۔۔"

احرم کی آواز میں ناراضگی کا عنصر نمایاں تھا۔۔جب ماوی نے اس کی گردن
میں۔۔اپنے دونوں بازو حائل کر دیے۔۔۔

"تم کرو ناں میری کیئر۔۔"

”میری کیئر تھوڑی ڈفرنٹ ہے۔۔سوچ لو مسز احرم۔۔“

اس کے انداز پہ۔۔ماوی کھلکھلا کے ہنس دی تھی۔۔۔

جبکہ احرم نے اس کی کمر پہ اپنے دونوں ہاتھ حائل کر کے۔۔اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پہ اپنی سانسیں چھوڑتا۔۔۔اس کی ناک سے اپنی ناک کو مس کرتے وہ بھی مسکرا دیا تھا۔۔

”ا مممم بہت ہنسی آرہی مسز۔۔“

سر جھٹک کے وہ مسکرادی تھی۔۔

”سنا ہے میں نے۔۔ کہ میری ہنسی بہت خوبصورت ہے۔۔“

”جانتا ہوں۔۔۔ تمہاری ہنسی بھی تمہاری طرح خوبصورت ہو گی ماوی۔۔۔“

احرم نرمی سے کہتا۔۔۔اس کے گال پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔

“اچھا جناب۔۔۔“

وہ پھر سے ہنسی تھی۔۔اور احرم بے چین سا۔۔۔ان لبوں پہ جھکا تھا۔۔

”یہ خوبصورت ہنسی پینے کی اجازت چاہتا ہوں۔۔۔“

اس کے لبوں پہ مدھم سرگوشی کرتا۔۔ وہ ان لبوں کو اپنے لبوں سے قید کرتا۔۔ ان لبوں کی ہنسی سے سیراب ہونے لگا۔۔ ماوی بھی اس کا ساتھ دیتی۔۔ اسے سکون کے لمحے بخش رہی تھی۔۔۔

جبکہ دروازے پہ کھڑا ابرام نوفل شاہ۔۔ انھیں خشمگین نگاہوں سے گھور رہا تھا ۔۔۔

وہ جو گزرتے ہوئے۔۔ ماوی کی کھلکھلاہٹ سن کے رکا تھا۔۔ اب یہ نظارہ دیکھ کے۔۔۔ جیسے اعصاب کی رگیں پھولنے لگی تھی۔۔۔

جیسے اس کے پورے وجود سے۔۔۔ جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔

'تم نفرت نہیں۔۔۔ محبت کرتے ہو ماوی سے ابرام نوفل شاہ۔۔۔'

'تم گئے تھے۔۔ تم دوبارہ سے گئے تھے۔۔۔ماوی کے پاس سب ٹھیک کرنے گئے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے وجود میں۔۔۔ وہ محبت آج بھی زندہ ہے ابرام۔۔۔ آج بھی وہ محبت سانس لے رہی ہے تمہارے وجود میں۔۔۔ تم اسے نفرت کا نام دے کے۔۔۔ نظریں نہیں پھیر سکتے۔۔۔'

ابرک کی باتیں اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔۔اور اس کا دل پل بھر کو چاہا ۔۔ کہ آگے بڑھ کے ماوی کو جھٹکے سے۔۔ احرم سے الگ کر دیں۔۔۔

اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی تھی اس نے۔۔۔لمبے ڈگ بھرتا۔۔ وہ اپنے کمرے کی طرف گیا تھا۔۔۔

کمرے کی ہر چیز تہس نہس کرتا۔۔۔وہ اب کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا۔۔۔گہری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔

'میں تم کو محبت کرتی ابرام۔۔۔بہت محبت کرتی ہے میں۔۔۔'

'اب ماوی کبھی محبت نہیں کرے گی۔۔۔ماوی کو تم سے محبت ہے۔۔۔'

اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔ماضی جیسے اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کے پہلے لمس پہ۔۔۔ماوی کا تڑپنا۔۔۔اسکے وجود کی ہر رعنائی پہ۔۔۔ابرام نوفل شاہ کا حق تھا۔۔۔۔اور اب وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔ماوی کے وجود پہ کسی اور کا لمس۔۔۔خواہ وہ اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کے۔۔۔وہ بیڈ پہ گر سا گیا۔۔۔

"اسٹاپ اٹ۔۔۔جسٹ اسٹاپ اٹ۔۔۔۔مت یاد آو مجھے۔۔۔نکل جاو میرے اس۔۔اس دماغ سے۔۔۔"

وہ چلایا تھا۔۔۔اپنی کنپٹی پہ زور زور سے۔۔۔اپنے ہاتھ سے مارتا وہ چلایا تھا۔۔۔

لیکن اب وہ خود کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا۔۔۔خود اپنے وجود کے سامنے ہی۔۔۔وہ مغرور اور سرد شخص بے بس سا ہو رہا تھا۔۔۔

خود یہاں ہوتے ہوئے بھی۔۔۔اس کی تمام تر حسیات۔۔۔اس دوسرے کمرے میں تھی۔۔۔

جہاں وہ کچھ دیر پہلے ماوی کو۔۔دوسرے شخص کی بانہوں میں پر سکون سی۔۔۔
دیکھ آیا تھا۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔"

جھٹکے سے۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔۔وہ کمرے سے نکلا تھا۔۔۔لمبے ڈگ
بھرتا وہ اس کمرے کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند تھا اب۔۔۔دل چاہا۔۔لات مار کے دروازہ کھول دے یا توڑ
دے۔۔۔

لیکن اپنے ہاتھ کی مٹھی بھینچ کے۔۔۔اس نے زور سے دیوار پہ ماری تھی۔۔۔
اپنی چیخ کا گلا گھونٹتا وہ سر جھٹک کے نیچے جانے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

جب اس کی نظر سیڑھیوں سے اوپر آتی ماوی پہ پڑی۔۔۔

ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا وہ۔۔۔ماوی ناگواری سے۔۔۔اسے دیکھتی آگے بڑھنے کو تھی۔۔۔جب ابرام اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"راستہ دو۔۔۔"

ماوی ناگواری سے کہتی۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔۔جبکہ ابرام لب بھینچے۔۔۔اسے گھور رہا تھا۔۔۔

وہ تھوڑا سائیڈ پہ ہو کے گزرنا چاہ رہی تھی۔۔۔جب ابرام پھر سے سامنے آیا۔۔۔

"کون سی موت پڑ گئی ہے تمہیں ابرام۔۔۔سامنے سے ہٹو۔۔۔"

وہ آہستہ آواز میں غرائی تھی۔۔۔

"احرم کے قریب بھی گئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

ابرام بے تاثر لہجے میں کہتا۔۔۔اس کی حیران آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پاگل۔۔۔بزدل۔۔۔دماغی مریض۔۔"

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ آگے بڑھنے کو تھی۔۔۔جب ابرام نے اسے بازو سے جکڑ کے۔۔پھر سے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔

"پوری رات یہاں کھڑا رہوں گا۔۔اور تمہیں بھی کھڑا رکھوں گا۔۔۔میں اپنی ضد پہ آیا تو تمہیں اس روم میں جانے بھی نہیں دوں گا۔۔۔"

"وہاٹ دا۔۔۔"

ماوی کچھ کہتے کہتے اپنے لب بھینچ گئی۔۔ جھٹکے سے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے چھڑا کے۔۔وہ کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام بے بسی سے کھڑا۔۔اس کی پشت دیکھتا رہا۔۔

وہ کمرے میں چلی بھی گئی۔۔۔دروازہ بند بھی ہو گیا۔۔ جبکہ ابرام کو اپنا پورا وجود آگ میں راکھ ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

یہ رات اب اس کے لئے قیامت کی رات تھی۔۔۔جو کانٹوں پہ گزرنی تھی۔۔۔ اپنے تنے اعصاب کو نرم کرنے کی کوشش کرتا۔۔وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا تھا۔۔۔

باہر کھلی فضا میں۔۔۔سانس لینا چاہتا تھا وہ۔۔ورنہ اس وقت۔۔۔اسے اپنے پورے وجود میں سانپ لوٹتے محسوس ہو رہے تھے اسے۔۔۔

”سب اپنے لئے جو لینا چاہے۔۔لے سکتا ہے۔۔“

بیگ سے پیسے نکال نکال کے۔۔۔ شین اس بستی کے مکینوں کے بیچ تقسیم کر رہی تھی۔۔۔

یہ وہی بیگ تھا جو جمیلے کی الماری سے ملا تھا۔۔جو سیٹھ حشمت اسے دے کے گیا تھا۔۔۔

سب کے چہروں پہ ہنسی اور سکون تھا۔۔۔دجال سے جو انہیں نجات مل گئی تھی۔۔۔ لیکن شاید یہ سکون بھی کچھ دیر کے لیے تھا۔۔۔

جب بستی کے قریب جھٹکے سے گاڑی رکی۔۔۔۔ سیٹھ حشمت۔۔۔انور اور اس کے آدمی لمبے ڈگ بھرتے ان کی طرف آنے لگے۔۔

”شین یہ۔۔۔“

ایک عورت اس کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ وہ اسے تسلی دیتی۔۔۔
لب بھینچے انھیں اپنے نزدیک آتا دیکھ رہ تھی۔۔۔

جبکہ قریب آتے ہی۔۔۔ان میں سے ایک نے۔۔۔زور سے ٹھوکر مار کے۔۔
وہاں رکھی ٹوٹی ہوئی ٹیبل نیچے گرادی تھی۔۔۔

”اے ے ے ے ۔۔۔“

شین آگے بڑھ کے چیخی تھی۔۔جب حشمت نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کے۔۔۔
اسے پھر سے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔

”میرا مال کس خوشی میں بانٹا جارہا ہے مال غنیمت سمجھ کے۔۔۔؟؟“

اس کی اواز بے حد سرد تھی۔۔

"جس طرح سے تو اپنے اڈے سے۔۔ بستی کے بچوں کو بانٹ رہا ہے۔۔"

شین نے بھی نڈر انداز میں جواب دیا تھا۔۔

"میں جمیلے نہیں ہوں۔۔۔ تو بہتر ہے کہ تو چپ رہ۔۔۔ ویسے تو بھی کچھ کم خوبصورت نہیں۔۔ بس یہ سیاہ داغ ہی تو ہے۔۔۔"

اسے للچائی نظروں سے دیکھتا۔۔۔ حشمت کہہ رہا تھا۔۔۔ جب شین نے زور سے اسے دھکا دے کے پیچھے کیا تھا۔۔۔

"پنچ اوقات۔۔۔"

وہ غرائی تھی۔۔۔ جبکہ حشمت قہقہہ لگانے لگا۔۔۔تب شین انور کو دیکھنے لگی ۔۔۔

”اس بستی کے اپنوں میں ہی کھوٹ ہے۔۔۔“

انور نظریں چرا کے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔ شین کے پیچھے کھڑے لوگ۔۔۔ اس کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔۔ جن میں۔۔۔ مرد۔۔۔ عورتیں اور بچے تھے۔۔

”یہ ہماری بستی ہے۔۔۔ چلے جاو یہاں سے۔۔“

”اچھا۔۔۔؟؟“

حشمت نے تمسخر اڑاتی نظروں سے۔۔۔اس کمزور آدمی کو دیکھا تھا۔۔

”میرا مال جمع کرو یہاں سب۔۔۔ایک ایک کر کے۔۔ورنہ میں جمع کرنے پہ آیا تو بہت بڑا ہو گا۔۔۔چل“

اس کی آواز میں دہشت تھی۔۔۔جبکہ وہ سب ایکدوسرے کو دیکھنے لگے۔۔جبکہ شین اب بھی حشمت سے نظریں ملائے کھڑی تھی۔۔۔

”اڈے سے ہمارے لوگ بھی ادھر لا۔۔۔“

حشمت سراہتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

”کمال کی لڑکی ہے تو۔۔۔تجھے لے چلوں اڈے پہ۔۔ان کی مائی بن کے رہنا۔۔۔“

پھر اپنے آدمیوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔اور وہ سب ایک ہی اشارے پہ آگے بڑھے تھے۔۔۔

"میرا سارا مال جمع کر کے یہاں لاو۔۔۔نہ ملے تو جھونپڑیاں توڑ کے پھینک دو۔۔"

شین کی آنکھوں میں دیکھتا وہ دانت پیستے کہہ رہا تھا۔۔۔

"اے ے ے ے ے ے ے ے"

شین چیختی اس کا کالر دبوچنا چاہ رہی تھی۔۔۔جب حشمت نے اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑے تھے۔۔

”کہا تھا ناں کہ میں جمیلے نہیں ہوں۔۔۔میں حشمت ہوں۔۔۔سیٹھ حشمت راو۔۔“

اسے جھٹکے سے پیچھے پھینکتا۔۔۔وہ اس بستی میں ہونے والی اودھم بھیڑ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

بستی والوں سے۔۔۔پیسے چھینے جا رہے تھے۔۔انھیں مارا جا رہا تھا۔۔
جھونپڑیاں زمین بوس ہو رہی تھی۔۔۔سب ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔۔۔
جیسے قیامت سی آگئی ہو۔۔۔اور سب خود کو چھپانے میں لگے ہوئے ہو۔۔

شین بھیگی آنکھوں سے۔۔۔اس بستی کو اجڑتا دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اپنی بستی والوں کے لئے۔۔کچھ بھی کرنے کے لائق نہ تھی۔۔۔

کوئی قانون۔۔۔ کوئی پولیس۔۔ کوئی حکمران۔۔۔ان کا ساتھ بھی نہیں دیتا۔۔
وہ شکایت کس کے پاس لے کے جائے؟؟؟ایک بھکاری کی کون سنتا ہے؟؟؟
اسے بدبو کا ڈھیر کہہ کے۔۔۔ باہر پھینک دیا جاتا۔۔۔قریب آنے نہیں دیا جاتا
۔۔

ٹانگیں بے جان ہو رہی تھی۔۔۔ کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا۔۔ تبھی وہیں بیٹھ کے
۔۔وہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے کوئی ڈرامہ چل رہا ہو۔۔۔

”میں اور احرم آج ساتھ میں ناشتہ کرے گیں۔۔۔“

اس سے پہلے ماوی ڈائننگ ٹیبل پہ۔۔احرم کے قریب بیٹھتی۔۔۔جب ابرام اس کی سیٹ پہ جا کے براجمان ہوا تھا۔۔۔

ماوی نے گھور کے۔۔۔لب بھینچے اس کی کاروائی کو دیکھا تھا۔۔۔

”جب سے تمہاری مسز آئی ہے۔۔تم تو مجھے بھول ہی گئے ہو احرم۔۔۔“

اب کے لہجے میں ناراضگی سموئے۔۔۔وہ اپنے بھائی سے کہہ رہا تھا۔۔جبکہ نظریں ماوی پہ تھی۔۔۔

جو اسے لب بھینچے دیکھتی۔۔۔دوسری کرسی پہ بیٹھ چکی تھی۔۔

"ارے نہیں ابرام۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میں اپنے بھائی کو کیوں بھول جاؤں۔۔۔"

ابرام اپنے اور احرم کے لئے ناشتہ بنانے لگا۔۔۔جبکہ ماوی اس کی اس حرکت پہ تاؤ پیچ کھاتی۔۔۔بظاہر سکون سے بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔

"تم ناشتہ نہیں کر رہی ماوی؟؟؟"

ابرام اب کے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ساتھ ساتھ ناشتہ اس کی طرف بھی رکھنے لگا۔۔

"مہمان نہیں ہوں میں۔۔۔"

اسے جتاتی نظروں سے دیکھتی۔۔۔اپنی بات کہہ کے۔۔۔وہ اب احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جبکہ ابرام زیر لب مسکرانے لگا۔۔۔

"ماوی ٹھیک سے ناشتہ کرو۔۔ تم نے میڈیسن بھی لینا ہے۔۔"

احرم نرمی سے کہنے لگا۔۔

"کیسی میڈیسن؟؟"

ابرام اچھنبے سے۔۔۔ماوی کو دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔

"ایکچوئیلی کافی ٹائم سے ماوی۔۔۔۔"

احرم بتانے لگا تھا۔۔ جب ماوی نے تیزی سے ۔۔اس کی بات کاٹ دی۔۔

''سر میں پین ہے۔۔۔''

احرم بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔ کہ وہ بتانا نہیں چاہ رہی۔۔۔ابرام اب بھی ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نظریں چراتی۔۔اپنا ناشتہ رکھنے لگی۔۔

پلکوں کی لرزش سے۔۔ابرام جان چکا تھا کہ ماوی کچھ چھپا رہی ہے اس سے۔۔۔ لیکن کیا؟؟

تبھی جب وہ کچن میں گئی تو ابرام بھی کچن میں اس کے سر پہنچا تھا۔۔۔

''کیا چھپا رہی ہو مجھ سے؟؟''

ماوی چونک کے پیچھے مڑی تھی۔۔۔ جبکہ وہ ماوی کے بلکل سامنے کھڑا۔۔اس کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ایکسکیوز می؟؟"

ماوی کا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔

" you are excused... "

ابرام کی بات پہ۔۔ماوی خاموشی سے۔۔سائیڈ سے ہو کے آگے بڑھنا چاہ رہی تھی۔۔جب وہ پھر سے سامنے آگیا۔۔

"افففففف۔۔۔"

ماوی نے لب بھینچے اسے دیکھا تھا۔۔

''کیا چھپا رہی ہو مجھ سے ؟؟''

وہی سوال۔۔

''میرے اور تمہارے بیچ۔۔ایسا کون سا رشتہ باقی ہے ابرام۔۔جو میں تم سے کچھ چھپاؤں گی ؟؟''

ماوی نے زچ ہوتے کہا۔۔ جبکہ ابرام زیر لب مسکرایا تھا۔۔

''وہی رشتہ باقی ہے۔۔ جس کے لئے تم یہاں ہو۔۔''

''میں احرم کی بیوی ہوں۔۔ تبھی یہاں ہوں۔۔۔''

ابرام کی آنکھوں میں دیکھتی۔۔۔اس نے اپنی بات کی تھی۔۔

"میرے قریب رہنے کے لئے تم یہاں ہوماوی۔۔"

ابرام اسے جتاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ماوی کچھ دیر اسے مسکراتی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

"یو آر رائٹ۔۔۔۔ تمہیں برباد کرنے کے لئے تمہارے قریب ہوں۔۔۔ بزدل انسان۔"

ابرام کی آنکھوں میں غصہ چھلک آیا تھا۔۔۔

"بار بار بزدل کہنے سے کیا مراد ہے تمہاری؟؟"

”عورت کو نوچ کے۔۔۔اسے پھینک دینا مردانگی نہیں۔۔۔ بزدلی ہوتی ہے ۔۔۔“

”تو تم آج بھی نہیں بھولی۔۔۔مجھے“

اب کے وہ مسکراتی آنکھوں سے ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ سوچ کے۔۔۔کہ ماوی کو وہ لاجواب کر چکا ہے۔۔

ماوی اپنی کنپٹی۔۔۔شہادت کی انگلی سے سہلاتی مسکرائی تھی۔۔۔

”ہممممم تبھی تمہارے بھائی کے بے حد قریب رہنے لگی ہوں۔۔۔بے حد قریب۔۔۔“

ابرام نے سلگتی نظروں سے۔۔۔اسے لب بھینچے دیکھا تھا۔۔

”ماوی۔۔۔۔“

احرم کی اواز پہ۔۔وہ متوجہ ہوئی تھی

اوراس کے سائیڈ سے ہوتی کچن سے جانے لگی۔۔جبکہ ابرام نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔

مرد کے لئے کڑا وقت یہی ہوتا۔۔جب اس عورت کو۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے دوسرے شخص کے قریب دیکھے۔۔۔جواس کی محبت۔۔۔بیوی رہی ہو ۔۔۔اورابرام کے لئے۔۔۔اب یہ کڑا وقت بنتا جارہا تھا۔۔

”اے۔۔۔اے پکڑ اسے۔۔۔“

انس ان دو لڑکوں سے نظر بچا کے بھاگ نکلا تھا۔۔۔آج اس کے ہاتھ اچھا خاصا مال لگا تھا۔۔۔ایک کی جیب سے اس کا والٹ۔۔۔جبکہ دوسرے کی جیب سے اس کا موبائل چوری کر کے۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگ نکلا تھا۔۔۔کیونکہ وہ دونوں لڑکے بھی اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

”چور ہے وہ۔۔جانے مت دو کوئی اسے۔۔۔چور۔۔۔بھکاری“

وہ لڑکا پھر سے چلایا تھا۔۔۔لیکن انس تیزی سے بھاگتے ہوئے۔۔۔کسی کے ہاتھ نہیں لگ پایا تھا۔۔۔کہ اچانک سے گاڑی سے نکلتی سمیرا سے۔۔۔وہ بری طرح ٹکرایا تھا۔۔۔

ایک پل کو وہ ٹھٹھکا تھا۔۔۔ سمیرا ابھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔یہ ۔۔۔یہ تو اس کے سامنے کھڑا ہے۔۔۔ان کی نظر انس کے کٹے کان کی طرف گیا۔۔۔اپنے لرزتے ہاتھ کو۔۔۔انہوں نے انس کے چہرے کی طرف بڑھانا چاہا۔۔۔

”ا۔۔۔۔نس۔۔“

ان کے لب ہلے تھے۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل آوازوں پہ۔۔انس چونکا اور پھر سے بھاگنے لگا۔۔۔

”چور۔۔۔چور پکڑو۔۔“

سمیرا نے دہلتے دل کے ساتھ ان الفاظ کو سنا تھا۔۔۔کلیجہ جیسے پھٹنے کو تھا۔۔۔وہ جو کچھ دیر پہلے حیرت سے گنگ ہوئی تھی۔۔۔انس کو اپنے سامنے زندہ دیکھ کے۔۔۔انھیں جیسے اپنا خیال ہی لگا تھا۔۔۔

'مر گیا ہے تیرا بیٹا۔۔۔چلی جا دماغ کی دہی مت بنا۔۔چل نکل۔۔۔'

اسے جمیلے کے کہے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔

وہ تو اس کے نام کا فاتحہ بھی پڑھ چکی تھی۔۔۔اس کے نام پہ خیرات بھی بانٹی تھی۔۔۔

اور اب۔۔۔۔

"انس۔۔۔ز۔۔۔زندہ۔۔۔"

وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔ تیزی سے مڑی تھی۔۔

"انس۔۔۔انس رکو۔۔۔"

لیکن اس بھیڑ بھاڑ میں انس کہاں سن پاتا۔۔ سن بھی لیتا تو وہ کہاں رکتا۔۔۔

تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھ کے۔۔۔انہوں نے گاڑی کا رخ اسی طرف موڑا تھا۔۔ جہاں سے ابھی انس اور وہ لوگ گئے تھے۔۔

"وہ۔۔۔وہ انس تھا۔۔ ہمارا انس۔۔ ہمارا بیٹا زندہ ہے۔۔۔وہ زندہ ہے۔۔"

سمیرا۔۔انعام کے کندھے پہ سر رکھے رو رہی تھی۔۔جبکہ انعام نے انھیں اپنے بازو کے گھیرے میں لیا تھا۔۔

"ہششش۔۔شاید کسی اور کو دیکھ لیا ہو۔۔شاید کوئی اور۔۔ہمارا بیٹا تو۔۔۔"

سمیرا نے ان کے لبوں پہ۔۔تیزی سے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔

"کچھ مت بولے انعام پلیز۔۔کچھ مت بولے۔۔۔وہ ہمارا انس ہی تھا۔۔ہمارا بیٹا۔۔۔میں۔۔میں ماں ہوں۔۔میں کیسے اسے پہچاننے میں چوک سکتی ہوں۔۔۔کیسے میں نے اسے جانے دیا۔۔کیوں نہ روکا میں نے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔اور پھر انعام کے دونوں ہاتھ تھام لیے انہوں نے۔۔

"مجھے میرا بیٹا واپس لا دے۔۔وہ اسی شہر میں ہے۔۔اسے ڈھونڈ دیں۔۔۔پلیز کچھ بھی کر کے۔۔میرے بیٹے کو ڈھونڈ دیں۔"

انعام نے انھیں خود سے لگایا تھا۔۔۔

"مل جائے گا ہمارا انس۔۔۔ہم ڈھونڈ لیں گے اسے۔۔بس چپ۔۔"

درد کے سائے ان کے چہرے پہ بھی پھیلے تھے۔۔۔اولاد کھونے کا درد بہت ہولناک ہوتا ہے۔۔۔کہ نہ اس کے زندہ ہونے کی خبر ہو نہ اسکے مردہ ہونے کی ۔۔۔یہ درد کئی سالوں سے۔۔وہ دونوں سہتے آ رہے تھے۔۔۔

آفس کے لئے تیار ہو کے۔۔وہ نیچے آیا۔۔تو نظر بے ساختہ اس کمرے کی طرف اٹھی۔۔۔

دل بے ساختہ یکبارگی دھڑکا تھا۔۔۔وہ بھائی تھا اس کا۔۔اور ماوی بیوی۔۔۔

بیوی؟؟؟اس خیال سے دل ڈوبنے لگا تھا۔۔

وہ ماوی کو چھوتا ہے۔۔۔وہ ماوی کے اس کی سانسوں جتنا قریب ہے۔۔۔

'تم میں بوند بوند اتر کے ایسے لگتا ہے ماوی۔۔۔ جیسے میں قطرہ قطرہ سیر اب ہو رہا ہوں۔۔۔'

اسے اپنی آواز سنائی دی تھی۔۔۔ماضی کی یادوں میں سے۔۔ایک خوبصورت یاد ۔۔۔

وہ معصوم سا چہرہ۔۔ جس پہ دھیمی مسکان سجائے۔۔وہ پلکیں جھکا گئی تھی۔۔۔

'تمہارے وجود کی خوشبو۔۔۔ میرے حواسوں پہ ایسے چھائی ہے ماوی۔۔۔ کہ '

'تم ایسا مت بولا کرو ابرام۔۔ میں شرماتی ہے۔۔'

ماوی کی معصوم سی آواز۔۔۔اور وہ ٹون۔۔۔

سر جھٹک کے۔۔وہ پھر سے اس دروازے کو دیکھنے لگا۔۔دل نے شدت سے خواہش کی۔۔۔اسے دیکھنے کی۔۔۔

لیکن خود کو تنبیہ کرتا۔۔وہ ڈائننگ ہال کی طرف مڑا تھا۔۔۔لیکن!!!!

بے بسی سے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔اور پھر قدم اسی طرف اٹھنے لگے۔۔۔

دروازہ کھولنے پہ۔۔کھلتا چلا گیا۔۔۔اور ماوی۔۔۔وہ آنکھیں موندے بیڈ پہ سو رہی تھی۔۔۔۔

پورے کمرے پہ نظر دوڑائی۔۔۔واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔وہ مضبوط قدم رکھتا بیڈ تک گیا تھا۔۔۔

اس کا وہی خاص انداز۔۔۔اپنے بالوں کو سائیڈ تکیے پہ پھیلائے۔۔۔ایک بازو کان کے قریب کیے۔۔۔وہ سوتے ہوئے اس وقت بے حد معصوم لگ رہی تھی۔۔

وہ ماوی تو کہیں سے لگ نہیں رہی تھی۔۔جو اس کے مقابل کھڑی ہو کے۔۔۔ اسے چیلنج کرتی ہے۔۔۔

زیر لب مسکراتا۔۔۔وہیں بیڈ پہ بیٹھ کے۔۔وہ ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

'میں خود نہاتی ہے تم جاو ابرام۔۔'

آوازوں نے پھر سے دستک دی تھی۔۔

‘میں ہیلپ کر دیتا ہوں یار۔۔’

‘نہیں۔۔۔نہیں میں خود نہاتی ہے۔۔میں تم سے شرماتی ہے جاو‘

‘اوکم آن ماوی۔۔۔شوہر ہوں میں تمہارا۔۔’

۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کے۔۔اس کے لمبے بالوں کی لٹوں کو۔۔۔انگلی کی پور سے چھونے کی گستاخی کی گئی تھی۔۔

ماوی تھوڑا کسمسائی تھی۔۔۔ ہلکی مسکان کے ساتھ۔۔۔ کسی احساس کے تحت اس نے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

ابرام بے حد محویت سے۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔انہی دنوں کے جیسا ابرام۔۔۔

اپنا اپنا سا۔۔۔ نیند بھری بوجھل آنکھوں سے۔۔۔اسے دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔بوجھل آنکھوں میں جیسے ابرام کو حفظ کر رہی تھی۔۔۔

اور بلکل اچانک وہ چونکی تھی۔۔۔اس کے مسکراتے لب سکڑ گئے تھے۔۔ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے۔۔۔اس کے سینے پہ مار کے۔۔۔زور سے اسے خود سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

”میرے بیڈ پہ کیا غلطی کر رہے ہو تم بد تمیز انسان۔۔۔احرم۔۔۔احرم کہاں ہے؟؟“

کچھ دیر پہلے کی خفت۔۔۔مٹائی ہی نہیں جا رہی تھی اس سے۔۔۔

ابرام لب بھینچے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

”احرم کی بہت فکر ہے تمہیں۔۔۔“

لہجہ عجیب ہی تھا۔۔۔

اس کی آواز بے حد سرد تھی۔۔۔

"دفع ہو جاو یہاں سے۔۔۔"

اسے تیز نظروں سے گھورتی۔۔وہ دھیمے لہجے میں غرائی تھی۔۔۔

ابرام نے جھک کے۔۔۔اس کا منہ دبوچا تھا۔۔کچھ دیر پہلے کے احساسات جیسے اب زائل ہو رہے تھے۔۔۔

"کہا تھا کہ احرم سے دور رہو۔۔دور رہو۔۔۔ سمجھ نہیں آتی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں۔۔۔اپنی سرد آنکھیں گاڑے وہ بھی غرایا۔۔۔

اس سے پہلے ماوی کچھ کہتی۔۔۔احرم کی آواز پہ وہ چونکی تھی۔۔

"ماوی میری شیو بنادو گی پلیز۔۔"

وہ ابرام کو دھکا دیتی۔۔۔بیڈ سے اتری تھی۔۔۔جب ابرام نے اس کی کلائی دبوچی۔۔۔

ماوی خود کا ہاتھ چھڑانے کی جتن کرتی مڑی تھی۔۔۔

"ماوی؟؟یہیں ہو؟؟"

احرم کی آواز سن کے۔۔وہ اس سے پہلے جواب دیتی۔۔ابرام نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے۔۔۔اس کا یہ راستہ بھی روک دیا۔۔۔

"نہیں جاوگی ماوی۔۔۔نہیں جاوگی"

اس کے کان کے پاس سرد سر گوشی کرتا۔۔ابرام اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔جو غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔؟؟"

پھر سے احرم کی آواز آئی تھی۔۔۔جب ابرام مسکرایا تھا۔۔

"ارے احرم کیا ہوا۔۔ماوی تو نہیں ہے یہاں۔۔۔مجھے بتاو کوئی کام تھا۔۔"

ماوی کو تنبیہی نگاہوں سے دیکھتا۔۔وہ اب واشروم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی غصے سے اس کی پشت دیکھ رہی تھی۔۔۔

"شیو بنانے میں ہیلپ کردو گیں۔۔۔؟؟"

احرم کی آواز آرہی تھی۔۔ جبکہ وہ مسکراتا۔۔اس کے پاس گیا تھا۔۔

"اف کورس میرے بھائی۔۔۔"

ماوی کچھ دیر کھڑی۔۔۔ واشروم سے آتی دونوں بھائیوں کی آوازیں اور ہنسی کو سنتی رہی۔۔اور پھر سر جھٹکا تھا۔۔۔

"اب کون سی نئی چال ہے تمہاری یہ ابرام۔۔۔اب کیا کرنے لگے ہو تم۔۔۔"

دانت پیستی۔۔۔ وہ خود سے کہتی اب اپنی کلائی کو دیکھنے لگی۔۔۔ جہاں ابرام کی انگلیوں کے نشان بن چکے تھے۔۔۔

فاقہ زدہ چہرے۔۔۔اندر کو دھنسی سیاہ آنکھیں۔۔۔دھوپ کی تمازت سے جھلستے بدن۔۔۔بھوک سے بے حال ان کے وجود۔۔۔

وہ سب بیٹھے ایکدوسرے کے چہروں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ان کا سب لے گیا تھا سیٹھ حشمت۔۔۔

ان کی جھونپڑیوں کو گرا چکا تھا۔۔اور اب بھوک کے بے حال ان جسموں میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنی جھونپڑیوں کو سدھار لیتے۔۔یا بھیک مانگنے اپنی راہ پہ چل پڑتے۔۔۔

"فرعون سے بچ نکلے تو دجال کی آغوش میں پھنس گئے۔۔۔"

"اللہ پوچھے گا اس دجال کو۔۔ہم سے سب چھین کے لے گئے۔۔اب ہمارا کیا بنے گا۔۔"

شین بیٹھی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو کچھ نہ کچھ کہہ کے۔۔خود کے لئے افسوس کا اظہار کر رہے تھے۔۔

"آزادی تو چھین کے نہیں گئے ناں ہماری۔۔۔"

سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"اٹھو اور جا کے اپنے کام دھندے پہ لگا۔۔۔بھکاری ہو تم سب۔۔۔بھیک مانگتے ہو۔۔تو اٹھو جا کے بھیک مانگو اور اپنا۔۔۔اپنے بچوں کا پیٹ بھرو۔۔۔۔بنے بنائے کھانے کی دیگیں نہیں بانٹنے آرہا کوئی یہاں۔۔۔اٹھو۔۔"

شین کہتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ان سب کے چہروں پہ تحریر مایوسی۔۔اسے غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

تبھی اپنا تھیلہ۔۔۔اپنے کندھے پہ منتقل کر کے۔۔وہ تھکے تھکے قدم اٹھاتی۔۔۔اس بستی سی نکل رہی تھی۔۔

باقی سب اسے جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

کہ امیروں کا مقابلہ وہ غریب۔۔۔ نیچ ذات کے لوگ نہ کبھی کر سکے ہیں۔۔نہ کبھی کر پائے گیں۔۔۔

"اس کا تو میں ابھی پتہ کرتی ہوں۔۔اب کون سی نئی چال ہے اس کی۔۔احرم ٹھیک کہتا ہے کمینہ۔۔"

دانت پیستی۔۔وہ ابرام کے کمرے میں کھڑی تھی۔۔۔آج وہ پہلی بار اس کے بیڈروم میں آئی تھی۔۔۔

پہلے تو بنا پلکیں جھپکائے۔۔اس کے روم کو دیکھتی رہی۔۔اور پھر یاد آنے پہ۔۔ کہ وہ کس لئے یہاں آئی ہے۔۔۔

لب بھینچ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔اس کے دراز چیک کرنے لگی۔۔۔

ڈریسنگ روم میں جا کے۔۔وہ ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی۔۔۔اس کے سلیقے کی وہ پہلے سے۔۔۔شیدائی تھی۔۔اور اب غصے سے۔۔پورے ڈریسنگ روم کو گھورتی۔۔وہ اپنے مطلب کی چیز ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

"دل کرتا ہے پورا ڈریسنگ روم۔۔۔برباد کر دوں اس کا۔۔۔"

دانت پیستی۔۔۔اپنے سوچ پہ عمل بھی کر لیتی۔۔۔

جب اچانک آہٹ پہ وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔نظریں گھما کے ڈریسنگ روم کے کھلے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ایک سایہ سا نظر آیا۔۔۔

"ابرام۔۔۔شٹ۔۔۔اففف شٹ شٹ۔۔۔کیا کروں۔۔۔"

آہٹ قریب محسوس ہوئی تو تیزی سے۔۔وہ وارڈروب میں بیٹھ گئی۔۔۔

ابرام وہی دراز میں سے۔۔اپنی فائل ڈھونڈنے لگا۔۔۔اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ ماوی اس کے ڈریسنگ روم کو شرف دیدار بخش چکی ہے۔۔

ماوی جو چپکے سے۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔جب اچانک اس کے موبائل پہ کال آنے لگی۔۔۔

وائبریشن کی آواز پہ۔۔۔باہر کی طرف اٹھتے قدم روک کے۔۔ابرام ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

"افففف۔۔"

تیزی سے کال کاٹتی۔۔۔وہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔جب پھر سے موبائل وائبریٹ ہوا تھا۔۔۔

اور ابرام اسی وارڈروب کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اور کھولنے پہ۔۔سامنے ماوی کو بیٹھا دیکھ کے۔۔وہ چونکا تھا۔۔

"تم؟؟؟"

جبکہ ماوی آنکھیں گھماتی۔۔۔ نظریں پھیر گئی۔۔

"پوچھ سکتا ہوں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟"

ابرام ابرو اچکائے اسے دیکھنے لگا۔۔جبکہ وہ کندھے اچکا گئی۔۔

”تمہارے کپڑوں کو آگ لگانے آئی تھی۔۔“

اس سے پہلے ابرام کچھ کہتا۔۔۔ماوی تیزی سے اٹھ کے وارڈروب سے باہر آنے لگی۔۔

”ہٹو سامنے سے۔۔۔“

” if ...

چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔۔

Had a face ... “

سنجیدگی سے اپنی بات کہتا۔۔وہ اب ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"شوخا پن۔۔

On its peak ... "

کہتی وہ موبائل کان سے لگائے۔۔۔آگے بڑھی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔

ہاں میں آرہی ہوں۔۔۔"

ابرام جو اس کے پیچھے پیچھے ہی آرہا تھا۔۔۔ پینٹ پاکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالے ۔۔وہ ماوی کو ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماوی لب بھینچے آگے بڑھی تھی۔۔

"ویسے بتایا نہیں۔۔۔ میرے روم کو شرف کیوں بخشا گیا صبح صبح۔۔؟؟"

اس کے سوال پہ۔۔ماوی کے قدم رکے تھے۔۔۔

"ایٹم بم فکس کیا ہے وہی کہیں۔۔۔"

بنا مڑے اپنی بات کہتی۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام کی زیرک آنکھوں نے۔۔اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔اس کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔

”میں وہ کھلونا چاہتی ہے اب۔۔“

چھوٹی سی۔۔۔ معصوم سنہری آنکھوں سے۔۔اپنے باپ کو دیکھتی۔۔۔وہ کھلونا چاہ رہی تھی۔۔

جسے لینے کی اجازت صرف امیروں کے بچوں ہے۔۔ان جیسے لوگوں کے لئے نہیں۔۔۔جو ایک وقت کی روٹی کے لئے۔۔۔ہاتھ پھیلا کے بھیک مانگتے ہیں۔۔

کبھی دھتکار کی مار کھاتے ہیں۔۔۔تو کبھی گالی سنتے ہیں۔۔۔

اور ملتا وہی ہے۔۔۔جو وہ اونچے طبقے کے لوگ چاہتے ہیں۔۔۔

اس کمزور۔۔۔ناتواں شخص نے ایک نظر اس اونچی دوکان کو دیکھا تھا۔۔اور پھر اس معصوم انکھوں والی بچی کو۔۔

گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی تھی اور جب بولا تو آواز کانپ رہی تھی۔۔

”بیٹا۔۔۔ تیرے ابے کے پاس اتنے پاس نہیں ہے۔۔“

دل میں ڈر سا تھا۔۔بچی ہے۔۔نا سمجھ ہے۔۔ کہیں ضد نہ کرنے لگ جائے۔۔۔ لیکن بر عکس اس بچی نے اپنا ننھا سا ہاتھ۔۔۔اس شخص کے چہرے کی طرف بڑھایا تھا۔۔نرمی سے اس کے گال سہلائے تھے۔۔۔

”کوئی بات نہیں۔۔ چلیں ابا۔۔۔“

۔۔۔۔۔۔۔

”مما۔۔“

شاپنگ کرتے ہوئے۔۔ علی نے اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے۔۔اسے آواز دی تھی ۔۔

وہ چونکی تھی۔۔ماضی کے سوچوں نے۔۔۔جو اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔ تبھی نارمل ہونے میں اسے ٹائم لگا تھا۔۔

وہ کھلونا جو کبھی اس کا پسندیدہ تھا۔۔۔آج بھی اپنے سامنے دیکھ کے۔دل بے اختیار ڈوب کے ابھرا تھا۔۔

"جی مما کی جان؟؟"

وہ تیزی سے علی کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ وہ منہ بسور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔اور وہ پھر سے علی کے لیے شرٹ دیکھنے لگی۔۔۔

"مم۔۔۔"

علی اکثر تنگ کرنے کے لئے۔۔۔اسے ایسے ہی آواز دیتا۔۔ تبھی ماوی نے مصروف سے انداز میں ہنکارا ابھرا تھا۔۔

"ہمممم؟؟"

"میرے پاپا کہاں ہے؟؟"

اس کے سوال پہ۔۔ماوی شرٹ چھوڑ کے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔یہ کیسا سوال تھا اب۔۔

"ایسا سوال کیوں؟؟"

”دیکھئیے ناں۔۔وہ لڑکی اپنے پاپا اور مما دونوں کے ساتھ آئی ہے۔۔میں بھی اپنے پاپا اور مما دونوں کے ساتھ آنا چاہتا ہوں۔۔“

وہ منہ بسور کے کہنے لگا۔۔ماوی اس کا انداز دیکھ کے۔۔۔پیار سے مسکرا دی تھی۔۔

”اچھا۔۔۔ ہمم آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔ چلیں؟؟“

علی اب بھی اداس آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

“کیا میرے پاپا اس لئے نہیں آتے کہ وہ مر گئے ہیں۔۔۔”

”اللہ نہ کرے علی۔۔“

دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا تھا۔۔وہ کیسے اس ہرجائی کی موت کا سوچ سکتی ہے۔۔ جتنے بھی دکھ جھیلے ہو اس نے۔۔۔اس ہرجائی کی وجہ سے۔۔۔یہ تو اس کا نصیب تھا۔۔لیکن اگر وہ نہ رہا۔۔۔اگر وہ مر گیا۔۔دل میں ہول سا اٹھا تھا۔۔

اپنی سوچوں کو جھٹلا کے۔۔۔

وہ بیچارگی سے علی کو دیکھنے لگی۔۔جوں جوں وہ بڑا ہوتا جائے گا۔۔اس کے سوال بھی بڑھتے جائے گیں۔۔اور پھر زندگی کا ایسا موڑ آئے گا۔۔

کہ اسے اپنے باپ کی کمی حد سے زیادہ محسوس ہو گی۔۔۔یا پھر شاید وہ سارا الزام ہی اپنی ماں پہ ڈال دے کہ اسے اس کے پاپا سے دور رکھا۔۔

بچے بڑے ہونے لگے تو وہ ماں کی مجبوریوں کو کہاں سنتے ہیں۔۔۔وہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔۔اپنی سنتے ہیں۔۔۔

ماوی نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

"چلو علی لنچ کرتے ہیں۔اور پھر گیم کھیلتے ہیں۔۔ پھر شاپنگ کرتے ہیں۔۔ کیا خیال ہے؟؟"

علی مسکرا کے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔

"پہلے گیم۔۔۔پلیز پلیز۔۔"

ہممممم

"۔۔۔ٹھیک ہے۔۔"

ماوی نے ہنستے ہوئے ہامی بھری تھی۔۔اور علی بھی خوشی۔۔۔ماوی کا ہاتھ تھام کے۔۔اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اور پھر وہ پورا دن ساتھ بتاتے۔۔اسے خبر بھی نہ ہوئی۔۔کہ کوئی ہے جوان کی تصویریں بنا رہا ہے۔۔۔جوان کا پیچھا کر رہا ہے۔

وہ کوئی اور نہیں ابرک ہی تھا۔۔جو شاپنگ مال میں آتے علی کو ماوی کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی کیونکہ وہ بچہ علی مکمل ابرام کا پرتو تھا۔۔

"ابرام کا بیٹا۔۔۔رئیلی؟؟"

وہ زیر لب بڑبڑاتا۔۔انھیں فالو کرنے لگا۔۔۔اور اس کا خیال۔۔یا اس کا شک یقین میں بدلا تھا۔۔۔جب علی نے۔۔ماوی کو مما کہا تھا۔۔۔

وہ حیرت سے گنگ ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

”یہ کیسے؟؟“

آفس کا دروازہ کھلا تھا۔۔اپنی سوچوں سے وہ چونکا تھا۔۔

جبکہ ابرک ماتھے پہ بل ڈالے۔۔۔اس کی ٹیبل کے قریب آ کھڑا ہوا۔۔ جبکہ ابرام سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ابرام سر۔۔ویسے تو آپ سے مجھے غصہ ہونا چاہئے۔۔اور گڈ نیوز کا تو بلکل بھی حق نہیں ہے آپ کو۔۔۔کہ آپ کو بتائی جائے۔۔۔پھر بھی مجھے لگا آپ کو بھی حق ہے خوش ہونے کا۔۔"

ابرک لہجے میں ناراضگی لیے کہہ رہا تھا۔۔جبکہ ابرام نے لب بھینچے آنکھیں گھمائی تھی۔۔

اور سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے۔۔ فرصت سے اس کی تمہید دیکھ رہا تھا۔۔۔

”یہ جو سکون ہے۔۔پل میں ختم ہو جائے گا۔۔۔“

اس کے انداز پہ۔۔ طنز کرتا ابرک اس کے سامنے اپنا موبائل رکھ چکا تھا۔۔۔

اسکرین پہ ماوی اور ایک بچے کی تصویر جگمگا رہی تھی۔۔۔

”اس شہر میں تمہاری ہی کاپی پیسٹ ماوی کے ساتھ نظر آیا مجھے۔۔ سوچا مطلع کر دوں۔۔“

ابرک کے کہتے ہی۔۔ وہ چونک کے سیدھا ہوا تھا اور موبائل دیکھنے لگا۔۔

ایک کے بعد دوسرا۔۔ پھر تیسرا۔۔ چوتھا۔۔۔ ہر تصویر میں۔۔ وہ ماوی کے ساتھ ہنس رہا تھا۔۔ یا منہ بسورے ہوئے تھا۔۔۔

وہ مکمل ابرام کی کاپی تھا۔۔۔ بس اس کی آنکھیں ماوی کے جیسے سنہری تھی۔۔

'وہ بے حد خوبصورت تھا۔۔ تمہارے جیسا۔۔'

اسے ماوی کے کہے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔

دل جیسے بے چین ہوا تھا۔۔

"یہ۔۔۔ ابرک یہ۔۔۔ یہ تو۔۔"

وہ بے چینی سے کبھی ابرک کو دیکھتا تو کبھی موبائل اسکرین کو۔۔۔

”ہوپ سو۔۔ کہ اب سدھر جاو۔۔۔“

”ماوی نے جھوٹ بولا مجھ سے۔۔ کہ“

اس کا لہجہ پھر سے سپاٹ ہوا تھا پل بھر میں۔۔ آنکھیں گھماتے ابرک نے۔۔ اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچا تھا۔۔

”سدھر جائیں ابرام سر۔۔ سدھر جائیں آپ۔۔“

وہ طنزیہ لہجے میں کہنے لگا۔۔ جبکہ ابرام اسے ان سنی کرتا ماوی کا نمبر ملانے لگا۔۔۔ جو کچھ بیل جانے کے بعد ریسیور ہوئی تھی۔۔

”کہاں ہو تم؟؟؟“

چھوٹتے ہی پوچھا گیا۔۔۔

”تم سے مطلب۔۔“

دوسری طرف سے بھی ماتھے پہ بل ڈالے جواب آیا تھا۔۔۔

”افس میں کام ہے جلدی پہنچو۔۔۔“

ابرام نے دوسرا حکم صادر کیا تھا۔۔ جسے ماوی نے تحمل سے برداشت کیا تھا اور بڑے ہی ٹھنڈے لہجے میں جواب ملا تھا۔۔

”شٹ اپ۔۔۔“

ابھی وہ کچھ کہتا جب علی کی آواز آئی تھی۔۔

”مما گھر چلیں۔۔ایم گیٹنگ۔۔۔۔“

اس سے پہلے علی کی مکمل بات وہ سن پاتا۔۔ٹک سے کال ڈسکنیکٹ ہوئی تھی ۔۔۔

دل میں ہلچل ہوئی تھی۔۔۔ابرک جا چکا تھا آفس سے۔۔۔موبائل ٹیبل پہ رکھ کے۔۔اس نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی۔۔اور آنکھوں میں اب سرد تاثرات تھے ۔۔

”ہر بار یہی کرتی ہو۔۔۔ہر بار جھوٹ بولتی ہو۔۔۔ہر بار دھوکا دیتی ہو ماوی ۔۔۔ہر بار۔۔۔تمہارے ہر جھوٹ نے مجھے برباد کیا ہے۔۔۔“

اس نے دانت پیسے تھے۔۔

پیانو پہ۔۔۔وہ کوئی دھن بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔جبکہ غزل پیچھے کھڑی۔۔۔اس کی پشت نرم نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور پھر چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔وہ اس کے قریب۔۔۔اس کی پشت پہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہلکا سا اس کی طرف جھکتی۔۔اس نے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھ کی پشت پہ رکھے تھے۔۔۔اور نرمی سے اس کی انگلیوں کو حرکت دیتی۔۔۔وہ پیانو پہ دھن بجانے لگی۔۔۔

"عشق پر زور نہیں۔۔۔

ہے یہ وہ آتش غالب۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتی۔۔اس کے لب مسکرا رہے تھے۔۔جبکہ احرم نے اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔۔

جس پہ غزل نے اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔

"غزل۔۔۔تم کب آئی۔۔۔"

"کیوں چھڑانا چاہ رہے ہو اپنا ہاتھ احرم۔۔۔ تمہیں بھی حق ہے سچی محبت کا۔۔۔آخر کب تک۔۔اس جھوٹی محبت میں جیتے رہو گیں آنکھیں بند کیے۔۔۔"

غزل کی سرگوشی پہ۔۔۔اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔

"کیا کہہ رہی ہو تم غزل۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں آج؟؟؟کسی نے کچھ کہا ہے؟؟؟"

اس کے لہجے میں پریشانی محسوس کر کے۔۔وہ طنز سے مسکرادی تھی۔۔اور اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ کے۔۔۔اس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

”ہینڈ سم۔۔۔گڈ لکنگ۔۔۔امیر کبیر۔۔ لیکن ایک اندھا شخص۔۔کیا لگتا ہے تمہیں احرم۔۔۔ایک اجنبی لڑکی کیوں تمہارے قریب آ کے۔۔۔تم سے شادی کرنا چاہے گی؟؟؟جبکہ اسی گھر میں۔۔۔اس کا ہینڈ سم بھائی بھی ہو۔۔۔“

اس کے الفاظ احرم کے لئے۔۔۔بے حد شوار تھے سننا۔۔

”کیا کہنا چاہ رہی ہو تم غزل۔۔۔“

تبھی اس کی آواز تیز ہوئی تھی۔۔جبکہ غزل غور سے۔۔۔اس کے چہرے پہ تاثرات دیکھتی تھوڑا قریب ہوئی تھی۔۔۔

"یہی کہ تمہاری بیوی اور تمہارے بھائی کے بیچ۔۔۔ناجائز تعلق بن گیا ہے ۔۔۔ماوی جیسی نائٹ بار میں کام کرنے والی لڑکی۔۔ کہاں ابرام جیسے ہینڈ سم شخص کو ہاتھ سے جانے۔۔۔"

وہ جو زہر اگل رہی تھی۔۔جب احرم نے چیخ کے اسے روکا تھا کچھ بھی کہنے سے ۔۔

"بس کردو غزل۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔چپ کر جاو۔۔۔تم۔۔۔تم"

"ہششش ریلیکس احرم۔۔۔مجھے بھی برا لگ رہا کہ میں ایسے تمہیں کہہ رہی ہے لیکن یہی سچ ہے۔۔۔احرم یہی سچ ہے۔۔میں۔۔میں کیسے بتاؤں میں نے خود اپنی آنکھوں سے۔۔۔"

غزل پھر سے۔۔اس کے دماغ میں یہ بات ڈال رہی تھی۔۔۔جب وہ چلاتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

”چپ کرو۔۔۔“

اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔اس کے دل کی رفتار بے حد تیز ہو رہی تھی۔۔۔

ماتھے پہ پسینے کی بوندیں تھی۔۔۔اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔وہ گرنے والا تھا جب غزل نے تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔اسے تھاما تھا۔۔۔

اور یہی لمحہ تھا جب وہ اس کے قریب ہوئی تھی۔۔اس کے سینے پہ اپنا ایک ہاتھ رکھ کے۔۔اپنے لب وہ احرم کے لبوں کے بے حد قریب کر چکی تھی۔۔

"احرم تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اتنے قریب۔۔۔ کہ احرم کو اس کے لبوں کی حرکت اپنے لبوں پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیرتی۔۔۔ وہ پھر سے پوچھنے لگی۔۔

"احرم پلیز ایسے بی ہیو نہیں کرو پلیز۔۔۔"

اور احرم نے جھٹکے سے۔۔ اسے خود سے دور کیا تھا۔۔ اور رخ موڑ گیا۔۔۔ جبکہ غزل اس کی پشت کو گھورنے لگی۔۔۔

"ماوی میری بیوی ہے۔۔وہ پاک دامن ہے۔۔مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ وہ۔۔۔میرے ساتھ کبھی ایسا، نہیں کرے گی۔۔اور مقابل بھی ابرام ہے۔۔ میرا بھائی۔۔۔"

غزل آنکھوں میں نفرت لیے ہنسنے لگی تھی۔۔۔

"محبت۔۔۔ماوی کے روم روم میں صرف ابرام کی محبت۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔جاو یہاں سے۔۔"

وہ چیخا تھا۔۔۔

"جا رہی ہوں۔۔یاد رکھنا جس دن تمہیں یہ محسوس ہوا کہ وہ دونوں تمہیں دھوکا دے رہے ہیں۔۔۔تو اس دن میری باتوں پہ غور ضرور کرو گیں۔۔۔"

وہ اپنا پتا پھینک چکی تھی۔۔۔ تبھی منہ موڑ کے وہ دروازے تک گئی تھی۔۔۔

لیکن دروازے پہ رک کے۔۔وہ احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔جو اپنا سینہ مسل رہا تھا۔۔ جیسے سانس لینے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔۔۔

غزل کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔

'فقیروں کے بستی کی ایک بھکارن۔۔ میرے مقابلے آئے گی اور میں خاموش بیٹھ کے تماشا دیکھوں گی۔۔۔اب تاش کے پتے میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔'

وہ نفرت سے سوچتی۔۔۔اب وہاں سے جا رہی تھی۔۔ جبکہ احرم کے وجود کو مکمل زلزلوں کی زد میں دے چکی تھی۔۔

"میں تو کب سے یہی سوچ رہی کہ کیسے فون کر لیا آج عظمی نے مجھے۔۔"

کشمالہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔جبکہ دوسری طرف عظمی بھی ہنسنے لگی۔

"بس آج سوچا یاد کرلوں۔۔اینفکٹ غزل کا خیال آتے ہی۔۔۔مجھے تمہاری یاد آگئی۔۔ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے تمہاری۔۔۔بس میرے معاذ کے لئے بہترین انتخاب ہے۔۔"

کشمالہ بھی مسکرادی۔۔معاذ واقع اچھا لڑکا تھا۔۔بینک میں اچھی خاصی پوسٹ پہ تھا۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے عظمی۔۔۔میں ذایان سے بات کرلیتی ہوں۔۔"

"ارے نہیں تمہیں کوئی ضرورت نہیں بات کرنے کی۔۔ہم آرہے ہیں خود شام کو۔۔مل کے بات کریں گے۔۔"

”جیسے تمہیں مناسب لگے۔۔“

کشمالہ مطمئن سی بولی تھی۔۔

”پھر شام کو ملتے ہیں۔۔۔“

کشمالہ فون رکھ چکی تھی۔۔اور اب بے دلی سے غزل کے رویے کے بارے میں سوچنے لگی۔اسے سو فیصد یقین تھا کہ اب وہ کچھ غلط ضرور کرے گی۔۔۔ لیکن اسے ماوی بھی عزیز تھی۔۔اور وہ جانتی تھی کہ غزل اب بھی احرم کو چاہتی ہے ۔۔

ماں اپنی ہی بیٹی سے ڈرنے لگی تھی۔۔ تبھی اس کی شادی کر دینا چاہتی تھی وہ۔۔۔ تاکہ احرم اور ماوی خوش رہ سکیں۔۔

''کہاں ہو تم ؟؟''

احرم کے سوال اور لہجے پہ۔۔ وہ چونکی ضرور تھی۔۔ لیکن دھیان نہیں دیا۔۔

''میں آپی کے گھر ہوں۔۔۔ تم ٹھیک ہو ؟''

وہ نرم لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ علی کا ڈرائنگ چیک کر رہی تھی۔۔۔

''یاد آ رہی تھی بہت۔۔ تو اس لئے پوچھ رہا۔۔''

اب کے احرم کا لہجہ نرم تھا۔۔

”میں آتی ہوں کچھ دیر میں۔۔ تم خیال رکھو اپنا۔۔۔“

ماوی کا دل اس کے لئے پسیجا تھا۔۔

موبائل رکھ کے۔۔ وہ پھر سے علی کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔ وہ اب ماوی کی گود میں بیٹھ کے۔۔ منہ بسور رہا تھا۔۔۔

”کیا ہوا ہے میرے پرنس چارمنگ کو۔۔“

اسے پیار کرتی۔۔ ماوی پوچھنے لگی۔۔

جب اچانک تالیاں بجانے کی آواز پہ۔۔ وہ چونکی تھی۔۔۔

اور اپنے سامنے ابرام کو دیکھ کے۔۔وہ ایک پل کے لئے ٹھٹھکی تھی۔۔۔

بے ساختہ علی کو اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔جبکہ آنکھوں میں حیرت لیے وہ ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"واو۔۔۔امیزنگ ڈرامہ کوئین۔۔مطلب کتنی بار دھوکا دو گی مجھے؟؟ کتنی بار جھوٹ بولو گی۔۔ کتنی بار تمہارے ہر دھوکے اور جھوٹ کو میں سہتا رہوں گا ۔۔"

سرد آواز میں کہتا۔۔وہ ماوی کے قریب آ رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی علی کو خود سے لگائے۔۔اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟"

"اپنے بیٹے کو لے جانے آیا ہوں۔۔"

علی کی طرف دیکھتے۔۔۔ کہتے ہوئے وہ بے حد سفاک لگ رہا تھا اس وقت۔۔
جبکہ ماوی کی گرفت علی پہ بے ساختہ سخت ہوئی تھی۔۔۔

سر نفی میں ہلاتی۔۔ وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"دور رہو ابرام۔۔۔ بے حد دور۔۔"

ابرام کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"میرے ہی بیٹے کو مجھ سے دور رکھا۔۔ کیا سمجھتی ہو تم خود کو۔۔ ہر بار مجھے نیچا دکھانے کے لئے۔۔ ایک نیا جھوٹ۔۔ تمہارے کس روپ کو سچ مانوں میں ماوی۔۔۔"

اس کی آواز تیز ہوئی تھی۔۔

”میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔۔“

وہ بھی چلائی تھی۔۔جب علی نے اس کے چہرے پہ اپنا ننھا ہاتھ رکھا تھا۔۔

”مم۔۔۔مم“

گہرا سانس لیتی۔۔۔اس نے علی کو دیکھا تھا۔۔اور اس کے گال پہ پیار کرتی۔۔۔
اب کے نرم لہجے میں کہنے لگی۔۔

”کچھ نہیں ہوا علی۔۔میری جان ریلیکس۔“

”کیا شور ہے۔۔کیا۔۔۔“

سمیرا جو کہتی آ رہی تھی۔۔ لیکن ابرام کو دیکھ کے۔۔اس کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔

وہ حیرت سے گنگ کھڑی۔۔۔ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

”آنی۔۔۔آنی۔۔“

جبکہ علی ان کی گود میں جانے کے لئے۔۔۔مچلنے لگا۔۔۔ سمیرا نے آگے بڑھ کے ۔۔۔ علی کو ماوی کی گود سے لیا تھا۔۔

”تم بات کر لو۔۔۔“

کہتی۔۔وہ علی کو لے جا چکی تھی۔۔۔جبکہ ماوی نے ابرام کی طرف دیکھا تھا جو خشمگین نگاہوں سے۔۔۔اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔جیسے کہہ رہا ہو وضاحت دو اب۔۔۔!!

"علی میرا بیٹا ہے۔۔۔صرف میرا بیٹا۔۔۔تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ابرام۔۔"

"رئیلی؟؟اس کا پورا وجود چیخ چیخ کے کہہ رہا ہے کہ وہ ابرام نوفل شاہ کا بیٹا ہے۔۔"

ابرام کے سرد لہجے پہ۔۔ماوی نے تمسخر سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارا بیٹا؟؟ ہممم تمہارا بیٹا ہے؟؟؟تب کہاں تھا یہ باپ اس بیٹے کا۔۔۔جب میں اس اونچی عمارت کے سامنے آئی تھی۔۔اور جب میرے ہاتھ میں۔۔میری

بربادی کا پروانہ تھما کے۔۔مجھے نکالا گیا وہاں سے۔۔۔سب کو اجازت تھی اندر جانے کی۔۔لیکن مجھے نہیں تھی۔۔

وہ باپ تب کہاں تھا۔۔جب جب مجھے اس کی ضرورت تھی۔۔۔جب گھبراہٹ میں مجھے اس کی ضرورت تھی۔۔۔جب پریگننسی کے ہر موڑ پہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔۔

کہاں تھے تم؟؟جب مجھے... slut

کہہ کے بستی والے مجھے اور میرے بچے کو مار ڈالنے آئے تھے۔۔۔اور جب اس گندگی کے ڈھیر پہ۔۔۔وہ بیٹا اس دنیا میں آیا تھا۔۔۔جس کا باپ ہونے کا دعوی کرنے آئے ہو آج۔۔۔

جب اس ننھے وجود کو چیل اور کتے نوچنے آئے تھے۔۔تب میں تھی میں۔۔۔جو اس ننھے وجود کو بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔۔‘‘

وہ کہتے کہتے اچانک روپڑی تھی۔۔۔ابرام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

’’اور جب۔۔۔جب مجھے کہا گیا کہ میرا بچہ۔۔میرا علی۔۔۔سانس نہیں لے پا رہا۔۔وہ۔۔۔وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔تب کہاں تھے تم ابرام؟؟میرے پاس تھے؟؟تھے ہمارے ساتھ؟؟جب جب تمہاری ضرورت تھی چھوڑ کے ۔۔۔میری بربادی کا طمانچہ میرے منہ پہ مار کے چلے گئے تھے۔۔۔کہاں تھے تم ؟؟‘‘

وہ روتے روتے چیخ پڑی تھی۔۔۔

"تم میڈیسن کا پوچھ رہے تھے ناں۔۔ جانتے ہو کون سی میڈیسن؟؟؟ وہ میری زندگی ہے۔۔ وہ میڈیسن نہیں ہے۔۔ میرے لئے زندگی ہے۔۔ اس گندگی کے ڈھیر پہ۔۔ میں اور وہ معصوم بچہ موت سے جنگ لڑ رہے تھے۔۔ انفیکشن ہمیں موت سے ڈرانے۔۔ ہمارے سامنے منہ کھولے کھڑا تھا۔۔ اور ہم اپنی جنگ لڑ رہے تھے۔۔ اور آج تک ہم اپنی جنگ لڑ رہے ہیں۔۔ میرا پورا جسم میڈیسن سے بھرا پڑا ہے۔۔ ہم اج بھی موت سے لڑ رہے ہیں۔۔ اور تم۔۔۔ تم آئے ہو اتنی آسانی سے۔۔۔ اپنی جگہ بنانے آئے ہو علی کی زندگی میں؟؟؟

ہم موت سے لڑ رہے ہیں۔۔۔ موت کی بے حد شوار جنگ لڑ رہے ہیں ابرام نوفل شاہ۔۔۔"

وہ چیخ ہی پڑی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام آنکھوں میں حیرت لیے۔۔۔ اپنے سامنے کھڑی اس ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو اس سے حساب لے رہی تھی۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔ علی۔۔۔"

سمیرا کی آواز پہ وہ تیزی سے مڑی تھی۔۔ جہاں سمیرا کے بازوؤں میں علی کا بے جان وجود جھول رہا تھا۔۔

"سانس نہیں لے پارہا۔۔۔"

"علی۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔ جبکہ علی کی آنکھیں جیسے باہر کو آرہی تھی۔۔ وہ سانس لینے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔

ابرام نے تیزی سے۔۔۔ اسے بازوؤں میں بھرا تھا اور باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی اس نے۔۔۔ ماوی بھی اس کے پیچھے روتے ہوئے آرہی تھی۔۔

چار سال کے علی کو آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔۔ڈرپ بھی اس کے ننھے ہاتھ کی پشت پہ لگی ہوئی تھی۔۔اس کہ آنکھیں بند تھی اور چہرے کا رنگ سفید پڑا ہوا تھا۔۔

جبکہ ماوی ہاسپٹل روم کے باہر کھڑی۔۔۔ شیشے پہ سر ٹکائے بھیگی آنکھوں سے ۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

فی الحال کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ جبکہ اس سے فاصلے پہ۔۔۔ ابرام دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔

اس کی نظریں ماوی کی پشت پہ تھی۔۔۔ جبکہ سوچوں کا تسلسل کہیں اور تھا۔۔۔

'صاب میں سچ بتا رہا۔۔۔ آپ کو دھوکا ہوا ہے۔۔ماوی جسم فروشی کرتی ہے ۔۔'

جمیلے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

'صاب وہ میرے ساتھ بستر پہ گئی تھی۔۔'

'صاب اس بستی کے ہر مرد کے بستر پہ گئی ہے وہ لڑکی۔۔۔'

'صاب آپ کیا جانتا اس کے بارے میں۔۔میرے بستی کی ہے صاب۔۔میں جانتا اسے۔۔۔'

اس بستی کے گنے چنے لوگ۔۔۔ابرام کے سامنے کھڑے۔۔۔اس لڑکی کی پاکدامن پہ کالک مل رہے تھے۔۔۔جبکہ وہ حیرت سے گنگ ان سب کو باری باری دیکھنے رہا تھا۔۔۔

'اگر اس بات میں حقیقت نہ ہوئی تو انجام جانتے ہو اپنا۔۔'

وہ غرایا تھا۔۔ جبکہ اس بستی کا ایک مرد ہنسا تھا۔۔۔ جو جمیلے کا چیلہ تھا۔۔۔

'لو صاب۔۔ تم کو لگتا کہ آپ اس لڑکی سے پوچھو گے اور وہ کہہ دے گی کہ ہاں میں جسم فروشی کرتی۔۔ کمال کرتے ہو صاب۔'

'صاب یہ شین ہے۔۔ ماوی کی اچھی دوست ہے۔۔ اس سے پوچھ آپ۔۔'

اوپر شین کے بدلے اور انتقام کی آگ میں جلتی۔۔ وہ کڑوے الفاظ کہہ رہی تھی۔۔۔

'ہاں صاب۔۔۔ ماوی جسم فروشی کرتی ہے۔۔ اپن نے اسے دیکھا ہے آدھی رات کو جمیلے کی جھونپڑی میں جاتے۔۔۔ اس شکیل کے جھونپڑی میں جاتے

رات کے دو بجے۔۔۔اس بستی کے ہر مرد کے ساتھ۔۔۔اس کے بستر پہ گئی ہے ۔۔۔صاب اپن ہمیشہ منع کرتی۔۔پر وہ مجھ سے لڑ پڑتی۔۔۔تو اپن نے کہنا چھوڑ دیا۔۔۔۔صاب آپ کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔۔۔۔'

اس معصوم لڑکی کی پاکدامنی پہ سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔اس کے کردار کو سیاہ کرنے والے الفاظ بولے جا رہے تھے۔۔۔۔

ابرام کے پاؤں لڑکھڑائے تھے۔۔بنا پلکیں جھپکائے وہ ایک ایک کو دیکھ رہا تھا ۔۔۔دماغ سن ہو رہا تھا۔۔۔

'ماوی نے بہت اسٹرگل کیا ہے۔۔۔اپنے لئے۔۔اپنے بیٹے کے لئے۔۔۔وہ اور علی مکمل انفیکٹیڈ ہو چکے تھے۔۔۔ماوی کی باڈی پیرالائزڈ تھی۔۔۔وہ بہت مشکل سے زندگی کی طرف آئی ہے۔۔۔وہ اب بھی میڈیسن لے رہی ہے۔۔ انفیکشن نے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔اور علی۔۔۔'

سمیرا نے کہتے کہتے گہرا سانس لیا تھا۔۔

”علی کے لنگز انفیکٹڈ ہوئے تھے۔۔۔کافی بری کنڈیشن میں تھا علی۔۔جب ہمیں وہ اور ماوی ملے تھے۔۔۔ گندگی کے ڈھیر پہ پڑے رہے تھے وہ دونوں۔۔۔

Can you imagine ...

کہ ساری رات وہ دونوں وہاں پڑے ہوئے تھے۔۔اور مجھے صبح ملے تھے وہ دونوں۔۔۔

علی کو ... breathing میں پرابلم تھی۔۔اب بھی اس کا بے حد دھیان رکھتے ہیں ہم۔۔۔ علی کے ساتھ اس کا ان ہیلر ہمیشہ ہوتا ہے۔۔۔آج کافی ٹائم بعد اس پہ اٹیک آیا تھا۔۔کیونکہ وہ ڈر گیا تھا۔۔۔“

سمیرا کی باتیں اس کے ذہن میں گونج رہی تھی۔۔۔

'ماوی بدکردار نہیں ہے۔۔۔ بدکردار تو وہ سب ہیں۔۔ وہ رات قیامت کی رات تھی ماوی کے لئے۔۔۔ جب اپنے بچے کو بچانے کے لئے۔۔۔ وہ بستی سے بھاگی تھی۔۔۔ سوچ کے ہی جھرجھری آتی ہے۔۔۔ اس چھوٹی بچی نے۔۔۔ وہ قیامت کیسے جھیلی ہو گی۔۔۔'

وہ اب ماوی کو دیکھ رہا تھا جو ڈاکٹر انعام سے بات کر رہی تھی۔۔ اور رو رہی تھی۔۔۔

"آپ نے کہا تھا انکل علی ٹھیک ہو چکا ہے۔۔۔ علی ٹھیک نہیں ہے۔۔ علی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے علی کو بیڈ سے کھڑا کردے۔۔۔

"ماوی کیا ہو گیا ہے بیٹا۔۔۔اپنے انکل کی بات پہ بھی یقین نہیں ؟؟ علی ٹھیک ہے۔۔۔ڈر کی وجہ سے۔۔اسے اٹیک آیا تھا۔۔اب بلکل نہیں رونا۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلاتی۔۔۔چپ کر گئی تھی۔۔ لیکن ڈاکٹر انعام کے آگے بڑھتے ہی۔۔وہ پھر سے وہیں گلاس وال پہ سر ٹکا کے۔۔خاموش آنسو بہانے لگی۔۔۔

ڈاکٹر انعام۔۔۔ابرام کا کندھا تھپتھپا کے آگے بڑھے تھے۔۔۔

جب تھکے تھکے سے قدم اٹھاتا ابرام۔۔۔ماوی کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس لمحے ابرام کو۔۔اپنے اور ماوی کے بیچ کے فاصلے کا بڑی شدت سے احساس ہوا تھا

۔۔۔

لب بھینچے وہ کچھ دیر ماوی کو دیکھتا رہا۔۔اور پھر ہاتھ بڑھا کے۔۔۔ماوی کے کندھے پہ رکھے تھے۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

اور ماوی مڑ کے۔۔اس کے سینے پہ اپنا سر ٹکا گئی تھی۔۔

"علی۔۔۔۔میرا علی۔۔۔۔علی نہیں اٹھ رہا۔۔۔وہ نہیں اٹھ رہا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے۔۔۔ہچکیوں کے بیچ کہہ رہی تھی۔۔ابرام کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔۔۔ماوی کے بکھرتے وجود کے گرد۔۔اپنے بازوؤں کا حصار بنا کے ۔۔۔وہ گلاس وال سے۔۔۔اپنے بیٹے کو بھیگی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو بیڈ پہ بے سدھ پڑا۔۔۔آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔سب زیاں ہی ہوا تھا۔۔سب برباد ہی ہوا تھا۔۔۔اسکی زندگی۔۔ماوی کی زندگی۔۔علی کی زندگی ۔۔

کتنی طاقت ہوتی ہے الفاظ میں۔۔۔انسانوں کی زبان میں۔۔۔بستی والے جو اس کے اپنے بن رہے تھے۔۔۔وہی اپنے ایک ایک کر کے۔۔۔اس کے کردار کو ۔۔۔سولی پہ لٹکا چکے تھے۔۔۔

وہ جنہوں نے کبھی ماوی کو کپڑوں کے بنا نہیں دیکھا تھا۔۔۔جن کے سامنے کبھی ماوی بے لباس نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ بستی والے ایک ایک کر کے۔۔۔ماوی کو اس کے شوہر کے سامنے۔۔۔بار بار بے لباس کر رہے تھے۔۔۔

ماوی چونکی تھی۔۔۔اور جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔منہ پھیر کے۔۔۔سر جھکائے۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ ابرام اپنی بے بس آنکھوں سے۔۔اس کے گریز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

'میرے کو تمہاری بانہوں میں سکون آتی ہے۔۔'

ماوی کے الفاظ تھے۔۔ جو اس کے کانوں میں گونجے تھے۔۔ جبکہ وہ مسکرایا تھا۔۔

'ہمممم ایسا ہے۔۔ تو جب میں افس ہوتی۔۔۔ تم کیا کرتی؟؟؟'

ابرام بھی اسی کے انداز میں کہنے لگا۔۔ جبکہ ماوی پلکیں اٹھا کے۔۔اس کی انکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

'تو تمہاری شرٹ پہنتی میں۔۔۔اس میں تمہاری خوشبو ہوتی ہے۔۔'

ابرام کے لب دھیمے سے مسکرائے تھے۔۔۔کتنے حسین لمحے اپنی زندگی کے۔۔ وہ دونوں ساتھ گزار چکے تھے۔۔۔بے حد حسین۔۔۔

وہ اب بھی ماوی کو دیکھ رہا تھا جبکہ ماوی علی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ابرام کے نظروں کی تپش سے۔۔۔خود کو چھپاتی وی لب بھینچے ہوئی تھی۔۔

"نائس روم۔۔۔"

نیچے بڑے بزرگ بیٹھے ان دونوں کے رشتے کی بات کر رہے تھے۔۔ جبکہ یہاں غزل۔۔۔ معاذ وسیم شوکت کو اپنا روم دکھانے لائی تھی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

مسکرا کے کہتی۔۔ وہ اب معاذ کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

"باڈی سکس پیک ہے؟؟"

"ایکسکیوز می؟؟"

وہ چونک کے نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔۔۔جبکہ غزل کندھے اچکا گئی۔۔

"کوئی مشکل سوال نہیں کیا۔۔ایکچوئیلی میرا بوائے جو ہے۔۔۔وہ کافی اچھا ہے بیڈ پہ۔۔۔کیا تم بھی ہو؟؟"

معاذ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔؟؟ایسی باتیں؟؟جبکہ غزل مسکراتی نظروں سے۔۔اس کا پھر سے جائزہ لینے لگی۔۔

"آپ کا بوائے فرینڈ بھی ہے؟؟"

وہ ہچکچاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

جبکہ وہ ہنسنے لگی۔۔

"یس بلکل ہے۔۔اور ہم نے تو کئی راتیں ساتھ اسپینڈ کی ہے ایک ہی بیڈ پہ۔۔۔آپ نے کبھی ٹرائی کیا ایسا ایکسپیریئنس؟"

جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا۔۔کمرے سے باہر جانے کی سوچنے لگا۔۔

"ہم بھی ٹرائی کریں؟؟"

وہ پھر سے پوچھنے لگی۔

"کیا؟؟"

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے پوچھا تھا۔۔

"بیڈ شئیرنگ۔۔۔ دیکھتے ہیں کتنے اچھے ہیں آپ بیڈ پہ۔۔"

اپنے لب کاٹتی۔۔۔ غزل اسے دعوت دے رہی تھی۔۔۔ ساتھ ہی آگے بڑھ کے۔۔اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔ جبکہ معاذ جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا ۔۔

"یہ کیا کر رہی ہے آپ؟؟"

" sensation... seduction ... "

وہ پھر سے آگے بڑھی تھی۔۔جب معاذ قدم پیچھے رکھتا دروازہ تک پہنچا تھا۔۔۔

"مجھے جانا ہو گا۔۔۔"

دروازہ کھول کے تیزی سے کہتا وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ غزل ہنس پڑی تھی

ہممممممم۔۔۔ غزل صرف احرم کی ہے۔۔اور ایک ایسی ہی خوبصورت رات میں وہ میرے ساتھ ہو گا۔۔۔"

خود سے کہتی۔وہ آنے والے کل کا سوچتی مسکرادی تھی۔۔

ہاتھ لگا کے۔۔۔اس نے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو چھوا تھا۔۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔اور ماوی کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔بے چینی حد سے سوا ہو رہی تھی۔۔۔

اپنی انگلیوں سے موبائل کو چھوتا۔۔وہ ماوی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔۔کال جا رہی تھی لیکن کال ریسیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ماوی کال کیوں نہیں ریسیو کر رہی۔۔۔"

لب بھینچے وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ابرام ابھی تک نہیں آیا تھا گھر۔۔۔

دل کو دھڑکا سا لگ گیا۔۔ایک عجیب سا خیال بے چین کر گیا تھا اسے۔۔۔ لیکن سر جھٹک کے۔۔وہ خود کو ہر منفی سوچ سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

گلے میں جیسے پھندا سا محسوس ہوا تھا۔۔۔ غزل کے الفاظ پہ وہ کبھی یقین نہیں کرے گا۔۔۔ یہ عہد کر چکا تھا وہ خود سے۔۔ لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔دل و دماغ کے اندیشوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

'اپ پلیز مت روئیے احرم۔۔۔'

وہ چونکا تھا۔۔

‘ک۔۔۔کون۔۔؟؟’

‘میں ماوی۔۔اس نائٹ بار کی ویٹرس۔۔’

‘ماوی۔۔’

اس نے زیر لب نام دہرایا تھا۔۔۔

وہ رات اور اس کے بعد کی کئی راتیں۔۔۔وہ ساتھ بیٹھ کے باتیں کرنے میں گزارنے لگے تھے۔۔

'کون تھا وہ شخص؟؟'

وہ پوچھ رہا تھا جبکہ ماوی اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔

'ماوی؟؟'

'ایک حسین خواب۔۔۔'

اسکے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ ابھر کے معدوم ہوئی تھی۔۔۔

'محبت نہیں مرتی کبھی۔۔۔ہے ناں ماوی۔۔'

احرم پوچھ رہا تھا۔۔

'لیکن میں مر چکی ہوں۔۔۔'

۔۔۔۔۔۔

'شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے ماوی۔۔'

اور ایک دن احرم نے اسے پروپوز کیا تھا۔۔

'ہم نے اتنی باتیں شئیر کی ہے۔۔اتنا کچھ شئیر کیا ہے۔۔اب لگتا ہے جیسے کہ تمہارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔ماوی میری آنکھیں نہیں ہے لیکن آئی پرامس یو تمہیں مکمل خوشیاں سونپوں گا۔۔'

۔۔۔۔۔

"ماوی کے بارے میں۔۔کیسے سوچ سکتا ہوں میں یہ سب۔۔وہ بیوی ہے میری اور ابرام۔۔۔میرا بھائی۔۔۔اففففففف کہیں پھنس گئے ہونگیں دونوں۔۔۔ہممم بلکل"

خود سے کہتا۔۔وہ جیسے دل کو تسلی دے رہا تھا۔۔

”میں فنکشن میں نہیں جاتی۔۔مجھے شرم آتی سب سے۔۔“

جب سے ابرام نے اسے اپنے دوستوں اور ان کی بیگمات کے ساتھ۔۔۔اسے فنکشن میں جانے کا کہا تھا۔۔۔تب سے وہ منمنا رہی تھی۔۔

”کم آن ماوی۔۔۔تم میری بیوی ہو۔۔کل کو کوئی آفیشل فنکشن ہو گا تو تم نہیں جاو گی کیا؟؟؟کیا تم نہیں چاہتی کہ تم سب سے انٹروڈیوس ہو میری بیوی کی حیثیت سے؟؟؟“

ابرام خود پہ پرفیوم چھڑک کے۔۔اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔جبکہ وہ اپنی سنہری آنکھوں میں معصومیت سمائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابرام گہرا سانس لیتا۔۔اس کے قریب آیا تھا۔۔۔اور اسے دونوں کندھوں سے تھاما تھا۔۔۔

"احرم کی وجہ سے۔۔۔میں تمہارے پاس نہیں آپایا کچھ ٹائم تک۔۔ لیکن اب تو آچکا ہوں۔۔احرم نیویارک گیا ہوا ہے۔۔ تو کیا تم اس سے بھی نہیں ملنا چاہو گی میری بیوی کی حیثیت سے ؟؟ ہمارا نکاح جلدی میں ہوا لیکن ماوی تم میری بیوی ہو۔۔اور تمہیں سب سے ملواؤں گا تو ہی سب کو پتہ چلے گا کہ میں میرڈ ہوں اب یار۔۔"

وہ آخر میں شرارتی ہوا تھا جبکہ ماوی کی شاکی نظریں اس پہ تھی۔۔

"میں ڈرتی ابرام۔۔ اگر سب تم کو برا کہتے۔۔ کہ میں کیسی بیوی ہوتی تو؟؟"

اس کا ڈر اس کے چہرے سے صاف جھلک رہا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام نے اس کے لبوں پہ نرمی سے۔۔۔ اپنے لب رکھ۔۔۔ پر سکون سانس کھینچی تھی۔۔۔

”تم ابرام نوفل شاہ کی بیوی ہو۔۔۔ بس یہی بے حد خوبصورت احساس ہے ہم دونوں کے لئے۔۔۔“

۔۔۔۔۔۔

اور پھر منظر بدلا تھا۔۔۔

‘مجھے پتہ چاہئے ڈیم اٹ۔۔۔ ماوی کا پتہ چاہئے۔۔‘

وہ چلا رہا تھا۔۔

‘کیوں چاہئے ؟؟‘

ابرک لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جبکہ ابرام چونک کے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

‘ she’s a slut ...

کیوں چاہئے اس کا پتہ تمہیں۔؟؟‘

جبکہ ابرام ڈرگ لیتا۔۔۔ بار بار اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔

‘دل گھبرا رہا ہے۔۔۔ بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ ماوی کہاں ہے ؟؟؟ پتہ چاہیئے اس کا مجھے۔۔‘

وہ نشہ کر رہا تھا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا جبکہ ابرک خاموشی سے۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں موندے پر سکون سی۔۔۔ماوی ہاسپٹل بیڈ پہ۔۔ علی کے پہلو میں نیم دراز تھی۔۔۔ جبکہ ابرام بیڈ کے قریب کھڑا اسے بے حد محویت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اب ابرام کی پہنچ سے دور تھی۔۔۔ وہ اب سارے حقوق کھو چکا تھا۔۔۔اسے چھونے کا حق۔۔۔اسے بانہوں میں بھرنے کا حق۔۔۔ ہر حق وہ کھو چکا تھا۔۔۔

دو قدم رکھتا۔۔۔ وہ اب ان کے سرہانے کھڑا تھا۔۔۔

معصوم سا علی سو رہا تھا۔۔۔بے حد انوکھا اور خوبصورت احساس تھا یہ۔۔۔وہ بیٹا ہے اس کا۔۔اس کا اپنا خون۔۔۔تو تب کیوں یقین نہیں کیا۔۔۔تب کیوں؟؟؟ اپنی زندگی کے حسین لمحوں کو۔۔۔وہ اپنے ہی پراگندہ سوچوں کے ساتھ۔۔۔ ختم کر چکا تھا۔۔۔

اب بس ان خوبصورت یادوں کی۔۔۔بکھری بکھری سی کرچیاں تھی۔۔۔

اس کی نظر ماوی پہ گئی۔۔۔

'ماوی بیمار ہے۔۔۔وہ مکمل صحت یاب نہیں ہے۔۔۔ماوی آج بھی زندگی کی جنگ لڑ رہی ہے۔۔۔'

سمیرا کی آواز۔۔۔اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔ تھوڑا سا جھک کے۔۔اس نے علی کو ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

اسکے ماتھے پہ بکھرے بال۔۔۔ماوی کے چہرے کو چھونے لگے۔۔۔ کسمسا کے اس نے آنکھیں کھول دی تھی۔۔۔

دونوں کی نظریں پل بھر کو ملی تھی۔۔۔ابرام بے حد قریب سے۔۔ان نیند بھری بوجھل آنکھوں کو حفظ کر رہا تھا۔۔

جبکہ ماوی نظریں پھیر کے۔۔۔اٹھ کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔اپنے بھاری ہوتے سر کو سنبھالتی۔۔۔وہ نیچے اترنے لگی۔۔۔

”تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔ کینٹین جا کے کچھ کھا لیتے ہیں۔۔۔“

ابرام کی نرم آواز پہ۔۔وہ ٹھٹھکی تھی۔۔ لیکن ان سنی کرتی۔۔وہ سر جھٹک کے کھڑی ہوئی تھی۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا محسوس ہوا تھا۔۔ تبھی بیڈ کے پاس رکھی کرسی کا سہارا لیا تھا۔۔۔

ابرام جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ تیزی سے اس کے قریب آیا تھا۔۔

"ماوی۔۔۔"

اسے کندھوں سے تھاما تھا لیکن ماوی خود کو اس کے حصار سے نکال کے پیچھے ہوئی تھی۔۔

اپنا سینہ مسلتی۔۔۔وہ تیزی سے واشروم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

واش بیسن کے پاس کھڑی۔۔۔وہ وومیٹنگ کرنے لگی۔۔۔

ابرام بھی پریشان سا۔۔۔اس کے قریب کھڑا۔۔اس کی پشت نرمی سے سہلا رہا تھا۔۔۔

"ماوی کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟"

جبکہ چکراتے سر کو سنبھالتی۔۔۔ماوی نے اس کی شرٹ تھامی تھی۔۔۔

"اب۔۔۔رام۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔ع۔۔۔علی۔۔۔"

اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔اس کا سر ابرام کے سینے پہ گرا تھا۔۔۔

”ماوی۔۔۔۔“

وہ تقریباً چلایا تھا۔۔۔

”یاد ہے وہ رات ؟؟ وہ سیاہ رات ؟؟ جب اسی بستی کی ایک معصوم بیٹی کو۔۔ فاحشہ کہہ کے سب مارنا چاہ رہے تھے۔۔۔وہ ہم سب ہی تو تھے۔۔۔“

رات کی تاریکی میں۔۔۔ بھوکے پیاسے۔۔۔بے گھر وہ لوگ چاند کی مدھم روشنی میں۔۔۔تاروں بھرے اس آسمان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

ان میں سے ایک عورت بولی تھی۔۔

”وہ دن بھی یاد کرلو۔۔جب ایک ایک کر کے اس بستی کے ہر مرد نے۔۔ماوی کو اس کے شوہر کے سامنے بے لباس کیا تھا۔۔۔یاد ہے ؟؟“

وہیں بیٹھی شین چونک کے اس عورت کو دیکھنے لگی۔۔۔جبکہ وہ کہہ رہی تھی۔۔۔

”کہتے ہیں۔۔جب ایک عورت کی پاکدامنی پہ حرف اٹھایا جاتا ہے۔۔۔ تو زمین پھٹ پڑتی ہے۔۔۔ آسمان ہل جاتا ہے۔۔۔ طوفان آتے ہیں۔۔اور اس طوفان کی لپیٹ میں ہم اج آچکے ہیں۔۔۔بے گھر۔۔خالی پیٹ۔۔۔لاچار اور ناتواں۔۔“

شین خاموشی سے وہ الفاظ سن رہی تھی۔۔

”ہم نے ایک بیٹی پہ جسم فروشی کا الزام لگایا تھا اور آج اس بستی کے ہر جھونپڑی کی بیٹی۔۔۔ جسم فروشی کر رہی ہے۔۔۔“

”ہمارے کیے کی سزا مل رہی ہے ہمیں۔۔۔“

وہ سب کچھ نہ کچھ کہہ رہے تھے۔۔

”بس کردو سب۔۔“

اچانک سے شین چلائی تھی۔۔۔

”ماوی ماوی لگا رکھا ہے۔۔۔“

سب اسے دیکھنے لگے۔۔

”تو نے برباد کر دیا شین اس لڑکی کو۔۔ تو نے ہم سب کو غلط راستے پہ ڈال دیا ۔۔۔ تو نے گمراہ کیا ہمیں۔“

”کیوں تم سب بچے تھے کیا؟؟ جو برباد ہو گئے“

وہ حلق کے بل چیخی تھی۔۔

"وہ اسی قابل تھی۔۔وہ کتیا اسی قابل تھی۔۔۔"

دوسری جھونپڑی میں سے ایک عورت باہر آ کے ہنسنے لگی تھی۔۔

"ماوی آج بھی ملکہ ہے۔۔۔شہزادیوں کی زندگی گزار رہی ہے۔۔اور تو اتنا سب کرنے کے بعد بھی۔۔۔ پنچ کی پنچ ہی رہی۔۔تف ہے تجھ پہ شین۔۔"

"اے بس۔۔"

وہ چلاتی ہوئی اس عورت کی طرف لپکی تھی۔۔۔جب بستی کے باقی لوگ۔۔۔ اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے تھے۔۔

"پیچھے ہٹ کیا کرنے لگی ہے تو۔۔"

"مار ڈالے گی اپن اس کو۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔

"ماوی کو مار کے سکون نہیں ملا تجھے۔۔"

نگہت بھی چلا کے اس کے سامنے آئی تھی۔۔

"مائی۔۔۔"

شین نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔

"نہ بول مجھے مائی۔۔ تو یہ سب تو نے کیا تھا۔۔۔ تو نے اور میں سمجھتی رہی کہ تو آگ میں گرنے کی وجہ سے۔۔ ماوی سے نفرت کرتی ہے۔۔ پر شین تو تو خود نفرت ہے۔۔۔ آستین کا سانپ تھی تو ماوی کے لیے۔۔ تف لعنت ہے تجھ پہ۔۔۔"

نگہت کہتی۔۔ چہرہ پھیر کے دوسری طرف جانے لگی۔۔

"مائی۔۔۔"

شین حیرت سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔ اور پھر باقی سب کو دیکھنے لگی۔۔ جو اس کے چہرہ پھیر کے۔۔۔ اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھے تھے۔۔

"مائی بھوک لگی ہے۔۔"

"ابے۔۔پیٹ میں درد ہو رہا۔۔"

"مائی پیاس۔۔۔پانی۔۔۔"

"مائی۔۔ گرمی ہے۔۔۔"

ہر طرف سے بچوں کی آہیں اور اوازیں آرہی تھی۔۔۔ جبکہ شین سب کو بھیگی آنکھوں سے دیکھتی۔۔۔خاموشی سے۔۔ایک طرف جا کے بیٹھ گئ تھی۔۔۔

'ماوی کہاں ہے؟؟مجھے اس کا ایڈریس چاہیے۔۔'

'صاب میں قسم کھاتی۔۔ماوی جسم فروشی کرتی۔۔'

''ڈیم اٹ۔۔۔منہ توڑ دوں گا تمہارا۔۔اب اگر ایک بھی لفظ ماوی لے اینٹ بھی کہا۔۔۔ماوی کہاں ہے؟؟'

ابرام چلایا تھا جبکہ شین یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ابرام تھوڑا نرم ہو کے اب پوچھنے لگا۔۔۔

'ماوی تمہاری دوست ہے شین۔۔۔کہاں گئی ہے وہ؟؟ایڈریس چاہیے'

'پر صاب میں قسم کھاتی۔۔۔وہ جسم فروشی کرتی ہے۔۔'

اور بدلے میں۔۔۔اسے زور کا تھپڑ لگا تھا ابرام کی طرف سے۔۔۔

'اٹس آوارننگ۔۔۔اسے جس مرد نے پہلی بار چھوا تھا۔وہ میں تھا۔۔اسے چھونے والا پہلا شخص میں تھا۔۔۔۔ابرام نوفل شاہ۔۔۔

ابرام کی دھاڑ۔۔۔اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔اور وہ چپ چاپ سامنے اندھیرے میں کچھ دیکھنے کی کوشش کرتی رہی۔

"پاپا۔۔۔"

اپنی معصوم سنہری آنکھوں میں حیرت لیے۔۔۔وہ ابرام کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ ابرام کی آنکھوں میں نمی کی جھلک واضح تھی۔۔۔

ماوی خاموشی سے۔۔۔ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ہوش میں آنے کے بعد ۔۔۔جب علی نے اس سے ابرام کا پوچھا تھا۔۔۔تو وہ بتا چکی تھی اور تب سے وہ ابرام کو معصومیت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”سومیہ اور عدنان کے جیسے ؟؟میرے پاپا؟؟“

”بلکل بیٹا۔۔۔“

ماوی نے نرمی سے جواب دیا تھا۔۔

”وہ جو ائسکریم کھلاتے ہیں۔۔۔ٹوایز بھی دلاتے ہیں۔۔وہ والے پاپا ہے۔۔۔؟؟“

وہ پھر سے۔۔۔ابرام کو چور نظروں سے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔۔

ماوی نے اثبات میں سر ہلا یا تھا۔اور بلکل اچانک سے ابرام رو پڑا تھا۔۔۔اپنے بیٹے کی ننھی ننھی خواہشات کو سنتا ایک باپ رو پڑا تھا۔۔

وہ جواس کے وجود سے بے خبر تھا۔۔۔جو اس کی ماں کو چھوڑ گیا تھا۔۔۔وہ ابھی روپڑا تھا۔۔۔

وہ ابرام کے قریب ہوا تھا۔۔اپنے ننھے ہاتھوں سے۔۔اس کے چہرے سے آنسو صاف کرنے لگا۔۔

"پاپا۔۔۔آپ کہاں تھے پاپا۔۔۔؟؟"

ابرام بھیگی آنکھوں سے۔۔اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔جس پہ سوال لکھا ہوا تھا۔۔۔

"آپ مجھے اپنے ساتھ سلائیے گیں پاپا؟؟؟میرے ساتھ فٹ بال کھیلے گیں؟؟؟عدنان کے پاپا فٹ بال کھیلتے تھے اس کے ساتھ۔۔۔"

وہ منہ بسورے اپنی فرمائشیں بتا رہا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام نے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کو چومتا۔۔ وہ بار بار رو رہا تھا۔۔ جبکہ ماوی ان دونوں کو بھیگی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

الفاظ دونوں کے پاس نہیں تھے۔۔ لیکن اپنائیت کا احساس۔۔۔ مکمل ہونے کا احساس ابرام کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔۔۔ وہ ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو نظریں چراتی۔۔۔ رخ موڑے۔۔ اپنے بہتے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اور ابھی بھی گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔ باہر ہلکی مسلسل بارش ہو رہی تھی۔۔۔ ابرام گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ علی پچھلی سیٹ پہ پر سکون سا بیٹھا۔۔ باہر دیکھ رہا تھا۔۔

جبکہ گاڑی کے شیشے پہ پھسلتی۔۔ بارش کی ننھی بوندوں کو ماوی اداس آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابرام اپنے بیٹے کو گھر لے جا رہا تھا اور ماوی کو احرم کی فکر ہو رہی تھی کہ اب وہ کیا کہے گا۔۔ کیا سوچے گا۔۔۔ وہ کیا جواب دے گی اسے اب۔۔

اور پھر رخ موڑ کے اس نے ابرام کو دیکھا تھا۔۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم ٹھیک کر رہے ؟؟"

اس کے سوال پہ۔۔وہ خاموشی سے لب بھینچے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔۔ماوی نے مڑ کے علی کو دیکھا تھا۔۔جو پر سکون سا۔۔ مسکراتا باہر دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر سے ابرام کو دیکھنے لگی۔۔

"احرم سے کیا کہہ گیں؟؟"

"یہی کہ علی میرا بیٹا ہے۔۔"

اس نے پر سکون جواب دیا تھا۔۔۔

"اور میں؟؟"

بے ساختہ اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔

"تم علی کی ماں۔۔"

اب بھی وہ پر سکون تھا۔۔

"پاگل ہو گئے ہو؟؟"

ماوی گھبرا کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یا مجھے پاگل بنانے پہ تلے ہوئے ہو ابرام؟؟"

وہ کندھے اچکا گیا۔۔

"زیادہ شور مت مچاو۔۔ علی ڈسٹرب ہو گا۔۔۔"

"علی میرا بیٹا ہے۔۔"

ماوی دانت پیستی بولی تھی۔۔

"ہمارا بیٹا۔۔"

اسے جتانے والے انداز میں دیکھتا۔۔وہ کہہ رہا تھا۔۔

"تم صرف علی کے پاپا ہو۔۔مجھ سے کوئی تعلق نہیں تمہارا۔۔"

وہ غصے سے دھیمی اواز میں غرائی تھی۔۔۔

"میری وارننگ تو نہیں بھولی ناں ابھی؟؟"

اب کے بھی اس کا لہجہ بے پرواہ سا تھا۔۔

"کون سی وارننگ؟؟"

جبکہ ماوی بمشکل اپنی آواز اونچی ہونے سے روک رہی تھی۔۔

ابرام نے ابرو اچکا کے علی کو دیکھا تھا۔۔جواب موبائل میں گیم کھیل رہا تھا۔۔
اور پھر ماوی کو دیکھا تھا۔۔

"احرم سے فاصلہ رکھو گی۔۔"

ماوی کا دل چاہا۔۔اس کا منہ نوچ لیں۔۔۔

گہرا سانس لے کے۔۔وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

”تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ماوی۔۔پلیز ریلیکس رہو۔۔“

گاڑی ڈرائیو کرتے وہ پھر سے۔۔اپنی پریشانی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

”میں چار سال سے اسی طبیعت کے ساتھ جی رہی ہوں اور زندہ ہوں۔۔
تمہارے ایڈوائس کی ضرورت نہیں مجھے اب۔۔“

ابرام خاموش ہی رہا۔۔۔گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہو کے۔۔پورچ میں جا رہی تھی۔۔۔

”پاپا۔۔۔یہ ہمارا گھر ہے؟؟“

ابرام اسے گود میں لیے اتار رہا تھا۔۔تب علی نے پوچھا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اسے گھور رہی تھی۔۔

”یس پاپا کی جان۔۔۔چلو شاباش۔۔۔“

اسے اتار کے۔۔وہ مسکرایا تھا۔۔جبکہ علی دوڑتا ہوا لان کی طرف جانے لگا۔

”علی۔۔“

ماوی اسے آواز دیتی۔۔آگے بڑھی تھی۔۔جب ابرام نے اس کا بازو دبوچا تھا

ماوی گھور کے۔۔لب بھینچے اسے دیکھنے لگی۔۔۔وہ اب حد سے بڑھنے لگا تھا۔۔۔ماوی کو اب اس پہ غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

”احرم سے فاصلہ رکھو گی تم اب سے ماوی۔۔۔“

ابرام نے اس کے بازو پہ۔۔۔اپنی گرفت سخت کرتے جھٹکا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اپنے امڈتے غصے کو روکتے۔۔۔طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟؟مائی ایکس ہزبینڈ۔۔“

اپنے بازو پہ موجود۔۔اس کے ہاتھ کی طرف۔۔۔ابرو سے اشارہ کرتے وہ کہہ رہی تھی۔۔۔

اور پھر دوسرے ہاتھ سے۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا تھا۔۔۔

”میرے اور اپنے بیچ کا فاصلہ اور اپنی حد اب کبھی مت بھولنا ابرام شاہ۔۔“

جبکہ ابرام لب بھینچے۔۔۔شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”ماوی حد سے بڑھ رہی ہو تم اب۔۔“

”ایکسکیوز می؟؟؟“

ماوی کی آنکھوں میں طنز تھا۔۔

”احرم کی بیوی ہوں میں۔۔“

”احرم میرا بھائی ہے ماوی۔۔“

ابرام نے دانت پیسے تھے۔۔جبکہ ماوی کندھے اچکا گئی۔۔

"تو؟؟ میں تم دونوں بھائیوں کے بیچ نہیں آرہی۔۔"

ابرام نے گہرا سانس لیتے اپنے غصے کو روکا تھا۔۔۔غصے سے اپنی ہاتھ کی مٹھی بنا کے۔۔زور سے گاڑی پہ ماری تھی۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی ماوی۔۔ تمہاری وجود پہ میں دوسرے مرد کی پرچھائی نہیں برداشت کرسکتا۔۔۔کب سمجھو گی تم؟؟"

"وہ دوسرا مرد میرا شوہر ہے۔۔میرا شرعی شوہر۔۔"

ماوی نے اس کی آنکھوں دیکھتے جتایا تھا۔۔

"احرم کو اپنے قریب آنے کی اجازت بھی دی ماوی تم نے۔۔۔تو میں اپنی اور تمہاری سچائی بتادوں گا اسے۔۔اٹس آوارننگ ڈیم اٹ۔۔احرم سے دور رہو"

وہ ماوی کو وارننگ دیتے انداز میں دیکھتا آگے بڑھا تھا۔۔ جبکہ ماوی نے لب بھینچے ۔۔۔اس کی پشت گھوری تھی۔۔

''میں ابھی خود جا کے بتا رہی۔۔''

''اچھی بات ہے۔۔ میرا راستہ صاف ہو جائے گا۔۔۔''

بنا مڑے کہتا۔۔ وہ علی کی طرف بڑھا تھا۔۔ جبکہ ماوی لب بھینچے اسے اور علی کو دیکھتی۔۔ وہیں کھڑی رہی۔۔ کہ اب اندر جانے کی ہمت نہ تھی۔۔ احرم سے سامنا کیسے کرے گی۔۔۔ علی کا کیا بتائے گی اسے۔۔ جب وہ اسے مما بلائے گا ۔۔۔

”ماوی“

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی۔۔۔احرم کی اواز پہ وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔

”جی احرم میں ہوں۔۔“

ہاتھ بڑھا کے۔۔وہ ماوی کے قریب ہونا چاہ رہا تھا جب ماوی نے تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔۔اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

احرم نے بے چینی سے۔۔۔اسے خود سے لگایا تھا۔۔۔

"ماوی کہاں تھی تم۔۔۔میں۔۔۔میں بہت مس کر رہا تھا تمہیں۔"

اس کے سینے سے لگی۔۔ماوی کے چہرے پہ پریشانی تھی۔۔۔

"آپی کے پاس تھی۔۔۔ایم سوری طبیعت خراب تھی تو نہیں بتا پائی۔۔"

"کیا ہوا تھا۔۔۔ماوی ٹھیک ہو؟؟"

احرم پریشان سا ہو کے پوچھنے لگا۔۔۔

"پھر سے وومیٹنگ ہوئی تھی۔۔"

اس نے آہستگی سے بتایا۔۔

"پھر سے میڈیسن ڈوز نہیں لیا ہوگا تم نے اپنا۔۔۔"

احرم کے کہنے پہ۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کے سینے سے لگی رہی۔۔۔ دل جیسے رو رہا تھا۔۔۔ سانس بند ہو رہی تھی۔۔۔

جب ابرام کی کھنکھار پہ وہ چونکی تھی۔۔۔ جہاں ابرام کھڑا اسے خشمگین نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

علی تیزی سے ماوی کے پاس آیا تھا۔۔

”مم۔۔۔۔“

”کون ہے ماوی؟؟“

احرم کے سوال پہ۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ ماوی نے ابرام کو دیکھا تھا۔۔

”میرا بیٹا ہے علی۔۔۔“

ابرام اس کے قریب آتا بولا۔۔۔

”تمہارا بیٹا؟؟؟ کیا مطلب؟؟ تم نے تو کہا تھا کہ تمہاری وائف۔۔۔۔۔“

احرم ناسمجھی سے کہنے لگا۔۔

"کھو گئی تھی۔۔ لیکن اب مل گئی ہے۔۔"

نظر بھر کے۔۔۔ماوی کو دیکھتا وہ کہنے لگا۔۔

"ناراض ہے وہ ابھی۔۔ غصہ ہے مجھ سے۔۔ تبھی نہیں آ رہی وہ میرے پاس۔۔۔"

ماوی نے لب بھینچے۔۔۔ایک تاسف بھری نگاہ ابرام پہ ڈالی تھی۔۔۔

"علی یہ آپ کے چاچو ہے۔۔۔

Say Hi to him ... "

ابرام نے علی کا ننھا سا ہاتھ۔۔۔احرم کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔

"ہائے چاچو۔۔۔"

"ارے میرا بیٹا۔۔۔"

احرم نے خوشدلی سے۔۔ علی کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔ماوی مسکراتی نم آنکھوں سے۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چاچو۔۔آپ کو کیا ہوا ہے۔۔اپ نہیں دیکھ سکتے کیا؟؟"

علی معصومیت سے۔۔اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا کہہ رہا تھا۔۔

"علی ایسے نہیں کہتے بیٹا۔۔"

بلکل اچانک سے ماوی کے لبوں سے پھسلا تھا۔۔۔

”اوکے مما۔۔“

علی تابعداری سے کہتا۔۔احرم کی بانہوں سے باہر نکلا تھا۔۔جبکہ احرم چونک کے پوچھنے لگا۔۔

”تمہارا بیٹا ماوی کو کیوں مما کہہ رہا ہے؟؟“

جس بات سے ڈرتی تھی۔۔۔جس سوال سے ڈرتی تھی۔۔اسی سے سامنا ہو رہا تھا ماوی کا۔۔۔

ابرام ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

"کیونکہ۔۔۔"

ماوی نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔جبکہ ابرام زیر لب مسکرانے لگا۔۔

"علی کو جو اچھی لگ جائے۔۔۔وہ اسے مما کہہ کے بلاتا ہے۔۔ عجیب عادت ہے اس کی۔۔۔"

ماوی اب احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔جو خوشدلی سے ہنس رہا تھا۔۔

"علی کی مما کو بھی منا ہی لو اب۔۔سب ساتھ رہے گیں۔۔اور کتنا خوبصورت لگے گا سب۔۔بلکہ یوں کرو ماوی تم منانے جاؤ انھیں۔۔۔ابرام کے ساتھ۔۔۔"

ابرام اب بھی نظر بھر کے ماوی کو دیکھ رہا تھا جبکہ ماوی لب بھینچے ابرام کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

”میں خود منا لوں گا۔۔سب پہلے جیسا کر دوں گا۔۔۔“

ماوی غصے سے منہ پھیر گئی تھی۔۔۔کہ ابرام کے مسکراتے چہرے سے۔۔اسے اس وقت نفرت ہو رہی تھی۔۔۔جبکہ ابرام اس کی حالت سے محفوظ ہوتا۔۔ اسے زچ کر رہا تھا۔۔

"کیا کہا ہے تم نے معاذ سے۔۔جو اس نے اچانک سے انکار کر دیا ہے۔۔"

کشمالہ غصے سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ وہ کندھے اچکا گئی۔۔

"میں نے کیا کر دیا مما۔۔میں اچھی نہیں لگی ہو نگی انھیں۔۔"

"غزل میں ماں ہوں تمہاری۔۔رگ رگ سے واقف ہوں تمہارے۔۔۔بتاو مجھے کیا کہا ہے تم نے معاذ سے۔۔"

کشمالہ کے صبر کا پیمانہ چھلک ہی پڑا تھا۔۔غزل بھی جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"یہی کہ۔۔۔مجھے احرم پسند ہے اور میں اسی سے شادی کر رہی ہوں۔۔۔اور بہت جلد شادی بھی کر لوں گی۔۔۔میرے ماں باپ زبردستی مجھے کسی کے بھی پلے باندھ رہے ہیں۔۔"

کشمالہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور پھر غصے سے اس کے منہ پہ تھپڑ مار دیا۔۔

"احرم میرڈ ہے۔۔۔ماوی بیوی ہے اس کی۔۔"

"وہ جاہل گنوار بھکارن۔۔ میرے مقابلے پہ آئی ہے وہ۔۔۔"

اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے غزل چلائی تھی۔۔ جبکہ کشمالہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

"غزل تم میری ہی بیٹی ہو؟؟ میری بیٹی؟؟ کیسی بیٹی ہے میری۔۔۔ اتنی سفاک ۔۔۔ اتنی بے شرم۔۔۔"

"ہاں ہوں میں بے شرم۔۔۔ بے حیا ہوں میں۔۔۔ بس یا اور کچھ سننا ہے؟؟ اور اگر آپ کوئی رشتہ لائی آپ میرے لئے۔۔۔ تو اس سے بھی برا پیش آوں گی میں۔۔۔"

وہ چیختی چلاتی اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔ جبکہ کشمالہ حیرت سے گنگ۔۔ اپنی بیٹی کے رنگ دیکھ رہی تھی۔۔۔انھیں اب صحیح معنوں میں اپنی بیٹی سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

"مجھے حیرت ہو رہی ہے لیکن خوشی بھی ہو رہی ہے۔۔یوں اچانک سے ابرام کا بیٹا مل گیا۔۔گھر میں رونق سی ہے اس کے وجود سے۔۔"

احرم بیڈ پہ بیٹھا مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اداس آنکھوں سے۔۔ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یو نو ماوی۔۔۔ابرام بہت رویا تھا میرے پاس آ کے۔۔جب ان کی وائف کھو گئی تھی۔۔وہ ہر روز اپنی وائف کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا۔۔۔ڈھیر سارا ڈرگ لیتا۔۔۔خود کو برباد کر رہا تھا جیسے۔۔۔کوئی پچھتاوا تھا جو اسے ڈس رہا تھا۔۔۔لیکن۔۔۔۔ایک دن میرے پاس بیٹھ کے بہت رویا تھا۔۔اس دن بہت ٹوٹا تھا وہ۔۔۔اپنی وائف سے بہت محبت کرتا ہے ابرام۔۔۔بس کوئی مس انڈر اسٹینڈنگ ہوئی تھی۔۔اور وہ چلی گئی تھی۔۔۔لیکن آج بہت خوش تھا ابرام ۔۔مجھے محسوس ہو رہا تھا۔۔"

ماوی اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ احرم کے چہرے پہ۔۔۔اپنے بھائی کے لئے محبت دیکھ کے وہ بے چین ہوئی تھی۔۔۔

تبھی وہ احرم کے قریب ہو کے۔۔۔اس کے ہاتھ تھام کے۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔

"ایک بات کہنی تھی احرم۔۔"

وہ شاید سچائی بتانا چاہتی تھی۔۔اپنی۔۔ علی اور ابرام کی۔۔۔

"کہو میری جان۔۔"

احرم نے مسکرا کے۔۔اسے اپنے بانہوں کے حصار میں لیا تھا۔ جبکہ وہ پریشانی سے اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

گہرا سانس لیتے۔۔۔وہ اپنے دماغ سے ہر بری سوچ کو جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

احرم نے نرمی سے۔۔اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

"ماوی۔۔"

احرم نے دھیرے سے اس کا نام پکارا تھا

"ہمممم"

"مجھے اپنی قربت کے کچھ لمحے سونپ دو۔۔۔آئی نیڈ یو۔۔"

وہ بوجھل لہجے میں کہتا۔۔۔اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔۔

''ابھی نہیں احرم پلیز۔۔''

وہ جو اپنی سوچوں سے پریشان تھی۔۔احرم کو انکار کر گئی تھی۔۔

''کیوں؟؟؟''

اس کی گردن کو نرمی سے۔۔اپنے ہاتھ سے سہلاتے۔۔۔وہ اپنی سانسیں ماوی کے چہرے پہ چھوڑ رہا تھا۔۔جبکہ ماوی کو جیسے گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔

''ا۔۔۔حرم پلیز۔۔''

اس کی پیشانی پہ۔۔اپنی پیشانی ٹکائے۔۔۔ماوی منمنائی تھی۔۔۔

"کچھ لمحے۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہا تھا۔۔جب اچانک دروازہ کھلا تھا کمرے کا۔۔۔اور ماوی چونک کے احرم سے۔۔دور ہوتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

علی بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔

"مم۔۔۔"

جبکہ ابرام جبڑے بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"علی ضد کر رہا تھا ماوی کے پاس آنے کی تو۔۔۔"

ابرام نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

"ہممم ادھر آو۔۔۔ چاچو کے پاس۔۔ میں اسٹوری سناتا آپ کو۔۔"

احرم کے کہنے پہ۔۔۔ علی اس کی گود میں چڑھ کے بیٹھ گیا۔۔

"علی کے لئے دودھ گرم کر دو گی ماوی پلیز۔۔"

آواز کو نارمل کرتے۔۔ وہ بظاہر نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا لیکن آنکھیں جیسے آگ برسا رہی تھی۔۔۔

"علی دودھ نہیں پیتا۔۔"

ماوی کے منہ سے اچانک نکلا تھا۔۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ علی دودھ نہیں پیتا۔۔۔"

ابرام کے طنزیہ انداز پہ۔۔ماوی نے اپنے امڈتے غصے کو روکا تھا۔۔

"ارے ماوی جاو۔۔تب تک میں اور علی باتیں کرتے ہیں۔۔"

احرم کی آواز پہ۔۔ وہ غصے سے ابرام۔ کو گھورتی۔۔اس کے پہلو سے ہوتی۔۔ کمرے سے باہر گئی تھی۔۔

ابرام نے ایک نظر علی اور احرم کو دیکھا تھا۔۔۔جو باتیں کر رہے تھے۔۔اور پھر اپنی کنپٹی سہلاتا وہ بھی کمرے سے نکل گیا۔۔۔

لمبے ڈگ بھرتا۔۔۔وہ اسے راستے میں ہی روک چکا تھا۔۔۔ماوی سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جب جھٹکے سے اس کی کلائی دبوچ کے۔۔۔ابرام اسے ساتھ والے کمرے میں لے گیا۔۔

"لیومی جانور۔۔"

ماوی غرائی تھی جبکہ ابرام لب بھینچے اپنی سرخ دوڑوں والی آنکھوں سے۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میرے منع کرنے کے باوجود تم۔۔۔"

ماوی اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی اب۔۔

"کیوں کرتی ہو میرے ساتھ ایسا ماوی۔۔ کیوں کیوں؟؟"

وہ چلا رہا تھا جبکہ ماوی خاموش کھڑی۔۔ جیسے اس کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہی ہو۔۔۔

"کیا چاہتی ہو۔۔ حسد کرنے لگ جاؤں اپنے ہی بھائی سے؟؟ جلانا چاہ رہی ہو مجھے تم اپنی ان حرکتوں سے۔۔۔"

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔

"بولتی کیوں نہیں ہو تم ماوی؟؟"

جھٹکے سے۔۔ماوی کا ہاتھ چھوڑتا۔۔۔وہ اپنے بال نوچنے والا ہو گیا تھا۔۔۔اور پھر رک کے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔

”جل رہا ہوں۔۔۔ میں جل رہا ہوں ماوی۔۔۔ حسد کی آگ میں جل رہا ہوں۔۔“

وہ چیخ پڑا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اب بھی بے تاثر انداز میں۔۔اس کا پاگل پن دیکھ رہی تھی۔۔

”مت جاو احرم کے قریب۔۔۔ مت جاو۔۔ سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔اسے اپنے قریب مت آنے دو۔۔۔ میں۔۔۔ میں پاگل ہو رہا ہوں ماوی۔۔۔ میں پاگل ہو رہا ہوں۔۔اور تم مجھے پاگل بنا رہی ہو۔۔ پاگل بنا رہی ہو۔۔۔“

وہ کہتے کہتے دھاڑا تھا۔۔۔

"اممم۔۔۔"

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔اس نے ہنکارا بھرا تھا۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔ میں بکواس کر رہا ہوں۔۔۔ کچھ بول کیوں نہیں رہی تم۔۔۔"

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔۔اپنے ہوش و حواس میں وہ جیسے لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی قدم قدم پیچھے لیتی۔۔۔اس سے فاصلہ لے رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرہ بے تاثر اور آنکھیں سرد تھی۔۔۔وہ اب رک کے ماوی کو حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔ جس کے چہرے پہ کچھ نہیں تھا۔۔ کورے کاغذ کی طرح۔۔۔

اسے دھچکا سا لگا تھا ماوی کے رویے سے۔۔۔

”ماوی۔۔۔“

اس کی آواز میں حیرت اور کرب تھا۔۔۔

”ماوی۔۔“

وہ لڑکھڑاتے قدموں۔۔۔اس کی طرف جانا چاہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی دروازے سے ٹیک لگائے۔۔۔ سینے پہ دونوں ہاتھ باندھے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”تماشا دیکھ رہی ہوں مسٹر ابرام نوفل شاہ۔۔۔ عجیب نہیں ہے ویسے۔۔۔ چار سال بعد۔۔۔ یہ سب محسوس ہونے لگا ہے آپ کو۔۔؟ ماوی۔۔۔ ایک بھکارن۔۔ فاقہ زدہ بستی کی پنچ۔۔۔ کمین لڑکی۔۔۔ جسے کچرے کے ڈھیر سے

اٹھا کے۔۔ محلوں کے خواب دکھانے والا۔۔ بلکل اچانک سے۔۔اس کی آنکھوں میں۔۔اپنے ہی سجائے سارے خواب نوچ گیا۔۔ایک ایک کر کے بھی نہیں۔۔۔ بلکل اچانک۔۔۔ایکدم سے۔۔۔ سارے خواب ایک ساتھ نوچ گیا۔۔۔

عورت کی تذلیل ہوئی۔۔۔

عورت کے وجود کے ٹکڑے بکھرے۔۔۔

محبت ریزہ ریزہ ہو گئی۔۔۔

اور اب اچانک سے۔۔۔ مجھ سے محبت ہو گئی۔۔۔اتنی محبت کہ میرے وجود پہ۔۔ تم اپنے ہی بھائی کی پرچھائی نہیں برداشت کر رہے‘‘

وہ طنزیہ نظروں سے۔۔۔ابرام کو دیکھتی مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

"طلاق۔۔۔میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔میں تمہیں طلاق دے رہا۔۔۔ میری طرف سے تم طلاق ہو۔۔۔

چاہے جس انداز سے بھی اس لفظ طلاق کو استعمال کرو۔۔۔لیکن تذلیل وہی تذلیل ہے۔۔ذلت وہی ذلت ہے۔۔اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔۔۔ان پیپرز کو میں نے بار بار پڑھا۔۔۔اتنی دفعہ پڑھا کہ مجھے لفظ لفظ حفظ ہو گیا تھا۔۔۔

مرد نما درندے بہت ہیں۔۔۔جیسے کہ ایک میرے سامنے کھڑا ہے۔۔جو اپنی گری پڑی محبت کو۔۔۔اپنے گھر کے اسٹور روم سے اٹھا کے۔۔۔اس کی ساری گرد جھاڑ کے۔۔۔میرے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔۔۔

کہ لو دیکھو خود کو اس سڑی ہوئی محبت کے آئینے میں۔۔۔یا لو پہن لو محبت کا طوق ہے۔۔۔ارے پہنو پہنو ماوی۔۔

انکار نہیں کرو۔۔یہ تو مرد ہے۔۔امیر کبیر بزنس ٹائیکون ہے۔۔اس کو انکار کرو گی ماوی۔۔۔تم پنچ ذات کی سیاہ بخت بھکارن۔۔۔کیسے انکار کر رہی ہو اس اونچے مرد کے سامنے۔۔۔

ایک فقیرنی امیر کبیر مرد کے سامنے انکار کر رہی ہے۔۔اس کوڑے کے ڈھیر کی اتنی ہمت۔۔۔

ارے کپڑے اتار ماوی۔۔۔اتار دے کپڑے۔۔۔اس امیر کبیر بادشاہ کو۔۔اپنی گلی سڑی محبت اچانک سے یاد آئی ہے۔۔خود کو اسے نوچنے دو۔۔۔جلدی کرو ماوی۔۔جلدی جلدی۔۔۔"

"ماوی۔۔۔"

ابرام نے لب بھینچے اسے ٹوکا تھا۔۔

"ماوی نہیں بھکارن۔۔۔ماوی نہیں فاحشہ۔۔۔ماوی نہیں کاری۔۔۔ماوی نہیں بدذات۔۔۔ماوی نہیں پیچ بدکردار۔۔۔۔ماوی نہیں کلنگ۔۔۔۔ماوی نہیں۔۔۔۔"

وہ ابرام کی طرف قدم بڑھاتی۔۔۔اب اس کے سامنے رکی تھی۔۔۔

"ہر مرد کے بستر پہ جاکے۔۔اسے خوش کرنے والی رکھیل بولو مجھے۔۔۔"

"ماوی۔۔۔"

اس بار ابرام غرایا تھا۔۔۔جب آنکھوں میں سرخی مائل دوڑوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

”کیاماوی؟؟ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔ماوی۔۔“

اب کے آواز پست ہوگئی تھی۔۔ سر جھٹک کے۔۔وہ جانے کے لئے مڑی تھی۔۔

”مت جاؤماوی۔۔واپس آجاو۔۔ پھر سے آجاو۔۔“

ابرام کی اواز۔۔۔اس کے پشت سے ابھری تھی۔۔۔ماوی کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔آنکھیں موند کے۔۔اپنے امڈتے آنسوؤں کو روکا تھا۔۔۔

”مجھے ایک بار۔۔بس ایک بار سب ٹھیک کرنے دو ماوی۔۔میں۔۔۔تم۔۔۔ ہمارا بیٹا۔۔۔ماوی ایک بار سب ٹھیک کرنے دو مجھے۔۔۔“

ماوی مڑ کے اسے دیکھنے لگی۔۔

”میری زندگی کی وہ سیاہ رات۔۔۔جب کچڑے کے ڈھیر پہ۔۔میں نے اپنے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔وہ رات جب مجھے slut کہہ کے۔۔کاری کہا گیا۔۔۔وہ دن اور راتیں۔۔۔جب میں بستر پہ پڑی رہی۔۔۔میں موو نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ لمحہ جب مجھے کہا گیا کہ میں اب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔جب سہاروں پہ چلنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔جب جب میرا بیٹا سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔میری زندگی کے وہ چار سال۔۔۔ٹھیک کر سکتے ہو ابرام؟؟؟اگر ہاں تو میں بھی تمہاری بات مان لوں گی۔۔۔“

ابرام کی آنکھوں میں۔۔ ہلکورے لیتا کرب تھا۔۔۔ جبکہ ماوی کا پورا وجود جیسے ۔۔۔ کرب بنا ہوا تھا۔۔۔

''نہیں کر سکو گے۔۔۔ نہیں کر پاؤ گیں۔۔ تم سے محبت سچی تھی۔۔۔ تم سے عشق حقیقت تھا۔۔۔ میں سمجھی تھی دو مختلف دنیاؤں کی محبت کا انجام بھی۔۔ اس کے آغاز کی طرح حسین ہو گا۔۔۔''

اس کمرے میں اب مکمل خاموشی تھی۔۔ بس ان کی سانسوں کا شور تھا۔۔اور پھر ماوی اس کمرے سے چلی گئی تھی۔۔۔

وہاں اب ماوی کا وجود نہیں تھا۔۔۔

وہاں اب صرف ابرام تھا۔۔۔

ابرام کا غرور۔۔۔جو سر جھکائے کھڑا۔۔اس پہ ہنس رہا تھا۔۔۔

پچھتاوے تھے۔۔۔

ماوی کی نفرتیں تھی۔۔۔

زیاں تھا۔۔۔

بڑھتی بے چینی تھی۔۔جو اسے کسی کروٹ چین نہیں دے پارہا تھا۔۔۔

ماوی جا چکی ہے۔۔۔

ماوی ماضی بن چکی ہے۔۔۔

اک تھکن تھی کسی محبت کی

وہ تھکن بھی اتار دی میں نے

ایک خواہش تھی اس سے ملنے کی

پھر وہ خواہش بھی مار دی میں نے

پوچھتے کیا ہو زندگی کا میری

مجھ پہ گزری، گزار دی میں نے۔۔۔

"انس۔۔۔انس میرے بیٹے۔۔"

پولیس کمشنر کی مدد سے۔۔۔انس انھیں واپس مل چکا تھا۔۔۔ڈاکٹر انعام انس کو لیے گھر آئے تھے۔۔

اور سمیرا روتے ہوئے بار بار۔۔۔اپنے بیٹے کو پیار کر رہی تھی۔۔

”میں جانتی تھی۔۔۔میں محسوس کرتی تھی۔۔۔ہمیشہ دل کو دھڑکا سا لگا رہتا تھا کہ انس زندہ ہے۔۔میرا بیٹا زندہ ہے۔۔میرا بچہ۔۔میرا شہزادہ۔۔۔“

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔جبکہ انس خاموشی سے۔۔۔کبھی انھیں دیکھتا تو کبھی اس گھر کو۔۔وہ آٹھ سال کا تھا جب اسے ایک عورت اغوا کر کے لے گئی تھی۔۔اور اب وہ تیرہ سال کا ہو چکا تھا۔۔

اس گھر کی اور ان لوگوں کی دھندلی سی یادیں۔۔اس کے ذہن میں محفوظ تھی ۔۔

"سمیرا اتنا نہیں روتے۔۔ دیکھو اب تو ہمارا بیٹا آ چکا ہے۔۔ اب تو شکرانے کے نوافل پڑھنے کا وقت ہے۔۔۔ انس کو اس کا روم دکھاو۔۔ اس کے کپڑے۔۔۔ شوز۔۔ سب کچھ۔۔ اور پھر ہمارا بیٹا ہمارے ساتھ ڈنر کرے گا۔۔"

انعام مسکرا کے۔۔ اپنے بیٹے کو خود سے لگاتے کہنے لگا۔۔ انس اب بھی خاموش تھا۔۔۔

"میں اور انس فریش ہو کے آتے ہیں۔۔ تم ڈنر تیار کرو تب تک۔۔ ٹھیک ہے ناں انس؟؟"

آخر میں وہ انس کو دیکھنے لگے۔۔ تو وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔ وہ بدل گیا تھا۔۔ ان کا بیٹا اس بستی میں رہ کے۔۔ کوئی اور ہی بن گیا تھا۔۔۔ اسکے دیکھنے۔۔ بیٹھنے۔۔ اٹھنے۔۔۔ چلنے پھرنے کا انداز۔۔ سب بدل گیا تھا۔۔

اور اسے پھر سے وہی انس بننے میں کافی وقت لگنا تھا اور یہ وقت ان کے لئے کھٹن ہونے والا تھا لیکن آخر کار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی جاتے۔۔۔ان کے لئے یہی کافی تھا کہ ان کا بیٹا انھیں مل چکا ہے

غزل کی ہنسی۔۔پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔۔جبکہ احرم ہونق بنا اس کی ہنسی سن رہا تھا۔۔۔

”تم بے وقوف ہو احرم۔۔۔بہت بڑے بے وقوف۔۔“

غزل ہنستے ہنستے کہنے لگی۔۔۔

”کیا مطلب؟؟ایسا کیا کہہ دیا میں نے۔۔۔سم ٹائمز لگتا کہ عجیب سی ہوتی جا رہی ہو تم۔۔۔“

احرم کو برا لگا تھا۔۔

''میں تمہیں ابرام کے بیٹے کا بتا رہا اور تم ہنس رہی ہو۔۔۔''

''وہی بیٹا جو ماوی کو مما کہتا ہے۔۔۔''

غزل کے لہجے میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

''تو؟؟''

احرم نے ابرو اچکائے تھے۔۔ جبکہ غزل اس کے قریب جا کے بیٹھ گئی۔۔۔

''علی ابرام اور ماوی کا بیٹا ہے احرم۔۔۔ اتنے بھی بے وقوف مت بنو۔۔۔''

غزل مسکراتی آنکھوں سے۔۔اسے دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔جبکہ احرم کو لگا تھا ۔۔۔کہ وہ اب سانس نہیں لے پائے گا۔۔ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ایک تو یہ غزل کچھ بھی کہتی رہتی ہے۔۔۔

"ایک بچہ اپنی مما کے علاوہ۔۔کسی اور عورت کو کیوں مما بلائے گا۔۔وہ بھی چھوٹا سا بچہ۔۔۔"

"ت۔۔۔تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی اور دل سوکھے پتے کی طرح کانپا تھا۔۔جبکہ غزل اپنا دوسرا پتہ پھینکنے کے لئے۔۔کرسی کی پشت سے آرام دہ انداز میں۔۔۔ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔۔۔جیسے احرم کی حالت اسے سکون دے رہی ہو۔۔

"ابرام کے بیڈ پہ۔۔۔ماوی کی خوشبو بکھری پڑی ہے احرم۔۔۔اور علی انہی لمحوں کی محبت کا نتیجہ ہے۔۔۔ محسوس کرنے کی کوشش کرو۔۔۔ محسوس کرو گے تو ہی کلیو ملے گا تمہیں۔۔۔ کہ وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ تمہارے اندھے پن کا فائدہ اٹھا کے۔۔۔"

احرم اپنا سینہ مسلنے لگا۔۔۔دل جیسے باہر آنے کو بیتاب ہو رہا تھا۔۔۔

"آنکھیں بند کر کے۔۔۔ایک اجنبی لڑکی پہ اعتبار کرنا۔۔۔اپنا بینک بیلنس اس کے نام کرنا۔۔۔احرم اتنی بڑی بیوقوفی کون کرتا ہے۔۔"

غزل آگے پیچھے اپنے پتے پھینک رہی تھی۔۔۔

"آج بھی وہ اور ابرام ساتھ ہیں۔۔۔"

اس کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

"اور تم ماوی ماوی کرتے ہو۔۔اس کے ساتھ فئیر ہو۔۔اور میں آج تک تم میں کہیں نہیں ہوں احرم۔۔"

"ماوی ایسی نہیں ہے۔۔وہ مجھ سے محبت۔۔"

وہ کہہ رہا تھا لیکن دل اندر سے ڈوب رہا تھا۔۔وہ ماوی کو بنا دیکھے محبت کرنے لگا تھا۔۔بنا دیکھے چاہنے لگا تھا۔۔کیسے اس کا رب۔۔اس سے ساری خوشیاں چھین سکتا ہے۔۔یہی تو اس کی سب سے بڑی خوشی رہی ہے ہمیشہ۔۔اور وہی لمحہ تھا جب غزل نے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔

"ہشششش احرم۔۔مجھے محسوس کرو۔۔تمہاری بیوی چیٹ کر رہی ہے تمہیں۔۔لیکن میں ہوں ناں احرم۔۔میں سالوں سے یہیں ہوں۔۔"

آنکھیں موند کے۔۔۔احرم کے چہرے سے۔۔اسکی گردن۔۔۔ کندھے۔۔۔ سینے تک وہ اپنا ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

اور مزید اسکے قریب ہوئی۔۔۔

"میں سکون ہوں احرم۔۔۔ تمہارا سکون۔۔۔ میں وہی محبت ہوں۔۔جو تمہارے لئے ہیں۔۔ جس کے تم حقدار ہو۔۔۔"

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کے۔۔۔ وہ احرم کو اپنے وجود کے خم و پیچ محسوس کروا رہی تھی۔۔

"فیل می احرم۔۔۔ میں سکون ہوں تمہارا۔۔۔"

وہ جھکی سرگوشی کررہی تھی۔۔۔احرم کے لبوں پہ اپنے لب دوبارہ سے رکھتی ۔۔۔غزل اسے اپنی دسترس میں کررہی تھی۔۔۔

اور پھر لمحہ لگا تھا۔۔۔اوران دونوں کی سانسیں ایکدوسرے میں الجھی تھی۔۔۔ وہ جو برسوں سے پیاسی تھی۔۔۔ان لبوں کی۔۔۔ان بانہوں کی۔۔۔اس وجود کی۔۔۔

اب وہ لمحہ ملتے ہی۔۔۔غزل اپنی ہر بے چینی سمیت۔۔۔اس کے وجود میں اترنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

احرم کی بانہوں میں پگھلتی۔۔۔وہ بہک رہی تھی۔۔احرم بہک رہا تھا۔۔وہ جو ماوی کا شوہر ہونے کا دعویدار تھا۔۔۔

جو ماوی کی محبت کا دعویدار تھا۔۔ وہ بہک رہا تھا۔۔۔ غزل نے اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے تھے۔۔۔ جب احرم جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"پ۔۔۔۔ پیچھے ہٹو غزل۔۔۔"

اپنی ناہموار سانسیں۔۔۔ نارمل کرنے کی کوشش کرتا۔۔ وہ رخ پھیر چکا تھا۔۔۔ جب غزل اس کی پشت سے لگی۔۔۔ خود کو اس کی دسترس میں دینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"احرم۔۔۔ تم بس یہ سوچو کہ یہ سب ہو جانا چاہیے۔۔۔ میں۔۔۔ تم۔۔۔ اور یہ حسین لمحے۔۔۔ جو ہماری گرفت میں ہے۔۔۔ بہک جاو احرم میرے ساتھ۔۔۔ بہکتے ہیں اس لمحے میں۔۔۔"

احرم جو اسے سن رہا تھا۔۔ وہ جو ایک شوہر کو بہکا رہی تھی۔۔۔ اور اسے بہکنے میں دیر بھی نہیں لگا تھا۔۔۔

لیکن اچانک کسی خیال کے تحت اپنی جگہ سے۔۔ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ غزل لب بھینچے اسے گھور رہی تھی۔۔۔ ماوی کا وجود۔۔۔ اس کا احساس۔۔۔ اسے اپنے حصار میں لے رہا تھا۔۔ وہ رک گیا تھا۔۔۔ وہ اب رک چکا تھا۔۔۔

اور اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔

"احرم۔۔۔"

غزل اس کے قریب آنے لگی پھر سے۔۔ جب احرم مزید دور ہوا تھا۔۔

"اسٹاپ اٹ غزل۔۔ جسٹ اسٹاپ اٹ۔۔۔ وہیں رکو۔۔۔ماوی میری بیوی ہے۔۔ تمہارے بہکاوے میں آکے۔۔ میں اپنی بیوی کو چیٹ نہیں کر سکتا۔۔۔ گیٹ آوٹ آف ہیئر۔"

اس کے لہجے میں غصے کی جھلک تھی۔۔۔ جبکہ غزل دانت پیستی اسے گھور رہی تھی۔۔

جو اپنی سی کوشش کرتا۔۔۔ادھر ادھر ہاتھ رکھتا پیچھے ہٹ رہا تھا۔۔۔

"احرم پلیز۔۔۔"

وہ پھر سے اپنی کوشش کرنے لگی جب احرم اس بار چلایا تھا۔۔

"گیٹ لاسٹ۔۔۔"

لب بھینچے وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرنے لگا۔۔۔ جبکہ غزل غصے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ جبکہ احرم اپنے کچھ دیر پہلے کی حالت پہ شرمندہ ہوتا۔۔۔ اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔

"تو تم شین ہو۔۔۔"

غزل ابرو اچکا کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی۔۔۔ غزل کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"جی میم صاب۔۔"

"ہممممم۔۔۔ابرام نے ایڈریس دیا ہے تمہارا۔۔۔ سنا ہے ماوی تمہاری بستی کی ہے؟"

اپنے بالوں جھٹکا دیتی۔۔۔ وہ پوچھنے لگی۔۔۔ شین لب بھینچے سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔۔

"سنا ہے ماوی کو پوری بستی میں بدنام کرنے والی تم ہو۔۔۔"

غزل طنزیہ انداز میں اسے دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔

"کیوں ملنا چاہ رہی اپن سے؟"

شین اس کی باتوں کو نظر انداز کرتی پوچھنے لگی۔۔

"ہمممم۔۔۔ماوی کو قتل کرو۔۔یہ چاہتی ہوں میں تم سے۔۔"

شین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔۔

”ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔کیا تم نہیں چاہتی کہ ماوی برباد ہو۔۔ماوی ختم ہو جائے۔۔۔“

غزل بیگ سے پیسے نکال کے۔۔اس کے سامنے رکھ چکی تھی۔۔۔

”بس اتنا کرنا ہے کہ ماوی کو قتل کرنا ہے اور نام ابرام نوفل شاہ کا لینا ہے۔۔ کیونکہ یہ آرڈر ابرام کی طرف سے ہے۔۔۔وہ خود نہیں آنا چاہ رہا تھا۔۔تو مجھے بھیج دیا تمہارے پاس۔۔“

”کیوں مارنا چاہتی ماوی کو تم؟؟“

شین پیسوں کو اپنے ہاتھ میں دیکھتی۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

”یہ تمہارا میٹر نہیں ہے۔۔بس ماوی کو قتل کردو۔۔۔اب جاو۔۔“

غزل اپنی بات کہہ کے۔۔۔ گلاسز آنکھوں پہ چڑھائے۔۔۔ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگی۔۔۔

جبکہ شین ایک نظر اس پہ ڈال کے۔۔۔ باہر نکلی تھی۔۔۔

"ماوی کی موت۔۔۔ احرم کو میرا کر دے گی۔۔۔"

اس کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔

ماوی ابھی ابھی آفس سے گھر آئی تھی۔۔۔اپنا ڈریس چینج کر کے۔۔وہ جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہر آئی۔۔۔جب احرم کو بے چینی سے۔۔۔کمرے میں آتے دیکھ وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔

"ارے احرم تم کہاں تھے؟؟"

ماوی نے اس کے قریب آتے۔۔۔اس کا بازو تھاما تھا۔۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟؟"

اس کے چہرے کو۔۔۔ہاتھ کے پشت سے چھوتی وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔جب احرم نے جھٹکے سے خود کو اس سے دور کر کے۔۔۔ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"ایم فائن۔۔"

ماوی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے احرم۔۔ایسے کیوں بی ہیو کر رہے ہو؟؟"

جبکہ وہ۔۔۔ماوی کو نہ دیکھتے ہوئے بھی نظریں چرا گیا تھا۔۔ایسے محسوس ہو رہا تھا اسے۔۔۔ جیسے وہ گنہگار ہے اپنی بیوی کا۔۔۔

"مجھے شاور لینا ہے۔۔"

وہ تیزی سے ہاتھ بڑھا کے۔۔۔واشروم کی طرف جانے لگا۔جب ماوی نے آگے بڑھ کے۔۔اس کا بازو تھاما تھا۔۔

"میں ہیلپ کر دیتی ہوں۔۔۔"

"نہیں۔۔"

وہ پھر سے ماوی کا ہاتھ جھٹک چکا تھا۔۔۔جبکہ ماوی حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں تمہارے کپڑے تیار کر کے رکھتی ہوں۔۔ایک آفیشل فنکشن میں جانا ہے۔۔"

''کیوں؟؟؟ابرام کے ساتھ نہیں گئی۔۔''

احرم واشروم کے پاس رکا تھا۔۔۔

''میرے ہزبینڈ تم ہو۔۔۔''

ماوی اس کے چہرے پہ پھیلے بے چینی کو دیکھتی۔۔۔نرمی سے بولی تھی۔۔ جبکہ وہ واشروم میں جا کے۔۔۔دروازہ بند کر کے۔۔اس سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا

۔۔۔

گھٹن کا احساس جیسے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔وہ لمحے پھر سے۔۔۔اسے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔جب وہ اس بہکاوے میں بہکنے لگا تھا۔۔۔

بے چینی بڑھتی گئی۔۔۔آنکھیں نم ہونے لگی تھی۔۔۔آگے بڑھ کے اس نے شاور آن کیا تھا۔۔۔

اور وہیں شاور کے نیچے کھڑا وہ رو رہا تھا۔۔اپنے ہاتھ سے مسل مسل کے۔۔وہ اپنے لبوں کو صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ بار بار اپنے چہرے اور گردن کو رگڑنے لگا۔۔۔

"میں گنہگار ہوں۔۔میں اپنی بیوی کا گنہگار ہوں۔۔"

اپنے گیلے ہوتے بال۔۔ مٹھیوں میں جکڑ کے۔۔۔وہ اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا ۔۔۔ بار بار اپنا ماتھا پیٹتا۔۔۔روتے ہوئے۔۔وہ پھر سے اپنے لب رگڑنے لگا۔۔۔

”مجھے پاک کر دیں میرے رب۔۔۔مجھے گنہگار ہونے سے بچا لیں اے اللہ

۔۔۔میں گنہگار ہوں اپنی بیوی کا۔۔۔اے اللہ۔۔۔۔“

بلک بلک کے روتا۔۔وہ وہیں شاور کے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔۔بار بار

ماوی کو خود سے دور کرتا۔۔۔اس کا دل رو رہا تھا اب۔۔۔

کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔جب انس کمرے میں گول چکر لگا کے۔۔۔۔چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اپنی زیرک آنکھوں سے۔۔وہ ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر جھک کے۔۔۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے درا،چیک کرنے لگا۔۔۔جب ایک دراز میں اسے جیولری باکس رکھے نظر آئے تھے۔۔اور ساتھ میں کچھ پیسے بھی رکھے ہوئے تھے۔۔۔

وہ جلدی جلدی جیولری بکس چیک کرنے لگا۔۔۔جو مکمل خالی تھے۔۔

"کدھر رکھے ہیں۔۔۔"

لب بھینچے بڑبڑاتا وہ پیسے اپنی جیب میں رکھتا۔۔۔دوسرے دراز چیک کرنے لگا۔۔۔لیکن وہاں اسے ایسا کچھ نہیں ملا کہ جس سے۔۔۔اسے کوئی فائدہ پہنچے

۔۔۔

اب اس کی نظریں وارڈروب پہ تھی۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔دروازہ کھول کے۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔ہینگ ہوئے کپڑوں کے بیچ۔۔۔اسے سیف نظر آیا تھا۔۔۔

ہینڈل کھینچنے پہ۔۔انس اسے کھولنے میں ناکام ہی ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہے اب۔۔۔پاسورڈ؟؟"

وہ ان بٹنز کو غور سے دیکھتا۔۔۔کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔جب آہٹ پہ وہ تیزی سے ۔۔۔وارڈروب بند کر کے مڑا تھا۔۔۔

دروازہ کھول کے اندر آتی سمیرا ٹھٹھک کے مسکرائی تھی۔۔

"ارے انس۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔"

"میں تم کو ڈھونڈ رہا تھا۔"

وہ سر کھجاتا۔ادھر ادھر دیکھتا کہنے لگا۔

جبکہ سمیرا نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

"کیا کام تھا مجھ سے انس؟؟ کیوں ڈھونڈ رہے تھے بیٹا؟"

”ہاں میرے کو بھوک لگی تھی۔۔مجھے کھانا چاہئے“

وہ جلدی سے کہتا۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

”ارے کیا کھائے گا میرا انس؟؟“

سمیرا مسکراتی وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

”میں یہ پیسے رکھ دوں۔۔پھر چلتے ہیں۔۔۔“

انس کی جیسی انکھیں ہی چمکنے لگی تھی۔۔وہ اپنی ماں کی گردش کرتی انگلیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو پاسورڈ انٹر کر رہی تھی۔۔۔

سیف کھلنے پہ۔۔۔اس کے انکھوں کی چمک میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اتنے سارے پیسے اور جیولری دیکھ کے۔۔اس کے منہ میں پانی آیا تھا۔۔۔

جب تک سمیرا اوارڈروب بند کر کے مڑی۔۔۔وہ سنبھل چکا تھا۔۔۔

"چلو۔۔کچھ کھاتے ہیں۔۔۔ماں بیٹا مل کے۔۔۔"

اسے بازو کے گھیرے میں لے کے۔۔۔ سمیرا اسکے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔۔
جبکہ انس بھی مسکراتا ان کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔۔۔اور پھر اپنے ہی دماغ میں
پلان بنا رہا تھا کہ کس طرح سے۔۔وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا۔۔۔

”ماوی۔۔۔“

اس نے حیرت سے موبائل کو اپنے کان سے الگ کر کے دیکھا تھا۔۔۔وہ جو کب سے تیار بیٹھی۔۔۔احرم کے شاور لینے کی منتظر تھی۔۔۔جب شین کی کال آئی تھی اسے۔۔

"شین۔۔۔یہ تم ہو؟؟"

وہ اب بھی حیران تھی کہ شین تو ناراض تھی اس سے۔۔یوں اچانک سے کال ۔۔

"ہاں۔۔شین ہی ہے اپن۔۔بات سن تو میری دھیان سے۔۔ویسے تو مجھے تیرے پاس آنا چاہئے تھا پر کیا ہے کہ یہ خطرہ مہنگا پڑ سکتا اپن کو۔۔"

شین ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔بے حد دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ دوسری طرف ماوی حیرانی سے اسے سننے لگی۔۔

"کیا ہوا ہے شین؟؟؟ کوئی پرابلم ہے؟؟؟"

"تو بات سن میری غور سے۔۔۔ وہ ہیرو ہیں ناں۔۔۔ وہ تو ہیرو کم ولن زیادہ لگتا اپن کو۔۔۔ ابرام کمینے کی بات کر رہی اپن۔۔۔ وہ میرے کو روکڑا دیئے ہیں تیرے کو اوپر پہنچانے کے لئے۔۔۔"

شین کی بات پہ۔۔۔ حیران ہونے کے بجائے اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ بیڈ کی پشت پہ ٹیک لگا کے۔۔۔ اس نے ہنکارا ابھرا تھا۔۔۔

"ہممممم۔۔۔"

"تیرے کو حیرانی نہیں ہوئی؟؟؟ اپن کا دل نہیں مان رہا تیرے کو مارنے کا۔۔ تبھی تجھے فون کیا۔۔۔ تو اپنی لائف میں خوش ہے ماوی۔۔۔ مست بندہ تیرا

نصیب بنا ہے۔۔۔ایک دم ہیرو ٹائپ۔۔۔ٹپ ٹاپ۔۔۔۔بس تو دھیان رکھ اس کمینے ابرام سے۔۔۔"

وہ ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔دانت پیستی کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ ماوی اپنی کنپٹی سہلانے لگی۔۔۔

"تم بھی اپنا دھیان رکھو شین۔۔۔اینڈ تھینک یو سوچ۔۔۔اور شین۔۔۔۔۔
"

وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔۔۔

"ہاں بول جلدی؟؟"

شین نے پھر سے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھی۔۔۔

”ایم سوری۔۔۔ایم رئیلی سوری۔۔۔وہ سب جو بھی ہوا۔۔۔“

شین کی آنکھیں بھیگی تھی۔۔۔چہرے کے آدھے حصے پہ موجود اس داغ کو اس نے۔۔۔اپنے ہاتھ سے چھوا تھا۔۔۔اور پھر سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

”دھیان رکھی اپنا تو۔۔۔۔“

کال ڈسکنیکٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔جبکہ ماوی موبائل سائیڈ پہ رکھ کے۔۔۔سامنے دیوار کو گھور رہی تھی اب۔۔۔اس کے چہرے پہ۔۔۔ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

”مجھے مارنے کے لئے۔۔۔میرے ہی علاقے سے۔۔۔میری ہی دوست کو چنو گیں۔۔۔نائس ویری نائس۔۔۔اپنے بھائی سے دور رکھنے کے لئے۔۔۔تم نے

میرے لئے موت کو چنا۔۔۔ بازی پلٹے گی اور بہت دلفریب انداز میں پلٹے گی ابرام نوفل شاہ۔۔۔"

زیر لب بڑبڑاتی وہ اب مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ارے ابرام۔۔ آپ کی وائف نہیں نظر آ رہی؟؟ امریکا سے آنے کے بعد۔۔ میں اس فنکشن کے لیے بہت ایکسائیٹڈ تھی کہ میں ماوی سے ملوں گی اتنے سال بعد۔۔۔"

زونیا جو پہلے بھی اپنے شوہر حماد رحمانی کے ساتھ۔۔۔ ماوی اور ابرام سے مل چکی تھی اب بھی اس سے ملنے کے لئے۔۔۔ خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔۔

جبکہ حماد نے لب بھینچے اپنی بیوی کو کڑی نظر سے دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ وہ حیرت سے کندھے اچکا گئی۔۔۔

ابرام کی نظر سامنے اٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔ دل کی رفتار مدھم ہوئی تھی جیسے۔۔۔۔

بلیک کلر کی ساڑھی میں ملبوس۔۔۔ احرم کا ہاتھ تھامے۔۔ وہ مسکراتی سب سے مل رہی تھی۔۔۔

”ارے ماوی۔۔۔“

زونیا کی نظر جیسے ہی اس طرف اٹھی تو تیزی سے ماوی کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

"ارے ماوی میں ابھی ابھی ابرام سے پوچھ رہی تھی تمہارا۔۔ کتنے سالوں بعد مل رہی ہوں میں تم سے۔۔۔"

ماوی نے چونک کے احرم کو دیکھا تھا۔۔اسے ڈر بھی تھا کہ اب کچھ الٹا سیدھا نہ بول دے وہ۔۔۔

"مسز زونیا کیسی ہے آپ۔۔۔ خوشی ہوئی آپ سے مل کے۔۔"

ماوی بھی مسکرا کے۔۔اس کا حال پوچھنے لگی۔۔زونیا کی نظر احرم پہ پڑی۔۔

"مسٹر احرم کیسے ہیں آپ؟ماوی تم احرم کے ساتھ آئی ہو۔۔۔ تم تو۔۔۔"

ماوی نے لب بھینچے احرم کی طرف دیکھا تھا۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔۔

"کیونکہ مسٹر احرم ہزبینڈ ہے ان کے۔۔"

حماد نے تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔۔زونیا کا بازو تھام کے۔۔اسے آنکھوں سے اشارہ کر کے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔۔

جبکہ زونیا حیرت سے ماوی کو دیکھنے لگی۔۔اور وہ مسکرانے کی کوشش کرتی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔

"ویلکم ویلکم مسٹر احرم۔۔۔"

ابرار برہان الدین وہیں آ کے۔۔۔احرم کا ہاتھ تھام کے خوشدلی سے بولے تھے۔۔

”تھینک یو۔۔“

احرم بھی مسکرادیا تھا۔۔۔

”ویلکم مسز احرم۔۔۔آپ دونوں کا ہی انتظار تھا۔۔۔“

وہ اب ماوی کو دیکھ رہے تھے۔۔ جبکہ ماوی مسکرادی تھی۔۔۔

”تھینک یو۔۔۔“

اور ساتھ ہی نظر فاصلے پہ کھڑے ابرام پہ پڑی تھی۔۔۔جو پینٹ پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”اس ابرام نے اپن کو روکڑا دیئے ہیں تجھے مارنے کے لئے۔۔۔“

اسے شین کی بات یاد آئی۔۔۔

نظریں چراتی۔۔۔احرم کی کلائی پہ اس کے ہاتھ کی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔

""کیا ہوا ماوی؟؟""

احرم حیرت سے۔۔۔پوچھنے لگا۔۔ جبکہ وہ سنبھلتی۔۔۔اپنے ہاتھ کی گرفت۔۔ اس کی کلائی پہ کم کر گئی تھی۔۔۔

""کچھ نہیں احرم۔۔۔""

""گڈ ڈرائیونگ احرم۔۔""

اپنے ہاتھ کی پشت۔۔۔اس کے سینے پہ پھیرتی غزل مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

احرم اس سے فاصلہ لے کے۔۔۔ پیچھے ہوا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نے ناگواری سے ۔۔۔ غزل کو دیکھا تھا۔۔۔ جسے اپنی عزت کا خیال شاید کبھی چھو کے نہیں گزرا ہو ۔۔۔

جبکہ غزل کی مسکراتی نظریں اب ماوی پہ تھی۔۔۔ تبھی اس کے قریب ہو کے ۔۔۔اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

"یو آر لکی ماوی۔۔۔ جو ہر لمحہ تم ان لبوں کو چھوتی ہو۔۔۔"

ماوی نے لب بھینچے اسے دیکھا تھا۔۔

"ٹیسٹ اچھا ہے احرم کا۔۔۔"

آنکھ ونک کر کے کہتی وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی نے عجیب نظروں سے احرم کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔ خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ نظریں پھر سے غزل پہ گئی تھی جو اب کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔ اور پھر ابرام کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اپنی کنپٹی سہلاتا حماد سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔۔ اور پھر سر جھٹک کے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

پارٹی اپنے عروج پہ تھی۔۔۔ ماوی سائیڈ پہ کھڑی ہو کے۔۔۔ کولڈ ڈرنک لے رہی تھی۔۔۔ اس کی نظریں غزل پہ تھی۔۔۔ جو بے باک نظروں سے۔۔۔ احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے غزل کی کچھ دیر پہلے کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔

سر جھٹک کے۔۔۔ اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ اپنے قریب ابرام پہ نظر پڑتے ہی۔۔۔ اس کے لب بھینچ گئے تھے۔۔۔

"---" you are looking stunning

گھمبیر لہجے میں کہتا۔۔۔وہ ماوی کو سر تا پا دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ ماوی نے رخ پھیر کے گلاس ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔۔

جانے کے لئے اس نے قدم بڑھائے ہی تھے۔۔۔جب ابرام اس کے سامنے آیا تھا پھر سے۔۔۔

مہمانوں کے بیچ سے۔۔۔یہ جگہ تھوڑے ہٹ کی تھی۔۔۔ تبھی کوئی متوجہ نہیں تھا۔۔۔

"کیا مسلہ ہے کیوں راستہ روک رہے ہو؟؟"

ماوی نے کڑے تیوروں سے ۔۔اسے گھورا تھا۔۔ جبکہ وہ نظر بھر کے ۔۔۔ماوی کو دیکھنے لگا۔۔

” am missing your that innocent tone maavi .. “

ماوی کے ماتھے پہ بے شمار بل آئے تھے۔۔۔

”جسٹ شٹ اپ ابرام نوفل شاہ۔۔۔“

اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ لفظ لفظ چبا کے بولی تھی۔۔۔۔۔

”وہ معصوم سی ماوی مر چکی ہے۔۔اپنی ٹون سمیت۔۔۔“

اس کی سپاٹ آنکھوں میں نمی نمایاں ہوئی تھی۔۔۔جسے ابرام نے چونک کے دیکھا تھا۔۔۔

"اور وہ ابرام۔۔۔جس سے تم عشق کرتی ہو۔۔۔وہ ہر لمحے مر رہا ہے اپنی ماوی کے لئے۔۔"

ابرام کی آواز بوجھل تھی۔۔۔ماوی کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

"بہت جلد مر بھی جاوگیں۔۔۔"

"کیا تم چاہتی ہو کہ میں مر جاؤں ماوی؟؟"

ابرام کا لہجہ عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔ دل پہ بھاری بوجھ سا تھا۔۔اس فنکشن میں کاش ماوی آج اس کا ہاتھ تھام۔کے کھڑی ہوتی۔۔۔ کتنا خوبصورت اور مکمل لگتا سب۔۔

''بہت چاہتی ہوں میں یہ سب۔۔۔''

اس نے دانت پیسے تھے۔۔ جبکہ وہ سر جھٹک کے۔۔۔زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔

''تو تم مار دینا موقع ملتے ہی۔۔۔''

ماوی نے اس کی چاکلیٹ براون آنکھوں سے۔۔۔لب بھینچے نظریں چرائی تھی۔۔۔اور اگے بڑھی تھی۔۔۔

''بہت جلد آمنے سامنے ہونگیں ہم۔۔۔ابرام نوفل شاہ۔۔''

ابرام بنا مڑے اس کی بات پہ مسکرا دیا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی کی نظریں احرم کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ جو کہیں نہیں تھا۔۔۔ غزل بھی کہیں نہیں تھی۔۔۔۔ ویٹر ابرام کے قریب آ رہا تھا تو ماوی سے نظر ہٹا کے وہ ویٹر کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"احرم مجھے اپنی بانہوں میں بھر لو۔۔۔"

نشے سے چور لہجے میں۔۔۔ وہ احرم کے قریب تر ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ احرم لب بھینچے اسے خود سے دور دھکا دے چکا تھا۔۔

"غزل اسٹاپ ڈس نان سینس۔۔۔"

وہ زور سے چلایا تھا۔۔ جبکہ غزل خونخوار نظروں سے۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیوں؟؟ کیوں احرم۔۔۔ میری تڑپ کیوں نہیں نظر آتی تمہیں۔۔۔۔ دیکھو تو میں تڑپ رہی ہوں تم میں جذب ہونے کے لئے۔۔۔ مجھے سیراب کر دو احرم اپنی قربت سے۔۔"

ہوٹل کے کوریڈور میں۔۔۔ بنے کمروں میں سے۔۔۔ایک کمرے میں۔۔ وہ ویٹر کے ذریعے اسے بلوا چکی تھی۔۔

'سر آپ کو میم نے بلایا ہے۔۔۔'

احرم یہ سوچ کے آیا تھا کہ شاید ماوی ہو گی لیکن یہاں غزل کو پا کے۔۔۔ وہ سٹپٹا کے جانے لگا تھا۔۔۔ جب غزل نشے میں چور اس کی بانہوں میں آئی تھی۔۔۔

”ماوی کی طلب تو بجھا لیتے ہو۔۔اور میری نہیں۔۔۔میں پیاسی ہوں تمہاری قربت کی احرم۔۔پلیز مجھے سمیٹ لو۔۔“

احرم کو کوئی راستہ نہیں نظر آرہا تھا خود کو بچانے کا۔۔۔

غزل اس پہ حاوی ہو رہی تھی۔۔۔

”چھو کے محسوس کرو مجھے احرم۔۔۔میں ماوی سے زیادہ حسین ہوں۔۔۔“

”غزل تمہارے بہکاوے میں۔۔۔اب کبھی نہیں آوں گا۔۔۔بہتر ہے دور رہو۔۔۔“

احرم اپنے حواسوں پہ قابو پاتا۔۔۔خود کو اس کی دسترس سے باہر کرنے کے جتن کر رہا تھا۔۔۔

"ہششششش احرم۔۔۔گناہ کی لذت بہت حسین ہوتی ہے۔۔۔مجھے اپنا حسین گناہ بنالو۔۔۔"

غزل اس کے وجود کو۔۔۔اپنا لمس سونپتی۔۔۔اسے اپنے ساتھ بہکا رہی تھی۔۔

جب دھاڑ سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔اور غزل کے بکھرے وجود کو۔۔ابرام نے خشمگین نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا غلطی کر رہی ہو تم احرم کے پاس"

غزل اپنے بکھرے ڈریس کو سنبھالتی۔۔۔بوکھلا گئی تھی۔۔۔

”کہا تھا ناں کہ احرم سے دور رہو گی۔۔۔ کہا تھا ناں۔۔۔ کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔۔“

وہ پھر سے دھاڑا تھا۔۔

”یہ تم احرم سے پوچھو۔۔۔ جو مجھ سے کچھ لمحے مانگ رہا تھا۔۔“

غزل نے کایا پلٹنے کی کوشش کی تھی۔۔

” shut up you lier ... “

احرم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا چلا یا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام نے آگے بڑھ کے۔۔۔ غزل کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے تھے۔۔

"احرم کے قابل نہیں ہو تم۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ میرے بھائی سے فاصلہ رکھو ۔۔۔"

وہ غرایا تھا جبکہ غزل درد سے کراہی تھی۔۔۔

جھٹکے سے اسے چھوڑتا۔۔۔ وہ احرم کا ہاتھ تھام کے۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔

"تو تم بھی احرم کی بیوی سے فاصلہ رکھو۔۔۔"

غزل نے جس تیزی سے کہا تھا۔۔

اسی تیزی سے۔۔ ابرام جھٹکے سے مڑ کے اسے گھورنے لگا۔۔۔

"احرم کو پتہ ہے کہ اس کے اندھے پن کا فائدہ۔۔۔ تم اور اس کی بیوی ماوی ۔۔۔ تمہارے بیڈ پہ اٹھاتے ہو۔۔۔"

اور لمحہ لگا تھا۔۔۔ جب ابرام نے غزل کو تھپڑ مار کے چپ کرا دیا تھا۔۔۔ اس کی گردن دبوچ کے۔۔۔ اسے دیوار سے پن کرتا۔۔۔ وہ غزل کی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"اپنی بکواس اتنی ہی کرو۔۔ جتنا تم سہنے کی ہمت رکھتی غزل بی بی۔۔۔ اگر میں نے تمہاری بکواس کو پورے میڈیا میں لیک کر دیا۔۔۔ تو تمہارے پیرنٹس اپنی عزت کا جنازہ کندھے پہ۔۔۔ اٹھائے تمہیں چھوڑ جائیں گے۔۔۔ بلڈی بچ"

"ابرام۔۔۔۔"

احرم کی اواز پہ۔۔وہ غزل کو چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔اور اسے وارننگ والے انداز میں دیکھتا۔۔۔وہ مڑ کے۔۔۔احرم کو دیکھنے لگا۔۔۔جس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔۔سر جھٹک کے۔۔۔لب بھینچے وہ احرم کو لے کے باہر نکلا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

'احرم کے آگے پیچھے کیوں گھومتی ہو تم آج کل۔۔۔؟؟تمہاری حرکتوں سے میں واقف ہوں مجھے مجبور مت کرو کہیں احرم کو بھی واقف کراوں۔۔۔'

'احرم میرا بھائی ہے۔۔۔میرا بھائی۔۔۔دور رہو گی تم اس سے۔۔۔صرف دوست ہو ہماری تم۔۔۔بس'

'عاشر کے جیسے نہ جانے کتنی عیاشیوں کو سامان بن کے۔۔۔تم احرم کے قریب جانے کی کوشش کر رہی ہو اب۔۔۔'

'یاد رکھنا۔۔۔میں احرم نہیں ہوں۔۔۔یہ ابرام ہوں۔۔۔اور میری نظر بہت تیز ہے۔۔۔'

ابرام کے کہے الفاظ اسے آگے پیچھے یاد آرہے تھے اور وہ لب بھینچے اپنی ٹھوڑی کو سہلا رہی تھی۔۔۔

"سالوں سے تم نے مجھے احرم کے قریب نہیں جانے دیا ابرام۔۔۔اب بدلہ لوں گی۔۔۔تم سے ہر بدلہ اور احرم میرا ہوگا صرف میرا۔۔"

اسکی آنکھیں کسی زخمی شیرنی کی طرح چمک رہی تھی۔۔

”پاپا۔۔۔ایم ہنگری۔۔۔“

صبح اٹھتے ہی۔۔۔ علی ابرام کے گلے لگا کہنے لگا۔۔۔

”ایم مسنگ مائی مم۔۔۔ مما یہاں کیوں نہیں سوتی۔۔ ہمارے پاس“

ابرام نے اس کے بکھرے بال مزید بکھرائے تھے۔۔۔

”میرا بچہ۔۔ میرا پرنس۔۔۔ اممم آپ یوں کرو جا کے فریش ہو جاو۔۔۔ میں کچن میں اپنے بیٹے کے لئے بریک فاسٹ ریڈی کرتا ہوں۔۔۔“

اس کا دھیان دوسری جانب کرنے کے لئے۔۔ وہ کہتا اسے بیڈ سے اتارنے لگا۔۔۔

”مم کے ساتھ بھی۔۔۔۔“

” yes of course my son .. “

علی خوشی خوشی واشروم کی طرف بڑھنے لگا جبکہ ابرام گہرا سانس لیتا۔۔۔کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔رات کے غزل کی اس حرکت نے۔۔۔ابرام کو کافی غصہ دلایا تھا۔۔۔

جس طرح سے۔۔۔اس نے پہلی بار غزل کی آنکھوں میں احرم کے لئے وہ احساس دیکھا تھا۔۔۔

تب پہلی وارننگ اسے دیتا۔۔وہ غزل کو اس کا مقام یاد دلا چکا تھا۔۔۔اور وہ مسکرا کے پیچھے ہٹ بھی گئی تھی۔۔۔

'تم جو عاشر نامی بندے سے پریگننٹ ہو کے میرے پاس آئی تھی ہیلپ کے لئے۔۔شاید بھول گئی ہو غزل۔۔۔تو یاد دلا دوں اور ساتھ میں یہ بھی نوٹ کروا دیتا ہوں۔۔۔کہ احرم میرا بھائی ہے۔۔۔تم دوست ہو سکتی ہو لیکن میرے بھائی سے کوئی رشتہ جوڑنے کے لائق نہیں ہو۔۔۔سو اسٹے آوے۔۔۔'

لیکن اس کے پیٹھ پیچھے وہ اب بھی احرم کے پیچھے پڑی تھی۔۔۔

ماوی پہ نظر پڑی۔۔جو کمرے کا دروازہ کھول کے اندر جا رہی تھی۔۔۔۔۔تو سر جھٹک کے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

"بات کرنی ہے تم سے۔۔"

ماوی نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"مجھے نہیں کرنی۔۔۔ علی کہاں ہے۔۔۔"

کہہ کے وہ پھر سے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔۔۔جب ابرام نے اس کا بازو تھام کے۔۔اسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔

"غزل سے احرم کو دور رکھو۔۔"

ماوی نے غصے بھری نگاہ سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"غزل کے ساتھ کیا ریلیشن ہے تمہارا۔۔۔جواب اس سے بھی اپنے بھائی کو دور رکھ رہے ہو۔۔۔"

"جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو۔۔۔"

اسکی آواز میں سختی تھی۔۔۔جب ماوی نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑانا چاہا لیکن ناکام رہی۔۔۔

"تمہاری غلام نہیں ہوں میں۔۔۔"

ابرام نے گہرا سانس لیا۔۔۔

"سوری۔۔۔میں تھوڑا غصے میں تھا سمجھ نہیں آ رہی۔۔"

نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑتا۔۔وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"ایکچوئیلی غزل۔۔۔۔۔اممم غزل بار بار احرم کے قریب جانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔اپنی۔۔۔۔"

وہ لب بھینچے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

"وہ تم دونوں کے ریلیشن کو ختم کرنے کے لئے۔۔۔ہر اسٹیپ اٹھا سکتی ہے ۔۔۔کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔۔"

ماوی نے ابرو اچکائے تھے۔۔۔

"یہ سب تم بھی تو چاہتے ہو۔۔"

ابرام اسے دیکھنے لگا۔۔

"ایک طرف میرا بھائی ہے تو دوسری طرف وہ عورت ہے جس سے میں نے پہلی اور آخری محبت کی ہے۔۔۔ نقصان میں کسی کو نہیں پہنچا سکتا۔۔۔"

ماوی نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔

"احرم سے بے حد محبت کرتا ہوں میں۔۔۔ ہاں یہ سچ ہے تمہیں اس کے ساتھ دیکھ کے۔۔۔ دل میں ایک خلش سی ہوتی ہے۔۔۔ لیکن"

وہ کچھ دیر خاموش ہوا تھا۔۔۔

"وہ میرا بھائی ہے۔۔ جسے میں ہرٹ نہیں کر سکتا۔۔اور سامنے تم ہو۔۔ جس سے بے پناہ محبت کی ہے میں نے۔۔۔ میری زندگی میں آنے والی پہلی عورت ہو تم ماوی۔۔۔ تبھی۔۔۔ تبھی خود کو باور کرانے کے باوجود۔۔۔ کہ تم سے مجھے نفرت ہونی چاہئے۔۔۔ تم سے میں اب بھی محبت کرتا ہوں۔۔ بے پناہ محبت۔۔۔"

"میرے اور احرم کے بیچ کی دیوار بننے کی کوشش نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔۔۔ میں تمہارے بھائی کی بیوی ہوں۔۔۔اور تم سے میرا کوئی رشتہ نہیں ہے اب۔۔۔ تمہارے الفاظ بھی اب بے معنی ہی ہے۔۔۔"

سرد لہجے میں کہتی۔۔۔ وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہی تھی۔۔۔

ابرام کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"علی میرا بیٹا ہے۔۔۔"

"ہاں تم صرف علی کے باپ ہو۔۔۔اور میں بیوی ہوں۔۔۔"

ابرام اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی سر جھٹک کے آگے بڑھنے لگی۔۔۔

جب ابرام نے اس کا بازو دبوچا تھا۔۔۔ماوی سپاٹ نظروں سے اسے دیکھنے لگی
۔۔۔

”ان سب کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تم احرم کے قریب جاو۔۔۔اپنے بھائی سے محبت اپنی جگہ لیکن تمہارے وجود پہ میں کسی اور مرد کی پرچھائی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔۔۔“

” you are sick... “

ماوی غصے سے کہتی۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جبکہ ابرام کے لب مسکرائے تھے۔۔

” yes I am sick ... “

ماوی تاسف سے سر ہلاتی مڑی تھی جانے کے لئے۔۔۔

”کہاں جارہی ہو؟؟“

ابرام اس کی پشت گھورتا پوچھنے لگا۔۔۔

"اپنے ہزبینڈ کے پاس۔۔۔"

ماوی سکون سے کہتی جانے لگی۔۔ جبکہ ابرام نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔

"کیا کہا ابھی میں نے۔۔۔سنا نہیں تھا تم نے۔۔۔"

ماوی مڑ کے اسے دیکھنے لگی۔۔

"جا کے اپنا علاج کراو۔۔۔ تم سائیکو ہوتے جا رہے ہو۔۔۔ میرے اور احرم کے معاملے میں دخل دینا بند کر دو۔۔ ہر روز کچھ نیا سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے۔۔۔

میں احرم کے ساتھ خوش ہوں۔۔۔وہ مجھے سب کے سامنے اپنی بیوی کہنے سے ۔۔۔نہیں کتراتا۔۔۔"

"تو کیا تمہیں میں نے سب سے چھپا کے رکھا تھا۔۔کیا تمہیں اپنی بیوی کی حیثیت نہیں دی تھی۔۔۔۔سب کے بیچ؟؟؟قیدی نہیں تھی تم میرے پاس۔۔۔"

ابرام جھنجھلا کے اسکے قریب آنے لگا۔۔جب ماوی نے ہاتھ اٹھا کے روکا تھا اسے آگے آنے سے۔۔

"فاصلہ رکھو مجھ سے تم۔۔۔میں تمہارے بھائی کی بیوی ہوں۔۔۔فار دا لاسٹ ٹائم یاد دلادوں۔۔۔کہ تم میری ذلت کا تماشا بہت پہلے بنا چکے ہو۔۔۔جب میری تذلیل بھرے وہ پیپرز۔۔تمہارے گارڈ نے میرے ہاتھ میں دیئے تھے ۔۔۔اور وہاں سے گزرتے ہر شخص کی آنکھوں میں یہی پڑھا میں نے۔۔۔۔یہ لو

بھکارن تمہاری اوقات۔۔۔اب یہ۔۔۔۔یہ جو تم کررہے ہو۔۔۔یہ مجھے تم سے مزید نفرت میں مجبور کررہے ہیں۔۔۔آج بھی نفرت ہے اور انتقام ہے میرے وجود میں تمہارے لئے۔۔۔"

ابرام چپ تھا۔۔کہنے کو لفظ نہیں تھے شاید۔۔۔

"پلانز اچھے بناتے ہو تم۔۔۔مجھے ختم کرنے کے لئے۔۔"

وہ پھر سے مڑی تھی۔۔۔

"رکو یہیں۔۔۔"

ابرام دھاڑا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اسے ان سنی کرتی جارہی تھی۔۔۔

"ماوی رکو۔۔۔"

وہ پھر سے دھاڑا تھا۔۔

وہ رک کے اب پھر سے مڑی۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہے ابرام۔۔۔کیا ہے۔۔۔رکو۔۔۔اٹھو۔۔بیٹھو۔۔۔یہ کرو۔۔وہ نہ کرو
۔۔۔

Who the hell you are ...

ہو کون تم؟؟"

وہ آخر میں چیخ ہی پڑی تھی۔۔۔

”سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ تم وجہ ہو تم۔۔“

”میں؟؟ماوی میں ہوں وجہ؟؟انتقام کی آگ میں جھلستی۔۔ تم آئی تھی احرم کی زندگی میں۔۔۔ تم سمجھتی ہو کہ تمہیں محبت ہے احرم سے؟؟تم پھر سے میرے قریب آنے کے لئے احرم کی لائف میں آئی ہو۔۔۔ تم اس سے نہیں مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔آج بھی۔۔۔“

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔۔جب ماوی نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

”ایک بھکارن کبھی کسی سے محبت نہیں کرتی۔۔۔کیونکہ وہ بھکارن ہے۔۔“

اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ سرخی تھی۔۔۔ کرب تھا۔۔۔ غصہ تھا۔۔۔

”مارنا چاہتے ہو مجھے ؟؟؟ قاتل بننا چاہتے ہو میرے۔۔۔؟؟ تو مار دو۔۔ سکون آ جائے شاید۔۔۔ میرے وجود کے۔۔۔ میری روح کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ۔۔۔ کیا مل رہا تمہیں ابرام ؟؟؟ کیا جاننا چاہتے ہو۔۔۔ کیا جانتے ہو تم میرے بارے میں ؟؟؟ کون ہوں میں۔۔؟؟ کیا ہوں میں ؟؟؟ میں بتا دیتی ہوں۔۔ سانس لیتی کٹھ پتلی ہوں بس۔۔۔

ارے پوجتی تھی میں۔۔۔ آج بھی اعتراف کرتی ہوں پوجتی تھی میں تمہیں ۔۔۔ لیکن تم پوجے جانے کے قابل نہیں تھے۔۔۔“

ابرام ہل بھی نہیں پا رہا تھا جیسے۔۔۔ جب ماوی نے اس کا ہاتھ تھام کے۔۔۔ اسے ایک کبرڈ کے سامنے کھڑا کیا۔۔۔ اور کبرڈ کھول کے اب اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔

”یہ ؟؟ یہ سب کیا ہے ماوی ؟؟؟“

وہ کبرڈ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔ جہاں ماوی کی میڈیسن رکھی ہوئی تھی۔۔

”زندگی۔۔۔“

ماوی کا لہجہ پر سکون تھا۔۔۔ جبکہ ابرام آنکھوں میں حیرت اور کرب لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”تم۔۔۔ماوی تم یہ سب۔۔۔“

”موت سے دو انچ کا فاصلہ رکھتا ہے ماوی کا وجود۔۔۔ یہ سب نہیں تو موت کی کھائی میرے بلکل سامنے ہے۔۔۔“

اس کا پر سکون لہجہ۔۔ ابرام کو بے سکون کر رہا تھا۔۔۔

”یہی تو ہے ابرام جو تم چاہ رہے تھے۔۔۔ میری موت۔۔ مجھے موت کے حوالے کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔ میں تو خود موت کی آغوش میں ہوں۔۔۔“

ابرام نم آنکھوں سے ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ اس لڑکی سے ہر بار لڑ پڑتا ہے ۔۔۔ جبکہ یہ لڑکی تو۔۔۔

”علی تمہارا ہی بیٹا ہے ابرام۔۔۔ اسے کبھی تنہا مت چھوڑنا۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں میں اپنے بیٹے سے۔۔۔ میں حقیر سہی۔۔ میں بھکارن سہی۔۔۔ اس بستی کی۔۔۔ بدبودار جھونپڑی کی سہی۔۔۔ پر میرے بیٹے کو حقارت بھری نظر سے کبھی مت دیکھنا۔۔۔ وہ بہت معصوم ہے۔۔ اس۔۔۔۔ اس کے وجود میں تمہاری ہی پرچھائیاں ہیں۔۔۔ کوئی ملاوٹ نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے کبھی ملاوٹ

ہونے نہیں دی۔۔۔اسے پیار سے اپنا لینا۔۔ورنہ میری روح بے سکون ہی رہے گی۔۔۔"

"ماوی پلیز اسٹاپ۔۔۔"

ابرام بے چین ہوا تھا۔۔جبکہ وہ رو دی تھی۔۔ابرام نے بے ساختہ آگے بڑھ کے۔۔اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹنا چاہا لیکن ماوی پیچھے قدم رکھتی۔۔اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

سر نفی میں ہلاتی۔۔وہ بھیگی آنکھوں سے۔۔۔اسے دیکھتی پیچھے قدم رکھتی اس سے دور ہو رہی تھی۔۔۔جبکہ اس لمحے ابرام کو لگ رہا تھا۔۔۔

جیسے وہ ہار رہا ہے۔۔

سب ہار رہا ہے۔۔۔وہ بے جان ہو رہا ہے۔۔۔

ماوی اس کی نہیں اب۔۔۔

وہ ماوی کو کھو چکا۔۔

ماوی پہ اب اس کا کوئی حق نہیں۔۔۔

”انس۔۔ ہم نے اپ کے لئے ایک اسکول دیکھا ہے۔۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی اسٹیڈیز کنٹینیو کرو۔۔“

سمیرا نرمی سے اپنے بیٹے سے کہہ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ بوکھلا کے اپنے ماں باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔

"کیا ہوا انس؟؟"

نظریں جھکا گیا۔۔۔

”کیوں نہیں جانا اسکول میری جان ؟؟“

اب کے سمیرا نے سوال کیا تھا۔۔۔ جبکہ انس اپنی انگلیاں مروڑنے لگا۔۔

”میرے کو نہیں آتا۔۔۔ سب کو آتا۔۔ میرے کو نہیں آتا۔۔۔“

سمیرا انعام کو دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ انعام پر سوچ نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے۔۔۔

”سیکھنے سے آتا ہے سب بیٹا۔۔۔ اسکول جاو گیں تو ہی سب سیکھ پاو گیں۔۔“

انعام نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا۔۔

”اور پھر آپ تو اسکول جاتے تھے۔۔ بہت چھوٹے سے تھے آپ۔۔۔تب سے اسکول جاتے ہیں آپ۔۔۔“

سمیرا نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔انس بوکھلایا سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔

”کیا آپ ہمارے لئے اتنا نہیں کر سکتے میری جان۔۔۔“

انس اب سمیرا سے نظریں پھیر کے۔۔۔انعام کو دیکھنے لگا۔۔وہ مسکرا دیے تھے۔۔۔

انس نے نظریں جھکا کے اپنے کٹے ہوئے کان کو چھوا تھا۔۔۔ سمیرا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا ہو۔۔ جبکہ انعام نے انس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

”سب ٹھیک ہو جائے گا میرا بچے۔۔۔ ہم پھر سے سب ٹھیک کر دیں گے
۔۔۔“

جبکہ سمیرا تیزی سے اٹھ کے وہاں سے گئی تھی۔۔۔ دوسرے کمرے میں جا کے
۔۔۔ وہ ایک کونے میں بیٹھ کے۔۔۔ وہ جو اپنی آواز کا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔۔
اب شدت سے رونے لگی۔۔

”کیسا ظالم تھا وہ۔۔۔ درندہ تھا وہ۔۔۔ جس نے میرے بچے کے ساتھ یہ
درندگی کی۔۔۔“

وہ رو رہی تھی۔۔۔ ان آنسوؤں میں بے حد کرب تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کو کھو دینے
کا خوف پنہاں تھا۔۔۔

احرم پہ ایک نظر ڈال کے۔۔۔وہ وارڈروب کہ طرف بڑھی تھی۔۔۔اس کی آہٹ پا کے۔۔۔احرم بے چین سا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔

"ماوی؟؟"

''ہمم؟؟''

اس نے بس ہنکارا ہی بھرا تھا۔۔۔

''کیا ہم بات کر سکتے ہیں پلیز۔۔ یہاں بیٹھ کے؟؟''

احرم لب کاٹنے لگا جبکہ ماوی ایک نظر اس پہ ڈال کے۔۔۔اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

''کر سکتے ہیں۔''

اپنے قریب سے آواز سن کے۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھایا تھا ماوی کا ہاتھ تھامنے کے لئے۔۔۔

جبکہ ماوی بنا کسی رد عمل کے۔۔اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے چکی تھی۔۔۔اور اسے بٹھا کے۔۔خود بھی ماوی کے قریب ہی بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کی پشت پہ۔۔۔اپنے لب رکھ کے۔۔۔اس نے گہری سانس کھینچی تھی۔۔۔

”میں غزل کی نزدیکی پہ بہک گیا تھا ماوی۔۔۔“

وہ کہہ رہا تھا اور ماوی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آہ بیوی کی پاکدامنی۔۔اور شوہر کا دوسری عورت کے ساتھ بہکنا۔۔۔

اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ احرم کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔۔۔

"وہ بس ایک سیکنڈ تھا ماوی۔۔۔ غزل میرے قریب آئی تھی۔۔۔ اور ان لمحوں میں۔۔۔ اس کی سانسوں میں۔۔۔ اس کی نزدیکی پہ میں بہکا تھا۔۔۔ ماوی۔۔۔ ماوی میں بہکا ضرور تھا۔۔ لیکن میں سنبھل گیا۔۔ تمہارا خیال آتے ہی میں سنبھل گیا۔۔۔ اور غزل کو خود سے دور کیا تھا۔۔

میں سنبھل کے۔۔ پیچھے ہوا تھا ماوی۔۔۔"

ماوی کی آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا۔۔۔

ایک لمحہ۔۔

ایک سیکنڈ۔۔

شیطان کا بہکاوا۔۔

مرد بہکتا ہے؟؟ کیا واقع مرد بہکتا ہے؟؟؟ پھر تو وہ مرد ہی نہ ہوا۔۔ جو اپنی ہی بیوی کے ہوتے ہوئے۔۔۔ دوسری عورت کی نزدیکی پہ بہکے۔۔۔ پھر وہ چاہے ایک لمحہ ہو۔۔۔ ایک سیکنڈ ہو۔۔۔ ایک منٹ ہو۔۔۔۔ ایک گھنٹہ ہو۔۔۔ یا پورا دن ہو۔۔۔

بات تو یہی ہے ناں کہ وہ بہکا کیوں؟؟ بہکا ہی کیوں؟؟ احرم ایک سیکنڈ کے لئے بہک گیا تھا۔۔ لیکن پھر سنبھل گیا۔۔۔ بات سنبھلنے کی تھوڑی ہے۔۔ بات تو یہ ہے کہ وہ بہکا ہی کیوں؟؟

وہ خاموش بھیگی نظروں سے احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ دل ساکت ہوا پڑا تھا۔۔۔ میرا شوہر اتنی آسانی سے بہک گیا۔۔۔ ایک عورت کی نزدیکی پہ۔۔۔ اور پھر سنبھل گیا۔۔۔ سنبھل گیا؟؟

ماوی۔۔۔آہ ماوی۔۔۔جو خود کو احرم کی امانت سمجھ کے کبھی نہ بہکی۔۔وہ ماوی ۔۔۔جو اس شخص کو دیکھ کے بھی۔۔۔کبھی نہ بہکی۔۔۔جو اس کی محبت۔۔۔اس کا عشق رہ چکا تھا۔۔۔اور اس کا شوہر ایک عورت کی قربت میں بہک گیا۔۔۔

وفا کون نبھا نہ سکا۔۔۔عورت یا مرد؟؟

"ماوی۔۔۔"

احرم نے اسے آواز دی تھی۔۔

"ایم سوری ماوی۔۔پلیز معاف کر دو مجھے ماوی۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔تمہارے علاوہ کسی اور سے محبت کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔"

محبت میں شراکت؟؟؟ پھر محبت میں شراکت کیوں؟؟؟

معافی؟؟

ایم سوری؟؟

ایک مرد محبت کر کے بھی۔۔۔اپنی عورت کی تذلیل کر دیتا ہے۔۔

تو دوسرا مرد۔۔ محبت کا یقین دلا کے۔۔دوسری عورت کی قربت میں بہک کے ۔۔۔اپنی عورت کی تذلیل کرتا ہے۔۔

کیا ہر عورت کی تذلیل ایسے ہی ہوتی ہے۔۔؟؟ یا وہ بھکارن ہے تبھی۔۔

بھکارن کو استعمال ہی تو کرتے ہیں۔۔۔

تو وہ دو مرد محبت کے نام پہ۔۔۔اسکی تذلیل کر کے۔۔۔کون سا سکون پا رہے ہے ؟؟

بھکارن کو تذلیل محسوس نہیں ہوتی شاید تبھی۔۔۔

کبھی بھکاری کو دیکھا ہے ؟؟

جو بار بار ایک ہی در سے۔۔۔دھتکار کے باوجود بھی۔۔۔اپنا ہاتھ اسی در پہ پھیلا کے۔۔۔پھر بھی اپنی بھیک مانگتا ہے۔۔۔

اسے عزت نفس کی تعلیم جو نہیں دی جاتی۔۔۔اسے تذلیل کے معنی جو نہیں سکھائے جاتے۔۔۔

اسے بس سکھایا جاتا ہے۔۔ بھکاری ہو۔۔ بھکاری کا کام مانگنا ہے۔۔۔ بھکاری کا کام اپنا جسم بیچ دینا ہے۔۔۔ بھکاری کا کام کپڑے اتار دینا ہے۔۔۔

وہ اترن ہے۔۔۔ وہ بھکاری ہے۔۔ وہ فقیرنی ہے۔۔ وہ گندگی ہے۔۔ وہ ناسور ہے۔۔ وہ بدبو ہے۔۔

تو اس کی کیا اوقات۔۔۔ کہ وہ اپنے مرد سے یہ کہہ سکے۔۔ میری تذلیل کرنا بند کردو۔۔۔

وہ بنا ایک لفظ کہے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"ماوی۔۔۔۔"

احرم نے اسے آواز دی تھی۔۔۔ لیکن وہ بنا جواب دیے مڑ کے۔۔۔واشروم کی طرف جانے لگی۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔"

احرم آواز دے رہا تھا۔۔اور وہ ان سنی کرتی۔۔۔شاور کھول کے۔۔اس کے نیچے بیٹھ کے بھیگنے لگی۔۔۔

جسم کا میل ایسے تھوڑی صاف ہوتا۔۔۔

میل تو میل ہے۔۔

جتنا رگڑو۔۔۔

جتنا دھولو۔۔

گندگی میں پاؤں اٹکنے سے۔۔وہ میل پھر سے پورے جسم پہ لگ جاتا ہے۔۔۔

!!!

غزل اسے گھور رہی تھی۔۔ جبکہ وہ لب بھینچے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

"پیسے کم مل رہے تھے کیا تمہیں؟؟"

شین نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نا جی۔۔اب اپن کا دل نہیں مانتا۔۔۔ تم بتا دو اپنے اس صاب کو۔۔۔ کہ اپن کو رو کڑا نہیں چاہیئے۔۔۔اپن یہ کام نہیں کرے گی۔۔۔"

"ہمممم۔۔"

غزل ہنکارا بھرتی۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں؟؟"

ایک ادا سے چلتی۔۔وہ شین کے مقابل جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اپن بہت برا کر چکی ماوی کے ساتھ۔۔۔اب اپن اس سے اچھا کرے گی۔۔
"

"آہاں۔۔۔کیا کہا ہے تم نے ماوی سے؟؟"

شین اس کی زیرک آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

"یہی کہ ابرام اس کو مارنا چاہتی ہے۔۔۔اور روکڑا دیا ہے میرے کو۔۔"

"توماوی نے کیا کہا۔۔۔؟؟"

لب بھینچے وہ اسے سرتا پیر گھورتی پوچھ رہی تھی۔۔۔

"وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔خاموش رہی۔۔"

شین اپنی میلی چادر۔۔ کندھے پہ ٹھیک کرتی بولی۔۔۔ لیکن بلکل اچانک۔۔۔ غزل نے اپنی ہائی ہیل سے۔۔اس کی ٹانگ پہ رسید کی تھی۔۔۔وہ بلبلا کے زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

اپنی ہائی ہیل سے۔۔۔۔وہ شین کی پیٹھ پہ وار کر کے چلائی تھی۔۔۔

”اپنی اوقات دیکھ رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟میرے مقابلے پہ آنے کا سوچا بھی کیسے تم نے۔۔۔۔دو کوڑی کی بھکارن۔۔۔“

شین درد برداشت کرتی۔۔۔اسے دھکا دیتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ غزل لڑکھڑا کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

”اپن ادھر تیری بات کا جواب دینے آئی تھی۔۔۔۔اپن کو تیرے مقابلے کا شوق بھی نہیں ہے۔۔۔اپن بھکارن ضرور ہے۔۔۔پر تیری جیسے پڑھی لکھی چڑیل نہیں ہے اپن۔۔۔“

شین کی بات پہ تلملاتی وہ اس کی طرف آنے لگی۔۔۔جب شین نے اسے بازو سے پکڑ کے۔۔۔پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

”اپن تیرا منہ توڑ دے گی۔۔۔ تیرا سر گنجا کر دے گی۔۔۔ جانتی نہیں تو شین کو۔۔۔ میرے سے پنگا لیتی حرام زادی۔۔“

”گیٹ لاسٹ یو دو ٹکے کی بھکارن۔۔۔ باسٹرڈ۔۔۔“

غزل خونخوار انداز میں چلائی تھی۔۔۔

”اے یہ انگلیس انگلیس نہ کر اپن کے سامنے۔۔۔ آئی بڑی چڑیل۔۔ ناگن۔۔۔ ڈستی ہے تو ناگن کی طرح۔۔“

شین بناڈرے چیخ رہی تھی۔۔۔

”اپن کو پتہ۔۔۔ یہ اس ہیرو کا نہیں۔۔ تیرا کام ہے۔۔ تو چاہتی ہے ماوی کو قتل کرنا۔۔۔“

"دفع ہو جاو یہاں سے۔۔۔ نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔ جاہل"

اپنا بازو سہلاتی۔۔ وہ پھر سے چلائی تھی۔۔

"اے چل کتیا۔۔۔"

شین ہاتھ ہوا میں لہرا کے۔۔۔ اس پہ چلاتی باہر نکلی تھی۔۔۔ جبکہ غزل غضبناک نظروں سے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہر طرف سے ہار کے بھی۔۔۔ وہ ہار نہیں مان رہی تھی۔۔

"ماوی کو چیٹ کر رہے ہو یا خود کو؟؟"

ابرام کے اچانک سوال پہ۔۔۔کافی پیتا احرم چونکا تھا۔۔۔جبکہ ابرام اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔گہری نظروں سے اپنے بھائی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

"کیا مطلب؟؟؟"

"غزل جتنی قریب تمہارے تھی۔۔۔اس سے بھی زیادہ قریب تم تھے اس کے۔۔۔"

ابرام نے جن صاف الفاظ میں اپنی بات بیان کی تھی۔۔۔کچھ لمحوں کے لئے احرم کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔۔

"شاید رات کی بات کر رہے ہو ابرام۔۔۔"

اپنی آواز نارمل کرتے وہ پوچھنے لگا۔۔۔

"ہممممم۔۔۔"

ابرام نے بس ہنکارا بھرنے پہ اکتفا کیا تھا۔۔۔

"میں غزل سے دور جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔"

احرم نے کہنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"لیکن غزل کے بہکاوے میں تم بھی بہک رہے تھے۔۔ شاید اسی لئے تم خود کو روک نہیں پائے۔۔۔"

ابرام کا لہجہ اسے بے حد سرد محسوس ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔میں بھائی ہوں تمہارا۔۔"

احرم ناگواری سے کہنے لگا۔۔۔

"بھائی ہونے کے ناطے۔۔۔میں اپنے بھائی کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے۔۔۔تم دوسری عورت کی نزدیکی پہ اس قدر بہکے تھے۔۔۔کہ غزل کے وجود پہ تمہارے۔۔۔"

ابرام لب بھینچ کے خاموش ہوا تھا۔۔۔ہاتھوں کی مٹھی بنا کے۔۔اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

وہ جو سالوں سے۔۔ماوی کو چھوڑنے کے بعد بھی۔۔۔دوسری عورت کا کبھی تصور نہ کر پایا۔۔اور اس کا بھائی ماوی کے ہوتے ہوئے بھی۔۔۔غزل کے ساتھ کیسے بہک سکتا ہے۔۔۔

"مرد چاہے تو خود کو کسی بھی عورت کے بہکاوے سے دور کر سکتا ہے احرم ۔۔۔اور اگر نہ چاہے تو کوئی بھی طاقت اسے گمراہ ہونے سے نہیں روک سکتی۔۔۔ماوی تمہاری بیوی ہے۔۔۔اس کی فیلنگز کا احترام کرو۔۔"

"ماوی میری بیوی ہے تو آپ کو کیوں ماوی کی اتنی فکر ہو رہی ہے؟؟"

احرم نے عجیب لہجے میں کہا۔۔۔جبکہ ابرام رک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔جس کے چہرے پہ ناگواری ابھی بھی تھی۔۔۔

"جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا میں۔۔۔"

ابرام دوٹوک انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”یوں کہیے کہ آپ کی نظر ہے میری بیوی پہ۔۔۔“

احرم کی بات پہ۔۔۔ابرام نے بمشکل اپنے ہاتھ کو اٹھنے سے روکا تھا۔۔۔اور تھوڑا اس کی طرف جھک کے۔۔۔اسنے احرم کی گردن کو پیچھے سے۔۔۔اپنے ہاتھ سے تھاما تھا۔۔۔

”ماوی کی پاکدامنی کا میں گواہ ہوں۔۔۔وہ پاکدامن اور باوفا بیوی ہے۔۔اس کے دل میں کوئی کھوٹ نہیں۔۔وہ پیور ہے۔۔“

احرم دھیرے سے ہنسا تھا۔۔۔

”کتنا جانتے ہیں آپ میری بیوی کو۔۔۔امپریسو“

ابرام اسے تاسف سے دیکھتا پیچھے ہو کے سیدھا ہوا تھا۔۔۔اپنے بھائی پہ اسے افسوس ہو رہا تھا فی الحال۔۔۔لمبے ڈگ بھرتا ابرام وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔جبکہ احرم کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ تھی اس لمحے۔۔۔۔

"مم۔۔"

ماوی جو بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔جب علی نے اسے پکارا تھا۔۔

"یس مم کی جان۔۔۔"

"اپ پاپا سے ناراض ہے۔۔۔؟؟"

وہ آئی پیڈ میں گیم کھیلتا پوچھنے لگا۔۔ جبکہ ماوی چونک کے اسے دیکھنے لگی۔۔

"یہ کیسا سوال ہے علی۔۔"

"مجھے چاچو نہیں پسند۔۔۔آپ زیادہ نہیں جایا کرے ان کے پاس۔۔۔دیکھئے ناں سب کی مم۔۔۔ان کے پاپا کے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔آپ کیوں پاپا اور میرے ساتھ نہیں ہوتی؟؟"

معصوم ذہن کے معصوم سوال۔۔ماوی سر جھٹک کے اسے پیار کرتے کہنے لگی۔۔

"یہ دیکھئے میں ہوں تو سہی آپ کے پاس۔۔۔"

"نہیں ناں۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"اپ پاپا کے ساتھ نہیں ہے۔۔"

"کون سکھاتا ہے تمہیں یہ سب باتیں؟؟"

ماوی کی آواز میں غصہ تھا۔۔۔ ضرور یہ ابرام کی حرکتیں ہیں۔۔

جبکہ علی اپنی معصوم انکھوں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔

"علیان کے پاپا تو اس کی مما کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔ اتنے پیار سے بات کرتے ہیں۔۔۔ دونوں ساتھ ڈنر پہ جاتے ہیں عالیان کے ساتھ۔۔۔ اور ہم کہیں نہیں جاتے۔۔۔"

وہ منہ بسور رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی ابرام پہ اپنا غصہ کم کرنے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔۔ تبھی گہرا سانس لے کے۔۔۔ اس نے علی کو اپنی گود میں بٹھایا تھا۔۔

”میری جان۔۔۔ ہم یوں کرتے ہیں شاپنگ پہ چلتے ہیں آج۔۔۔ میں اور آپ۔۔“

”نو۔۔ پاپا کو بھی لے جاتے ہیں۔۔۔

He is so handsome and sweet ...

پلیز مم۔۔۔ آئی لو ہم سو مچ۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے بھی عالیان کو اپنی باتیں بتانی ہے۔۔۔ پلیز مم“

وہ ضد کر رہا تھا جبکہ ماوی اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔۔ اب وہ کیا بتاتی اسے۔۔۔ کہ یہ رشتہ کچے ڈور کی مانند ٹوٹ چکا ہے۔۔۔

"پلیز مم۔۔۔"

وہ پھر سے ضد کر رہا تھا۔۔

"اوکے علی۔۔۔ابھی تم چلو باہر۔۔۔انعم۔۔۔انعم"

ساتھ ہی وہ اپنی ملازمہ کو آواز دینے لگی۔۔

"یس میم؟؟"

وہ جلدی سے ماوی کے پاس آئی تھی۔۔

"علی کا لنچ ہو گیا ہے۔۔۔مجھے افس جانا ہے سو پلیز علی کا دھیان رکھو۔۔"

”یوڈونٹ ووری میم۔۔۔۔ علی آو بیٹا۔۔۔“

انعم نرمی سے علی کو لیے جانے لگی۔۔۔

”مم اپنا پرمس یاد ہے ناں۔۔“

جاتے جاتے بھی اس نے آواز دی تھی اور ماوی نے بس مسکرانے پہ اکتفا کیا تھا۔۔۔ابھی ایک مصیبت سے سنبھلی بھی نہیں تھی کہ دوسری مصیبت گلے پڑ گئی۔۔۔۔خود کو نارمل کرتے۔۔۔وہ آفس جانے کے لئے تیار ہونے لگی۔۔

"تم میرے آفس میں کیا کر رہی ہو؟"

غزل کو دیکھ کے۔۔۔ ابرام کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے۔۔۔ جبکہ ابرک بھی غزل کو دیکھنے لگا۔۔

"دیکھو ابرام جو ہوا۔۔۔ سب اچانک ہوا۔۔ میں نشے میں تھی۔۔۔ میں تو پرامس کر چکی تھی تم سے۔۔۔ پھر میں کیسے پرامس توڑ سکتی ہوں اپنا۔۔۔"

ابرام سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھا۔۔۔اب ابرو اچکا کے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ابرک کیا تم باہر جا سکتے ہو۔۔۔"

غزل اسے دیکھتے کہنے لگی۔۔

"نہیں۔۔۔"

یک لفظی جواب ابرام کی طرف سے آیا تھا۔۔۔ جبکہ غزل صبر کے گھونٹ پیتی پھر سے ابرام کو دیکھنے لگی۔۔

"ہم تو اچھے دوست ہیں ناں ابرام۔۔۔ مجھے تو تمہارے اور ماوی کا بھی پتہ ہے ۔۔ کیا میں کبھی احرم کو یہ بتایا کہ تم ماوی کے ہزبینڈ رہ چکے ہو۔۔؟؟"

ابرک اس کی ایکٹنگ کو داد دیتا ابرام کو دیکھنے لگا۔۔۔ مطلب بلیک میلنگ کی یہ تکنیک بھی زبردست ہے۔۔۔

"تو کیوں نہیں بتایا؟؟؟"

ابرام پر سکون انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں ابرام۔۔۔ میں کیسے ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ میں کیسے ایسا سوچ سکتی ہوں۔۔۔"

غزل مسکرانے کی کوشش کرتی کہنے لگی۔۔

"ہمم۔۔۔"

ابرام نے ہنکارا بھرا تھا۔۔۔

"تو ہم پھر سے دوست ہیں؟؟"

غزل امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

ابرام کا پھر سے وہی یک لفظی جواب۔۔

"ابرک ان کو عزت کے ساتھ دروازے تک چھوڑ آو"

سرد آنکھیں غزل پہ تھی جبکہ بات ابرک سے کر رہا تھا۔۔۔ غزل نے غصے سے لب بھینچے تھے۔۔۔۔

”تم بہت بد تمیز ہو۔۔۔۔ بے حس۔۔۔ کم ظرف۔۔۔“

”تھینک یو۔۔۔۔ یو کین گو ناو غزل بی بی۔۔“

ابرام پر سکون انداز میں کہتا۔۔۔ لیپ ٹاپ کھول چکا تھا۔۔۔ جبکہ غزل اسے گھور کے دیکھتی۔۔۔ ابرک کو دیکھنے لگی۔۔۔ تو وہ نظریں چرا کے۔۔۔ اپنے موبائل اسکرین کو دیکھنے لگا۔۔۔

غصے سے پیر پٹختی۔۔۔وہ آفس سے باہر نکلی تھی۔۔۔جبکہ ابرام اور ابرک ایکدوسرے کو دیکھ کے مسکرائے تھے۔۔۔

"دیکھو اب میں کیا کرتی ہوں۔۔۔احرم اہ احرم۔۔۔"

بڑبڑاتی وہ جیسے ہی لفٹ میں داخل ہوئی تو ماوی کو دیکھ کے وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔اور پھر چہرے پہ بڑی دلفریب مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"اب تمہیں مسز ابرام کہوں یا مسز احرم۔۔۔اممم سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ماوی ٹھیک ہے۔۔۔"

ماوی لب بھینچے خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"مجھے تمہیں سوری کرنا تھا۔۔۔ایکچویئلی احرم اور میں اتنے قریب آئے

تھے۔۔ کہ ایکدوسرے کی سانسوں میں ایسے الجھے کہ ہوش ہی نہیں رہا۔۔۔اور

ہم بہکنے لگے۔۔۔ تم نے مائنڈ تو نہیں کیا۔۔۔ارے مائنڈ کیوں کروگی تم بھی تو

ابرام کی بیوی رہ چکی ہو۔۔۔ویسے دونوں بھائیوں میں کون زیادہ۔۔۔اممممم تم

سمجھ رہی ہوناں۔۔۔مجھے لگتا ابرام زیادہ اچھا لگا ہے تمہیں۔۔۔"

ماوی تاسف سے اسے کچھ دیر دیکھتی رہی۔۔۔ جبکہ غزل مسکراتی آنکھوں سے

اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہاری برتھ ڈے کب ہے؟؟"

"کیوں؟؟"

غزل اس کے پرسکون لہجے پہ۔۔۔اچھنبے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"سوچ رہی تھی۔۔۔اگر عزت۔۔۔ شرم۔۔۔ حیا بازار میں بکتی۔۔۔تو میں گفٹ ہی کر دیتی تمہیں۔۔۔ تمہاری برتھ ڈے پہ۔۔۔"

غزل نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔"

ماوی اسے سائیڈ پہ کرتی باہر نکلی تھی۔۔۔اور غزل دانت پیستی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آفس کا دروازہ کھول کے۔۔۔ماوی اندر آئی تو ابرک سے کچھ ڈسکس کرتا ابرام چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔

”ماوی تم۔۔۔“

وہ اپنی جگہ سے خوشگوار حیرت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

”ابرک باہر جا سکتے ہو پلیز“

ماوی کی بات پہ۔۔ وہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے باہر گیا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی لب بھینچے اب ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔

”کیا سکھا رہے ہو تم میرے بیٹے کو؟“

”ہمارا بیٹا۔۔“

ابرام نے تصحیح کرنا ضروری سمجھا۔۔۔ جبکہ ماوی نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔

”میرے سوال کا جواب۔۔۔“

”بیٹھو ناں۔۔کافی یا کولڈ ڈرنک ۔۔“

ابرام اسے بیٹھنے کو کہتا مسکرانے لگا۔۔۔ جبکہ ماوی کو لگا کہ یہ شخص اسے پاگل کر دے گا۔۔۔

”میں تم سے بکواس کر رہی کچھ۔۔۔“

وہ چلائی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔۔

”تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی ریلیکس۔۔۔“

وہ نرمی سے کہنے لگا۔۔۔ جبکہ ماوی کی آواز مزید تیز ہوئی تھی۔۔

”کیا سمجھتے ہو تم۔۔۔ کہ علی کو راستہ بنا کے تم مجھ سے کچھ بھی کروا پاؤ گیں۔۔۔ جانتے نہیں کیا مجھے تم۔۔۔؟؟“

ابرام کو اپنا دل ان آنکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔

”جانتا ہوں۔۔۔ تمہیں کیسے نہیں جانوں گا میں ماوی۔۔“

اس کی آواز گھمبیر تھی جبکہ ماوی غصے سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

”دیکھو ابرام۔۔۔“

”دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔“

لہجہ اب بھی گھمبیر اور پر سکون تھا۔۔۔ جبکہ ماوی کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ رہا تھا ۔۔۔

"انتہائی گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔"

"گھٹیا ہی تو ہوں۔۔۔ جو تمہیں اتنی آسانی سے کھو دیا۔۔۔"

ابرام کہتا اب اپنی سیٹ پہ بیٹھ چکا تھا۔۔ ماوی تاسف سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"افسوس تم میرے بیٹے کے باپ ہو۔۔"

"بیٹا لانے سے پہلے سوچا ہوتا۔۔۔ اب کیا فائدہ"

ابرام کندھے اچکا کے کہتا۔۔۔اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔ماوی نے غصے سے ٹیبل پہ ہاتھ مارا تھا۔۔۔

”اپنے اور علی کے بیچ۔۔۔مجھے لانے کی کوشش بھی کی۔۔۔تو علی کو یہاں سے لے جانے میں دیر نہیں لگاؤں گی۔۔۔“

ابرام ٹیبل پہ دونوں ہاتھ رکھ کے۔۔۔اس کی طرف جھکا تھا۔۔۔

”ایسا ہوا بھی۔۔۔تو تمہیں کڈنیپ کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔“

” Disgusting ... “

لب بھینچے وہ پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر مارتی۔۔۔افس سے باہر گئی تھی۔۔۔جبکہ ابرام زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔

”یہ ادا بھی اچھی ہے۔۔۔“

اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔ وہ اب پر سوچ نظروں سے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کل رات جس طرح سے۔۔۔ اس نے احرم کو غزل کے ساتھ بہکتے اس نے دیکھا تھا۔۔۔ تب سے عجیب بے چینی اور غصہ اس کے وجود میں بسیرا کیے ہوئے تھی۔۔۔

کم از کم اسے اپنے بھائی سے اس حرکت کی بلکل امید نہیں تھی۔۔۔ ماوی جیسی باوفا عورت کے لئے۔۔۔

"ماوی کہاں ہے؟؟"

احرم کے سوال پہ۔۔۔ علی کے ساتھ کارٹون دیکھتی انعم چونکی تھی۔۔

"میم تو آفس گئی ہے۔۔۔"

”انعم یہ دیکھو۔۔“

علی نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔۔۔

”ارے علی آپ یہیں ہو۔۔“

علی کی آواز سن کے۔۔احرم پوچھنے لگا۔۔

”یس چاچو۔۔۔میں شام کا ویٹ کر رہا۔۔۔“

احرم دھیان سے قدم رکھتا۔۔۔اس کے برابر آ بیٹھا تھا۔۔۔

”کیوں پرنس چارمنگ؟“

”میں۔۔۔ مم اور پاپا شاپنگ پہ چل رہے ہیں۔۔اپ مت آیئے گا پلیز۔۔ورنہ مم پورا ٹائم آپ کے ساتھ رہے گی۔۔اور میں اور پاپا اکیلے رہ جائینگے۔“

وہ منہ بسورے کہہ رہا تھا۔۔۔

”ہمم تو آپ کی مم میری مسز ہیں ناں۔۔ جتنی آپ محبت کرتے۔۔اتنی میں بھی کرتا۔۔“

احرم نے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔۔

”نو۔۔۔ پاپا زیادہ پیار کرتے مم سے۔۔۔ بلکل عالیان کے پاپا کی طرح۔۔۔آپ دیکھ ہی نہیں سکتے کچھ۔۔۔ مم بس آپ کا ہاتھ پکڑ کے۔۔۔آپ کو چلاتی ہی رہتی

ہے۔۔۔میری مم میری اور پاپا کی ہے۔۔۔آپ کوئی اور مم لے آو اپنے لئے۔۔"

بدتمیزی سے اپنی بات کہہ کے۔۔۔۔ علی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔جبکہ احرم سوچوں کے جال میں الجھا۔۔۔وہیں بیٹھا رہا۔۔۔

'علی بیٹا ہے ماوی اور ابرام کا۔۔'

اسے غزل کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔تو کیا ابرام اور ماوی جانتے ہیں ایکدوسرے کو۔۔۔۔کیا غزل سچ کہہ رہی تھی کہ ماوی اور ابرام ایکدوسرے کے ساتھ۔۔۔۔کیا ماوی ہی بیوی تھی ابرام کی؟؟؟مجھ سے کیوں چھپایا جا رہا ہے سب؟؟؟ایسے جیسے میں اجنبی ہوں۔۔۔یا جیسے میں ان کے بیچ کہیں ہوں ہی نہیں۔۔۔میں بے کار سا ہوں۔۔۔جسے بس سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔ ماوی صرف میرا سہارا بن رہی ہے۔۔۔اسے میری چاہ کبھی نہیں ہے۔۔۔"

اپنے ہی سوچوں کے تسلسل سے جب اس کا دم گھٹنے لگا تو تیزی سے اٹھ کے

۔۔۔ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

اندازے سے قدم رکھتا۔۔۔ اس کا رخ ابرام کے بیڈ روم کی طرف تھا۔۔۔

اپنی بے چینی اور گھٹن کو تھپکی دیتا۔۔۔ وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا

۔۔۔

'ابرام کے بیڈ پہ ماوی کی خوشبو بکھری پڑی ہے۔۔۔'

اسے پھر سے غزل کے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔ اپنی ہی سوچ کی نفی کرتا۔۔۔ وہ دیوار سے لگ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی بیڈ تک قدم بڑھانے کی۔۔۔

‘تمہارے اندھے پن کا فائدہ اٹھاتے ہیں وہ دونوں۔۔۔اپنی اسپیشل مومنٹس اسی بیڈ پہ گزارتے ہیں۔۔۔‘

غزل کا لفظ لفظ اسکے ذہن میں بازگشت کر رہا تھا۔۔۔

”ماوی اور ابرام کے بیچ کیا تعلق ہے۔۔۔کیوں مجھ سے چھپا رہے ہیں؟؟؟میں ان سوچوں میں دفن ہو کے گلنے سڑنے لگا ہوں۔۔۔۔“

اپنے ماتھے کو سہلاتا۔۔۔وہ گہرا سانس لے کے آگے بڑھا تھا۔۔۔

ہاتھ بڑھا کے۔۔۔اس نے بیڈ کی نشاندہی کی تھی۔۔۔اور پھر اپنے ہاتھ سے ٹٹولتے۔۔۔اس نے بیڈ پہ رکھا تکیہ اٹھا کے۔۔۔ہچکچاتے ہوئے۔۔۔اسے اپنے ناک کے قریب کیا تھا۔۔۔

ہاتھ کانپے تھے۔۔۔دل لرزا تھا۔۔۔پاؤں جیسے شل ہو گئے تھے۔۔۔وہ ماوی کی خوشبو کو پہچانتا تھا۔۔۔

تکیہ اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا۔۔۔وہ ادھر ادھر بیڈ کو ٹٹولنے لگا۔۔۔جب اس کے ہاتھ سلک کی نائٹی آئی تھی۔۔۔

چھونے سے ہی وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ ماوی کا ہے۔۔۔

نم ہوتی آنکھوں کو پٹپٹا کے۔۔۔اس نائٹی کو اپنے ناک کے قریب لے گیا تھا۔۔۔اور پھر جیسے اس کا وجود طوفان کی زد میں ہو۔۔۔

وہ ماوی کی خوشبو کو کیسے نہ پہچان سکتا تھا۔۔۔ماوی کی قربت میں۔۔وہ بارہا اسکی خوشبو کو حفظ کر چکا تھا۔۔۔

ٹانگیں کانپی تو خود وہیں زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

”یہ۔۔۔یہ ک۔۔۔کیسے ممکن ہے۔۔۔کیسے؟؟میرا بھائی اور۔۔۔۔۔۔م۔۔۔میری ب۔۔۔بیوی۔۔۔۔“

‘ماوی کی پاکدامنی کا میں گواہ ہوں۔۔’

‘مجھے چھونے والا پہلا شخص وہی تھا۔۔۔’

‘کون؟؟’

‘نہیں بتا سکتی۔۔’

'مجھے محبت کرو احرم۔۔۔'

'احرم۔۔۔ تمہارا بھائی اور تمہاری بیوی کے بیچ کبھی کوئی پردہ حائل ہی نہیں رہا کبھی۔۔۔'

'ابرام اور ماوی تمہیں چیٹ کر رہے۔۔ تم محسوس تو کرو۔۔۔'

آوازیں تھی۔۔۔ جو اس کے دماغ میں تماشا لگا رہے تھے۔۔۔ اور احرم رو رہا تھا۔۔۔

جبکہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی انعم مسکراتی آنکھوں سے۔۔۔ اسے دیکھتی غزل کو میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

"تو تمہیں معاف کر دینا چاہیئے احرم کو۔۔۔وہ شرمندہ ہے۔۔وہ سوری کر تو رہا ہے۔۔۔"

سمیرا اسے نرمی سے سمجھاتے کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ ماوی کی آنکھوں میں اداسیاں سی بسیرا کر گئی تھی۔۔۔

"آپی۔۔۔بہت ہرٹ ہوئی ہوں میں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔احرم کیسے کر سکتا ہے۔۔۔کیا اتنا کمزور مرد ہے وہ۔۔۔"

"جس طرح سے تم نے غزل کا بتایا ہے مجھے۔۔۔اس سے تو یہی لگتا ہے مجھے کہ کسی مرد کو بہکانے میں وہ سیکنڈ بھی نہیں لگاتی۔۔۔اور اسے ہر طرح سے پتہ ہے کہ مرد کو کیسے بہکانا ہے۔۔۔"

سمیرا اس کی اداسیوں کو نرم نگاہوں سے دیکھتی کہنے لگی۔۔۔

"احرم بہکا ہی کیوں؟؟"

ماوی کی آواز جیسے گہری کھائی سے آرہی تھی۔۔۔

”میں تمہیں فورس نہیں کررہی ماوی۔۔۔آرام سے سوچو۔۔۔جو تمہیں بہتر لگے وہی کرو۔۔۔“

ماوی کا ہاتھ تھام کے انہوں نے نرمی سے دبایا تھا۔۔۔ماوی سر جھٹک کے۔۔۔ انس کا پوچھنے لگی۔۔۔

”انس کہاں ہے؟؟“

”وہ سکول گیا ہے آج۔۔۔اللہ تعالٰی نے مجھے میرا بیٹا لوٹا دیا۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔شکر گزار ہوں۔۔۔لیکن ماوی وہ بہت بدل گیا ہے۔۔۔اس کی ٹون ۔۔اس کے دیکھنے کا انداز۔۔اس کا چلنا پھرنا۔۔۔اس کی باتیں۔۔“

کہتے کہتے سمیرا اداس ہو گئی تھی۔۔۔

"سمجھ سکتی ہوں آپی۔۔۔اس بستی میں ہر آنے والا بھکاری۔۔ہر رہنے والا انسان۔۔۔اس دنیا سے بے حد مختلف ہوتا ہے۔۔۔یہاں کے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔۔۔ جیسے وہ اس دنیا کا نہیں ہو۔۔"

ماوی کو جھرجھری سی آئی تھی۔۔۔

"میرے مائنڈ میں تو آج بھی وہ قیامت کی رات جیسے حفظ ہو چکی ہے۔۔۔جب اس بستی سے اپنی عزت اور اپنے بچے کی جان بچانے کے لئے بھاگی تھی۔۔۔

سمیرا نے اس کا بازو سہلایا تھا۔۔۔

"ہششش اب تو سب ٹھیک ہے۔۔۔ سو ریلیکس رہو۔۔۔"

"اب بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے آپی۔۔۔ابرام مجھے زچ کرتا ہے اپنی باتوں سے ۔۔۔اوراحرم بیوفائی کر بیٹھا ہے مجھ سے۔۔۔اور میں۔۔۔ماوی"

وہ خود پہ ہنسنے لگی۔۔۔

"کتنی تاریک قسمت پائی ہے میں نے آپی۔۔۔ ہر طرف سے جیسے کسی دلدل میں گرتی جا رہی ہوں میں۔۔"

"تم اب بھی ابرام سے محبت کرتی ہو ماوی؟"

سمیرا کی سوالیہ آنکھوں میں۔۔۔ماوی دیکھتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

"بات محبت کی نہیں ہے آپی۔۔میں عزت چاہتی ہوں۔۔۔جو نہ ابرام دے سکا نہ احرم۔۔۔پھر سوچتی ہوں کہ میں کون سا مخلص ہوں۔۔۔میں بھی تو دھوکے سے آئی احرم کی لائف میں۔۔۔ابرام ٹھیک کہتا ہے کہ۔۔۔۔میں احرم کی لائف میں اس لئے نہیں آئی کہ مجھے اس سے محبت ہے۔۔۔میں تو انتقام کی آگ میں جھلستی آئی ہوں۔۔لیکن آپی۔۔۔پھر بھی تو میں مخلص ہی رہی ہوں اس رشتے میں۔۔۔میں کبھی نہیں بہکی کسی دوسرے مرد کی چاہ میں۔۔۔تو احرم کا بہکنا کیا یہ سزا ہے اللہ کی طرف سے میرے لئے۔۔۔میرے غلط قدم کے لئے؟؟؟"

"کتنا بول لیتی ہو تم ماوی۔۔۔کیسے سوچ لیتی ہو ایسی باتیں۔۔۔افف توبہ لڑکی۔۔۔بس کرو۔۔۔مت سوچو اتنا۔۔۔تم نے کچھ غلط نہیں کیا احرم کے ساتھ۔۔۔جو تمہیں سزا ملے۔۔۔تم اسٹرونگ ہو ماوی۔۔۔بہت اسٹرونگ۔۔۔کبھی ہمت مت ہارنا۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔دیکھ لینا۔۔۔"

ماوی سر نفی میں ہلاتی۔۔۔ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

"کمزور پڑ رہی ہوں۔۔۔بہت کمزور۔۔۔۔"

"ہششش کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

موبائل بیل پہ دونوں چونکے تھے۔۔۔ سمیرا کے موبائل پہ کال آ رہی تھی اسکول کی طرف سے۔۔

"ہیلو۔۔"

اور جو خبر انھیں سنائی گئی۔۔۔ان کی آنکھیں وحشت سے باہر کو آئی تھا۔۔۔

"انس اسکول سے بھاگ گیا ہے۔۔۔"

”واو پاپا ہم نے کتنی ساری شاپنگ کرلی۔۔۔واو مم دیکھئے ناں“

علی ابرام کے ساتھ شاپنگ کرتے خوش ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی خاموشی سے ۔۔ان کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

”آپ کی مما کے لئے بھی شاپنگ کر لیتے ہیں بیٹا۔۔۔“

ابرام شرارتی نظر اس پہ ڈال کے کہنے لگا۔۔ جبکہ ماوی نے اسے بھرپور گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

”مم اپنی شاپنگ مجھے کرنے ہی نہیں دیتی۔۔۔“

علی منہ بسورے کہہ رہا تھا۔۔۔

”میں ہوں ناں۔۔۔ میں کروا دیتا۔۔۔“

ابرام اب بھی زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی لب بھینچے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"علی ہری اپ۔۔۔شاپنگ ہو چکی۔۔۔لیٹس گو ہوم۔۔۔"

آگے بڑھ کے۔۔اس نے علی کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔جسے علی نے تیزی سے چھڑایا تھا۔۔۔اور ابرام سے لگ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"ہم ڈنر پہ جا رہے۔۔۔"

ابرام نے ابرو اچکا کے ماوی کو دیکھا تھا۔۔

" this is too much ...

تم دونوں ڈنر کرو میں جارہی ہوں گھر۔۔"

" but mum ... you promised me ... "

علی ابرام کے پیچھے سے جھانکتا۔۔۔اپنی ماں کو شکایتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم سائیڈ پہ آنا۔۔"

"کون میں؟؟"

ابرام شہادت کی انگلی اپنے سینے پہ رکھ کے حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

ماوی آنکھیں گھماتی تھوڑا فاصلے پہ جا کے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ابرام بھی اس کے مقابل کھڑا تھا۔۔۔

”تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟؟زچ کر رہے ہو مجھے۔۔۔ غصہ دلا رہے ہو۔۔۔ میرا دماغ خراب کر رہے ہو۔۔۔میں سچ میں علی کو لے کے چلی جاوں گی یہاں سے۔۔“

وہ آہستہ اواز میں غرائی تھی۔۔۔

”تم میرے بیٹے کو لے جا کے دکھاو۔۔۔ تمہیں کڈنیپ کر کے۔۔۔جنگل کے تہہ خانے میں بند کر دوں گا۔۔۔۔

Hide and seek ...

کھلنا وہاں۔۔۔"

ابرام نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"گھٹیا آدمی۔۔۔"

دانت پیستی۔۔وہ پھر سے علی کے قریب آئی تھی۔۔۔جبکہ ابرام پینٹ پاکٹس میں ہاتھ ڈالے۔۔۔اسکے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔جب اس کے موبائل پہ۔۔۔میسج ٹون بھی تھی۔۔۔

کھولنے پہ اس کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے۔۔۔

سر جھٹک کے۔۔وہ ماوی کو پر سوچ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

کچھ دن پہلے جس سے نفرت تھی۔۔۔آج اسی سے بے انتہا محبت ہونے لگی تھی۔۔پھر سے محبت۔۔۔

لیکن وہ اسے دکھ بھی تو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے۔۔۔آگے بڑھا تھا علی کا ہاتھ تھام کے۔۔۔

ریسٹورنٹ تک جاتے۔۔۔گاڑی میں وہ مکمل خاموش تھا۔۔۔جسے ماوی بھی نوٹ کر چکی تھی لیکن ابرام کے منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کا۔۔ تبھی خاموش رہی۔۔

ڈریسنگ روم کی ہر چیز زمین بوس کر چکا تھا وہ۔۔۔

ماوی کے سارے کپڑے ادھر ادھر بکھیر کے۔۔۔ وہ اپنا سر تھامے اب رو رہا تھا۔۔۔

”میں۔۔۔میں ہی کیوں؟؟؟مجھے ہی راستہ بنایا میرے۔۔۔میرے ہی بھائی نے۔۔۔اپنے اور ماوی کے ریلیشن۔۔۔“

وہ چیخ پڑا تھا۔۔۔دل غم کی شدت سے پھٹ پڑا تھا۔۔۔

ماوی۔۔۔اس کی بیوی۔۔۔اس کے بھائی کے ساتھ۔۔۔

”اے خدا کیوں۔۔۔کیوں میرے خدا۔۔۔“

”احرم۔۔۔“

غزل کی اواز پہ وہ چونکا تھا۔۔۔

”غزل۔۔۔غزل۔۔۔“

احرم نے آواز کی سمت اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔جسے غزل نے آگے بڑھ کے۔۔۔ تیزی سے تھام لیا۔۔۔

""تم کال پہ رو رہے تھے احرم۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟""

ڈریسنگ روم کی حالت دیکھ کے۔۔۔اس کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگی تھی۔۔۔

""ماوی نے مجھے ختم کر دیا غزل۔۔۔وہ۔۔۔وہ اور ابرام۔۔۔""

وہ غزل سے لگ کے رونے لگا۔۔جبکہ غزل نے اسے بانہوں میں سمیٹ لیا تھا ۔۔۔

"نہیں روتے احرم۔۔۔ایسے نہیں روتے۔۔۔اٹھو یہاں سے روم میں چلو ۔۔۔"

غزل اسے سہارا دے کے۔۔۔کمرے میں لا کے بیڈ پہ بٹھایا تھا۔۔۔

"میں نے محبت کی تھی ماوی سے۔۔۔کیسے ماوی نے یہ سب کر لیا اور میرا بھائی۔۔۔دھوکا دے گیا مجھے۔۔۔دھوکا۔۔۔"

"احرم پلیز۔۔۔اسٹاپ کرائنگ۔۔۔جسٹ ٹرائی ٹو فارگیٹ ہر۔۔۔میں ہوں ناں۔۔اچھا رکو۔۔"

وہ اپنے ساتھ لائی پانی کا گلاس احرم کی طرف بڑھانے لگی۔۔۔۔جس میں وہ پہلے ہی نشہ آور ٹیبلٹ مکس کر چکی تھی۔۔۔۔اور اب احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ لو پانی پیو۔۔"

احرم گلاس لیتا پانی پینے لگا جبکہ غزل چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"ویری گڈ۔۔۔کیسا فیل کر رہے ؟؟"

"بیٹر۔۔۔"

اپنے بھاری ہوتے سر کو سنبھالتے۔۔۔احرم کہنے لگا۔۔۔جبکہ غزل اب بھی مسکراتی آنکھوں سے۔۔۔اس کی متغیر ہوتی حالت دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج رات اپنے پلان میں کامیاب ہونے کا خیال اسے شادمان کر رہا تھا۔۔۔

"احرم اگر گرمی لگ رہی ہے۔۔۔تمہاری شرٹ کے بٹن کھول دوں ؟؟"

اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتا۔۔۔وہ بے چین سا ہو رہا تھا۔۔۔جب غزل اس کی گود میں بیٹھ کے۔۔۔۔اسے پھر سے بہکانے لگی۔۔۔

”احرم۔۔۔۔میرے قریب آو۔۔۔۔خود کو مجھے سونپ دو۔۔۔میں سکون ہوں تمہارا۔۔۔“

اس کے قریب سرگوشی کرتی۔۔۔غزل اس کی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی۔۔۔

اس کے بیئرڈ سینے پہ دونوں ہاتھ رکھ کے۔۔۔اسے پیچھے بیڈ پہ گرا کے۔۔۔وہ خود احرم پہ جھکنے لگی۔۔۔

اس کے بیئرڈ سینے پہ۔۔۔اپنے لب رکھتی۔۔۔وہ احرم کو بہکانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

"تم بھی ماوی کی طرح دھوکا تو نہیں دو گی؟؟"

اس کی بوجھل سرگوشی ابھری تھی۔۔۔جبکہ غزل اس کے لبوں پہ جھکی تھی اب۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔میں ہمیشہ سے تمہاری ہوں احرم۔۔۔آو سب پردے آج گرا دیتے ہیں ہمارے بیچ۔۔۔ایک ہوتے ہیں۔۔۔ان لمحوں کو جی لیتے ہیں۔۔۔"

اور پھر احرم نے ان لبوں کو اپنے لبوں سے قید کیا تھا۔۔۔بے چینیاں ایکدوسرے کے وجود میں اترنے لگی۔۔۔تو بے باکیاں سر اٹھانے لگی۔۔۔

بے لباس۔۔۔ایکدوسرے کی قربت میں بہکتے۔۔۔اپنے گناہ بھرے لمحوں کو جی رہے تھے دونوں۔۔۔

دونوں گناہ کی لذت میں گم ہوتے۔۔۔ایکدوسرے میں سیراب ہورہے تھے۔۔۔

اوراس بستر پہ۔۔۔ایک بیوی کی وفاکا مذاق بن رہا تھا۔۔۔بیوی کی پاکدامنی کو سوال بناکے۔۔۔اس بستر پہ۔۔۔ماوی کی خوشبو پہ۔۔۔اب غزل کے گناہ بھرے وجود کی خوشبو جذب ہورہی تھی۔۔۔

”کیا ہوا کشمالہ۔۔۔اس قدر پریشان ہو؟؟ نیند نہیں آ رہی؟؟“

ذایان عالم اپنی بیگم کو یوں سوچ میں ڈوبے دیکھ کے۔۔۔پوچھنے لگے۔۔

جبکہ کشمالہ چونکی تھی۔۔۔

"نیند نہیں آرہی۔۔۔ عجیب بے چینی ہے۔۔ جو بڑھتی جارہی ہے۔۔ جیسے بہت کچھ غلط ہو گیا ہے۔۔۔ ایک پل کو بھی سکون نہیں آرہا۔۔۔ گھٹن ہے۔۔۔"

کشمالہ کی آواز یاسیت زدہ تھی۔۔۔ جبکہ ذایان عالم نے انھیں اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

"اللہ سب بہتر کرے گا انشااللہ۔۔۔ ہم نے اپنی کوشش کرلی۔۔ اپنی تلاش جاری رکھی ہوئی ہے آج بھی۔۔۔ لیکن جو اللہ کو منظور ہو۔۔۔"

"مجھے غزل کی فکر بھی ستارہی ہے۔۔۔ کاش اس کی بھی شادی ہو جاتی کسی اچھی فیملی میں۔۔ تو ہم بھی سکون سے ہو جاتے۔۔"

کشمالہ کو پھر سے غزل کی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔

''ہو جائے گی ہماری بیٹی کی شادی بھی۔۔ بہت اچھی جگہ۔۔۔ شاید ابھی قسمت نہیں اس کی۔۔۔ انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ پریشان ہونے سے یا نہ سونے سے کیا ہو جائے گا کشمالہ۔۔۔''

ذایان عالم اسے سمجھانے لگے جبکہ کشمالہ اداس آنکھوں سے اپنے شوہر کو دیکھنے لگی۔۔۔

''یہاں بیٹھنا مسلے کا حل نہیں۔۔۔ چلو جا کے سو جاو۔۔''

ذایان عالم کے کہنے پہ۔۔۔ کشمالہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کے۔۔۔ ان کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

یہ ازل سے ہوتا آرہا ہے۔۔۔ کہ جب بچوں کے ساتھ کچھ بھی برا ہونے لگے ۔۔۔ تو ماں کے دل میں ہول سے اٹھنے لگتے ہیں۔۔۔ اور یہیں کشمالہ کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔

"علی تمہارے روم میں سوئے گا آج۔۔"

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔ گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔ ابرام کے نئے حکم پہ۔۔ ماوی نے اسے تیوری چڑھا کے دیکھا۔۔۔

"شوق اتر گیا بیٹے کو اپنے پاس سلانے کا۔۔"

"تمہارا ابھی بیٹا ہے۔۔۔ تمہارا پروٹیکٹر۔۔۔ تمہارے پاس ہی سوئے گا۔۔۔"

سوئے ہوئے علی کو گود میں اٹھائے۔۔۔وہ بولتا ہوا ماوی کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا

۔۔۔

جبکہ ماوی نے آنکھیں گھما کے۔۔۔اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔لیکن وحشت زدہ انداز میں وہ ٹھٹھک کے رک چکی تھی۔۔۔۔

پورے وجود پہ جیسے قیامت سی طاری ہوئی تھی۔۔۔اسی کے بیڈ پہ۔۔۔اس کا اپنا شوہر بے لباس۔۔۔غیر عورت کو اپنی بانہوں میں لیے سو رہا ہے۔۔۔

اس کی وفاؤں کا خون ہوا تھا آج اس کے بستر۔۔۔اس کی غیر موجودگی میں۔۔۔

اپنے ڈوبتے دل پہ ہاتھ رکھے۔۔۔وہ دو قدم پیچھے ہو کے۔۔۔۔دیوار سے لگی تھی۔۔۔آنکھوں میں وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔اپنے وجود کی لرزش پہ قابو پانا بے حد مشکل امر لگ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے ماوی۔۔۔میں علی کو۔۔۔۔۔"

لیکن دروازے سے اندر جاتے ہی اسے اپنے قدم روکنے پڑے۔۔۔غزل اور احرم انتہائی نازیبا انداز میں۔۔۔۔بے لباس ایکدوسرے کی بانہوں میں سورہے تھے۔۔۔

زلزلہ یہی تو ہوتا ہے۔۔۔

قیامت شاید یہی ہوتی ہے۔۔۔

وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔اس کی ساکت نظریں ماوی پہ تھی۔۔۔۔

جو اپنے دل پہ ہاتھ رکھے کانپ رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں پل بھر میں۔۔۔
ویرانیاں سی جمع ہوگئی تھی۔۔۔۔

"ماوی۔۔۔۔"

آہستگی سے اس کا نام لیا تھا۔۔۔ لیکن وہ منہ پہ ہاتھ رکھے۔۔۔ نفی میں سر ہلاتی وہ قدم قدم پیچھے جانے لگی۔۔۔

جبکہ ابرام لب بھینچے۔۔ علی کو گود میں اٹھائے۔۔۔اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔
اسے اپنا وجود۔۔۔اپنا آپ۔۔۔ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ماوی چلی گئی تھی۔۔۔

وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔ابرام جہاں تک اسے ڈھونڈ سکتا تھا۔۔۔گاڑی لے کے وہ ڈھونڈنے نکلا۔۔۔لیکن اس روڈ پہ کافی دور تک جا کے بھی۔۔۔اسے ماوی کہیں نہیں ملی۔۔۔

لب بھینچے وہ یونہی روڈ پہ کھڑا۔۔۔خالی نظروں سے۔۔۔اپنے ارد گرد چلتی پھرتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور احرم؟؟

ہوش میں آتے ہی۔۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔وہ کیا کچھ کر بیٹھا تھا۔۔۔اس خیال۔۔۔اس سوچ نے۔۔۔اس کے وجود میں بے چینی اور اضطراب پھیلا یا تھا۔۔۔

وہ رونا چاہتا تھا۔۔۔رو نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ چلانا چاہتا تھا۔۔۔ چلا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ وقت کو پھر سے پیچھے لے جانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن وقت تو ریت کی مانند ہے۔۔۔ جو ہاتھ سے پھسلتا ہی جاتا ہے۔۔۔اور پھر اس ریت کو مٹھی میں بھر لینے سے بھی۔۔۔ کچھ حاصل میں ہوتا۔۔۔

ماوی کو بد کردار کہنے والا۔۔۔ آج خود بد کرداری کر بیٹھا تھا۔۔۔

غزل۔۔۔اسے کون سا فرق پڑنا تھا۔۔۔وہ اپنے من پسند شخص کی بانہوں میں۔۔۔اس کے بیڈ پہ۔۔۔اپنی ہوس کی آگ بجھا چکی تھی۔۔۔

ہوش کا پجاری صرف مرد نہیں ہوتا۔۔ عورت بھی ہوتی ہے۔۔۔بے لگام نفس کا غلام صرف مرد نہیں۔۔۔ عورت بھی ہوتی ہے۔۔۔جو اپنی نفس کی خواہش کے آگے۔۔۔پوری فیملی برباد کر دیتی ہے۔۔

قصور کس کا ہوتا ہے ؟؟

مرد کا؟؟عورت کا؟؟ یا شاید دونوں کا۔۔۔

گاڑی نارمل اسپیڈ پہ چل رہی تھی۔۔۔ پھر بھی شائستہ علی خان۔۔۔ بار بار اپنے بیٹے سے آہستہ چلانے کو کہہ رہی تھی۔۔۔

"اوہ کم آن مام۔۔ اس سے آہستہ چلاوں تو شاید صبح ہی اس روڈ سے نکل پائے ہم۔۔"

محمد طلال نے مسکراتے ہوئے اپنی ماں سے کہا۔۔

"بیٹا ہزار بار کہا ہے۔۔ رات کے وقت سفر نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔۔"

شائستہ کے لہجے اور چہرے پہ پریشانی کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔

”جی بلکل۔۔ لیکن آپ کی پشاور والی بہن اگر ہمیں جلدی آنے دیتی۔۔۔ تو ہم آدھی رات کو بیڈ پہ سو رہے ہوتے۔۔۔“

شائستہ نے شاکی نظروں سے۔۔ اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔

”تمہاری خالہ ہے۔۔“

لیکن طلال کا پورا دھیان روڈ پہ تھا۔۔۔ جہاں بیچ و بیچ ایک لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

”یہ دیکھئے چڑیل سے بھی سامنا ہونے والا ہے ہمارا۔۔۔“

طلال کے کہنے پہ۔۔شائستہ نے سامنے دیکھا۔۔۔تو ایک لڑکی اسے روڈ پہ کھڑی نظر آئی۔۔۔

”طلال گاڑی روکو۔۔“

اسٹئیرنگ پہ رکھے طلال کے ہاتھ پہ۔۔۔انھوں نے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

”کم آن مام۔۔وہ چڑیل ہے۔۔ہم دونوں کو کھا جائے گی۔۔“

طلال کے لہجے میں بیزاری تھی۔۔۔

”گاڑی روکو طلال۔۔۔لائیر بننے کے بعد انسانیت ہی ختم ہو چکی ہے تم میں تو۔۔۔“

شائستہ نے ناراضگی اقوام غصے سے کہا۔۔۔

"بلکل غلط۔۔اپنی بیوی اور بیٹی کو کھونے کے بعد۔۔۔"

طلال کا لہجہ بھاری اور بوجھل سا تھا۔۔۔گاڑی جھٹکے سے روک کے۔۔وہ نیچے اترا تھا۔۔۔

"اوہیلو میم۔۔۔ایکسکیوز می۔۔۔انسان ہی ہو"

وہ قریب آتے کہہ رہا تھا۔۔جبکہ ماوی ویران آنکھوں سے۔۔۔اسے دیکھنے لگی ۔۔۔

"کار کیوں روکی آپ نے؟؟؟مجھے مار کے گزر جاتے۔۔"

”میں آپ کی یہ خواہش پوری کرنے والا ہی تھا۔۔۔بٹ میری مام نے insist ...

کیا۔۔۔ کہ میں کار روک دوں۔۔۔اب آپ سامنے سے ہٹو گی پلیز۔۔مجھے گھر بھی جانا ہے۔۔۔“

وہ بیزاری سے کہتا۔۔۔اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔۔سیاہ آنکھوں پہ۔۔۔گلاسز رکھے۔۔۔ہلکی بیرڈ کے ساتھ۔۔۔بلیک پینٹ اور سفید ٹی شرٹ میں ملبوس ۔۔۔وہ کسرتی بدن والا مرد۔۔۔خوبصورت اور بد تمیز سا تھا۔۔۔جس کے چہرے پہ بیزاری صاف لکھی ہوئی تھی۔۔۔

کہ محترمہ کہیں اور جا کے مرے۔۔۔

”ارے ماوی۔۔“

اچانک شائستہ کی اواز پہ دونوں چونک کے دائیں طرف دیکھنے لگے۔۔۔ جہاں وہ گاڑی سے اتر کے انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

”آپ مجھے جانتی ہے ؟؟“

ماوی حیرت سے انھیں دیکھتی۔۔۔ دھیمی آواز میں پوچھنے لگی۔۔۔ جبکہ شائستہ مسکراتی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

”لگتا ہے تم مجھے بھول ہی گئی ہو ؟؟“

ماوی خاموش ہی رہی۔۔۔

”تم یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا؟؟“

شائستہ پھر سے پوچھنے لگی۔۔

"مرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

ماوی کا لہجہ بے تاثر تھا۔۔ جبکہ شائستہ کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

"چلو میرے ساتھ بیٹا۔۔۔"

شائستہ نے اس کا ہاتھ تھاما ہی تھا۔۔۔ جب وہ اچانک سے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے ۔۔۔ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ لیکن بے سود!!

اسکی سانسیں اکڑ رہی تھی۔۔۔ آنکھیں جیسے باہر کو آرہی تھی۔۔۔

”ماوی۔۔۔کیا ہو رہا ہے تمہیں۔۔ماوی؟؟“

جبکہ وہ نیچے گری تھی۔۔۔پاس کھڑا طلال پینٹ پاکٹس میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ بیزار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اور کبھی کبھی عجیب نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتا۔۔۔

شائستہ نے غصے سے اپنے بے حس بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔جو مشہور وکیل بننے کے بعد سے۔۔۔ایک بے حس انسان بن چکا تھا۔۔۔

”طلال۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔ہیلپ کرو ماوی کو ہاسپٹل لے جانے میں۔۔ “

”محترمہ ویسے بھی مرنا ہی چاہتی تھی۔۔۔تو مرنے دیں اسے یہیں۔۔۔“

وہ اب بھی بے تاثر انداز میں بات کر رہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ طلال۔۔۔"

شائستہ کے غصے کو دیکھتے۔۔۔ وہ چپ چاپ مزید بنا کچھ کہے۔۔ ماوی کے بیہوش وجود کو۔۔۔ بازوؤں میں اٹھا کے گاڑی میں لے آیا۔۔

"ارام سے طلال۔۔"

شائستہ نرمی سے بولی۔۔۔

"وہی کر رہا ہوں مام۔۔۔ آپ کی ماوی کو نرمی سے لٹا رہا ہوں۔۔۔ خوش؟؟"

شائستہ تاسف بھری نگاہ اپنے بیٹے پہ ڈالی تھی۔۔۔اس کے بے حس۔۔۔بے لحاظ ہونے پہ۔۔۔انہیں اکثر غصہ آتا لیکن خاموش ہی رہی فی الحال۔۔۔کہ ان کا ذہن ابھی ماوی کے اس اقدام میں الجھا ہوا تھا۔۔۔وہ مرنا کیوں چاہتی تھی۔۔۔

دھاڑ سے دروازہ کھول کے۔۔۔وہ سیدھا احرم کے کمرے میں آتا۔۔اسے کالر سے پکڑ کے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھی۔۔۔کنپٹی اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم سے یہ امید نہیں رہی تھی مجھے۔۔۔اپنے نفس کے اتنے غلام بن جاؤ گیں۔۔۔کہ اپنی بیوی کی وفا کو۔۔۔یوں دوسری عورت کے ساتھ۔۔۔اس بیڈ پہ روندو گیں۔۔۔صرف کچھ لمحوں کی تسکین کے لئے۔۔"

"چھوڑو مجھے ابرام۔۔۔جسٹ لیو می۔۔۔۔"

احرم بنا لحاظ کے چلایا تھا۔۔۔

''میری بیوی کو اپنے بیڈ پہ لے جاتے۔۔یہ خیال کیوں نہیں آیا تھا تمہیں۔۔۔ جواب مجھے یہ بکواس کرنے آئے ہو۔۔''

ابرام نے لب بھینچے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔

''اپنی حد بھول رہے ہو شاید تم۔۔۔سوچ رہے ہو گیں مجھے کیسے پتہ چلا کہ میرے اندھے پن کا فائدہ اٹھا کے۔۔۔کیا گند پھیلا رہے ہو دونوں۔۔''

احرم چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔جبکہ ابرام نے اسے پیچھے دھکا دے کے۔۔۔ اسے خاموش کرایا تھا۔۔۔

”ایک لفظ نہیں احرم۔۔۔ماوی کی پاکدامنی پہ ایک اور لفظ بھی کہا تو زندہ گاڑ دوں گا تمہیں۔۔۔“

”تو گاڑ دیں زندہ۔۔۔ مر تو چکا ہوں میں۔۔۔اپنی ہی بیوی کو اپنے بھائی کے ساتھ۔۔۔۔“

احرم چلاتے ہوئے۔۔۔ پھر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔جب ابرام نے اس کا منہ ۔۔۔اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا۔۔۔

”بس۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔ماوی میری بیوی اور میرے بیٹے کی ماں ہے۔۔“

وہ شدت سے غرایا تھا۔۔۔

"جس عورت کی پاکدامنی پہ شک کر رہے ہو۔۔۔وہ عورت میری بیوی تھی ۔۔۔اور جانتے ہو تمہارے قریب ماوی کو دیکھ کے۔۔مجھے جلن ہوتی ہے۔۔۔ کیونکہ اس کے وجود پہ میں تمہارا سایہ بھی نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔۔لیکن خاموش رہا کیونکہ تم میرے بھائی ہو۔۔۔تمہاری عزت کا خیال تھا مجھے۔۔۔اور تم نے کیا کیا؟؟؟اپنی عزت بیچ دی تم نے۔۔اس دوٹکے کی لڑکی کے ساتھ۔۔۔ ماوی کو نیچا دکھانے کے لئے۔۔۔تم زانی بن گئے۔۔۔"

"اوہ تو بیوی کی محبت جاگ رہی ہے دل میں۔۔۔ڈونٹ ووری میں یوں کرتا ہوں۔۔۔اسے طلاق دے دیتا ہوں۔۔۔اتنا تو کر سکتا ہوں اپنے بھائی کے لئے ۔۔"

احرم کے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔ابرام نے غصے سے اسے صوفے پہ دھکیلا تھا۔۔۔

”ایسی کوئی بھی گندی حرکت کی۔۔۔تو یاد رکھنا احرم۔۔ تمہیں زندہ گاڑنے سے میں نہیں ہچکچاؤں گا۔۔۔“

احرم بے وجہ ہنسنے لگا۔۔۔

”لوٹ لیا ہے تم نے مجھے ابرام۔۔۔مار دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔اپنے ہی بھائی کو مار دیا ہے تم نے۔۔۔ کس کرب سے گزر رہا ہوں۔۔۔ کس اذیت کا شکار ہوں۔۔۔سب تمہاری وجہ سے ہے۔۔۔“

احرم کے لہجے میں درد۔۔۔شکایت۔۔۔ غصہ تھا۔۔۔

”ان سب کی وجہ تم خود ہو احرم۔۔۔ تم ہو۔۔۔اپنے ہی منفی سوچوں میں الجھ کے۔۔۔تم نے اپنی زندگی بھی برباد کر دی اور ماوی کی بھی۔۔ شیم آن یو۔۔“

ابرام اسے تاسف بھری نظروں سے دیکھتا آگے بڑھا تھا کہ یہاں بحث کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔

”تو؟؟؟ ماوی کے پہلے شوہر ہونے کے ناطے تم نے کیا کیا ابرام شاہ؟؟؟ اسے بدکردار کا لیبل تو سب سے پہلے تم نے ہی لگایا تھا۔۔۔ اسے بدکردار کہنے والے تو تم ہو۔۔۔ لوگوں کی باتوں پہ یقین کر کے۔۔۔۔ اپنی ہی بیوی کو طلاق دے دیا۔۔۔ اسے بیچ راستے میں چھوڑ کے پیچھے ہٹ گئے۔۔ اور اب ہر گزرتے دن کے ساتھ۔۔۔ تمہارے دل میں پھر سے اس کی محبت جاگ رہی ہے۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ ماوی میری بیوی ہے۔۔۔ اسے اپنے قریب۔۔۔۔“

احرم کے لہجے میں کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔ کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔

”شٹ اپ۔۔“

ابرام نے اس کی بات کاٹ تھی۔۔۔

”انف۔۔۔جو بھی تھا میں زانی نہیں تھا۔۔۔بد قسمت تھا میں جو ماوی کو کھو دیا ۔۔۔لیکن بد بخت ہو تم۔۔۔جو تم ماوی کو کھو چکے ہو احرم۔۔اپنی خود غرضی ۔۔۔انا۔۔۔اور بد گمانی کی آگ میں جھلستی ہوئے تم نے ماوی کو کھو دیا۔۔۔سیاہ بخت انسان۔۔“

ابرام لفظ پہ زور دیتا غرایا تھا۔۔۔جبکہ احرم ہنسنے لگا۔۔

”سیاہ بخت ؟؟؟دو سیاہ بخت بھائی۔۔ کبھی ایک ہی عورت کی محبت میں ڈوبے تو کبھی اسی عورت کو نیچا دکھانے کی خواہش میں ڈوب گئے۔۔۔دو سیاہ بخت بھائی۔۔۔“

وہ ہنسے جا رہا تھا۔۔۔ابرام لب بھینچے کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹک کے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔دھاڑ سے دروازہ بند ہوا تھا۔۔۔

ہنستے ہنستے احرم نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ اب دھاڑیں مار مار کے رو رہا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا ہو گیا۔۔یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔کیسے بہکا میں؟؟ کیسے؟؟؟میں زانی ہوں۔۔۔میں زانی ہوں۔۔۔"

وہ رو رہا تھا۔۔ لیکن اسے سننے والا صرف۔۔اس کمرے کے درودیوار ہی تھے۔۔۔کوئی ذی روح نہیں تھا جو اس کے درد اور پچھتاوے کو سنتا۔۔

شاپنگ مال سے نکل کے۔۔۔ غزل تیز تیز قدم اٹھاتی روڈ کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

گرمی سے بچنے کے لئے۔۔ وہ جلد سے جلد کسی ٹیکسی میں بیٹھنا چاہتی تھی۔۔۔ جب اچانک ایک گاڑی اس کے سامنے آرکی تھی۔۔۔

ابھی وہ سنبھلتی۔۔۔ جب گاڑی سے نکلتے شخص کو دیکھ کے۔۔۔ اس کی انکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔

جبکہ عاشر مسکراتا۔۔۔اس کے قریب آیا تھا۔۔

”ہیلو جان من۔۔۔“

انداز کچھ زیادہ ہی لوفرانہ تھا۔۔۔ جبکہ غزل تیز نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔

”تم یہاں کیوں آئے ہو؟؟“

”اپنی ایکس گرل فرینڈ کو آج بہت مس کر رہا تھا میں۔۔۔ سوچا مل ہی آؤں۔۔“

غزل کا ہاتھ پکڑ کے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"

غزل اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی غرائی تھی۔۔۔جبکہ عاشر کی گرفت ۔۔۔اس کے ہاتھ پہ مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

"ایسے کیسے؟؟چلو تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔"

"کیسا سرپرائز۔۔۔؟مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ ۔۔۔ورنہ میں چلاوں گی۔۔"

غزل ادھر ادھر دیکھتی کہنے لگی۔۔۔

"مجھے تمہاری آہیں سننی ہے۔۔۔"

اسکے کان میں سر گوشی کرتا۔۔۔عاشر اب ذو معنی انداز میں مسکرا رہا تھا۔۔۔

اور اس سے پہلے غزل منہ کھول کے چلاتی۔۔۔عاشر نے اس کے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

ساتھ ہی گاڑی کے پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھلا اور وہاں موجود شخص نے غزل کو کھینچ کے۔۔۔گاڑی میں پھینکا تھا۔۔۔

دروازہ بند ہوا۔۔۔عاشر ڈرائیونگ سیٹ پہ آ کے بیٹھ چکا تھا۔۔۔جبکہ پیچھے بیٹھے دو آدمی۔۔۔غزل کے منہ اپنا ہاتھ رکھ چکے تھے جبکہ دوسرے نے اس کے ہاتھ پاؤں پکڑے ہوئے تھے۔۔۔

غزل کمزور سی کوشش کرتی رہی لیکن ان دونوں کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

اور پھر گاڑی جھٹکے سے۔۔۔ایک سنسان سڑک پہ رکی تھی۔۔۔اور تینوں نے معنی خیز نظروں سے غزل کو دیکھا تھا۔۔۔جبکہ غزل ان کی نظریں پڑھتی۔۔۔ خود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

شائستہ غمزدہ نظروں سے ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے ان کی اپنی کہانی ان کی آنکھوں کے سامنے گزر رہی ہو۔۔۔

جب اپنے ہی شوہر کو۔۔اپنی ہی بہن کے ساتھ۔۔۔بے باک انداز میں۔۔۔ ایکدوسرے کے قریب دیکھا تھا انہوں نے۔۔۔اور تب وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اور پھر سنبھلی تھی۔۔۔اور اپنے بیٹے کو لے کے۔۔۔بنا کچھ کہے ان سب سے دور یہاں اسلام آباد آئی تھی۔۔۔

انہوں نے دھیرے سے ماوی کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"تم ویک نہیں ہو ماوی۔۔۔یو آر اسٹرونگ۔۔۔اور تم نے دنیا کو بتانا ہے۔۔۔ اس شخص کو بتانا ہے کہ تم اسٹرونگ ہو تمہیں کوئی نہیں کمزور کر سکتا۔۔مجھے تو

حیرت اس بات پہ ہے کہ ماوی جیسے مضبوط لڑکی۔۔۔خودکشی جیسا فعل کیسے انجام دے سکتی ہے۔۔۔"

ماوی اداس آنکھوں سے انھیں دیکھنے لگی۔۔

"اپنے بیٹے کا بھی نہیں سوچا؟؟ جس کے لئے تم اپنی جان پہ کھیل گئی تھی۔۔یاد ہے؟؟"

شائستہ کے مہربان انداز پہ وہ پھر سے رونے لگی۔۔

"میں نہیں چھوڑ سکتی اپنے بیٹے کو وہاں۔۔ان دونوں انسانوں پہ مجھے اعتبار نہیں ہے۔۔مجھے اپنے بیٹے کو لینے جانا ہے۔۔"

”بلکل میرے بچے۔۔۔اپنے بیٹے کو یہاں لے کے آو۔۔میرا بیٹا طلال ایک قابل وکیل ہے۔۔۔وہ تمہاری مدد کرے گا۔۔۔بدمزاج ضرور ہے میرا بیٹا۔۔۔مگر دل کا بہت اچھا ہے۔۔۔تمہیں انصاف دلانے میں میں اور طلال تمہارے ساتھ ہیں۔۔“

ماوی اثبات میں سر ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

”مجھے علی کو لینے جانا ہے۔۔۔“

”رکو میں ڈرائیور سے کہتی ہوں۔۔تمہارے ساتھ جائے۔۔۔“

شائستہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور پھر ماوی کے ساتھ باہر قدم بڑھا دیے۔۔

"انس۔۔۔انس"

اپنے بیٹے کو پولیس کے ساتھ آتے دیکھ کے۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔اپنے بیٹے کے بکھرے حلیے کو بھیگی آنکھوں سے دیکھتی۔۔۔اسے اپنے گلے سے لگایا تھا۔۔

"کہاں چلے گئے تھے بیٹا۔۔اپنی ماں کو چھوڑ کے کہاں گئے تھے۔۔۔"

"تم مجھ کو مارے گی؟؟"

وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگا۔۔جبکہ سمیرا نے اسے خود سے الگ کر کے۔۔بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"میں اپنے بیٹے کو کیوں ماروں گی؟؟تم کہاں تھے میری جان۔۔۔کہاں تھے تم ۔۔اپنی مما کو بنا بتائے تم کہاں گئے تھے میرے بچے؟؟"

جبکہ انس لب بھینچے انھیں دیکھ رہا تھا۔۔ جب انعام نے اپنی بیگم کے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"گھر چل کے بات کرتے ہیں۔۔"

"میں گھر نہیں جائے گا۔۔ میں اسکول نہیں جائے گا۔۔ سب مجھ پہ ہنستے ہیں۔۔ میں بدصورت ہے۔۔ میرا کان بدصورت ہے۔۔۔ میں نہیں جائے گا۔۔ میں کہیں نہیں جائے گا۔۔"

وہ ڈرتے ڈرتے کہہ رہا تھا جب انعام نے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

"ہششش بس۔۔ آپ کہیں نہیں جائے گیں۔۔۔ آپ کی مرضی سے ہو گا سب۔۔۔ بس اب ریلیکس رہے آپ۔۔۔ ہم گھر چلتے ہیں۔۔۔ اور وہاں سے ہم کہیں نہیں جائے گیں۔۔۔ جب تک آپ نہیں چاہے گیں۔۔۔"

''سچ کہتا تم ؟؟''

وہ سوالیہ نظروں سے انعام کو دیکھنے لگا جب وہ مسکرا دیے تھے۔۔

''بلکل۔۔۔وعدہ ہے میرا اپنے بیٹے سے۔۔''

اسے خود سے لگا کے۔۔وہ اب پولیس آفیسر کو دیکھ رہے تھے۔۔

''تھینک یو سو مچ آفیسر صاحب۔۔۔''

''اٹس مائی ڈیوٹی ڈاکٹر صاحب۔۔۔چلتے ہیں اللہ حافظ''

''اللہ حافظ۔۔''

انس کو لے کے۔۔وہ دونوں اپنی گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔۔۔جبکہ انس اپنی سوچوں میں گم ان کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔۔

شاور کے نیچے بیٹھی۔۔۔دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔وہ پچھلے ایک گھنٹے سے۔۔۔ انسو بہا رہی تھی۔۔۔

جسم کی گندگی جیسے روح میں پھیل چکی تھی اس کے۔۔۔ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ گندگی اب کبھی نہیں مٹ سکے گی۔۔۔

عاشر نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کے۔۔اس کے غرور کی دھجیاں اڑا دی تھی۔۔۔اپنے وجود پہ وہ خو کبھی نازاں تھی۔۔۔آج اسی وجود سے نفرت تھی اسے۔۔۔۔بے حد نفرت۔۔۔

کمرے سے بار بار موبائل بجنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔وہ ان سنی کرتی۔۔یونہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔لیکن کال کرنے والا شاید ضد کر چکا تھا۔۔۔

جھٹکے سے اٹھ کے۔۔۔ٹاول اپنے گرد لپیٹے وہ باہر آئی تھی۔۔۔کوئی پرائیوٹ نمبر تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"اوہ ہیلو غزل بے بی۔۔"

ابرام کی تمسخرانہ آواز پہ۔۔۔اس نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"کیوں کال کیا ہے؟؟"

"پوچھنا یہ تھا کہ کیسا لگا تمہیں سرپرائز؟؟؟ انجوائے کیا؟؟"

ابرام زیرلب مسکراتا پوچھ رہا تھا۔۔

"کیا مطلب؟؟"

غزل کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے۔۔۔

"اب میں اپنی زبان سے کچھ کہتا اچھا لگوں گا؟؟۔۔۔ آخر تم چاروں کے پرائیوٹ مومنٹس تھے۔۔۔"

اور ابرام کی بات پہ۔۔۔ اس کے دماغ میں کلک ہوا تھا۔۔۔ مطلب عاشر کا یوں انا اور وہ سب ہونا۔۔۔ ابرام کا پلان تھا سب۔۔۔

غصے کی آگ میں وہ جلتی چلائی تھی۔۔

”یو باسٹرڈ۔۔۔تو یہ سب تم نے کرایا۔۔۔۔بے غیرت انسان۔۔“

”اوہ کم آن غزل۔۔۔مجھے لگا تم خوش ہو گی اتنا توانجوائے کروایا تمہیں۔۔۔یہی سب تو چاہتی ہو۔۔“

ابرام پرسکون لہجے میں کہنے لگا۔۔۔جبکہ غزل غم و غصے سے چلائی تھی۔۔۔

”بہت غلط کیا ہے تم نے ابرام۔۔۔بہت غلط۔۔۔تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میرے ساتھ۔۔۔“

جبکہ ابرام کی ہنسی گونجی تھی۔۔۔دیر تک ہنستے رہنے کے بعد۔۔۔جب وہ بولا تو آواز بے حد سرد تھی۔۔

”کہا تھا احرم سے دور رہو۔۔۔میری فیملی سے دور رہو۔۔۔ماوی سے دور رہو ۔۔۔تم نہیں سمجھی۔۔۔تم بار بار نہیں سمجھی۔۔۔مجھ سے ڈرنا چاہیئے تھا تمہیں۔۔۔اور اب یہ سزا کے طور پہ۔۔۔تمہیں وارننگ دی ہے۔۔۔لیکن غزل بے بی کو اچھا نہیں لگا۔۔۔“

”اب تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہئے ابرام۔۔۔اس کا انتقام بہت بھیانک ہونے والا ہے۔۔۔بہت بھیانک۔۔۔“

اپنی بات کہہ کے۔۔غزل نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔۔۔

غم و غصے سے جیسے۔۔۔دماغ کی شریانیں پھٹ رہی تھی۔۔۔اس نے تیزی سے انعم کو کال ملائی تھی۔۔۔

”ابرام کے بیٹے علی کو ختم کر دو۔۔“

اس وقت وہ بے حد سفاک اور بھیانک لگ رہی تھی۔۔۔

”مجھے مم کے پاس جانا ہے۔۔۔مجھے مم کے پاس جانا ہے۔۔“

علی روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ جبکہ انعم نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔

”ہشششش علی ڈونٹ کرائی۔۔۔آپ کی مم آپ کو چھوڑ کے چلی گئی ہے۔۔وہ نہیں چاہتی آپ کو۔۔ سو آپ بھی مت روئیے پلیز۔۔“

” no ... you are a lier ..

”میری مم کہاں ہے۔۔۔میرے پاپا کہاں ہے؟؟“

وہ پھر سے رونے لگا تھا۔۔۔جب انعم اس پہ چلائی تھی۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

علی رونا بھول کے۔۔۔ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"مم۔۔ مم۔۔۔ پاگل کر دیا مجھے۔۔اب آواز نہ آئے مجھے تمہاری۔۔۔"

علی کو وہ خطرناک حد تک ڈراونی ہی لگی تھی۔۔۔اس سے آج تک کسی نے اس انداز میں بات نہیں کی تھی۔۔انعم نے خود کبھی اس انداز سے بات نہیں کی تھی اس سے۔۔وہ ہمیشہ محبت اور نرمی کا برتاو کرتی اور آج۔۔۔۔

اسے اپنی سانس اکھڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔ تبھی اکھڑی سانسوں کے ساتھ وہ بمشکل۔۔۔ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کرنے لگا۔۔

جبکہ انعم بے رحمانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا علی؟؟؟ سانس نہیں آرہی کیا؟؟ اوہ۔۔۔ تمہیں اپنا ان ہیلر چاہیے؟؟؟ لیکن میں تمہیں تمہارا ان ہیلر نہیں دے سکتی۔۔۔ جانتے ہو کیوں؟؟"

چھوٹا سا علی اپنا سینہ مسلتا۔۔۔ بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ سانس لینے کی کوشش میں وہ ننھا سا وجود ہلکان ہو رہا تھا۔۔

"کیونکہ تمہیں ان ہیلر نہیں ملے گا تو مجھے پیسے ملے گیں۔۔۔ جانتے ہو ناں دولت کتنی ضروری ہے میرے لئے۔۔ ویسے اس غزل سے مجھے کچھ خاص نہیں ملنا۔۔ بٹ پھر بھی کچھ تو مل ہی جائے گا۔۔۔ سو کم"

اس کا بے جان ہوتا ہاتھ تھام کے ۔۔اسے کھینچتی ہوئی وہ واشروم کی طرف گئی تھی ۔۔۔اور شاور آن کر کے ۔۔۔اسے شاور کے نیچے بٹھا کے ۔۔وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی ۔۔

” you will feel better now .. “

علی وہیں بیٹھا کانپ رہا تھا ۔۔۔چہرے کی رنگت نیلی پڑ رہی تھی ۔۔

موبائل پہ کال آرہی تھی ۔۔۔جو ابرام کی تھی ۔۔۔موبائل کان سے لگا کے ۔۔۔مسکراتی نظروں سے وہ علی کو دیکھنے لگی ۔۔

”ہیلو ابرام سر ۔۔“

”ہیلو انعم ۔۔علی کیسا ہے ؟؟“

ابرام جلدی سے علی کا پوچھنے لگا۔۔جب سے وہ نیو یارک بزنس میٹنگ کے سلسلے میں گیا تھا۔۔۔تب سے اسے بار بار علی کے لئے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔

"بلکل ٹھیک ہے علی۔۔۔سو رہا ہے۔۔"

علی کو شاور کے نیچے لیٹتے دیکھ کے۔۔وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ماوی نہیں آئی؟؟"

ڈوبتے دل کے ساتھ وہ یہ سوال کر رہا تھا۔۔

"نو سر۔۔"

"ہمممم ٹھیک ہے۔۔ علی کا خیال رکھو۔۔۔میں شام تک آ رہا ہوں۔۔۔"

ابرام کی بات پہ وہ چونکی ضرور تھی۔۔۔ لیکن پر سکون ہی رہی۔۔۔

اور پھر کال ڈسکنیکٹ کر کے۔۔۔آگے بڑھ کے۔۔اس نے علی کو اٹھایا۔۔۔ کمرے میں لا کے۔۔۔اسے جلدی سے ان ہیلر کروایا۔۔۔اس کے کپڑے تبدیل کروائے۔۔۔

اس کی سانس تھوڑی بحال ہوئی تھی۔۔۔ تبھی ہچکی لیتے ہوئے وہ سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"مم۔۔۔مم"

وہ سسکا تھا۔۔۔جب انعم نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ چپ کر گیا۔۔۔انعم نے اسے بیڈ پہ لٹایا۔۔۔اور پھر اس کی گردن کو دبوچ کے۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

"اگر کسی کو کچھ بھی بتایا تو۔۔۔پھر سے ان ہیلر نہیں دوں گی۔۔۔گاٹ اٹ؟؟"

وہ تقریبا غرائی تھی۔۔۔اور علی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔جبکہ انعم ہلکا سا مسکرادی تھی۔۔

"اب سو جاو۔۔۔"

نرمی سے اس کا چہرہ تھپتھپاتی۔۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس پہ کمفرٹر ٹھیک کرکے۔۔۔اب وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

جبکہ علی ڈرتے ڈرتے سسکیاں لینے لگا کمفرٹر کے نیچے ہی۔۔

”مم۔۔۔۔م۔۔۔۔مم“

وہ بے حد خوفزدہ تھا۔۔۔ تبھی بیڈ سے اترنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے۔۔ وہ خود کو بچانے کی کوشش کرتا۔۔ کانپ رہا تھا۔۔۔

"علی کہاں ہے؟؟"

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔ادھر ادھر دیکھتی آگے بڑھی تھی۔۔جب انعم اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ علی کو نہیں لے جاسکتی"۔

"کیا مطلب۔۔۔ہٹو سامنے سے"

ماوی نے تیوری چڑھا کے اسے دیکھا تھا۔۔

”ابرام سر علی کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔“

انعم نے جلدی سے جواب دیا تھا۔۔

”کیا؟؟؟ کہاں؟؟؟ ہٹو سامنے سے۔۔ علی علی۔۔۔“

انعم کو پیچھے دھکا دے کے۔۔۔وہ علی کو پکارتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

”میم میں بتا رہی ہوں۔۔۔ علی نہیں ہے۔۔۔ابرام سر اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔۔“

انعم پھر سے اس کے پیچھے آئی تھی۔۔

”وہاٹ دا ہیل۔۔۔ کہاں لے گئے ہیں میرے بیٹے کو۔۔۔“

وہ چیخ ہی پڑی تھی۔۔۔ جبکہ انعم نے نظریں چرائی تھی۔۔

”ابرام سر نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو اندر آنے کی اجازت بھی نہیں دینی چاہئے۔۔۔“

ماوی نے لب بھینچے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔

”دھوکا۔۔۔ پھر سے دھوکا۔۔۔ پھر سے۔۔۔“

اس کا دل جل رہا تھا۔۔۔ اس کا بیٹا دور ہو گیا تھا اس سے۔۔۔ ابرام اسے نہ جانے کہاں لے گیا تھا۔۔۔ شوہر زانی بن گیا تھا۔۔۔ اور وہ خود وفا کرنے کی خواہش میں۔۔۔ بدکردار کہلائی گئی تھی۔۔

ایک بار نہیں۔۔ بار بار۔۔۔

"میم کیا ہوا ہے؟؟اپ کیوں چلی گئی تھی؟؟اور ابرام سر کیوں یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔؟؟اپ تو احرم سر کی وائف ہے ناں۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟؟ علی آپ کا بیٹا کیسے؟؟"

انعم کہہ رہی تھی جبکہ ماوی خاموش کھڑی تھی۔۔۔ وہ کیا جواب دیتی؟؟ کون تھی وہ؟؟ ایک بھکارن؟؟استعمال کر کے پھینکا جانے والا کھلونا؟؟ یا انسان؟؟

وہ اس لمحے کچھ نہیں تھی۔۔۔ وہ اس لمحے تو انسان بھی نہیں تھی شاید۔۔۔ کٹھ پتلی کا ناچ۔۔۔ ناچ کے وہ ابھی ایک کونے میں پڑی ہوئی۔۔۔ وہی گڑیا تھی۔۔۔ جسے دوسرے ناٹک تک اب کوئی ہاتھ نہیں لگانے والا تھا۔۔ وہی مٹی اور گرد میں پڑے رہنا تھا اس نے۔۔۔

تھکے تھکے قدم اٹھاتی۔۔۔وہ وہاں سے جا رہی تھی۔۔۔دل میں طوفان برپا تھا ۔۔۔وہ ہار رہی تھی۔۔۔وہ زندگی سے ہار رہی تھی۔۔۔وہ خود سے ہار رہی تھی۔۔۔وہ ہر جنگ ہار رہی تھی۔۔۔۔محبت۔۔۔وفا۔۔۔مان۔۔۔یقین۔۔ سب ڈگمگا گئے تھے۔۔۔

مرد پہ یقین ختم ہو گیا تھا۔۔۔ایک مرد نے کہا۔۔میری بیوی بدکردار ہے۔۔۔ بنا کسی سوال کے۔۔۔۔اس عورت کے ہاتھ میں۔۔۔اس کی تذلیل کا پروانہ رکھ دیا۔۔۔جبکہ دوسرا مرد؟؟؟

دوسرے مرد نے۔۔۔دوسری عورت کو اپنے بستر پہ لا کے۔۔اپنی بیوی کی تذلیل کی۔۔۔

تو؟؟یقین کس پہ کیا جائے؟؟

اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔۔۔ لیکن خود کو سنبھالتی۔۔۔ لڑکھڑاتے قدموں وہ چلتی ہوئی۔۔۔اس گھر سے جا رہی تھی۔۔۔

اور وہ بیٹا؟؟؟اس کا بیٹا علی۔۔۔۔

آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔۔۔وہ اپنے علی کو کھو چکی تھی۔۔۔وہ خالی ہاتھ تھی۔۔۔آج ماوی مکمل خالی ہاتھ تھی۔۔۔

مکمل چیک اپ کے بعد۔۔۔ڈاکٹر اسد اسے پر سوچ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔
جبکہ احرم کے ہر عمل میں اضطراب تھا۔۔۔

وہ مضطرب سا منتظر تھا۔۔۔

"ڈاکٹر اسد۔۔کچھ کہہ کیوں نہیں رہے آپ؟"

"ہمممم مسٹر احرم۔۔ میڈیسن کا بہتر اثر ہوا ہے آپ کی ائیز پہ۔۔ ماشاءاللہ اچھی پروگریس ہے۔۔۔ لیکن"

وہ کچھ کہتے کہتے رکا تھا۔۔

"لیکن کیا ڈاکٹر اسد؟ پلیز بتایئے۔۔ میں چاہتا ہوں کہ دیکھ سکوں۔۔۔ اندھیروں اور تاریکیوں کی زندگی سے تھک چکا ہوں اب۔۔۔ پلیز کچھ بتایئے۔۔۔ کیا میں دیکھ پاؤں گا؟؟؟"

وہ بے چین لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر اسد نے ہنکارا بھرا تھا۔۔۔

"ایک بہت بڑا آپریشن ہونا ہے آپ کا مسٹر احرم۔۔ لیکن اس میں خطرہ بھی ہے۔۔ یا تو آپ دیکھ پائے گیں یا پھر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گیں۔۔۔"

احرم کے چہرے پہ سایہ سا گزرا تھا۔۔آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔وہ پر امید تھا۔۔ کہ اب شاید وہ دیکھ پائے۔۔اب شاید وہ ماوی کو دیکھ پائے۔۔۔شاید ماوی کو ڈھونڈ پائے۔۔شاید اس سے معافی مانگ لیں۔۔وہ جو اس سے نا سمجھی میں ہوا ہے۔۔۔جو غلطی ہوئی ہے۔۔وہ معافی مانگ لیں ان سب کے لئے۔۔

"کیا میں دیکھ پاؤں گا؟؟"

اسے اپنی آواز جیسے گہری کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"آپریشن کے بعد ہی یہ معلوم۔ہو گا۔۔اگر تو دیکھ پائے گیں یا پھر۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"ایک ریکویسٹ ہے ڈاکٹر۔۔۔ پلیز یہ بات ابرام کو نہ پتہ چلے۔۔۔ ہمارے بیچ رہے پلیز۔۔۔"

احرم کچھ سوچتے کہنے لگا۔۔

"آپ کے بھائی کو اس بات کی خبر ہونی چاہئے مسٹر احرم۔۔"

ڈاکٹر اسد اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔

"پلیز ڈاکٹر پلیز"

جبکہ احرم کی اپنی ضد تھی۔۔۔

"او کے مسٹر احرم۔۔۔"

ڈاکٹر اسد رضامندی کا اظہار کرتا بولا۔۔۔ تو احرم کے چہرے پہ ہلکی اداس مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

”تھینک یو۔۔“

”لیکن ایٹ لاسٹ آپ کی وائف کو تو۔۔۔“

اسد نے پھر سے کہنا چاہا۔۔

” she is no more ... “

اتنا کہہ کے احرم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ ڈاکٹر اسد حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ڈرائیور کے دیے گئے ایڈریس پہ۔۔۔ شائستہ طلال کے ساتھ وہاں پہنچی تھی۔۔۔

فاصلے سے ہی انھیں ماوی نظر آگئی تھی۔۔۔ جو بنچ پہ بیٹھی۔۔۔ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔

"یہ محترمہ ڈرامہ لگتی ہے مجھے پوری۔۔۔"

طلال کی بات پہ۔۔۔ شائستہ نے گھور کے اسے دیکھا تھا۔۔ تو وہ کندھے اچکا کے دوسری طرف دیکھنے لگا۔۔

"چلو بات کرتے ہیں ماوی سے۔۔"

شائستہ اسے کہتی۔۔۔ گاڑی سے نیچے اترنے لگی۔۔

”آپ بات کر لیں۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔“

طلال نے صاف انکار کیا تھا۔۔

”بہت بے حس ہو تم طلال۔۔۔وہ بچی مشکل میں ہے۔۔“

شائستہ تاسف سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ خاموش ہی رہا اور اپنا موبائل دیکھنے لگا۔۔۔

شائستہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔ماوی کے قریب گئی تھی۔۔۔اور بنچ پہ اس کے قریب ہی بیٹھ کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

”یہاں کیوں آگئی ماوی؟“

ماوی نے نظر اٹھا کے شائستہ کو ایک نظر دیکھا اور پھر نظریں پھیر کے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

”عورت ہار تسلیم کر لیں تو اسے کیا کرنا چاہئے؟؟“

”ماوی نے ہار کب تسلیم کر لی؟“

شائستہ نرمی سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔ جبکہ ماوی اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی ۔۔۔

”ماوی۔۔۔“

شائستہ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

"میرا بیٹا لے گیا وہ مجھ سے دور۔۔۔ ابرام کا بیٹا ہے تو۔۔۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مجھ سے پوچھے بنا علی کو لے جائے؟؟ کہیں بھی لے جائے۔۔۔ میں کہاں ڈھونڈوں اب علی کو؟؟ شاید میں ہار گئی۔۔۔ مرد کی تذلیل سہتے میں ہار گئی۔۔۔ اور یہاں بیٹھ گئی۔۔۔ ہارے ہوئے لوگ یونہی ایک کونے میں خاموشی سے بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ انہیں کوئی سنتا نہیں ہے تبھی وہ اس کونے میں سب سے چھپ کے بیٹھ جاتے ہیں۔۔"

اس کا لہجہ سپاٹ اور پر سکون تھا۔۔۔ جیسے وہ کسی کی کہانی سنا رہی ہو۔۔۔ وہ اپنی نہیں کسی اور کی بات کر رہی ہو۔۔۔

"ماوی مضبوط عورت ہے۔۔ میں نہیں مانتی کہ ماوی نے ہار مانی ہو۔۔"

شائستہ کی بات پہ وہ خاموش رہی۔۔۔

"ماوی نے تب ہار نہیں مانی جب وہ بستر پہ پڑی ہوئی تھی اور موو نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ تو اب وہ کیسے ہار مان لیں۔۔۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔ماوی کمزور نہیں ہے۔۔"

ماوی کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

"ہے تو ایک عورت ہی ماوی۔۔۔ کمزور۔۔ ناتواں۔۔ مرد سے وہ کیسے مقابلہ کر سکتی ہے۔۔۔ وہ بھی اس مرد سے۔۔۔ جو بے حد اونچا ہے۔۔۔ جو بے حد امیر ہے۔۔۔ جو دنیا خرید لیتا ہے۔۔۔"

"یہ ماوی کہہ رہی ہے؟؟"

شائستہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

”یہ ماوی ہے ؟؟میں نہیں مانتی۔۔۔یہ ماوی ہو ہی نہیں سکتی۔۔ماوی ایسا نہیں کہتی۔۔۔ماوی ایسا کبھی نہیں کہتی۔۔۔“

ماوی اب خاموش تھی۔۔۔ سکوت تھا چند لمحوں کے لئے۔۔۔ کوئی شور نہیں تھا۔۔۔ کوئی طوفان نہیں تھا۔۔۔ جیسے سمندر کی لہروں نے سکوت اختیار کر لیا ہو۔۔۔ لیکن اس نازک سے دل میں طوفان مچا ہوا تھا۔۔۔ غبار بھر رہا تھا۔۔۔ جیسے بادل آگے پیچھے بھاگتے ہوئے۔۔۔ راستہ ڈھونڈتے ہیں اپنا غبار اتارنے کے لیے۔۔ بارش کی ننھی بوندیں بن کے برستے ہیں۔۔۔اور پھر اچانک اس نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ دھاڑیں مار کے رونے لگی تھی اب۔۔۔

دل کے طوفان کو باہر نکلنے کا راستہ مل گیا تھا جیسے۔۔۔۔

”میرا بیٹا۔۔۔ میرے علی کو لے گیا وہ۔۔۔ میں کتنی سیاہ بخت ہوں۔۔۔ مجھ جیسی کوئی سیاہ بخت نہیں۔۔۔ میں نے سب کھو دیا۔۔۔ میں ہار گئی۔۔۔ میں ہار گئی۔۔۔“

وہ چلا رہی تھی۔۔۔۔ رو رہی تھی۔۔۔ شائستہ کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بار بار ماوی کو اپنی بانہوں میں سمیٹ رہی تھی۔۔ لیکن وہ موم سی عورت۔۔۔ اتنی بکھر چکی تھی۔۔۔ کہ ریزہ ریزہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا طلال پہلے اسے بے تاثر نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ پھر ان آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔۔ وہ کیوں اس قدر رو رہی تھی۔۔۔ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ کہ وہ اپنی زندگی سے اس قدر بیزار تھی۔۔۔ کہ اپنی سانسیں ختم کرنا چاہ رہی تھی۔۔

کچھ سوچتا گاڑی سے اتر کے۔۔۔وہ ان کے قریب آیا تھا۔۔ماوی کی ٹوٹتی بکھرتی آہوں کو سنتا۔۔وہ اب اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"مما؟؟"

شائستہ نے اس کی سوالیہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔جب ماوی سر اٹھا کے طلال کو دیکھنے لگی۔۔۔

سرخی مائل بھیگی آنکھوں سے۔۔۔طلال کو دیکھتی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کے۔۔۔اس کے قریب آئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔آپ لائیر ہے ناں۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز میرا بیٹا مجھے لوٹا دے۔۔۔ وہ لوگ میرا بیٹا۔۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔مجھ سے میرا بیٹا چھین لیا ہے ان لوگوں نے ۔۔۔میرا بیٹا مجھے دلا دیں۔۔آپ جو کہے گیں۔۔۔جتنا پیسہ چاہے گیں۔۔۔میں

دوں گی۔۔۔خود کو بیچ کے آپ کی فیس دے دوں گی۔۔۔پلیز آپ کے سامنے بھیک مانگتی ہوں۔۔۔اس بھکارن کو بیٹا لوٹا دے پلیز۔۔۔پلیز۔۔۔''

وہ ہاتھ جوڑے رو رہی تھی۔۔۔طلال کی سپاٹ آنکھیں اس پہ تھی۔۔۔جبکہ ذہن کہیں اور تھا۔۔۔جہاں آوازیں تھی۔۔۔کرب تھا۔۔۔بے یقینی تھی۔۔۔زرتاشہ تھی۔۔۔

'میری بیٹی۔۔۔طلال میری بیٹی لوٹا دو پلیز۔۔۔دیکھو میں۔۔۔طلال جو تم کہو گیں۔۔۔میں وہی کروں گی۔۔۔تم سے دور نہیں جاوں گی۔۔۔پلیز میری بیٹی چاہئے مجھے۔۔۔مجھے میری بیٹی لوٹا دو۔۔۔۔طلال پلیز طلال۔۔۔'

زرتاشہ کی سسکیاں اور چیخیں تھی۔۔۔۔

وہ اب بھی ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن اب کے آنکھوں میں کرب تھا۔۔۔ وحشت تھی۔۔۔ ہاتھ کانپے تھے جیسے اس کے۔۔۔

لڑکھڑاتے قدموں وہ پیچھے ہوا تھا۔۔اور پھر قدم قدم پیچھے جارہا تھا وہ۔۔۔ جبکہ ماوی گھٹنوں کے بل وہیں گری تھی۔۔۔

جوں جوں طلال پیچھے جارہا تھا۔۔۔ماوی کو اسی قدر اپنا دل گہری کھائی میں گرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

رات کے دس بج رہے تھے۔۔ جب وہ لان میں آیا۔۔۔ماوی اسے لان کے ایک کونے میں۔۔۔ گم صم بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

گہرا سانس لے کے۔۔ چھوٹے قدم اٹھاتا وہ ماوی کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔ کچھ دیر اس کی پشت دیکھتا رہا۔۔۔

"مجھے آپ کے بارے میں جاننا ہے ماوی"

ماوی مڑ کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا جاننا ہے آپ کو؟؟ میرے بیٹے کو ابرام لے گیا ہے مجھ سے دور۔۔۔ میں بار بار کال کر رہی لیکن کال نہیں جا رہی اس کے نمبر پہ۔۔۔ اور میں نیم پاگل سی ہو کے۔۔۔ یہاں بیٹھی ایک بار پھر یقین کے ٹوٹنے کا تماشا دیکھ رہی ہوں۔۔۔ "

طلال لب بھینچے اسے دیکھنے لگا۔۔ جبکہ ماوی پھر سے رخ موڑ کے۔۔۔ اسی پوزیشن میں بیٹھ گئی۔۔۔

"آپ انصاف نہیں چاہتی کیا؟"

طلال کی بات پہ۔۔۔اس کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"انصاف؟؟ کون دلائے گا انصاف؟؟؟ایک بھکارن جسے بار بار مرد اپنی انا کے بھینٹ چڑھا گیا۔۔ بار بار تذلیل ہوئی۔۔۔وہ اس معاشرے سے۔۔۔ یا اس عدالت سے کیا امید رکھے۔۔۔ جس کے نگہبان مرد ہیں۔۔۔"

اس کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔۔۔ طلال اس کے پاس پڑی کرسی پہ جا کے بیٹھ گیا۔۔۔

"ناامیدی اور مایوسی گناہ ہے ماوی۔۔"

"آپ بھی تو مایوس ہے۔۔اپنا سب کھونے کے بعد۔۔"

ماوی اسے دیکھتی کہنے لگی۔۔

"میں مایوس نہیں تلخ ہو گیا ہوں۔۔۔"

طلال نے اس کی تصیح کی۔۔

"میں ایک کونے میں جا کے نہیں بیٹھتا۔۔۔ یا گھنٹوں یہ نہیں سوچتا کہ اس معاشرے نے میرا سب مجھ سے چھین لیا۔۔۔ میں آج بھی جنگ لڑتا ہوں۔۔۔ آج بھی انسانوں کو جیت کی امید دلاتا ہوں۔۔ نئ زندگی کی امید دلاتا ہوں۔۔۔ بس تھوڑا تلخ ہوں۔۔۔"

ماوی خاموش رہی۔۔۔

"آپ لڑے گی تو آپ کو آپ کا بیٹا ملے گا۔۔۔آپ قدم اٹھائے گی تو آپ کو انصاف ملے گا۔۔۔آپ مضبوط ہو گی تو ہی آپ ثابت قدم رہے گی۔۔۔ مس ماوی آپ ایک کونے میں۔۔۔بیٹھ کے خود کا تماشا لگائے گی تو دنیا آپ کا تماشا ایک نظر دیکھ کے آگے بڑھ جائے گی۔۔۔ لیکن جب اٹھے گی۔۔۔لڑے گی۔۔آواز اٹھائے گی۔۔تو دنیا بار بار رک کے۔۔۔آپ کو دیکھے گی۔۔۔"

ماوی غور سے اسے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔جبکہ طلال ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"مما ٹھیک کہتی ہے۔۔میں کھڑوس ضرور ہوں بے دل کا بہت اچھا ہوں۔۔۔"

ماوی سر جھٹک کے۔۔ نظریں پھیر گئی۔۔

"سو۔۔۔"

وہ اپنا موبائل نکال کے سامنے ٹیبل پہ رکھ چکا تھا۔۔۔

”بتائیے مجھے اپنی لائف کے بارے میں۔۔۔سب کچھ۔۔۔“

”پھر؟؟؟“

ماوی نے سوال کیا تھا۔۔۔

”پھر۔۔۔۔ ہممممم پھر آپ کو یہ یقین مل جائے گا کہ اس معاشرے کا ہر مرد ۔۔۔عورت کی تذلیل نہیں چاہتا۔۔۔وہ عورت کو عزت بھی دیتا ہے۔۔۔“

طلال کا لہجہ نرم اور مضبوط تھا۔۔۔

”کیوں کرنا چاہتے ہیں آپ ایسا؟؟ کیوں سننا چاہتے ہیں آپ مجھے؟؟“

ماوی اب بھی شک بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ مسکرادیا تھا۔۔۔

”اللہ کی ذات پہ یقین رکھیئے ماوی۔۔۔ سب بہترین ہو گا۔۔۔ اٹس آ پرامس۔۔۔“

ماوی لب کاٹتی نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔ جبکہ طلال اب موبائل پہ ریکارڈنگ بٹن پش کر کے۔۔۔ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"علی کیوں سو رہا ہے اس وقت؟؟"

کمرے میں آتا ابرام۔۔۔اچھنبے سے انعم کو دیکھنے لگا۔۔۔

"تھکا ہوا تھا بہت۔۔۔تو اس لئے۔۔"

انعم ادھر ادھر دیکھتی کہنے لگی۔۔۔ جبکہ ابرام بیڈ پہ۔۔۔ علی کے قریب جا کے بیٹھ گیا۔۔۔

”علی۔۔۔ دیکھو آپ کے پاپا آپ کے لئے کیا لائے ہیں۔۔“

دھیرے سے۔۔۔ علی پر سے کمفرٹر ہٹا کے۔۔۔ وہ علی کا گال سہلانے لگا۔۔۔

”علی ویک آپ بیٹا“

نرمی سے کہتا۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کو جگا رہا تھا۔۔۔ لیکن کچھ عجیب سے احساس نے اسے آن گھیرا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ۔۔۔ہاتھ پاؤں جیسے جل رہے تھے۔۔۔گال سرخی مائل ہو چکے تھے ۔۔۔اور سانس بند تھی۔۔۔

"علی۔۔۔علی؟؟"

ابرام گھبرا کے۔۔بار بار اس کا گال تھپتھپانے لگا۔۔۔لیکن علی کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ان ہیلر لاو علی کا؟؟"

وہ انعم کو دیکھتا چلایا تھا۔۔۔اس کے چلانے پہ۔۔انعم بوکھلا کے ان ہیلر لے آئی تھی۔۔

"یہ لیں ابرام سر۔۔۔"

ابرام تیزی سے۔۔۔اس کے منہ ان ہیلر دے کے۔۔۔پش کرنے لگا۔۔۔
لیکن علی پھر بھی بے سدھ پڑا رہا۔۔۔

"کہاں تھی تم۔۔۔؟؟کیا ہوا ہے علی کو۔۔۔؟کس لیے ہو تم یہاں؟؟"

وہ چیخ ہی پڑا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔۔۔ تیزی سے علی کو بازوؤں میں اٹھا کے وہ باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

شور کی اواز پہ۔۔۔احرم بھی کمرے سے باہر آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟؟ابرام۔۔۔ابرام۔۔۔"

جبکہ ابرام رک کے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔۔

”میرا بیٹا سانس نہیں لے رہا۔۔۔“

یہ کہتے کہتے وہ رو پڑا تھا۔۔۔اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔احرم بھی اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔

”ڈرائیور جلدی کرو۔۔۔“

وہ چلاتا۔۔۔ علی کو لے کے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔

”ابرام بی کیئر فل۔۔۔“

احرم نے کہنے کی کوشش کی تھی۔۔ جبکہ ایک بھیگی نظر اپنے بھائی پہ ڈال کے ابرام گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

ہاسپٹل جانے تک کا راستہ۔۔۔اس نے بھیگی آنکھوں سے روتے ہوئے ہی کاٹا تھا ۔۔۔۔

اس کا بیٹا۔۔۔اس کے اور ماوی کے وجود کا ٹکڑا سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔ایک باپ رو رہا تھا۔۔۔۔بے حد رو رہا تھا۔۔۔

اپنے بیٹے کے بے جان و ساکت وجود کو۔۔۔ بازوؤں میں لیے۔۔۔وہ ہاسپٹل کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

اندر سے وہ جیسے بے جان ہو رہا تھا۔ لیکن بظاہر۔۔۔خود کو مضبوط رکھے۔۔۔وہ اپنے بچے کو بچانے کی تگ و دو کر رہا تھا۔۔۔

”تو ادھر کیا کر رہا ہے؟؟“

اصغر کو اپنی جھونپڑی کے ارد گرد منڈلاتے دیکھ کے۔۔۔ شین غصے سے چلائی تھی۔۔۔

جبکہ وہ اپنی بتیسی کی نمائش کرتا۔۔۔ شرمندہ شرمندہ سا۔۔۔اس کے قریب آنے لگا۔۔

"وہیں رہ کے بات کر۔۔"

شین پھر سے چلائی تھی۔۔اور اصغر کے قدم وہیں رکے تھے۔۔

"تجھ سے معافی مانگنے آیا ہوں شین۔۔ میرے کو معاف کر دے۔۔۔"

"کیوں معافی مانگنے آیا ہے تو اپن سے ؟؟ اس چہرے کے لئے۔۔اس سیاہ داغ کے لئے ؟؟"

شین کی بات پہ۔۔وہ شرمندہ سے نظریں چرا گیا۔۔۔

”وہ نیلم جھوٹی نکلی۔۔۔فریبی نکلی۔۔۔مجھے دھوکا دے گئی۔۔کسی اور کے ساتھ شادی رچالی۔۔مجھے کہتی ہے کہ تو شین کا نہ ہوسکا تو میرا کیا ہوگا۔۔۔شین معاف کر مجھے۔۔۔میں تیرے سے شرمندہ ہے بہت۔۔“

شین اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ ہاتھ جوڑے شرمندہ سا مسکرانے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

”نیلم کی تو سن لی اب میری بھی سن۔۔۔“

”جو تو کہے گی وہی کروں گا۔۔۔“

اصغر جلدی سے بولا۔۔۔

”شین تجھ جیسے حرامی کا سایہ بھی اپنے قریب برداشت نہ کرے۔۔۔اپنی اوقات کا تھیلہ اٹھا اور نکل جا ادھر سے۔۔۔اپن تھوکتی بھی نہیں تجھ پہ۔۔۔تو نفرت کے قابل بھی نہیں۔۔۔ نکل ادھر سے۔۔“

وہ اونچی اوا میں غرائی تھی۔۔۔ جبکہ اصغر آس پاس جمع ہوتے لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

”دیکھ شین۔۔۔ عزت کا جنازہ نہ نکال۔۔۔بتا رہا میں۔۔۔“

”کیا بتا رہا تو اپن کو؟؟“

وہ غراتی اس کے قریب آئی تھی جبکہ اصغر بوکھلا کے۔۔۔ پیچھے ہوا تھا۔۔

”کیا بتائے گا تو اپن کو۔۔۔بے غیرت۔۔۔ موالی۔۔۔تو اپن کو آنکھیں دکھاتا ہے۔۔۔ تیری دونوں آنکھیں۔۔انگلی ڈال کے۔۔۔ نکال باہر کرے گی اپن ۔۔۔ شین کو تجھ سے گھن آتی ہے گھن۔۔۔“

وہ چیخی تھی۔۔۔سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

”نکل ادھر سے۔۔۔بے غیرت۔۔۔“

اور اصغر ادھر ادھر سب کو دیکھتا۔۔۔ تیزی سے بھاگا تھا۔۔۔ جبکہ شین غصے سے اسے بھاگتا دیکھ کے۔۔۔زمین پہ نفرت سے تھوکا تھا۔۔

دل میں جو برسوں سے آگ جل رہی تھی بدلے کی۔۔آج وہ پوری ہو گئی تھی۔۔۔ تبھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

سر جھٹک کے۔۔۔ مسکراتی وہ اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھی تھی۔۔

'اگر لوگوں سے اچھا کروگیں۔۔۔ نیکی کروگے۔۔۔ تو ان نیکیوں کے بدلے میں اللہ تم پہ رحم کرے گا۔۔۔ وہ ذات تمہیں نوازدے گا۔۔۔'

اسے پروفیسر ذاکر اللہ کی بات یاد آئی تھی۔۔۔ جو اس نے تب سنی تھی جب وہ ان کے سینٹر کے سامنے سے گزر رہی تھی۔۔۔ اور تب رک کے۔۔ وہ ان کی باتیں سننے لگی۔۔۔ اور اب وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔ پر سکون مسکراہٹ۔۔۔۔

ہاسپٹل کوریڈور میں۔۔۔وہ ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔جبکہ اس کا بیٹا آئی سی یو میں تھا۔۔۔جہاں ڈاکٹرز اسے سانس دینے کی کوشش میں مصروف تھے۔۔۔

"ماوی کہاں ہو تم؟"

وہ زیر لب کہتا۔۔۔بھیگی آنکھوں سے آئی سی یو کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔

"ابرام۔۔۔"

احرم کی اواز پہ وہ چونک کے مڑا تھا۔۔۔ جہاں وہ گارڈ کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ ابرام آگے بڑھ کے۔۔۔ اپنے بھائی کے گلے لگ گیا۔۔

"احرم۔۔۔ احرم میرا بیٹا۔۔ میرا علی۔۔۔ وہ اندر ہے۔۔"

وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے بیچ کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ احرم اس کی پیٹھ سہلانے لگا ۔۔۔

"بس۔۔۔۔ ہششششش چپ۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا ہمارا بیٹا۔۔۔ ہمارا علی۔۔۔ دیکھو ڈاکٹرز سب وہاں موجود ہیں۔۔"

”یہ سب سزا ہے۔۔ میری سزا ہے۔۔ میرے کیے کی سزا۔۔۔ میں کتنا سیاہ بخت ہوں۔۔۔ دولت کے ہوتے ہوئے بھی۔۔ میں۔۔۔ میں کچھ نہیں کر پا رہا۔۔ میں کچھ نہیں کر پا رہا۔۔“

ابرام بلک بلک کے رو رہا تھا۔۔۔

”مجھ سے جڑے میرے سارے رشتے کمزور پڑ رہے ہیں۔۔ اور میں اپنے رشتوں کو نہیں بچا رہا۔۔۔ میں کسی کو نہیں بچا پا رہا۔۔۔“

ڈاکٹر نرس کے ساتھ۔۔۔ آئی سی یو سے نکل ان کی طرف آیا تھا۔۔۔

جبکہ ابرام وحشت بھری نظروں سے انھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

” he is out of danger Mr Abraam ... but “

ڈاکٹر سردار چپ ہو گیا تھا۔۔اور نظریں چراتی وہ احرم کو دیکھنے لگا۔۔۔جس کے چہرے پہ بے چینی تھی۔۔۔۔

"مسٹر ابرام۔۔۔آپ کا بیٹا شاک کی وجہ سے۔۔۔ہوش میں نہیں آرہا۔۔۔اور ہم بس اتنا کر سکتے ہیں۔۔کہ اسے انڈر ابزرویشن رکھے۔۔۔"

ابرام کو اپنی ٹانگیں شل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔تبھی وہ نیچے گرا تھا۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

احرم نے چونک کے۔۔۔اس کے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔جبکہ ابرام کی آنکھوں میں آنسو جیسے ساکت ہو گئے تھے۔۔۔

وہ ٹوٹ رہا تھا آج۔۔۔اس لمحے۔۔۔ابھی۔۔اس کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟کون خاموش ہے؟؟کون چل رہا ہے؟؟؟اس کے اندر شور برپا تھا۔۔۔بہت زیادہ شور۔۔۔

”میں دونوں کو الگ سے نوٹیفکیشن بھجوا چکا ہوں۔۔۔اور بہت جلد کورٹ میں ان سے سامنا ہوگا اب۔۔“

طلال اس کے ساتھ والے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔ جبکہ ماوی اسے سن نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی نظریں تو نیوز ہیڈ لائنز پہ تھی۔۔۔

طلال نے رک کے غور سے اسے دیکھا تھا۔۔ جس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ رہی تھی۔۔۔

”ماوی تم ٹھیک ہو۔۔۔“

ایک خوفزدہ نظر طلال پہ ڈال کے۔۔۔وہ پھر سے موبائل اسکرین کو دیکھنے لگی ۔۔۔

"ماوی کوئی پرابلم ہے؟؟؟"

وہ پھر سے پوچھ رہا تھا۔۔ جبکہ ماوی نے موبائل کسی اچھوت کی طرح نیچے پھینکا تھا۔۔۔ بنا طلال کو دیکھے۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کے۔۔ باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔"

طلال بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی پاگلوں کی طرح گیٹ کی طرف بھاگ رہی تھی۔۔۔

"شٹ۔۔ماوی۔۔ماوی"

طلال نے تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔۔اسے بازو سے پکڑ کے روکا تھا۔۔ جبکہ وہ کسی بچے کی طرح مچل رہی تھی۔۔۔

”چ۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ چھ۔۔ چھوڑو“

”ماوی کیا ہوا ہے ؟؟ کین یو ٹیل می پلیز ؟؟“

طلال نے اسے دونوں بازو سے جھٹک کے سوال کیا تھا۔۔۔

”م۔۔۔۔ میرے ب۔۔۔۔بیٹے کو م۔۔مار دیا۔۔۔مار دیا۔۔۔اس۔۔۔اس کی باڈی۔۔۔“

اپنی بات کہہ کے وہ اب ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

"ج۔۔۔ جانے دو۔۔۔ جانے دو"

طلال نے غور سے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھی تھی۔۔۔

"میں پہنچا دیتا ہوں۔۔۔ جہاں جانا چاہو"

اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لے جاتے۔۔ طلال نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ غائب دماغی سے۔۔۔ خود کو گھسیٹ رہی تھی۔۔۔۔

طلال نے اسے فرنٹ سیٹ پہ بٹھا کے۔۔ لب بھینچے اپنا موبائل چیک کیا تھا۔۔۔ اور نیوز پہ نظر پڑتے ہی۔۔۔ اس کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے۔۔۔

"بزنس ٹائیکون ابرام نوفل شاہ کا بیٹا۔۔۔ بری کنڈیشن پہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔"

وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کے۔۔۔گاڑی ڈرائیو پہ ڈال دی تھی۔۔۔ماوی زیر لب کچھ بڑ بڑاتی سامنے دیکھ رہی تھی۔۔

اس کی بکھری حالت پہ طلال کو رحم سا آیا تھا۔۔۔وہ جو سالوں سے سنگدل بنا پھر رہا تھا آج اس لڑکی کی حالت پہ۔۔۔اس کا دل موم ہوا جا رہا تھا۔۔۔

گاڑی ہاسپٹل کے احاطے میں داخل ہوئی۔۔۔اور ماوی کا دل جیسے گہری کھائی میں ڈوبنے لگا تھا۔۔۔

آنکھوں میں خوف کی تحریر مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ہاتھ کانپے تھے۔۔اور جب گاڑی سے اتری تو ٹانگیں بے جان ہو رہی تھی۔۔۔

طلال اس کا ہاتھ پکڑے۔۔۔ جیسے اسے کسی زندہ لاش کی طرح اپنے ساتھ کھینچ رہا تھا۔۔۔

کب روم نمبر کا پوچھا طلال نے۔۔۔ کب وہ لوگ لفٹ کے ذریعے اوپر گئے۔۔۔ اور کب وہ علی کے روم کے سامنے پہنچے۔۔۔

وہ بس دیکھ رہی تھی۔۔۔ کھنچی جا رہی تھی۔۔۔ روم سے نکلتے ابرام کی نظر اس پہ گئی۔۔۔ اور نظریں جیسے ساکت ہوئی تھی۔۔۔

ماوی کا ہاتھ طلال کے ہاتھ میں دیکھ کے۔۔۔ اس کے لب بھینچ گئے تھے۔۔۔ تبھی ماتھے پہ بل ڈالے۔۔۔ وہ تیزی سے ان تک پہنچا تھا۔۔۔

اور ماوی کا ہاتھ۔۔۔ طلال کے ہاتھ سے کھینچ کے۔۔۔ وہ اب ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ طلال نے ابرو اچکا کے۔۔۔ اس کی حرکت کو دیکھا تھا۔۔۔

اور پھر ابرام کے چہرے پہ۔۔۔ تھپڑ پڑا تھا۔۔۔ جو ایک عورت کی طرف سے تھا۔۔۔ ایک ماں۔۔۔ ایک ٹوٹی بکھری خستہ حال عورت کا۔۔۔

”مرد ہو تم؟؟؟ خود کو مرد کہتے ہو؟؟ ایک خستہ حال جھونپڑی کی بھکارن کو۔۔۔ محبت کے خواب دکھا کے۔۔۔ اسے دربدر کر دیا تم نے۔۔۔ اس سے بہتر تھا میں اس جھونپڑی کے ہر مرد کی ہوس کا نشانہ بنتی۔۔۔ لیکن کبھی تمہاری بیوی نہ بنتی۔۔۔ وہ ذلت سہہ لیتی لیکن ایک مرد نے تو مجھے ذلیل کر کر کے۔۔۔ مجھے برباد کر دیا۔۔۔ مجھے تباہ کر دیا۔۔۔ میرا بیٹا تھا علی۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔“

وہ رکی تھی۔۔۔ اس کی انکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔ بات کرتے کرتے سانس اکڑنے لگی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ بیٹا تھا میرا۔۔۔ کوئی انتقام تو نہیں تھا ناں۔۔۔مار دیا اسے۔۔مار دیا؟؟ وہ ننھا وجود۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔اسے تو میں نے چیل اور کتوں سے ب۔۔بچایا تھا ۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ اسے اس دنیا میں نوچ کے ختم کرنے والا بھیڑیا بھی موجود ہے۔۔۔"

آنسو اس کی گال پہ ڈھلکے تھے۔۔۔

"ہمارا علی زندہ ہے ماوی۔۔۔"

ابرام نے کہنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی کو اپنی سانسیں ختم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ تبھی اس نے بے چینی سے۔۔اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ پھیرا تھا ۔۔۔

"ماوی۔۔۔یو او کے ؟؟؟"

طلال نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کے۔۔۔پریشانی سے پوچھا تھا۔۔ جبکہ ابرام نے اسی تیزی سے۔۔۔ طلال کو دھکا دے کے پیچھے کیا تھا۔۔

”دور رہو ماوی سے تم۔۔۔“

وہ غرایا تھا۔۔۔ جبکہ طلال نے شرربار نگاہوں سے۔۔۔اپنے سامنے کھڑے ابرام کو دیکھا تھا۔۔۔

” mind your own business Mr Ibram Shah ...

نیکسٹ مجھے ہاتھ بھی لگانے کی کوشش کی۔۔۔تو میں تمیز بھول جاؤں گا۔۔۔“

سرد آواز میں اپنی بات کہہ کے۔۔وہ پھر سے ماوی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔جو اپنی کنپٹی سہلاتی۔۔۔اپنی سانس بحال کرنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

لیکن ابرام پھر سے۔۔۔اس کے سامنے دیوار بن چکا تھا۔۔۔

" who the hell you are ???

نکلو یہاں سے۔۔۔اور ماوی سے فاصلہ رکھو۔۔۔"

ابرام دانت پیستے غرایا تھا۔۔۔

"ماوی کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو تم۔۔۔"

وہ بھی طلال ہی تھا۔۔۔بنا کوئی اثر لیے اس نے اپنی بات کی تھی۔۔۔ابرام نے اس کا کالر دبوچا تھا۔۔۔

"یو باسٹرڈ۔۔۔"

ساتھ ہی اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کے طلال کو مارنا چاہا تھا۔۔ لیکن طلال نے اس کا ہاتھ روک کے۔۔۔اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔۔

اور اسی لمحے دونوں کی نظر ماوی کی طرف گئی تھی۔۔۔جو زمین پہ بیٹھتی جا رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

دونوں تیزی سے۔۔اس کی طرف بڑھے تھے لیکن ابرام اسے تھام چکا تھااور اب سرد نگاہوں سے۔۔۔طلال کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو لب بھینچے ابرام کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر ماوی کا کمزور وجود جھٹکوں کی زد میں آچکا تھا۔۔۔ابرام نے چونک کے۔۔۔اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں دیکھا۔۔

سفید پڑتی رنگت کے ساتھ۔۔۔اس کا جسم جھٹکے کھا رہا تھا۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔"

ابرام چلایا تھا جبکہ طلال تیزی سے۔۔۔ڈاکٹرز روم کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

'ماوی میری بیوی تھی۔۔ میرے بیٹے علی کی مما۔۔'

‘وہ بدکردار نہیں۔۔ تم بدکردار ہو۔۔‘

‘میں محبت کرتی تھی اس دیوتا سے۔۔ لیکن اب میں ایک بیوی ہوں۔۔ احرم نوفل شاہ کی بیوی۔۔۔‘

پرانی یادیں تھی۔۔ پرانی باتیں تھی۔۔۔ اور اس کے چہرے پہ ہلکی زخمی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اسے اپنے قریب آہٹ کا احساس ہوا تھا۔۔ وہ ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا۔۔۔

اسے اپنے چہرے پہ۔۔۔ ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔

”ماوی۔؟؟“

"غزل۔۔۔"

اپنے کان کے قریب سرگوشی سی سنی تھی اس نے۔۔اور بدک کے پیچھے ہوا تھا ۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ چلایا تھا۔۔۔جبکہ غزل کی چہرے پہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"اس بیڈ پہ۔۔۔ہماری یادیں بکھری پڑی ہے۔۔۔ان اسپیشل مومنٹس کی۔۔۔ سوچا آج پھر سے وہ لمحے میرے اور تمہارے بیچ ٹھہر جائے۔۔۔"

اس کے چہرے پہ شہادت کی انگلی پھیرتی۔۔۔وہ اپنی مخصوص ادا سے کہہ رہی تھی۔۔۔

جبکہ احرم نے پوری طاقت سے۔۔۔اسے پیچھے دھکا دے کے۔۔۔خود سے دور کیا تھا۔۔۔

”دور رہو مجھ سے۔۔۔تم شیطان ہو۔۔۔اور وہ سب ہمارے بیچ اس لیے ہوا تھا کیونکہ تم نے اپنی ذلیل حرکت سے۔۔۔مجھے نشے میں کر دیا تھا۔۔۔“

اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے۔۔وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔جبکہ غزل مسکراتی آنکھوں سے ۔۔۔اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑتی دیکھ رہی تھی اور اس کے قریب آ رہی تھی۔۔۔

”تمہارا نشہ تو اتر گیا احرم۔۔۔لیکن میرا نشہ نہیں اترا ابھی۔۔۔“

احرم دل ہی دل میں۔۔۔ مدد کی چاہ کرتا۔۔۔بے بسی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"احرم۔۔"

اپنے قریب اس کی آواز سن کے۔۔احرم چونکا تھا۔۔۔

"گیٹ لاسٹ غزل۔۔۔۔"

وہ حلق کے بل چیخا تھا۔۔۔اور پھر اچانک گولی چلنے کی آواز آئی تھی اور غزل کی چیخ ابھری تھی۔۔۔

جبکہ احرم خوفزدہ نظروں سے۔۔۔اس تاریکی میں دیکھ رہا تھا جو اس کے نصیب میں لکھا جا چکا تھا۔

اپنی پیٹھ پہ۔۔۔درد کی شدت برداشت کرتی۔۔وہ بمشکل پیچھے مڑی تھی۔۔۔ جہاں انعم آنکھوں میں وحشت لیے۔۔۔ریوالور اس پہ تانے کھڑی تھی۔۔۔

درد کی شدت سے۔۔۔غزل سرخ آنکھیں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ت۔۔۔تم۔۔۔"

"بہت بری ہو تم غزل۔۔۔بہت زیادہ زلیل اور اپنی اس غلاظت میں مجھے بھی گندا کر دیا۔۔اپنی ضد میں مجھے ایک چھوٹے سے بچے کا قاتل بنا دیا تم نے۔۔۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے غزل کہ تم مر ہی جاو۔۔۔ایٹ لیسٹ بہت سی زندگیاں تو بچ جائے گی تمہاری اس غلاظت سے۔۔۔"

غزل گھٹنوں کے بل وہیں گری تھی۔۔۔ جبکہ انعم کے ہاتھ کانپے تھے۔۔۔ وحشت زدہ انداز میں۔۔۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نیچے گرا تھا۔۔۔ وہ آنکھوں میں خوف لیے۔۔۔ غزل کے ساکت وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ گولی کی آواز سن کے گارڈز اندر آئے تھے۔۔۔

اور وہاں کی حالت دیکھ کے۔۔ وہ دونوں گارڈز بھی حیرت زدہ رہ گئے تھے۔۔۔

"احرم سر؟؟"

ان میں سے ایک گارڈ احرم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

"چلیئے سر آپ یہاں سے۔۔"

احرم کا بازو نرمی سے پکڑ کے۔۔۔ وہ اسے وہاں سے لے جانے لگا۔۔۔

''ک۔۔۔ کیا ہوا ہے؟؟ یہاں کیا ہوا ہے؟؟''

احرم کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ گارڈ اپنے ساتھی کو دیکھنے لگا۔۔

''ابرام سر کو کال کرو۔۔''

وہ اثبات میں سر ہلاتا موبائل نکالنے لگا۔۔

ہوش میں آنے کے بعد۔۔۔وہ ویران آنکھیں لیے۔۔۔اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو بند آنکھوں کے ساتھ۔۔۔ہاسپٹل بیڈ پہ پڑا ہوا تھا۔۔۔

ابرام اس کے قریب ہی بیٹھا۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جس کے چہرے پہ زردی گھلی ہوئی تھی۔۔۔اور رنگت پھیکی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

آخر اس کے لبوں میں حرکت ہوئی تھی اور ٹوٹے ہوئے الفاظ کو راستہ ملا تھا۔۔

"کیوں ابرام؟؟؟ علی کے ساتھ ہی کیوں؟؟ میرا بیٹا ہونے کی سزا مل رہی ہے؟ کیا اس لئے یہ سب کیا تم نے علی کے ساتھ کہ وہ بھی اپنی ماں کی طرح گند گی کے ڈھیر پہ اس دنیا میں آیا تھا۔۔۔؟؟"

ابرام تاسف سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"علی میرا بیٹا ہے ماوی۔۔ سوچ بھی کیسے سکتی ہو تم کہ تم سے بدلہ لوں گا یا اپنے بیٹے۔۔ اپنے ہی خون سے۔۔"

کچھ دیر خاموشی آن ٹھہری تھی ان کے بیچ۔۔۔

اور پھر ماوی رو پڑی تھی۔۔۔

"ماوی پلیز اسٹاپ کرائنگ۔۔"

ابرام نے اسے چپ کرانے کی سعی کی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی نفی میں سر ہلا رہی تھی ۔۔

”سب۔۔۔ سب غلط ہو رہا ہے۔۔ میں غلط تھی۔۔ مجھے سزا اس طرح سے ملی ہے۔۔۔ یہی تو سزا ہے میری۔۔۔ بہت بڑی سزا۔۔۔ ایک اندھے شخص کو اپنے بدلے کے لئے استعمال کرتی رہی اور آج میرا بیٹا اس بدلے کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔۔ اور میں کچھ نہیں کر پا رہی۔۔۔ اس اندھے شخص کو استعمال کیا تھا میں نے ۔۔۔ میں گنہگار ہوں۔۔“

اس کے رونے میں مزید شدت ائی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”اپنی بیوی اور بیٹے کا گنہگار میں ہوں۔۔۔ایک مغرور شخص۔۔۔جو اپنے گھمنڈ میں۔۔۔اپنے رشتوں کو کھو چکا ہے۔۔۔“

”میرا بیٹا۔۔۔میرا بچہ۔۔۔کس قدر کربناک ہے یہ۔۔۔کہ جس بچے کو بچانے کی کوشش میں۔۔۔اپنی ساری زندگی اس کے نام کر دی آج وہی بیٹا میرا۔۔۔میرے سامنے بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔۔۔۔“

ماوی ہچکیوں کے بیچ کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ ابرام لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب اس کے موبائل پہ کال آنے لگی تھی۔۔۔اور دوسری طرف سے جو اطلاع اسے دی گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پہ کرختگی ائی تھی۔۔۔

”احرم کہاں ہے؟؟“

اس کا لہجہ سرد تھا۔۔۔ماوی بھی بھیگی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابرام ایک نظر اس پہ ڈال کے۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کے تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔تو تاریکی نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔اور بو سی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اس کمرے کو بہت کم ہی استعمال کیا جاتا۔۔۔ تبھی صفائی بھی زیادہ نہیں ہوتی تھی اس کمرے کی۔۔۔

"احرم۔۔۔؟؟"

اس نے نرمی سے آواز دی۔۔۔اور آہستہ سی ہچکی ابھری تھی اس تاریک کمرے کی فضا میں۔۔۔ابرام نے بے چینی سے آگے بڑھ کے۔۔۔لائٹ آن کی۔۔۔

"احرم۔۔۔میرے بھائی"

کمرے کے کونے میں۔۔۔احرم گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے رو رہا تھا۔۔۔ابرام بے چین سا اس کے قریب آ کے بیٹھا تھا۔۔۔

"احرم۔۔۔میرے بھائی۔۔۔میرا بچہ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟"

جبکہ احرم ابرام کے گلے لگا تھا۔۔۔اور ہچکیوں سے رونے لگا۔۔

"م۔۔۔مجھے۔۔۔ڈ۔۔۔ڈر لگ رہا ہے ابرام۔۔۔۔بہت خوف آ رہا ہے۔۔۔ بہت زیادہ خوف۔۔۔یہ۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔م۔۔۔مجھے کیوں نہیں لے کے گئے مام ڈیڈ اپنے ساتھ؟؟؟ کیوں چھوڑ دیا ان تاریکیوں میں تنہا۔۔۔ کیوں؟؟"

وہ چلایا تھا۔۔۔ابرام کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔۔۔

”احرم کیا ہو گیا ہے۔۔۔ میں ہوں ناں۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔“

”نہیں ابرام۔۔ تم بھی میرے نہیں ہو۔۔۔ تم بھی تنہا چھوڑ چکے ہو مجھے۔۔۔ ماوی کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرتے آ رہے ہو۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولا۔۔ ماوی نے بھی مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔ مجھے استعمال کرتا رہا ہے یہاں کا ہر انسان۔۔۔ کوئی بھائی بن کے۔۔ کوئی بیوی بن کے۔۔۔ کوئی دوست بن کے۔۔۔ یہاں۔۔۔ ایک اندھے اور بے بس انسان کا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔ وقت آنے پہ۔۔۔ تو خود کا سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔۔۔“

وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے رگڑ رگڑ کے۔۔۔ آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔

”اپنی اس اندھیری اور تاریک دنیا میں۔۔ محبت کے معنی پڑھنے لگا تھا میں ماوی کے روپ میں۔۔۔ ل۔۔۔ لیکن وہ تو۔۔۔ وہ تو میرے بھائی کے عشق میں پور

پوری ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔وہ تو میرے بھائی سے اپنی نارسائی کا بدلہ لینے۔۔۔میری اس تاریک زندگی میں آئی تھی۔۔۔اور میں استعمال ہوتا رہا۔۔"

"احرم اسٹاپ اٹ پلیز۔۔"

ابرام نے بھرائی آواز میں۔۔۔اسے روکا تھا۔۔۔اسے خود سے لگا کے وہ بھی رو رہا تھا۔۔

یہاں قصوروار سب تھے شاید۔۔۔اور بے قصور بھی۔۔۔

ابرام نوفل شاہ۔۔جو ایک معصوم لڑکی کو محبت کی دنیا میں لے جا کے۔۔اپنا محرم بنا کے۔۔۔اسے پھر سے چھوڑ دیا تھا۔۔

ماوی جس نے بدلے کے لئے احرم کو چنا اور

احرم نوفل شاہ۔۔۔جو اپنے ہی سوچوں میں گھرا۔۔۔زنا کا مرتکب ہوا تھا۔۔۔

"لیکن میری محبت۔۔۔میری فیلنگز پیور رہی ہے ہمیشہ سے ماوی کے لئے۔۔۔پھر میں ہی کیوں اتنا بدنصیب رہا۔۔۔ماوی نے ایک بار بھی مجھ سے محبت نہیں کی۔۔۔ایک بار بھی۔۔"

"ماوی نے ہمیشہ تم سے محبت کی ہے احرم۔۔۔وہ ہمیشہ سے تمہاری ہی رہی ہے۔۔۔تمہاری بیوی۔۔۔وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔بہت نفرت۔۔۔اس کی بربادی ہوں میں۔۔۔اور تم اس کے ہزبینڈ۔۔۔اس کی محبت۔۔۔تمہیں کسی نے استعمال نہیں کیا۔۔۔تم میرے بھائی ہو۔۔۔میں کیسے تمہیں یوز کر سکتا ہوں۔۔۔کیسے احرم؟ میں بھائی ہوں تمہارا۔۔۔تمہارا بھائی۔۔۔اتنا خود غرض بھائی نہیں ہو سکتا میں کبھی۔۔۔اتنا مت گراؤ مجھے۔۔۔مت گراؤ احرم پلیز"

ابرام کو ہر وہ لمحہ یاد آیا تھا جب جب اس نے ماوی کو زچ کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ احرم کے قریب نہ جائے اور اب اس کا دل جیسے ڈوب رہا تھا۔۔۔ تبھی شرمندگی کے آنسو۔۔۔اس کی انکھوں سے جاری ہوئے تھے۔۔۔وہ اپنے سگے بھائی کے ساتھ بہت برا کر رہا تھا۔۔۔اس نے احرم کو خود میں سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

”میں گنہگار ہوں۔۔۔میں زنا کا مرتکب تب ہوا جب میں ہوش میں نہیں تھا۔۔۔میں۔۔۔میرا مائنڈ سب مفلوج ہو چکے تھے۔۔۔میں اپنے ہوش و حواس میں رہ کے۔۔۔کیسے ماوی کو دھوکا دے سکتا تھا کیسے ؟؟؟ میں۔۔۔۔میں گنہگار ہوں ماوی کا۔۔۔میں گنہگار ہوں خود کا۔۔۔لیکن یہ سب۔۔۔یہ سب کیسے ہوا نہیں معلوم مجھے۔۔۔نہیں معلوم۔۔“

وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگا۔۔۔

”میں نہیں رہنا چاہتا ان تاریکیوں میں اب۔۔مجھے۔۔۔مجھے خوف آرہا ہے ان تاریکیوں سے۔۔۔۔مجھے روشنی چاہیئے۔۔۔۔مجھے روشنی۔۔۔۔۔“

اپنی بات ادھوری چھوڑ کے۔۔۔وہ پھر سے رونے لگا۔۔ جبکہ ابرام نے اسے اپنے سے لگالیا تھا۔۔۔اس کے ٹوٹتے بکھرتے وجود کو سنبھالتے۔۔۔وہ بھی اپنی کی گئی ہر غلطی پہ ملامت کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

”آپ کی بیٹی پیرالائزڈ ہو چکی ہے۔۔۔بیک بون کو چھو کے گزری ہے گولی ۔۔۔جو مس غزل کی باڈی کو پیرالائزڈ کر چکی ہے۔۔“

ڈاکٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

”کچھ آئیڈیا نہیں کہ وہ کب تک ایسی رہے۔۔۔چل پھر بھی سکے یا شاید کبھی نہ چل سکے۔۔۔“

وہ دونوں خاموشی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ان کے پاس کچھ کہنے کے لئے الفاظ بھی تو نہیں تھے۔۔۔اپنی اس بیٹی کے بارے میں وہ کیا کہتے۔۔۔جو ان کی عزت ان کے منہ اچھال چکی ہے۔۔۔جو سیاہی وہ ان دونوں کے منہ پہ مل چکی ہے۔۔۔اس سیاہی کو صاف کرتے ہوئے بھی۔۔۔ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

”کاش ڈاکٹر ہمیں اس کی موت کا پروانہ دیتا۔۔۔“

ڈاکٹر کے جانے کے بعد کشمالہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ ذایان عالم خاموشی سے۔۔۔اپنی عزت کا جنازہ اٹھتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

”کہاں چوک گئے تھے ہم اپنی بیٹی کی تربیت میں؟؟ کہاں چوک ہوئی تھی۔۔۔ کہاں؟“

”اسے ہماری بیٹی مت کہو کشمالہ۔۔۔وہ مر چکی ہے اب۔۔۔دفن کر کے جا رہے ہم اسے یہاں اسی ہاسپٹل میں۔۔۔ہماری کوئی بیٹی نہیں ہے۔۔۔ہم بے اولاد ہیں۔۔“

ذایان عالم کی آواز بے حد سرد تھی۔۔۔کشمالہ نے چونک کے انھیں دیکھا تھا۔۔

”کیسے ذایان۔۔۔وہ اب بھی تو ہماری بیٹی ہے۔۔“

”بیٹی ؟؟؟اس لڑکی کا ہر گناہ بتاتے ہوئے بھی میری زبان شرم سے لڑکھڑا رہی ہے۔اور وہ ہر گندا قدم اٹھاتے ہوئے بھی نہیں شرمندہ ہوئی۔۔۔مجھے مار دیا ہے اس لڑکی نے۔۔۔اس کے ہر گناہ کا باب۔۔۔مجھے خود سے۔۔۔۔“

وہ لب بھینچے خاموش ہوئے تھے۔۔اور پھر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

”کہاں جارہے ہیں آپ ؟؟“

کشمالہ بھی انھیں خوفزدہ نظروں سے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"گھر۔۔۔"

یک لفظی جواب دے کر۔۔۔انھوں نے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔

"اور غزل؟؟"

کشمالہ کی بات پہ۔۔ذایان عالم نے مڑ کے انھیں گھورا تھا۔۔۔

"اگر آپ رہنا چاہتی ہے یہاں۔۔۔تو بصد شوق رہئیے۔۔۔میں یہی سمجھوں گا کہ بیٹی کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی دفنا کے جا رہا ہوں گھر۔۔۔"

ان کی سرد آواز پہ۔۔۔کشمالہ کا دل ڈوبا تھا۔۔۔ تبھی نفی میں سر ہلاتی۔۔۔ تیزی سے ان کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔۔۔

کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے۔۔۔اس کی آنکھیں پل بھر کے لئے بند ہوئی تھی

۔۔۔دوائیوں کا اثر تھا شاید۔۔۔جو بار بار اس پہ نیند کا غلبہ آرہا تھا۔۔۔

جب اچانک مسلسل ٹون کی آواز سے۔۔۔ماوی نے اچھنبے سے علی کو دیکھا تھا ۔۔۔جس کی آنکھیں بند تھی۔۔

اس کی نظریں کمپیوٹر پہ گئی۔۔۔جس کی اسکرین پہ۔۔۔ایک سمپل لائن ابھر رہی تھی۔۔۔

خوفزدہ نظروں سے۔۔۔وہ پھر سے علی کو دیکھنے لگی۔۔۔کانپتے دل اور لرزتے ہاتھوں سے۔۔۔اس نے علی کے چہرے کو چھوا تھا۔۔۔

”ع۔۔۔علی۔۔۔“

چھونے پہ۔۔۔اسے علی کا چہرہ سرد محسوس ہوا تھا۔۔۔

”ع۔۔۔علی اٹھو۔۔۔۔بیٹا۔۔۔“

لہجے میں خوف تھا۔۔اور اواز میں لرزش سی تھی۔۔۔

”علی۔۔۔ مم از ہئیر۔۔۔ علی“

کسی انہونی کے خوف سے۔۔۔ وہ بھاگتی ہوئی دروازے تک گئی تھی۔۔۔

”ڈاکٹر۔۔۔ نرس۔۔۔ نرس میرے ع۔۔۔ علی کو کچھ ہو گیا ہے۔۔۔“

اس کی چیخ و پکار پہ۔۔۔ نرس اور ڈاکٹر اندر آئے تھے۔۔۔اور تیزی سے ہاتھ پاوں چلانے لگے تاکہ علی کی سانس بحال کر سکے۔۔۔

جبکہ پیچھے دیوار سے لگی ماوی۔۔۔ چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھے۔۔۔ خوفزدہ بھیگی آنکھوں سے۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سانس نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس کا جسم بے جان تھا۔۔۔اس کہ آنکھوں کے سامنے وہی منظر آن ٹھہرا تھا۔۔۔جب چیل اور کتے اس کے بچے کو۔۔۔ کچرے کے ڈھیر پہ نوچنے آئے تھے۔۔۔اور وہ چیخی تھی۔۔۔ چلائی تھی۔۔۔

لیکن ابھی اس لمحے وہ ساکت تھی۔۔۔وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ساکت آنکھوں سے۔۔ سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"طلال تم آ گئے۔۔"

وہ ابھی ابھی آفس سے آیا تھا۔۔جب شائستہ اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔
جبکہ طلال ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا۔۔ صوفے پہ ڈھے گیا۔۔۔

"یس مام۔۔بہت تھکن ہو رہی ہے۔۔"

شائستہ اس کے قریب صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی۔۔

”عجیب گھبراہٹ ہو رہی ہے طلال۔۔۔ماوی کے بیٹے کو دیکھنے نہیں گئے تم؟“

طلال نے عجیب نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔

”آپ کو ماوی اور اس کے بیٹے کے علاوہ بھی کچھ نظر آتا ہے؟؟“

شائستہ نے شاکی نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔

”جانتے تو ہو سب اس بچی کے بارے میں۔۔۔پھر بھی ایسے بات کر رہے ہو
“

”مما اس دنیا میں ہر انسان کی کوئی نہ کوئی مشکل ضرور ہوتی ہے۔۔ماوی بھی انسان ہی ہے۔۔تو جب وہ انسان ہے تو زندگی کی مشکلات کا سامنا بھی کرے گی
۔۔“

طلال بے حسی سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کتنے بے حس ہو گئے ہو تم طلال۔۔۔ یہ امید نہیں تھی مجھے کبھی تم سے۔۔۔"

شائستہ کو اپنے بیٹے کی بے حسی پہ غصہ بھی آرہا تھا اور دکھ بھی ہو رہا تھا۔۔

"ماوی کا خیال رکھنے والے بہت ہیں مما۔۔ سو پلیز ماوی نامہ بند کر کے سو جائیے۔۔ میں تھکا ہوا ہوں بہت۔۔"

طلال جھنجھلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ شائستہ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ تبھی انھوں نے کال کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

لیکن ماوی کے موبائل پہ رنگ جانے کے باوجود۔۔۔کل ریسیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

”یااللہ۔۔سب ٹھیک ہی ہو بس۔۔۔ماوی کی خیریت کیسے پتہ کروں میں اب۔۔۔“

انھوں نے شاکی نظروں سے۔۔۔طلال کے کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔

جس کے بند دروازے کے پیچھے طلال بے چین تھا۔۔۔اس نے اپنا موبائل سائیڈ صوفے پہ پھینکا تھا۔۔۔کوٹ اتار کے زمین بوس کر چکا تھا وہ۔۔۔

ماتھے پہ بلوں کا جال سا بچھا ہوا تھا۔۔ جبکہ وہ خود اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔بیڈ پہ نیم دراز ہوا تھا۔۔۔کہ تھکن سے بے حال۔۔۔اس کا پورا دھیان ہاسپٹل کی طرف تھا۔۔۔

جہاں وہ ماوی کو صبح ایک نظر دیکھ کے۔۔بنا کوئی بات کیے آفس چلا گیا تھا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے لئے پریشان تھی۔۔۔رو رہی تھی۔۔۔اور یہاں اس پہ ماضی کی یادوں نے قیامت سی ڈھائی تھی۔۔۔

جب اس کی بیوی اور بیٹی۔۔۔ہاسپٹل کے ایمرجنسی وارڈ میں۔۔یونہی آنکھیں موندے پڑے ہوئے تھے۔۔اور وہ ساکت آنکھوں سے۔۔۔ان دونوں کے زخمی وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔بے بسی کی انتہا تھی تب شاید اس لمحے۔۔۔کہ ملک کا مشہور اور کامیاب وکیل۔۔۔اپنی فیملی کو بچانے کے لئے کچھ نہیں کر پا رہا۔۔۔بے چینی حد سے سوا ہوئی۔۔۔تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔سوچوں کا محور ماوی تھی۔۔۔۔

جس کے دکھ بہت تھے۔۔۔اور وہ جس کرب میں تھی ان دنوں۔۔وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

موبائل پہ کال آنے لگی۔۔۔تو وہ صوفے کی طرف متوجہ ہوا جہاں اس کا موبائل پڑا ہوا تھا۔۔۔

کال ہاسپٹل سے آرہی تھی۔۔۔اس نے جلدی سے کام سے لگایا تھا۔۔۔

"ہیلو مسٹر طلال۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ مس ماوی سے متعلق ہر انفارمیشن آپ کو پہنچایا جائے۔۔۔"

دوسری طرف سے کہا گیا تھا۔۔

"ہمم بلکل۔۔۔جیسے کہیے۔۔۔"

"مسٹر طلال۔۔۔سوری ٹو سے۔۔۔مس ماوی کے پیشنٹ کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔اور آپ کو انفارمیشن کرنا ضروری سمجھا ہم نے۔۔"

موبائل ہاتھ سے چھوٹ کے گرا تھا۔۔۔دل میں کرب سا اٹھا تھا اور آنکھیں دھندلا گئی تھی۔۔

"مسٹر طلال وی آر سوری بٹ ہم آپ کی مسز اور بیٹی کو نہیں بچا سکے۔۔۔"

ماضی کا وہ کربناک جملہ اس کے کانوں میں گونجا تھا اور وہ تیزی سے موبائل اٹھا کے۔۔۔کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

چہرے پہ کرب تھا۔۔۔پریشانی تھی۔۔۔ہوائیاں سی اڑ رہی تھی۔۔۔شائستہ اسے دیکھ کے۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

''کیا ہوا ہے طلال؟؟؟ کہاں جارہے ہو؟؟''

''ہ۔۔۔ہاسپٹل۔۔۔''

یک لفظی جواب دے کے۔۔۔وہ تیزی سے باہر کی طرف گیا تھا جبکہ شائستہ بھی حواس باختہ سی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

اس کے ارد گرد کیا ہو رہا تھا؟؟

کون رو رہا تھا؟؟ کوئی کیا کہہ رہا تھا؟؟

وہ گم صم بیٹھی ساکت نظروں سے۔۔۔سامنے زمین کو گھور رہی تھی۔۔۔

جب سہ وہ ہاسپٹل سے آئی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔

بس خاموش نظروں سے تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

احرم کے ہاتھ کا لمس۔۔۔اسے اپنے چہرے پہ محسوس ہوا۔۔۔

تو نظریں پھیر کے۔۔۔وہ احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔ جس کی نم آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

اس کے چہرے کو نرمی سے سہلاتے۔۔۔احرم نے اس کا نام لیا تھا۔۔اور وہ ایکدم سے ہنسنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

وہاں موجود سب۔۔اسے دیکھنا شروع ہو چکے تھے۔۔جب کہ وہ چلا چلا کے ہنس رہی تھی۔۔۔

بکھری بکھری سی حالت تھی۔۔۔نم سرخ آنکھوں کے ساتھ۔۔وہ سب کو دیکھتی قہقہے لگا رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔"

احرم نے پریشانی سے۔۔اسے تھامنا چاہا تھا۔۔۔جبکہ وہ بدک کے پیچھے ہوئی تھی۔۔

"تم سب پاگل ہو۔۔۔ پا۔۔۔ گل۔۔۔"

کہہ کے وہ پھر سے ہنسنے لگی۔۔۔

"اتنے سارے لوگ۔۔ یہاں بیٹھ کے۔۔ کوئی تماشا دیکھنے آئے ہو؟؟ پتہ کیا میں ماوی ہوں۔۔۔ ما۔۔۔ وی۔۔۔

ایک بھکارن۔۔۔ کبھی کسی بھکارن کو خوش قسمت ہوتے دیکھا ہے؟؟ دیکھا ہے؟؟ بتاو سب؟؟"

وہ سب کے بیچ کھڑی چلا چلا کے ہنستے ہوئے سب سے کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ سب اسے پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ارے۔۔۔اگر بھکارن خوش قسمت ہوتی تو وہ بھکارن ہی کیوں ہوتی؟؟؟ محل کی رانی ہوتی۔۔۔"

کہہ کے وہ پھر سے ہنسنے لگی۔۔۔

"ماوی پلیز اسٹاپ۔۔۔"

احرم اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے۔۔۔اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ احرم کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا کے۔۔۔آگے بڑھی تھی۔۔۔

شائستہ اسے دیکھ کے رو رہی تھی۔۔۔وہ ان کے پاس جا کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔اور آنکھیں پٹپٹا کے۔۔۔انھیں دیکھنے لگی۔۔

”میرے لئے مت روئیے۔۔۔میں اس قابل نہیں ہوں کہ میرے لئے کوئی روئے۔۔۔“

”ماوی میری بچی۔۔میری جان۔۔۔“

شائستہ اس کے بال سنوارنے لگی۔۔جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہوئی تھی۔۔

”کوئی نہ روئیے میرے لئے۔۔۔سب چپ۔۔۔“

وہ اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔

”میں سیاہ بخت ہوں۔۔۔میں بدذات ہوں۔۔۔میں۔۔۔میں بھکارن ہوں۔۔۔ منحوس ہوں میں۔۔۔ماوی۔۔۔ماوی سیاہ بخت ہے۔۔۔سیاہ بخت ۔۔۔ڈائن“

وہ چیخی تھی۔۔ سمیرا نے اٹھ کے اسے بانہوں میں بھرنا چاہا تھا۔۔۔

"ماوی ہوش کرو۔۔ میری جان"

"ن۔۔۔ نہیں میرا بیٹا مرا ہے۔۔ میں کیسے چپ رہوں۔۔۔"

تھکے تھکے انداز میں کہتی۔۔ وہ سامنے دیکھنے لگی۔۔۔ جہاں علی کے آخری رسومات کی ادائیگی کے لئے۔۔۔ اسے یہاں لایا گیا تھا۔۔۔

طلال نے ایک نظر ماوی کے بکھرے حلیے کو دیکھا تھا۔۔۔ جو تھکے تھکے قدم اٹھاتی۔۔۔ ان کے قریب آرہی تھی۔۔۔

اس کی نظر علی کے سفید کفن میں لپٹے چہرے پہ پڑی۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ سو رہا ہے۔۔۔ایک بلند ہچکی لیتی۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل ۔۔۔وہیں گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔

چہرے پہ نرم مسکراہٹ سجائے۔۔۔وہ علی کی بند پلکوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پیچھے موجود عورتوں کے رونے کی آواز بلند ہوئی۔۔۔تو اس نے اپنے لبوں پہ انگلی رکھ کے۔۔۔سب کو گھورا تھا۔۔۔

"ہششششش۔۔۔چپ۔۔۔دیکھ نہیں رہے۔۔۔میرا بیٹا مرا ہے۔۔۔م۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔میرا چاند۔۔۔میری جان۔۔۔کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔"

آنسو گر رہے تھے۔۔۔اور وہ بولے جا رہی تھی۔۔۔

"چیل کتوں سے بچا تو لیا میرے بچے۔۔۔ لیکن یہاں بھیڑیوں سے نہ بچا سکی تمہیں۔۔۔"

پست آواز میں کہتی۔۔۔ وہ علی کے سفید کفن میں لپٹے وجود پہ ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔ پھر نظر اٹھا کے طلال کو دیکھنے لگی۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں۔۔۔ طلال کو اپنے دل میں چبھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اسے۔۔۔ک۔۔۔ کیوں لائے ہو یہاں۔۔۔ یہاں بھیڑیے ہیں۔۔۔ بھیڑیے۔۔۔ل۔۔۔لے جاو اسے۔۔۔ لے جاو"

وہ سرگوشی کے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ طلال نے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ان آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔ کرب تھا۔۔ماضی کی کرچیاں تھی۔۔۔وہ شخص اپنا سب کھو چکا تھا۔۔۔ایسے ہی۔۔۔ جس طرح سے آج ماوی کھو بیٹھی تھی۔۔۔

اپنا سب کچھ۔۔۔!!

"ل۔۔۔لے جاو۔۔۔لے جاو"

ماوی کی آواز پہ۔۔۔وہ پھر سے ماوی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔ جبکہ ماوی بدک کے پیچھے جا رہی تھی۔۔

ہاتھ ایسے جھٹک رہی تھی۔۔ جیسے کوئی اچھوت ہو۔۔۔

"ی۔۔۔یہاں بھیڑیے ہیں۔۔وہ۔۔وہ چیل۔۔۔وہ وہ۔۔۔۔وہاں۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔ کسی نادیدہ شے کو دیکھتی۔۔

”وہ کھا جائے گا۔۔۔وہ کھا جائے گا۔۔۔لے جاو۔۔۔لے جاو۔۔۔“

شائستہ اور سمیرا نے آگے بڑھ کے۔۔۔ بمشکل اسے سنبھالا تھا۔۔۔اور اسے اپنے ساتھ کمرے کی طرف لے گئے تھے۔۔۔

جبکہ طلال کی سرخ آنکھیں۔۔۔اس پہ تھی۔۔۔جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوئی۔۔۔

آج اس بدنصیب عورت میں۔۔۔اسے اپنا آپ نظر آرہا تھا۔اپنا ماضی۔۔۔اپنا ٹوٹا بکھرتا وجود۔۔

مغرور۔۔۔امیر کبیر۔۔۔ بزنس ٹائیکون۔۔

ایسا لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے یہ سب الفاظ ہنس رہے ہیں اس پہ۔۔۔

بیوی کو تحفظ نہ دے سکا۔۔۔

محبت نبھا نہ سکا۔۔۔

بیٹے کو بچا نہ سکا۔۔۔

ٹوٹتے گھر کے تنکوں کو نہ سمیٹ سکا۔۔۔

وہ مرد تھا؟؟؟

مرد تو تحفظ ہوتا ہے۔۔۔

سائبان ہوتا ہے۔۔

وہ کیا تھا پھر؟؟

طلال نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔اور جب ابرام نے سر اٹھا کے ۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اس لمحے طلال کو لگا۔۔۔

وہ اپنا سایہ ہی تو دیکھ رہا ہے۔۔۔

ایک باپ تھا وہ بھی۔۔

بیٹی اور بیوی کے مردہ جسموں کو کندھا دینا۔۔۔اس کے لئے کس قدر مشکل تھا۔۔۔

وہ اس لمحے ابرام کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک باپ کی آنکھوں میں التجا کو وہ سن رہا تھا۔۔۔

جبکہ ابرام نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

”ن۔۔۔ نہیں ہو گا مجھ سے۔۔ نہیں ہو گا“

اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔ وہ ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔ جبکہ طلال نے لب بھینچے تھے۔۔

”باپ کو کندھا دینا ہوتا ہے ابرام۔۔۔ وقت نکل رہا ہے۔۔ سب منتظر ہے۔۔
“

اور طلال کے الفاظ اسے اپنے سینے پہ۔۔۔ جیسے چھرا گھونپنے کے مترادف لگ رہے تھے۔۔۔

دل میں جلن سی ہوئی تھی۔۔۔ طوفان سا مچا تھا۔۔۔

طلال کے سہارے وہ اٹھنے کی کوشش میں لڑکھڑایا تھا۔۔۔ جبکہ طلال نے اسے دونوں بازوؤں سے تھام کے سہارا دیا تھا۔۔

اور پھر اس ننھے بچے کو۔۔۔ اپنے ہی بیٹے کو مٹی کے سپرد کرتے وہ رو پڑا تھا۔۔۔

”پاپا۔۔۔ مجھے یہاں سے لے چلو۔۔ پاپا آئی ول مس یو پاپا۔۔۔“

اس سفید چادر سے۔۔۔ اسے ننھی سی آوازیں آرہی تھی۔۔۔ اپنے سینے کو مسلتے۔۔۔ وہ بھیگی آنکھوں سے۔۔۔ اس بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔

جس پہ مٹی ڈالی جارہی تھی۔۔۔

”پاپا۔۔یہاں میں اکیلا کیسے سوؤں گا پاپا۔۔۔پاپا۔۔۔پاپا“

ابرام کے کندھے جیسے جھک چکے تھے۔۔۔وہ چیخا تھا۔۔۔اور پھر چیخ چیخ کے رو پڑا تھا۔۔۔

طلال نے رک کے اسے دیکھا تھا۔۔اس کے ہاتھ کانپے تھے۔۔۔وہ جو سخت دل تھا۔۔ایک باپ کو بکھرتے دیکھ کے۔۔۔پھر سے بکھرنے لگا تھا۔۔۔

ابرام کو روتے دیکھ کے۔۔۔برسوں پہلے جو اپنے زخم سیے ہوئے تھے اس نے۔۔۔وہ اب ادھڑنے لگے تھے۔۔۔

تبھی لڑکھڑاتے قدموں وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

دل ماتم کناں ہو چکا تھا۔۔۔

'میں اور مما اکیلے ہیں یہاں پاپا۔۔۔'

اسے آواز آئی تھی۔۔اور وہ قدم قدم پیچھے جا رہا تھا۔۔۔ کنپٹی اور گردن کی رگیں پھٹنے کو تھی۔۔۔

رخ موڑ کے۔۔۔اپنا سر دبائے۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے بھاگا تھا۔۔۔

وہ بھاگ رہا تھا۔۔۔ان آوازوں۔۔۔ان آہوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں۔۔وہ تیزی سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ بھیگی سرخ آنکھوں ۔۔۔اس کے ذہن کے پردے پہ جھلملائی تھی ۔۔

وہ نیم پاگل سی ۔۔۔ماں تھی وہ ۔۔۔جو ہنس رہی تھی ۔۔۔رو رہی تھی ۔۔

اور یہ سنگ دل ۔۔۔ مضبوط مرد ۔۔۔آج اپنے بکھرتے ٹکڑوں کو پھر سے بکھرتا دیکھ رہا تھا ۔۔۔اسے سمیٹنے والا کوئی نہیں تھا ۔۔۔

وہ جوان لمحوں سے بھاگ رہا تھا ۔۔۔آج پھر سے ان لمحوں کا اسیر ہو رہا تھا ۔۔۔

"کچھ تو کھالو ماوی بیٹا۔۔"

سمیرا کے بعد۔۔۔ شائستہ نے بھی اسے کھانا کھانے کی کوشش کی۔۔

لیکن بے سود رہی۔۔۔

اپنے ہی سوچوں میں گم۔۔۔ وہ کبھی ہنس پڑتی۔۔۔ تو کبھی خاموشی سے۔۔۔ چھت کو گھورتی رہتی۔۔۔

دروازے پہ دستک دے کے۔۔۔تھکے تھکے قدموں ابرام اندر آیا تھا۔۔۔

ماوی پہ نظر پڑتے ہی۔۔۔اس کا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔خود میں ہمت مجتمع کر کے۔۔وہ آہستہ روی سے۔۔۔ماوی کی طرف آنے لگا۔۔۔

جبکہ ماوی کی نظر پڑتے ہی۔۔۔وہ بیڈ کراون سے لگی تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ ب۔۔۔۔بھ۔۔۔۔بھیڑیا ہے۔۔۔"

ٹوٹے الفاظ اس کے منہ سے ادا ہوئے تھے اور ابرام کے قدم وہیں رکے تھے۔۔۔

اس سے دو قدم کے فاصلے کھڑا اسے بھیگی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بھیڑیا۔۔۔انسانوں کو نوچنے والا بھیڑیا۔۔۔آدم خور۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔ابرام نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔ماوی کی آنکھوں کی نفرت لمحہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

ابرام نے کہنے کی کوشش کی تھی جبکہ وہ چیخی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔ تم بھیڑیے ہو۔۔۔ بھیانک بھیڑیے۔۔۔ نوچ کے کھاتے ہو تم۔۔۔ تم نوچ چکے ہو مجھے۔۔ تم نے نوچا ہے مجھے۔۔۔"

اس پہ تھوک کے۔۔۔وہ اب ہنسنے لگی۔۔۔زور زور سے ہنستی۔۔۔وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم سب کو بھی نوچے گا۔۔۔تم سب کو نوچ لے گا۔۔۔"

"ماوی چپ کرو پلیز۔۔۔"

سمیرا نے کہنے کی کوشش کی تھی۔۔جبکہ وہ بیڈ سے نیچے اتر کے۔۔۔ابرام کے روبرو آکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ابرام اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اس کے سینے پہ۔۔۔ہاتھ مارتے۔۔۔اس کا چہرہ نوچنے لگی۔۔۔

"تم نے سب ختم کر دیا۔۔سب ختم کر دیا۔۔۔ تم ظالم ہو۔۔۔ تم بھیڑیے ہو ۔۔۔ تم انسان نہیں ہو۔۔۔آدم خور ہو۔۔آدم خور"

وہ ابرام کو مار رہی تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام خاموشی سے اس کی مار کھا رہا تھا۔۔۔ سمیرا اور شائستہ آگے بڑھی تھی اسے روکنے کے لئے۔۔ لیکن ابرام نے انھیں روک دیا تھا۔۔۔

ماوی کی نظر احرم پہ پڑی۔۔۔جو پیچھے دروازے پہ کھڑا تھا۔۔۔

"آو۔۔۔آو دیکھ لو تم بھی۔۔۔ میرا ماتم دیکھ لو۔۔۔سب آو۔۔۔اور تم دونوں جشن مناو۔۔۔ایک عورت کو برباد کرنے کا جشن مناو۔۔۔ایک عورت کے لٹ جانے کا جشن مناو تم دونوں مل کے۔۔۔ بھیڑیے ہو تم دونوں۔۔۔آدم خور ہو۔۔۔مجھے برباد کرنے۔۔۔۔"

اپنی بات ادھوری چھوڑ کے۔۔وہ احرم کے قریب گئی تھی۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ تھام کے۔۔۔وہ خود کو مارنے لگی۔۔

"تم بھی نوچ لو مجھے۔۔ تمہاری بیوی ہوں۔۔۔نوچ لو۔۔۔زانی ہو تم زانی۔۔۔میرے ہی بیڈ پہ دوسری عورت کو لے گئے۔۔۔اب نوچو۔۔مجھے بھی نوچ لو۔۔۔نوچو"

وہ پھر سے چیخ رہی تھی۔۔۔شائستہ اور سمیرا نے اسے بمشکل احرم سے الگ کر کے۔۔۔اپنی باہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔کبھی نہیں کروں گی معاف۔۔۔"

احرم لڑکھڑاتے قدموں پیچھے ہوا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام لب بھینچے۔۔۔ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

جواب چیختی چلاتی۔۔۔ ہنسنا شروع ہوئی تھی۔۔۔ وہ نیم پاگل عورت ہی لگ رہی تھی اس لمحے۔۔ پاگلوں کی طرح ہنستی۔۔۔

"ماوی کا بچہ مر گیا۔۔۔؟؟؟ کس نے کہا؟؟"

شین حیرت سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو یہ اطلاع دے کے۔۔اب روٹیاں بنانے لگی تھی۔۔۔

"کیسے مر گیا۔۔۔؟ وہ اتنی امیر کبیر ہے۔۔۔"

"تو کیا امیروں کے بچے نہیں مرتے؟؟"

نگہت نے گھور کے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔

"نہ کر اماں۔۔۔ماوی کا بچہ کیسے مر سکتا۔۔اپن کو نہیں یقین۔۔"

شین نفی میں سر ہلاتی۔۔اپنے لئے سالن نکالنے لگی۔۔۔

"تیرے یقین سے کہا ہو گا شین۔۔۔ماوی کا بچہ زندہ ہو جائے گا؟؟ وہ نصیباں ہے ناں۔۔۔وہ سمیرا میم کے لئے کام کرتی ہے۔۔اس نے بتایا کہ ماوی پاگل ہو چکی ہے۔۔کبھی ہنستی ہے تو کبھی چیختی ہے۔۔۔"

نگہت کے بتانے پہ۔۔۔ شین نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔بے یقین آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھتی۔۔۔اس کا دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ گیا تھا۔۔۔

"یہ تو کیا کہہ رہی ہے اماں۔۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ماوی کا سوچ کے۔۔"

"دل تو میرا ابھی دکھا ہے معصوم بچی کے لئے۔۔۔ کتنے دکھ سہے ہیں اس بیچاری نے۔۔۔اوراب یہ بچے کا دکھ۔۔۔"

نگہت تاسف سے سر ہلاتی کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ شین اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی۔۔

"کدھر جارہی ہے تو۔۔بیٹھ کے کھانا کھالے۔۔"

نگہت اسے حیرت سے دیکھتی کہنے لگی۔۔۔ جبکہ شین نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"نہ اماں۔۔۔ بھوک مر گئی ہے۔۔۔"

تھکے تھکے انداز میں کہتی۔۔وہ جھونپڑی سے باہر آئی تھی کہ اندر گھٹن بڑھ رہا تھا۔۔۔

”یااللہ۔۔ماوی کے ساتھ یہ کیا ہو گیا؟؟اس کے ساتھ کبھی کچھ اچھا بھی ہو گا کیا؟؟“

خود سے بڑ بڑاتی۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔چل رہی تھی۔۔۔

کہ اس جھونپڑی۔۔۔اس بستی سے۔۔۔آس پاس کے لوگوں سے۔۔۔اسے اس لمحے وحشت سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ماوی اس کی دوست تھی۔۔۔اس کی خوشی میں وہ خوش تھی سچے دل سے۔۔۔ اور اب یوں اچانک۔۔۔!!

نرس است میڈیسن دے کے۔۔۔اب اس کی ڈریسنگ کرنے کے لئے۔۔اس پر سے شیٹ ہٹا رہی تھی۔۔۔

جب غزل نے بھیگی آنکھوں سے۔۔۔ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھی۔۔۔

"م۔۔۔ مما کہاں ہے؟؟"

بھرائی آواز میں اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ کی مما تو آئی نہیں ہے۔۔۔ کافی دنوں سے۔۔۔"

مصروف سے انداز میں نرس نے جواب دیا تھا۔۔۔ اور وہ پوچھ بھی نہ سکی کہ کیوں؟؟؟

خاموش آنسو آنکھ سے پھسل کے۔۔۔ اس کے گال پہ لکیر سی بنا گیا تھا۔۔۔

"ویسے ڈاکٹرز کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے فنڈ جمع کرنا چاہئے۔۔۔ یہ ایک گورنمنٹ ہاسپٹل ہے۔۔۔ اور تمہارے ماں باپ بھی تمہیں اپاہج مان کے چھوڑ

گئے ہیں۔۔۔تو یہی بہتر ہو گا کہ لوگوں سے مدد لی جائے تمہارے علاج کے لئے۔۔۔"

وہ نرس کہہ رہی تھی جبکہ غزل ڈوبتے دل کے ساتھ سن رہی تھی اسے۔۔

"میں ملازمہ سے کہتی ہوں کہ آ کے تمہاری صفائی کر جائے۔۔۔مجھے اور بھی کام ہے ابھی کرنے کے لئے۔۔۔"

نرس اپنے گلوز اتارتی۔۔۔اسے کہتی کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔جبکہ غزل اس ہاسپٹل بیڈ پہ پڑی۔۔۔اپنے ساکت جسم کو حرکت دینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

لیکن بے سود ہی رہا۔۔۔اور پھر گہرے سانس لیتی۔۔۔وہ رو پڑی تھی۔۔۔اپنے ہر کیے گئے گناہ کو یاد کر کے۔۔۔وہ بے آواز آنسو بہانے لگی۔۔۔

جب ملازمہ بڑبڑاتی اندر آئی تھی۔۔۔

”چلو تمہارے صفائی کرنے کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔ میں ماسک لگالوں۔۔۔ بہت بو آتی ہے تم سے تو۔۔۔“

وہ ادھیڑ عمر کی عورت تھی۔۔۔ جو شاید کافی غصے میں لگ رہی تھی۔۔۔

غزل نے خاموشی سے اپنی آنکھیں موندلی تھی۔۔۔

کہ یہ ذلت خود اس کی اپنی لکھی ہوئی تھی۔۔ جو اپنے گناہوں کے بدلے میں۔۔۔ وہ اپنے نصیب میں لکھ چکی تھی۔۔

"یہ رپورٹس بھی آگئی۔۔"

انعام رپورٹس ہاتھ میں لیے اندر آئے تھے۔۔آج سمیرا۔۔۔ماوی کو لے کے ان کے ہاسپٹل آئی تھی۔۔۔

سمیرا نے بے چینی سے اپنے شوہر کو دیکھا تھا جبکہ ماوی ٹیبل کی سطح پہ۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی سے۔۔۔لکیریں بنا رہی تھی۔۔۔

انعام نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر سمیرا کو دیکھنے لگے۔۔۔

"رپورٹس زیادہ اچھی نہیں ہے۔۔۔ماوی صدمے کے زیر اثر ہے اور اس کا دماغ فی الحال اس صدمے سے باہر نہیں نکل پا رہا۔۔"

سمیرا کی آنکھیں بھیگی تھی۔۔۔ نم آنکھوں سے انھوں نے۔۔۔ماوی کو دیکھا تھا۔۔ جو اپنی ہی سوچوں میں گم صم تھی۔۔۔اور پھر انعام کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ہم ٹھیک کر دیں گے ماوی کو۔۔۔ماوی پھر سے نارمل ہو جائے گی۔۔ ہم ساتھ دے گیں ماوی کا۔۔۔ پھر سے زندگی کی طرف لے آئیں گے"

انعام سر اثبات میں ہلانے لگے۔۔۔

"بلکل۔۔۔ماوی ہماری بیٹی ہے۔۔۔ ہماری بچی ہے۔۔"

"کوئی عورت۔۔۔ کوئی انسان اتنا بھی بدنصیب ہو سکتا ہے۔۔۔ماوی کی قسمت میں بس دکھ ہی لکھے ہیں۔۔۔ کیا ماوی کو خوشیوں پہ کوئی حق نہیں۔۔"

سمیرا کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

"یہ سب آزمائشیں ہیں اللہ کی طرف سے۔۔۔ ہمارا انس بھی تو ہم سے کھو گیا تھا اور پھر ہم نے اسے ڈھونڈ بھی لیا۔۔۔ اللہ نے ہمیں ہمارا بیٹا لوٹا دیا۔۔۔ ماوی کی آزمائش بھی ختم ہو جائے گی ایک دن۔۔۔ انشاءاللہ"

انعام کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔ سمیرا نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

"میں ماوی کو لے کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ میں شام کو آتے ہوئے۔۔۔ ماوی کی ساری میڈیسن بھی لے آوں گا۔۔۔ نیچے ڈرائیور موجود ہے۔۔ میں کہتا ہوں کہ آپ دونوں کو گھر تک چھوڑ آئے۔۔۔"

انعام اپنی سیٹ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔ جبکہ سمیرا ابھی سر اثبات میں ہلاتی۔۔۔ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ماوی کا بازو نرمی سے تھام کے۔۔۔ اسے لیے وہ انعام کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

اسے اب جیسے چپ لگ گئی تھی۔۔۔ایک خاموشی تھی۔۔ جو اس کے وجود میں سرایت کر چکی تھی۔۔۔ وہ اب بولتی نہیں تھی۔۔نہ انکار کرتی۔۔۔نہ کسی بات کے لئے مثبت جواب دیتی۔۔۔

خاموشی سے کسی غیر مرئی نقطے کو۔۔۔ گھنٹوں گھورتی رہتی۔۔۔

''اپ یہاں کیا کر رہے ہو مسٹر ابرام ؟؟''

گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔ابرام کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کے۔۔۔ان کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے۔۔۔

جبکہ ابرام نے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا۔۔۔ نظر بھر کے ماوی کو دیکھا تھا۔۔۔

جو سادہ سے حلیے میں بھی۔۔۔دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"میں ماوی کو لینے آیا تھا۔۔"

اس کی بات پہ۔۔۔ سمیرا نے گھور کے اسے دیکھا تھا۔۔

"کس ناطے آپ یہاں آئے ہیں ماوی کو لینے ؟؟؟ میں پوچھ سکتی ہوں"

"بلکل پوچھ سکتی ہے آپ۔۔۔ماوی میرے گھر کی عزت ہے۔۔۔ میرے بھائی احرم کی وائف ہے۔۔۔ سو ماوی کو اپنے گھر ہونا چاہئے۔۔۔ وہیں اس کی ٹریٹمنٹ بھی ہو گی۔۔۔"

ابرام سنجیدگی سے کہتا۔۔۔ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔اور پھر جھک کے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔

"ہے ناں ماوی؟؟؟میرے ساتھ جاوگی ناں؟؟"

ماوی نے نظریں اٹھا کے۔۔۔بے حد معصومیت سے اسے دیکھا تھا۔۔آنکھوں میں اجنبیت تھی۔۔۔

ابرام ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔۔۔جبکہ سمیرا نے ماوی کو اس سے دور کر کے۔۔۔خود اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ابرام گہرا سانس لیتا سیدھا ہوا تھا۔۔۔

"ماوی کسی بھی حق سے اس گھر میں نہیں جائے گی۔۔اور بہت جلد احرم سے جڑا ماوی کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔سو پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔
"

سمیرا نے تیز لہجے میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"کون روکے گا مجھے ؟؟ ماوی کو یہاں سے لے جانے سے ؟؟ کون سی عدالت ؟؟ کون سا قانون ؟؟ ماوی میری ریسپانسبیلیٹی ہے۔۔۔ کوئی مجھے نہیں روک سکتا۔۔۔ کون روکے گا؟؟"

ابرام کے لہجے میں۔۔۔ اس کا ازلی غرور بول رہا تھا۔۔۔

"میں روکوں گا۔۔"

طلال کی بھاری آواز پہ وہ ٹھٹھکا تھا۔۔۔ شائستہ کو یہاں ڈراپ کرتے۔۔۔ اس کی نظر باہر کھڑی گاڑی پہ پڑی تھی اور وہ جان گیا تھا کہ ابرام کی ہے۔۔۔ تبھی وہ تیزی سے اتر کے۔۔۔ شائستہ سے پہلے ہی گھر کے اندر چلا آیا تھا۔۔۔

ابرام نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا جبکہ طلال کے کشادہ ماتھے پہ۔۔۔بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔

” according to law ...

جو عورت اپنے ہوش وحواس میں۔۔۔اپنے ہزبینڈ سے ڈرائیورس کے لئے کیس فائل کر چکی ہو۔۔۔اور نوٹس بھی بھجوا چکی ہے۔۔۔تو وہ عورت کبھی اس مرد کے گھر میں نہیں رہنا چاہے گی جس سے وہ الگ ہونا چاہتی ہو۔۔۔“

ابرام نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

”ماوی بیمار ہے۔۔۔وہ میرے گھر رہے گی۔۔ تمہارا قانون نہیں روک سکتا۔۔۔“

طلال پینٹ پاکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالے۔۔۔اسے سرتاپادیکھ کے۔۔۔اپنے ابرواچکاچکا تھا۔۔۔

”جو خلع کا نوٹس تمہارے گھر پہ آیا ہے ماوی کی طرف سے۔۔۔ڈیٹ چیک کرلو۔۔۔اور ماوی کی ذہنی حالت کے پیش نظر۔۔ کسی بھی قانون کا یا عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کے دیکھ لو۔۔ کہ کیا کوئی بھی ماوی کو تمہاری گھر رہنے کی اجازت دیتا ہے کہ نہیں۔۔۔“

ابرام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔

” you bloody ... who the hell you are .... “

وہ غصے سے تن فن کرتا۔۔۔اس کے قریب آیا تھا جبکہ طلال خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جیسے وہ ماوی کا لفظ لفظ حفظ کر رہا۔۔۔ابرام کے حوالے سے۔۔۔

"ماوی کے لیے تمہارا وجود ہمیشہ سیاہی ہی بن کے رہا ہے ابرام شاہ۔۔۔اس کی زندگی کے سیاہ ورق ہو تم۔۔۔ماوی کا لفظ لفظ۔۔ہر بیان کیا ہوا دکھ۔۔۔ہر آنسو۔۔۔ہر اذیت۔۔۔ہر تذلیل میرے ذہن کے پردے میں حفظ ہے۔۔۔

اور وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ تمہارے شر سے اسے میں نجات دلاوں گا۔۔۔اس کی جنگ میں لڑوں گا۔۔اس کی ڈھال میں بنوں گا۔۔۔"

طلال کا لہجہ بے حد سرد تھا۔۔۔ابرام کی آنکھیں شر ربار ہوئی تھی۔۔۔

"ماوی کو چھین نہیں سکتے تم مجھ سے۔۔۔"

طلال نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔۔اور پھر چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

"ماوی تمہاری تھی ہی کب؟؟؟کورٹ میں ملاقات ہو گی۔۔اور جیت ماوی کی ہو گی۔۔۔"

ابرام کچھ دیر اسے گھورتا رہا اور پھر سر جھٹک کے۔۔وہاں سے نکل گیا۔۔۔جبکہ سمیرا اور شائستہ اشکبار اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"مجھے تم پہ فخر ہے طلال۔۔"

شائستہ کی بھیگی آواز ابھری تھی۔۔۔طلال نے سر جھٹکا تھا۔۔۔چہرے پہ زخمی مسکراہٹ تھی۔۔۔

نظریں ماوی کی طرف اٹھی تھی۔۔۔جو سمیرا کے کندھے پہ ہاتھ رکھے۔۔۔ سہمی نظروں سے۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”مس ماوی۔۔۔مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔۔۔میں نہیں بھولا۔۔۔آپ کو انصاف دلاوں گا میں۔۔۔آپ کی جنگ لڑوں گا۔۔۔“

ماوی کی معصوم آنکھیں بھیگی تھی۔۔۔

وہ تشکر بھری نگاہوں سے طلال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ان آنکھوں میں اب خوف کی جگہ۔۔۔ممنونیت تھی۔۔۔

طلال نظریں چرا کے۔۔وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

”مجھے خوشی ہے طلال۔۔۔ تم سچ کا ساتھ دے رہے ہو آج۔۔“

گاڑی میں بیٹھتے ہی۔۔اسے پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔۔

بیک ویو مرر سے دیکھنے پہ۔۔۔اس کی انکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

وہاں ایشال بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی۔۔۔

”ماوی کو انصاف دلاو گیں۔۔۔اس کا ساتھ دو گیں۔۔۔“

طلال سر جھٹک کے۔۔ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

”مجھے ماوی میں اپنا عکس نظر آتا ہے۔۔۔طلال“

طلال نے چونک کے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔۔وہاں کوئی نہیں تھا۔۔لب بھینچے وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔جب بیک ویو مرر پہ نظر پڑی۔۔۔۔

ایشال مسکرا رہی تھی۔۔طلال کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔۔سر جھٹک کے۔۔۔ وہ گاڑی ڈرائیو وے پہ ڈال چکا تھا۔۔۔

"علی۔۔۔ علی رکو بیٹا۔۔۔ کہاں جا رہے ہو؟؟"

وہ بے حد خوبصورت وادی تھی۔۔۔ پھولوں سے سجی۔۔۔ جیسے دبیز قالین کی طرح بچھا دیے گئے ہو سارے پھول۔۔۔

وہ ننھا سا بچہ علی تھا۔۔۔ سفید لباس میں ملبوس دوڑ رہا تھا۔۔۔ ہنس رہا تھا۔۔۔ کھلکھلا رہا تھا۔۔۔

اور وہ ماوی تھی۔۔۔ سفید لباس میں ملبوس۔۔۔ بالوں پہ خوبصورت پھولوں کا کراون تھا۔۔۔وہ بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔ علی کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔۔

”مم۔۔۔مجھے نہیں پکڑ سکتی۔۔۔“

علی کھلکھلایا تھا جبکہ ماوی ہنس پڑی تھی۔۔۔

”میں پکڑ لوں گی اپنے بیٹے کو۔۔۔“

اور پھر اچانک سے ابرام سامنے آیا تھا۔۔۔ماوی ٹھٹھک کے رک چکی تھی۔۔۔

نیلے آسمان کو اچانک سے۔۔۔ سیاہ بادلوں سے ڈھک لیا تھا۔۔ طوفانی ہوائیں چل پڑی تھی۔۔۔

"علی میرے پاس آو"

وہ گھبرا کے علی کو پکارنے لگی۔۔۔جو ابرام کے ساتھ کھڑا تھا۔اور پھر ابرام نے علی کا ہاتھ تھاما تھا۔۔اور وہ علی کو ماوی سے دور لے جا رہا تھا۔۔

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔علی۔۔۔علی۔۔۔"

گہرا سانس لیتی وہ نیند سے جاگی تھی۔۔۔اس کا پورا جسم پسینے سے بھرا ہوا تھا
۔۔۔

خوفزدہ انکھوں سے وہ کمرے کو دیکھنے لگی۔۔۔کھڑکی کے قریب اسے ابرام کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

جو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔۔۔جب سمیر اور ان کے پیچھے انعام اندر آئے تھے۔۔

"ماوی۔۔۔کیا ہوا بیٹا۔۔۔"

سمیر ابیڈ پہ۔۔۔اس کے قریب جا کے۔۔۔اسے بانہوں میں بھرنا چاہا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہاں۔۔۔۔وہ"

وہ لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ۔۔۔خوفزدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔لیکن وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ یہاں۔۔۔یہاں۔۔۔۔وہ ب۔۔۔بھیڑیا"

سمیرا اسے خود سے لگاتے انعام کو دیکھنے لگی۔۔۔آنکھوں ہی آنکھوں میں انھیں تسلی دیتے وہ کمرے سے باہر گئے تھے۔۔۔ جبکہ سمیرا نے ماوی کا ماتھا چوم کے ۔۔۔اسے پھر سے بیڈ پہ لٹایا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہے بیٹا۔۔۔ تم سو جاو۔۔۔ میں یہیں ہوں۔۔"

ماوی سہمی نظروں سے۔۔۔ادھر ادھر دیکھتی لیٹنے لگی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ تو نہیں آئے گا ناں؟؟"

"بلکل بھی نہیں۔۔ یہاں کوئی نہیں آسکتا۔۔۔آنکھیں بند کرو اب۔۔۔"

سمیرا کے محبت بھرے انداز پہ۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی تھی اور کچھ ہی دیر میں ۔۔نیند آور دوائیوں کے زیر اثر سو چکی تھی۔۔۔۔

سمیرا اس کا کمفرٹر ٹھیک کرتی۔۔۔اٹھ کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔جہاں انعام ان کے منتظر۔۔۔اپنی کنپٹی سہلا رہے تھے۔۔۔

"سو گئی ہے۔۔"

ان کے سوالیہ نظروں کے جواب میں۔۔۔سمیرا نے کہا تھا۔۔۔

"ایسی حالت کب تک رہے گی ماوی کی؟؟مجھے تو ماوی کو یوں دیکھ کے بہت دکھ ہوتا ہے۔۔"

"انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گی بہت جلد۔۔۔بس تھوڑی سی محبت۔۔توجہ اور مان کی ضرورت ہے۔۔"

انعام کی بات پہ۔۔۔سمیرا نے تھکے انداز میں۔۔۔سانس بھری تھی۔۔۔

"ماوی کا بیٹا مرا ہے انعام۔۔۔اس کی اولاد۔۔۔وہ اب کبھی نارمل نہیں ہو سکتی ۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔زندگی کی طرف شاید لوٹ آئے۔۔لیکن اولاد کا غم اسے نیم جاں کر چکا ہے۔۔۔وہ نیم پاگل سی۔۔۔اپنے درد کا دوا۔۔۔اپنے پاگل پن میں ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔"

سمیرا کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔انعام نے انھیں خود سے لگایا تھا۔۔

"چلو آرام کرو تم۔۔۔وقت سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔انشاءاللہ"

انھیں لیے انعام۔اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

"سر۔۔۔ملک کے نامور اور قابل لائیر ہے مسٹر طلال۔۔۔ایون ان کا نام امریکا میں بھی۔۔۔بہت عزت سے لیا جاتا ہے۔۔۔ان کے مقابلے میں۔۔۔ کون سا لائیر لاؤں میں۔۔۔؟؟"

اس کے آفس کا ورکر پریشانی سے بولا تھا۔۔۔جبکہ ابرام نے غضب ناک نظروں سے۔۔۔اسے گھورا تھا۔۔۔اور جب بولا تو لہجے میں غراہٹ تھی۔۔۔

"مجھے طلال کا بائیوڈیٹا نہیں جاننا۔۔۔مجھے ہر حال میں لائیر چاہئے۔۔۔جو بہ آسانی اس طلال کو ہرا سکے۔۔۔از ڈیٹ کلیئر۔۔۔؟"

اسی لمحے ابرک اندر آیا تھا۔۔۔جبکہ سعود لب بھینچے خاموش نظروں سے ابرک کو دیکھنے لگا۔۔۔

ابرک اسے جانے کا کہہ کے۔۔۔ خود ابرام کو دیکھنے لگا۔۔

"پاگل پن میں کوئی وحشی جانور ہی لگ رہے ہو۔۔"

"شٹ اپ۔۔"

ابرام اسے آنکھیں دکھاتا چلایا تھا۔۔

"ڈر رہے ہو؟؟ کمزور پڑنے سے ڈر رہے ہو۔۔۔"

اس نے پھر چوٹ کی تھی۔۔۔

"میرا تماشا دیکھنے آئے ہو؟"

ابرام نے اسے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں دکھائی تھی۔۔۔ جبکہ ابرک تاسف سے سر ہلانے لگا۔۔۔

"ایک معصوم لڑکی کو محبت کے جھانسے میں پھنسا کے۔۔۔ شادی کر لی۔۔ پھر دل بھر گیا تو چھوڑ دیا۔۔۔ جب احرم کی بیوی بنی تو اسے پاگل بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ اور اب جب وہ مکمل پاگل ہو چکی ہے۔۔ تو پھر سے اسے حاصل کرنا چاہتے ہو۔۔۔ کیوں ؟؟؟ کیا چاہتے ہو تم اس لڑکی سے ؟؟ کیا؟؟"

"میں اسے کسی کے بھی گھر نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔ وہ میرے گھر میں رہے گی۔۔۔"

ابرام لب بھینچے غرایا تھا۔۔۔

"کس لیے؟؟؟ علی تو اب نہیں تم دونوں کے بیچ۔۔تو کس لئے رہے؟؟رشتہ مکمل ختم ہو چکا ہے دونوں کا۔۔اور احرم؟؟بیوفائی کا مرتکب ہو کے۔۔۔وہ اب کس ناطے ماوی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے؟؟؟دیکھو ابرام معاف کر دو اس لڑکی کو۔۔۔جان بخش دو اس لڑکی کی۔۔۔بس"

ابرک کی آواز بلند ہوئی تھی۔۔۔

"اُف۔۔۔"

ابرام چلایا تھا۔۔۔

"دفع ہو جاو یہاں سے۔۔مجھے ہر صورت ماوی چاہئے میرے گھر میں۔۔۔تم میرے لئے لائیر ڈھونڈو گیں۔۔۔کامیاب لائیر۔۔۔"

وہ جیسے حکم دے رہا تھا۔۔۔ جبکہ ابرک کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"میں تمہیں ہارتے ہوئے دیکھنا چاہوں گا ابرام۔۔۔"

ابرام کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

"جس طرح سے۔۔۔ اس لڑکی کو اذیت بھری زندگی دی ہے تم نے۔۔۔ میں اس اذیت میں تمہیں دیکھنا چاہوں گا۔۔۔ ایک معصوم کی آہ سے خود کو بچالو ابرام۔۔۔"

اپنی بات کہہ کے وہ مڑا تھا جانے کے لئے۔۔ لیکن پھر دروازے پہ رک کے اسے دیکھنے لگا۔۔

"اس وقت ہار دیکھ رہا ہوں میں تمہارے چہرے پہ۔۔۔"

"میں اس سے اب بھی محبت کرتا ہوں ڈیم اٹ۔۔۔"

ابرام چلایا تھا۔۔۔

"اپنے بھائی کی بیوی سے محبت؟؟؟"

ابرک کا لہجہ عجیب ہی تھا۔۔۔ابرام نظریں چرا گیا۔۔۔ جبکہ ابرک کمرے سے نکل کے دروازہ زور سے بند کر چکا تھا۔۔۔

ابرام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی اور زور سے چلایا تھا۔۔۔

"تم نے جلال خان سے پیسے لیے ہیں طلال۔۔۔؟"

طلال نے چونک سے اسے دیکھا تھا۔۔جو آنکھوں میں حیرت۔۔۔غصہ اور ناراضگی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور پھر سر جھٹکا تھا۔۔

”جلال خان بہت اثر ورسوخ کا بندہ ہے۔۔“

”تو؟؟؟اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم اس سے پیسے لو۔۔۔“

ایشال نے بھی سختی سے اپنی بات کہی تھی۔۔

”میرے معاملات سے دور رہو ایشال۔۔“

طلال نے سرد لہجے میں کہتے۔۔رخ موڑا تھا۔۔

”اسے میں کیا سمجھوں طلال؟“

ایشال نے اس کہ ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کے۔۔۔اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

طلال کچھ دیر لب بھینچے اسے گھورتا رہا۔۔۔

"میرا حکم۔۔۔"

"اور محبت؟؟"

ایشال نے ڈوبتے دل کے ساتھ۔۔۔ حیرت سے اسے دیکھتے سوال کیا تھا۔۔۔

"دیکھو ایشال۔۔۔ یہ ڈیلز ہوتی ہے جو سب کے بیچ چلتی رہتی ہے۔۔۔ ساکھ بنانے کے لئے بڑے لوگوں سے رابطے میں رہنا ہوتا ہے۔۔"

طلال نے نرمی سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ جبکہ ایشال اب بھی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"طلال۔۔۔ محبت؟؟"

"دیکھو ایشال میں نے کوئی پیسے نہیں لیے۔۔"

طلال جھنجھلایا تھا۔۔ جبکہ ایشال قدم اٹھاتی پیچھے ہو رہی تھی۔۔۔

"ایشال لسن ٹو می یار۔۔۔"

"تم طلال نہیں ہو۔۔۔ تم طلال کو مار چکے ہو۔۔۔ شیطان ہو تم۔۔۔"

ایشال کے الفاظ۔۔ آج رات کے اس لمحے۔۔ اسے اپنے دل میں چبھتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

آنکھیں موند کے۔۔۔ سگریٹ کا لمبا کش لیتا۔۔۔ وہ ہوا کے سپرد کر چکا تھا۔۔

روشنیوں سے جگمگاتے اس شہر کو۔۔۔ وہ کرب بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

'تم میری نہیں مما کی چوائس ہو۔۔۔ اور ہمارے بیچ کا رشتہ بھی صرف مشعل کی وجہ سے اب تک چل رہا ہے۔۔۔'

'تو چھوڑ دو مجھے۔۔۔ کس بات کا انتظار ہے۔۔ دو طلاق۔۔'

ایشال چلائی تھی۔۔۔

'کہاناں۔۔ مشعل وجہ ہے ہمارے اس رشتے کی۔۔۔'

اس کی اپنی آواز اپنے کانوں میں گونجی تھی اس کے۔۔۔

بے چینی سے۔۔۔ سگریٹ کا ٹکڑا اس نے دور اچھالا تھا۔۔۔

'مجھے شادی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ایشال اور یہ جو شادی کے بعد کی جو بکواس فیلنگز ہوتی ہے۔۔۔ نفرت کرتا ہوں ان سب سے میں۔۔

Am a practical man...

ہم قریب آئے۔۔ تمہارا حق ادا کیا میں نے۔۔۔ لیکن مجھ سے ہر روز رومانس والی ایکسپیکٹیشنز مت رکھو پلیز۔۔ میرا جب موڈ ہو گا تمہارا حق ادا کر دیا کروں گا ۔۔۔'

وہ بھیانک الفاظ۔۔۔ جو کبھی اس نے ایشال سے کہے تھے۔۔ جو اس کی اذیت کا سبب بنے تھے۔۔ آج وہی الفاظ۔۔ اس کے اپنے کہے الفاظ۔۔۔ خود اس کی اذیت کا سبب بن رہے تھے۔۔۔

"ایم سوری ایشال۔۔۔"

اس نے زیر لب بوجھل لہجے میں یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔

'مجھے ماوی میں اپنا عکس نظر آتا ہے۔۔۔'

اور اس نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھی۔

"گڈ مارننگ۔۔۔"

ان تینوں پہ ایک مسکراتی نظر ڈال کے کہتا۔۔۔انس ناشتے کی ٹیبل پہ آ بیٹھا تھا۔۔

"گڈ مارننگ بیٹا۔۔"

سمیرا نے مسکرا کے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔انعام کی کوششوں سے۔۔انس نارمل زندگی کی طرف آ چکا تھا۔۔

ماوی ناشتہ چھوڑ کے۔۔۔خاموش نظروں سے انس کو دیکھنے لگی۔۔

آہستگی سے ہاتھ بڑھا کے۔۔اس نے شہادت کی انگلی سے۔۔انس کے گال کو چھوا تھا۔۔۔

"علی۔۔۔"

مسکراتی نظروں سے۔۔۔اسے دیکھتی وہ آہستگی سے بولی تھی۔۔انس انعام کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا۔۔ جبکہ سمیرا ماوی کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن اب کے وہ خاموشی سے۔۔۔ سر جھکا کے اپنی پلیٹ کو دیکھنے لگی۔۔ پھر اس نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

سمیرا انعام کو دیکھنے لگی جو بغور ماوی کا جائزہ لے رہے تھے۔۔۔انس اٹھ کے اسکول کے لئے چلا گیا تھا۔۔۔

ماوی بھی اٹھ کے۔۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے انعام۔۔۔ میں جا کے ماوی کو دیکھ لوں۔۔۔"

سمیرا اس کے کمرے کے بند دروازے کو پریشانی سے دیکھتی کہنے لگی۔۔۔ جبکہ انعام نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"ماوی کو خود سنبھلنے دو۔۔۔"

سمیرا خاموشی سے بند دروازے کو دیکھتی رہی۔۔ اور آخر رہا نہ گیا تو اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"مجھے دیکھنا ہے پلیز ماوی کو۔۔۔"

انعام انہیں دیکھ کے رہ گئے۔۔ جبکہ وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے کے منظر کو اس نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

ماوی نیچے کارپٹ پہ آلتی پالتی مار کے بیٹھی۔۔۔اپنے بال قینچی سے کاٹ رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

وہ تیزی سے آگے بڑھ کے۔۔۔ قینچی اس کے ہاتھ سے لے چکی تھی۔۔۔۔ جبکہ ماوی اپنی ویران آنکھوں سے۔۔۔انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

"گھٹن ہو رہی تھی بہت۔۔۔"

سمیرا کا دل پسیجا تھا۔۔۔انہوں نے نرمی سے ماوی کے گال کو چھوا تھا۔۔۔

"میری بچی۔۔۔میں نے کہا تھا ناں انعام کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔"

ماوی نظریں جھکا کے۔۔۔خاموشی سے کارپٹ پہ گرے۔۔۔اپنے بالوں کو دیکھ رہی تھی جو وہ کاٹ کے پھینک چکی تھی۔۔۔

اور پھر اچانک اپنے کانوں پہ دونوں ہاتھ رکھ کے۔۔۔وہ سر نفی میں ہلانے لگی۔۔

"ماوی۔۔۔ماوی۔۔"

سمیرا گھبراتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔انعام بھی اندر آئے تھے۔۔۔ماوی کا جسم جھٹکے کھا رہا تھا۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں وحشت تھی۔۔

"ان ہیلر۔۔۔ جلدی ہری آپ۔۔"

انعام ماوی کے ہاتھ سیدھے کرتے سمیرا سے بولے تھے۔۔۔ جبکہ ماوی چیخنے لگی تھی اب۔۔۔

"یہاں بہت شور ہیں۔۔۔۔بہت زیادہ شور۔۔۔م۔۔۔مجھے شور سے نفرت ہے۔۔۔۔۔"

"ماوی ریلیکس بیٹا۔۔کچھ نہیں ہے بچے۔۔۔ ہششششش ریلیکس۔۔۔"

انعام اسے نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔ جبکہ ماوی کبھی خاموش ہو جاتی تو کبھی گہرے سانس لیتی۔۔۔اور خوفزدہ نظروں سے۔۔۔چاروں طرف دیکھتی۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا۔۔۔احرم کی اواز پہ چونک کے مڑا تھا۔۔۔

جو بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتا۔۔۔ابرام کی طرف آنے کی کوشش کر رہا تھا

۔۔

"ارے احرم۔۔۔"

ابرام محبت سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"م۔۔۔ماوی۔۔۔ماوی نہیں آئی؟؟"

احرم کا لہجہ بے چین تھا۔۔۔ابرام نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔اور پھر نرمی سے اس کے ہاتھ تھام کے۔۔۔دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا تھا۔۔۔

"آ جائے گی بہت جلد۔۔۔تمہارے پاس یہاں۔۔۔"

احرم کے چہرے پہ اب کے بے بسی تھی۔۔۔

"ماوی کیسی ہے ابرام؟؟؟اس کے لئے میں بہت پریشان ہوں۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

"وہ ٹھیک ہو جائے گی احرم۔۔۔جب ماوی کو یہاں لے آوں گا۔۔۔تمہارے ساتھ وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔"

ابرام نرمی سے کہتا۔۔۔اسے لیے صوفے پہ جا کے بیٹھا تھا۔۔۔

”ماوی مجھے معاف نہیں کر رہی۔۔۔کیسے معافی مانگوں اس سے میں۔۔کیسے معاف کرے گی ماوی مجھے۔۔۔کیسے ؟؟“

ابرام پر سوچ نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔

‘میں لڑوں گا جنگ ماوی کی۔۔میں ڈھال بنوں گا ماوی کی۔۔۔‘

اس کے کانوں میں طلال کی آواز گونجی تھی۔۔۔ سختی سے جبڑے بھینچے۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

خود کو نارمل کرنے میں اسے دقت ہو رہی تھی۔۔پہلی بار کوئی اس سے ٹھکرایا تھا ۔۔۔جو اس کے ہی ٹکر تھا۔۔۔

اس نے ہمیشہ دوسروں کو نیچا ہی دکھایا تھا۔۔۔وہ دوسروں کو چیلنج کرتا۔۔

لیکن طلال اس کے مقابل کھڑا اسے چیلنج کر رہا تھا اور یہ بات اس سے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔

کہ وہ ماوی پہ حق جتائے۔۔۔یا اس کے مقابل کھڑا ہو کے۔۔۔اسے چیلنجنگ نظروں سے دیکھے۔۔

"ابرام۔۔۔"

احرم کی آواز پہ وہ چونکا تھا۔۔۔سر جھٹک کے اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا احرم۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔اسے میں ہرا دوں گا۔۔۔"

ابرام کا لہجہ بے حد سرد تھا۔۔

”کسے؟؟“

احرم کی آنکھیں سوالیہ تھی۔۔۔

”کوئی نہیں۔۔۔تم نے لنچ کیا۔۔۔؟؟“

ابرام بات بدلتے۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”چلو لنچ کرتے ہیں۔۔“

اس کے جواب کا انتظار کیے بنا ہی۔۔۔ابرام اسے اٹھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔ جبکہ احرم خاموشی سے اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔۔

"کیسی ہے آپ مس ماوی؟؟"

ایک نظر اس کے بمشکل کندھے تک آتے بالوں کو دیکھتا۔۔۔ طلال پوچھ رہا تھا

۔۔

جبکہ ماوی خاموش رہی۔۔۔ طلال نے پھر سے اسے آواز دی تھی۔۔

"ماوی۔۔"

وہ نظریں اٹھا کے طلال کو دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا مس ماوی۔۔"

طلال نے پھر سے اپنا سوال دہرایا تھا۔۔۔

"یہاں بہت شور ہوتی ہے۔۔"

وہ بیچارگی سے کہتی۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

"کہاں؟؟"

طلال کے سوالیہ نظروں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔وہ اپنی کنپٹی پہ اپنے شہادت کی انگلی رکھنے لگی۔۔

"یہاں۔۔۔یہاں۔۔۔"

"میں اگر کچھ کہوں آپ مانے گی میری بات؟"

اس کے اثبات میں سر ہلانے پہ۔۔ طلال نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

"لائف میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے مس ماوی۔۔ کبھی ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔۔ کبھی ہم بہت اداس۔۔۔ ہم لائف کو جیسا سمجھتے ہیں۔۔ ضروری نہیں ہوتا کہ ویسا ہی ہو۔۔۔

میں اپنا سب کھو کے۔۔ یہ جان پایا کہ میری زندگی کتنی خوبصورت تھی۔۔۔ اپنی بیٹی کو کھو کے لگا کہ۔۔"

اس نے لب بھینچ کے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"تمہاری بیٹی کو بھی۔۔۔ بھیڑیے کھا گئے؟؟"

ماوی نے بے حد معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کے پوچھا تھا۔۔اور طلال نے شدت ضبط سے۔۔۔لب بھینچتے آنکھیں بند کی تھی۔۔

"تم روتے ہو؟؟؟"

وہ پھر سے پوچھ رہی تھی جبکہ طلال نے آنکھیں کھول کے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔میں بلکل نہیں رو رہا۔۔۔مجھے اپ کے۔۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ کے۔۔ پیپرز اس کے سامنے رکھنے لگا۔۔

"ان پیپرز پہ آپ کے سائن چاہیے مس ماوی۔۔۔"

وہ کبھی پیپرز کو دیکھتی۔۔۔کبھی طلال کے ہاتھ میں موجود پین کو تو کبھی خود طلال کو۔۔۔

”میں بھول گئی۔۔۔سائن کیسے کرتی میں۔۔“

وہ معصومیت سے کہتی۔۔۔اب اپنے ناخن دانتوں سے چبانے لگی۔۔۔

جبکہ طلال نے نرمی سے۔۔اس کا دوسرا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔اور پھر پین سے۔۔۔اس کے انگوٹھے پہ پین تیزی سے پھیرتا۔۔۔وہ اب اس کے انگوٹھے کو۔۔پیپرز پہ جگہ جگہ رکھنے لگا۔۔۔

”یہ لیں ہو گئے آپ کے سائن بھی۔۔۔“

طلال مسکرا کے کہنے لگا جبکہ وہ گھور کے طلال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

''تم میرا ہاتھ گندا کرتے۔۔آئی ہیٹ یو۔۔۔'' طلال اس کے انداز پہ۔۔۔
بے ساختہ مسکرا دیا تھا۔۔۔

''آپ کے سائن امپورٹنٹ تھے ان پیپرز پہ۔۔''

جبکہ ماوی منہ بسور کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

''اب علی کہتا۔۔۔ مم گندی ہوتی ہے۔۔''

طلال کے چہرے پہ سایہ سا گزرا تھا۔۔

اپنی جگہ سے تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹیک کیئر آف یور سیلف مس ماوی۔۔۔"

اس کے جواب کا انتظار کیے بنا ہی۔۔وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔۔کہ کھلی فضا میں اس نے گہری سانسیں لینی تھی۔۔۔

گہری سانس لیتا وہ وہیں کار سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"تم ماوی کو ٹھیک کر سکتے ہو طلال"

گاڑی میں جیسے ہی وہ بیٹھا۔۔۔ایشال کی اواز پہ۔۔۔اس نے بیک ویو مرر میں دیکھا تھا۔۔

"بہت کیئرنگ ہو تم اب۔۔۔اچھا لگتا ہے تمہارا کیئر کرنا اب۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہی تھی۔۔

”کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے ایشال ؟؟“

سر جھٹک کے طلال سوال کر رہا تھا۔۔۔

”کیونکہ میں بھول جاتی ہوں تم ایک

Practical man ...

ہو۔۔۔ جس کا دل کبھی نہیں دھڑکتا۔۔۔ بے حد سرد ہے۔۔۔“

ایشال کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ طلال نے نظریں چرائی تھی۔۔
اور پھر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

"اپنے پیشے کے ساتھ۔۔۔ایماندار ہونے کے لئے شکریہ طلال۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہی تھی جبکہ گاڑی ڈرائیو کرتا طلال سر نفی میں ہلانے لگا۔۔

"میں تب بھی ...honest ہی تھا۔۔۔"

"جلال خان سے؟"

ایک نظر بیک ویو مرر پہ ڈال کے۔۔اس نے تیزی سے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔۔۔ ابرو اچکائے اس نے خالی سیٹ کو گھورا اور پھر رخ موڑ کے روڈ پہ نظریں جمائی تھی اس نے۔۔۔

ساتھ ہی بنا دیکھے۔۔بیک ویو مرر بھی اس نے موڑ دی تھی۔۔۔کہ اسے اب اس تخیل سے الجھن ہونے لگی تھی۔۔۔

بار بار بیل بج رہی تھی۔۔۔ سمیرا جو کچن میں سلاد بنا رہی تھی۔۔۔

ہاتھ روک کے۔۔ وہ کچن سے نکل کے دروازہ کھولنے گئی۔۔۔

دروازہ کھلنے پہ سامنے شین کھڑی تھی۔۔

"سلام میم جی۔۔ اپن شین ہے۔۔"

وہ گندمی رنگت کی لڑکی۔۔۔ مسکرانے کی کوشش کرتی کہنے لگی۔۔۔

سمیرا کو غور کرنے پہ اس کا چہرہ یاد آیا تھا۔۔۔

"ہاں شین۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو؟؟"

"اپن ٹھیک میم جی۔۔۔وہ۔۔۔"

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

"ماوی سے ملنے آئی تھی اپن۔۔۔"

سمیرا خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔اسے شین کے متعلق سب بتایا ہوا تھا ماوی نے۔۔۔

"وہ۔۔۔اپن کی دوست ہے ناں۔۔۔اس کے بارے میں سن کے۔۔۔اپن کو بہت دکھ ہوا ہے میم جی۔۔۔ علی کا سن کے۔۔۔"

وہ خاموش ہو کے لب کاٹنے لگی۔۔ جبکہ سمیرا نے سائیڈ پہ ہو کے اسے راستہ دیا تھا۔۔۔

"اندر آو شین۔۔۔"

شین نے حیرانی سے انھیں دیکھا تھا۔۔۔

"میں اندر؟؟ نہ نہ میم جی۔۔اپن میلی ہے۔۔"

شین جھجھک کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"آجاو شین۔۔۔میں کہہ رہی ہوں۔۔"۔

سمیرا کے مسکرا کے کہنے پہ۔۔۔ شین جھجھکتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔۔

وہ جو باہر کی گرمی سے۔۔۔ جسم جل رہا تھا۔۔۔اب گھر کے اندر کی خنکی نے اسے سکون بخشا تھا۔۔۔

"تم وہاں جا کے بیٹھو۔۔میں ماوی کو لے کے آتی ہوں۔۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلاتی۔۔۔لاونج کی طرف بڑھی تھی۔۔۔اور صوفے کے قریب ایک کونے میں۔۔۔ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں سمیرا ماوی کو لیے اپنے ساتھ آئی۔۔

"ارے شین صوفے پہ بیٹھو۔۔۔نیچے کیوں بیٹھی ہو؟"

جبکہ شین ماوی کو دیکھتی۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کانچ جیسی آنکھوں میں۔۔۔جو دکھ۔۔۔کرب پنہاں تھے۔۔۔وہ سب لفظ لفظ شین پڑھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا ماوی کو اس حالت میں اپنے سامنے دیکھ کے۔۔۔چھوٹے بالوں میں۔۔۔وہ پہلے سے کمزور سی لگ رہی تھی۔۔

تبھی اس کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔۔وہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی تھی۔۔

"ما۔۔۔وی۔۔۔"

ماوی خاموشی سے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔اور پھر اس کے لب ہلے تھے۔۔۔

"م۔۔۔میرا بیٹا مر گیا"

اس کی بھرائی آواز میں بولے گئے الفاظ پہ۔۔۔ شین نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا

۔۔۔

"شین۔۔۔ شین میرا بیٹا مر گیا۔۔۔۔"

وہ پھر سے بول کے۔۔۔ شین کے گلے لگی تھی۔۔۔اور شین نے روتے ہوئے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

سمیرا آنکھ کے کونے سے۔۔۔ آنسو صاف کرتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی کا رونا لمحہ لمحہ تیز ہونے لگا تھا۔۔۔

"میں ماں نہیں رہی اب۔۔۔ شین میری خوشیاں چھن گئی۔۔۔ میں مر گئی ہوں۔۔۔ میں مر گئی ہوں۔۔۔ تم کہاں تھی۔۔۔؟؟ کہاں تھی تم؟؟ میرا سب برباد ہو گیا۔۔ شین میرا کچھ نہیں رہا۔۔ میرا علی مر گیا۔۔ میرا علی۔۔"

وہ روتے ہوئے۔۔۔ چلا چلا کے کہہ رہی تھی۔۔۔

"بس کر ماوی۔۔۔ بس کر۔۔۔ چپ کر"

شین روتے ہوئے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ جبکہ وہ سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔

"میرا بیٹا مر گیا ہے۔۔۔ میں کیسے چپ کروں۔۔۔ کیسے خاموش ہو جاؤں۔۔۔ شین میرا بیٹا۔۔۔ درد نہیں جا رہا میرے وجود سے۔۔۔ زخم بڑھتے جا رہے ہیں

میرے وجود کے۔۔۔ بھیڑیے کھا گئے میرے بیٹے کو۔۔۔میں نہ بچا پائی اپنے بچے کو۔۔۔میں ماں نہیں رہی اب۔میں نہیں رہی ماں۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے وہیں نیچے بیٹھ گئی۔۔۔اور دھاڑے مار کے اپنا غم منا رہی تھی۔۔۔ شین نے اسے پھر سے سمیٹا تھا۔۔

"ہششش تیرا دکھ بہت بڑا ہے ماوی۔۔۔ بہت بڑا۔۔۔پر دیکھ اس میں اللہ کی رضا ہی تھی۔۔۔اپن یا تم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے ۔۔تو اس رب کی مرضی کے خلاف جائے گی؟؟بول ماوی تو اس رب کی مرضی کے خلاف جائے گی؟؟؟تو کیا اس کی رضا میں راضی نہیں ہو گی؟؟"

ماوی بھیگی آنکھوں سے اسے سن رہی تھی۔۔

"بہت درد ہے شین۔۔۔بہت درد۔۔۔میں توڑ دی گئی ہوں شین۔۔۔بہت درد ہے۔۔کم ہی نہیں ہو رہا۔۔۔"

وہ تھکے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی جیسے اب سکت نہ رہی ہو کچھ کہنے کی۔۔۔

اس کے بالوں کی لٹیں اس کے چہرے پہ بکھری تھی۔۔۔جنہیں شین نرمی سے پیچھے کرنے لگی۔۔۔

"بہت درد ہے تیرے اندر ماوی۔۔بہت درد۔۔۔اپن سب جانتی ہے۔۔تو بہت تکلیف میں ہے۔۔۔ہر انسان نے تجھے درد دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔رشتوں نے کمزور کر دیا ہے تجھے۔۔۔ابرام۔۔۔احرم۔۔غزل۔۔۔سب نے تجھے درد ہی دیئے ہیں۔۔پر ماوی اوپر والی ذات پہ یقین ہے ناں؟؟ تو ماں ہے۔۔اپن جانتی ماں کے لئے بہت مشکل ہوتا۔۔بچے کی موت کا غم بہت بڑا ہے۔۔عورت کہیں کی نہیں رہتی۔۔۔پر ماوی تجھے اللہ کی ذات پہ بھروسہ

رکھنا ہے۔۔۔وہ رب تجھے بچالے گا ان سب بھیڑیوں سے۔۔۔ایک دن تو بھی خوش ہو گی۔۔۔اپنی قسمت پہ رشک کرے گی تو ماوی۔۔۔اور تب میں تجھ سے پوچھوں گی کہ ماوی اب اپنے خوش قسمت ہونے پہ یقین آ گیا تجھے۔۔۔‘‘

شین نرمی سے۔۔اس کا ہاتھ سہلاتے کہہ رہی تھی۔۔۔

جبکہ ماوی رونے لگ گئی۔۔

’’میں تھک گئی ہوں شین۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔۔بہت تھکن ہے۔۔۔‘‘

شین نے اسے پھر سے بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

"جب بندہ تھک جاتا ہے تو اللہ کی قربت اس کی تھکن دور کر دیتی ہے ماوی۔۔۔ تجھے اپنے رب کی قربت میں جانا ہے۔۔۔اس کی قربت حاصل کرنی ہے۔۔۔ تیری تھکن۔۔۔ تیرا رونا۔۔۔ تیرا غم سب ختم ہونے لگے گا۔۔۔"

ماوی رک کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہیں یہ باتیں کہاں سے پتہ چلی ہے؟؟"

شین ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

"پروفیسر ذاکر اللہ کو سنتی رہی ہے اپن۔۔۔وہ وہاں ایک سینٹر ہے۔۔تو اس کے سامنے سے گزرتے۔۔وہاں رک کے سنتی تھی۔اپن۔پھر ایک دن انہوں نے اپن کو اندر آکے بیٹھنے کو کہا اور اپنی اب وہاں جاتی ہوں۔۔۔بہت اچھی باتیں کرتے ہیں وہ۔۔۔"

ماوی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ شین نے مسکرانے کی کوشش کی۔۔

"ایسے کیسے دیکھ رہی تو ماوی؟"

ماوی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

"تم بہت اچھی باتیں کرتی ہو۔۔۔ مجھے بھی ان کے پاس لے جاؤ۔۔۔ سکون چاہیئے مجھے۔۔۔ بہت سکون"

وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔ جبکہ شین اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگی۔۔۔

”نہ رو ماوی۔۔نہ رو۔۔۔ تیرے رونے سے اسے تکلیف ہو گی۔۔۔وہ سوچے گا کہ اس کی ماں کتنی تکلیف میں ہے۔۔۔ تو دعا کر اس کے لئے۔۔۔اسے تیرے دعا کی ضرورت ہے۔۔۔ تو نہ رو۔۔۔“

ماوی سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔

”آج تیرے پاس رونا چاہتی ہوں شین۔۔۔رونے دے ناں آج۔۔۔ تیرے سامنے رونا چاہتی ہوں۔۔۔ بہت دکھ ہیں میرے اندر۔۔ بہت اذیت۔۔ بہت آنسو۔۔۔ تمہیں دیکھ کے۔۔انہیں بہنے کا راستہ مل گیا ہے شین۔۔۔رونے دے ناں۔۔۔رونے دے“

وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔۔ شین نے اسے اپنے گلے لگایا تھا۔۔اس کی نظریں کچن کی طرف اٹھی تھی جہاں سمیرا بھیگی آنکھوں سے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ ماوی اونچی آواز میں روتے ہوئے۔۔اپنے اندر کا غم بہانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔جو سالوں سے اس کے اندر دفن تھے۔۔۔اور آج شین کو اپنے سامنے دیکھ کے۔۔جیسے وہ سب دفن ہوئے غم سر اٹھانے لگے تھے۔۔۔

"کیسے پیپرز ہیں یہ؟؟"

اس نے پوچھا تھااور مقابل کے جواب نے اس کے اوسان خطا کر دیے تھے۔۔۔

"سر دائیورس پیپرز ہیں۔۔ماوی میم کی طرف سے۔۔۔"

اس کے سیکریٹری نے اسے جواب دیا تھا۔۔۔وہ آج کافی دن بعد آفس آیا تھا۔۔۔

اور آتے ہی اسے ایک پیکٹ موصول ہوا تھا۔۔۔اور اب وہ پیپرز ہاتھ میں لیے ۔۔۔اس بلڈنگ کے اوپری منزل میں بیٹھا۔۔اپنے ٹوٹتے بکھرتے دل کو سنبھال رہا تھا۔۔۔

وہ دیکھ نہیں سکتا۔۔۔وہ ناکارہ ہی تو تھا۔۔۔وہ زانی بن چکا تھا۔۔۔زنا کر چکا تھا۔۔۔ماوی کو ہر خوشی دینے کی قسم کھا کے بھی۔۔وہ ماوی کو کوئی خوشی نہ دے سکا۔۔۔

اور اب اپنی زندگی کی بربادی کا پروانہ ہاتھ میں لیے بیٹھا۔۔۔نم آنکھوں سے ۔۔۔اس تاریکی میں اپنی خوش قسمتی کی کوئی رمق ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

ماوی کو طلاق دینے کا سوچ کے ہی۔۔اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"مے آئی کم ان سر۔۔"

اظفر اس کا سیکریٹری اور قابل اعتبار آدمی تھا۔۔۔

"ہممم یس۔۔۔"

احرم چونکا تھا۔۔ پاس پڑی فائل اور ایک یو ایس بی۔۔اس نے احتیاط سے اظفر کی طرف بڑھائی تھی۔۔

"یہ آج ہی ماوی تک پہنچانی ہے آپ نے۔۔۔بے حد رازداری سے۔۔بنا کسی کو بتائے۔۔ایون کچھ بھی ہو جائے ابرام کو بھی نہیں خبر ہونی چاہئے۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"

اظفر ان چیزوں کو لے چکا تھا۔۔

"اب جاو۔۔۔"

"اوکے سر۔۔"

اظفر وہ چیزیں لے کے۔۔افس سے باہر نکلا تھا۔۔۔ جبکہ احرم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

"ماوی بے حد محبت کی ہے تم سے۔۔۔ لیکن میں ایک ناکارہ شخص ہوں۔۔جو تمہارے لئے تحفظ۔۔۔ سکون یا محبت نہ بن سکا۔۔۔اور تمہیں توڑ دیا۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کے۔۔۔احتیاط سے چلتا۔۔۔افس کے بالکونی میں آیا تھا۔۔

"مجھے معاف کر دینا ماوی۔۔۔"

اس نے ریلنگ کو مضبوطی سے تھاما تھا۔۔۔

"تمہارا گنہگار ہوں میں۔۔۔میں ازالہ کرنا چاہتا ہوں اپنے ہر گناہ کا۔۔۔اور یہی بہترین ازالہ ہے۔۔۔"

آنکھ سے آنسو بہے تھے۔۔۔لب بھینچے دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔اس نے آنکھیں بند کی تھی۔۔

"میں تمہیں طلاق نہیں دے سکتا۔۔کبھی نہیں الگ کر سکتا خود کو تمہارے وجود سے۔۔بہت مشکل ہے۔۔میرے لئے بہت مشکل ہے۔۔۔ایم سوری۔۔"

اور پھر وہ ہوا میں لہرایا تھا۔۔۔اس اونچی بلڈنگ کے اوپری منزل سے۔۔۔اس باڈی کو نیچے زمین بوس ہوتے دیکھا گیا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتا ابرام پل بھر کو رکا تھا۔۔اور پھر ڈوبتے دل کے ساتھ۔۔۔اس نے حیرت اور صدمے سے۔۔۔اس زمین بوس ہوئے وجود کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھی۔۔اور اس کے وجود کے گرد خون پھیل چکا تھا زمین پہ۔۔۔

ابرام وہیں گھٹنوں کے بل گرا تھا۔۔

"احرم۔۔۔"

وہ چونک کے نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔۔کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائی تو نیم تاریکی تھی۔۔۔اور گھڑی پہ رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔

گہرے سانس لیتی۔اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

”یہ کیسا خواب تھا۔۔۔اتنا برا خواب۔۔احرم۔۔۔“

زیر لب بڑبڑاتی وہ سامنے ٹیبل پہ پڑی فائل کو دیکھنے لگی۔۔۔جو شام کو ہی اظفر دے گیا تھا اسے۔۔۔اور وہ بنا دیکھے ہی وہی رکھ گئی تھی۔۔

کہ اس میں سکت نہیں تھی اب۔۔۔مزید کچھ سننے کی۔۔۔مزید کسی دکھ کی۔۔۔

لیکن ابھی بلکل اچانک اس خواب نے جیسے۔۔۔اس کے دل کی حالت ابتر کر دی تھی۔۔۔

احرم کو کال کر کے وہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔لیکن کیسے پوچھتی۔۔۔وہ تو بے وفا ٹھہر چکا تھا اس کے لئے۔۔وہ تو ماوی کا ہرجائی بن بیٹھا تھا۔۔۔

سر جھٹک کے۔۔۔وہ بیڈ سے نیچے اتر کے۔۔۔ ٹیبل تک گئی اور فائل اٹھا کے وہ دیکھنا چاہتی تھی جب اسے فائل میں موجود یو ایس بی نظر آئی تھی۔۔۔

”یہ۔۔۔؟؟؟لیپ ٹاپ۔۔۔“

ادھر ادھر نظریں دوڑاتی۔۔۔وہ کمرے سے باہر گئی تھی تا کہ سمیرا کا لیپ ٹاپ لے کے وہ یو ایس بی کو چیک کر لیں۔۔

موبائل پہ بار بار۔۔۔اس کی انگلیاں رینگ رہی تھی۔۔۔وہ منتظر تھا۔۔۔سب کہہ دینے کے بعد بھی۔۔وہ منتظر تھا۔۔۔

دل بوجھل سا تھا۔۔۔آنکھ میں نمی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

”سر فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے آپ کا۔۔۔“

ہوٹل روم میں وہ کب سے جو منتظر تھا اس کال کا۔۔۔جب اظفر کی آواز نے اسے چونکایا تھا۔۔

”کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔؟؟“

بوجھل بھاری اواز میں پوچھا گیا۔۔

”سر تین ہو رہے ہیں۔۔۔اور آپ کو ایئرپورٹ بھی پہنچنا ہے۔۔“

اظفر اس کا پاسپورٹ چیک کرتا کہنے لگا۔۔۔

”کیسی تھی؟؟؟“

احرم کے اچانک پوچھنے پہ۔۔اظفر لمحے بھر کو رکا تھا۔۔اس چہرے پہ کرب کی پرچھائیاں تھی۔۔۔۔جن سے اظفر نظریں چرا گیا۔۔۔

” she will call you sir ... “

"ہممم۔۔۔"

ہنکارا بھر کے۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اور احتیاط سے۔۔ اپنی اسٹک سنبھالتا ۔۔۔ وہ اظفر کے ساتھ ہوٹل روم۔۔سے باہر نکلا تھا۔۔۔

اسے نیو یارک جانا تھا۔۔ وہ ماوی کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ ماوی کے لئے مضبوط مرد بننا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی ہر غلطی۔۔۔ ہر گناہ کی تلافی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ تبھی وہ نیو یارک جارہا تھا۔۔۔

کاش وہ معاف کر دیتی۔۔۔

کاش آج میرا ہاتھ تھام کے۔۔۔ میرے ساتھ ہوتی وہ۔۔۔

اس آخری لمحے تک۔۔۔وہ امید کے سہارے چل رہا تھا۔۔۔ لیکن پھر امید دم توڑ گئی۔۔۔

شاید وہ معاف نہیں کر پائی اسے۔۔۔

شاید اس کا وجود اتنا نجس ہے۔۔ کہ ماوی کے لئے اسے معاف کر دینا بے حد مشکل لگا۔۔۔

اس کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ ابھر کے معدوم ہوئی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے۔۔۔ سیٹ کی پشت پہ سر ٹکا گیا۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

اس بوجھل آواز پہ۔۔ماوی کا دل تڑپ سا گیا تھا۔۔۔

"کہاں سے شروع کروں؟؟وہ خوبصورت شام جب تم میرے پاس آ کے بیٹھی تھی مجھے سمجھانے۔۔۔سہارا دینے یا اس شام سے اسٹارٹ کروں جب تم نے میرا پروپوزل ایکسپٹ کیا تھا۔۔۔"

بات ادھوری چھوڑ کے۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا تھا شاید۔۔

"تمہارا ہر احساس میرے لئے ہمیشہ خوبصورت رہا ہے۔۔ بلکل انوکھا۔۔۔ مختلف۔۔۔منفرد۔۔۔ تبھی تم سے محبت ہو گئی تھی۔۔ لیکن میں اس محبت کو شاید نہ نبھا پایا۔۔جب مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ تم مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی ماوی۔۔میں صرف ایک راستہ تھا ابرام سے بدلہ لینے کا راستہ۔۔ماوی تو میرا کیا قصور تھا؟؟؟میں تو گنہگار نہیں تھا ناں پھر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں؟"

اس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔ماوی نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔اندر کے حبس کو باہر نکالنے کے لئے۔۔

”ماوی میں بہک گیا تھا۔۔ تم سے بدلہ لینے کے لیے میں بہک گیا۔۔۔ میں بہکنا نہیں چاہتا تھا کبھی۔۔ تمہارے علاوہ مجھے کسی اور کے جسم کی خواہش کبھی نہیں رہی تھی لیکن۔۔ بیوفائی کا مرتکب ہو گیا۔۔۔ زنا کر بیٹھا۔۔۔ لیکن ماوی میں قسم کھاتا ہوں۔۔۔ میں تم سے بدظن ضرور ہوا تھا لیکن مجھے کبھی کسی دوسری عورت کے وجود میں سکون کی تلاش کبھی نہیں رہی ماوی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ میں ماوی مجھے نہیں یاد۔۔۔ وہ سب کیسے ہوا؟؟ کب ہوا؟؟؟ میں ہوش میں تھا ہی نہیں۔۔ میں نشے میں تھا ماوی۔۔۔“

خاموشی چھائی تھی کچھ دیر۔۔۔۔

”ماوی تمہارا اگنہگار بن بیٹھا۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے معاف کر دو ماوی۔۔۔ میں نے کبھی تمہیں نوچنے کا نہیں سوچا۔۔۔ تم بیوی ہو میری۔۔۔ کیسے نوچ سکتا تمہارے

وجود کو اپنی ہوس کے لئے۔۔ کیسے ماوی؟؟ مجھے معاف کردو۔۔۔ پلیز معاف کردو۔۔۔"

وہ پھر سے رکا تھا۔۔ جبکہ ماوی نے ہچکی لی تھی۔۔

"میں تمہیں طلاق نہیں دے سکتا ماوی۔۔۔ کبھی نہیں دے سکتا۔۔۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔ کہ اپنے ہی وجود سے تمہیں الگ کردوں۔۔ کیسے الگ کردوں۔۔۔ محبت کی ہے تم سے۔۔۔ نکاح کیا ہے تم سے۔۔ پھر؟؟ کیسے ماوی؟؟ نہیں الگ کر سکتا۔۔۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں ماوی۔۔ تمہیں دیکھنے کی بے حد خواہش ہے ماوی۔۔ تبھی جا رہا ہوں یہاں سے۔۔۔ اور اب جب سامنا ہو ہمارا۔۔ تو یہی چاہوں گا کہ میں اپنی آنکھوں سے تمہیں دیکھوں۔۔۔ مکمل دیکھوں تمہیں۔۔۔ انتظار کرو گی میرا؟؟"

ماوی کا دل ساکت ہو گیا تھا جیسے۔۔۔

'انتظار کرو گی میرا؟؟'

الفاظ اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہے تھے۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

وہ پھر سے متوجہ ہوئی تھی۔۔

"جانے سے پہلے۔۔اپنے حصے کی ساری پراپرٹی تمہارے نام کر کے جارہا ہوں۔۔۔ کہ اگر مجھے کچھ ہوا۔۔ میں نہ آپایا۔۔۔ میری زندگی اگر اتنی ہی ہوئی تو ۔۔۔ تم کبھی بے اسرا نہ رہو۔۔۔ میرا گھر۔۔ میرا آفس۔۔ میری پراپرٹی سب تمہارے ہیں۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ہمیشہ سے تمہارا ہی رہا ہوں۔۔۔اگر کبھی تمہیں لگے کہ تم مجھے معاف کر چکی ہو۔۔۔اگر

کبھی لگے کہ تم میری محبت کو سمجھنے لگی ہو۔۔۔مجھے محسوس کرنے لگی ہو۔۔۔

ماوی اگر کبھی لگے کہ۔۔۔۔ہم اب بھی ایکدوسرے کے محرم ہے۔۔۔تو ماوی

مجھے بتادینا پلیز۔۔۔میں منتظر رہوں گا۔۔میری رات تین بجے کی فلائٹ ہے

۔۔۔کہاں ؟؟ نہیں بتا سکتا۔۔۔لیکن ماوی میری منتظر رہنا پلیز۔۔۔۔"

اب مکمل خاموشی تھی۔۔سکوت تھا۔۔لیکن ماوی کے اندر ایک شور برپا تھا۔۔۔

اس کی بھیگی آنکھوں میں۔۔۔کرب کی کرچیاں تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں معاف کردیا احرم۔۔۔"

بھیگی آواز میں کہتی۔۔۔اس نے اپنا چہرہ ہاتھ کی پشت سے صاف کیا تھا۔۔۔

اور پھر پھوٹ کے رودی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں معاف کر دیا احرم۔۔۔"

اور پھر وہ نمبر ملانے لگی۔۔۔ لیکن کال نہیں جا رہی تھی۔۔۔ نمبر سوئچ آف تھا۔۔۔ گھڑی پہ نظر پڑی تو 4 بج رہے تھے۔۔۔

اس نے دیر کر دی تھی۔۔۔ اس نے بہت دیر کر دی تھی۔۔۔ احرم نہیں تھا اب۔۔۔

”تو کس کو معلوم ہے کہ احرم کہاں گیا ہے؟؟“

وہ تقریباً دھاڑا تھا۔۔ جبکہ وہاں موجود آفس ورکرز نظریں جھکا گئے تھے۔۔۔

”احرم کو جو صحیح لگا ہوگا اس نے وہی کیا ہے ابرام۔۔ سو کالم ڈاؤن“

ابرک نے کہنے کی کوشش کی تھی جس پہ ابرام کی گھوریوں نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

"میرا بھائی ہے وہ۔۔۔اس کی فکر مجھے سب سے زیادہ ہے۔۔۔اور وہ جو گیا کے اکیلا۔۔تو بتا تا چلوں کہ وہ دیکھ نہیں سکتا۔۔۔اس کے ساتھ کوئی حادثہ بھی پیش آ سکتا ہے۔۔۔ سوچا ہے کبھی تم نے؟"

ابرک لب بھینچ گیا۔۔۔ جبکہ ابرام باقی سب کو دیکھنے لگا۔۔

"اظفر کہاں ہے؟؟"

"سر وہ تو نہیں آئے۔۔۔"

اس جواب نے ابرام کے غصے کو مزید ہوا دی تھی۔۔۔

”گو ٹو ہیل۔۔۔ جا کے ڈھونڈو ظفر کو۔۔۔انفار میشن اکھٹا کرو کہاں ہے احرم کہاں گیا؟؟؟ کون سی فلائٹ سے گیا ہے۔۔۔ پتہ کرو سب۔۔ رائٹ ناو“

وہ چلایا تھا۔۔

”اوکے سر۔۔“

وہ سب باہر نکلے تھے۔۔ جبکہ ابرک کھڑا ابرام۔ کو گھور رہا تھا جب ابرام کی نظر اس پہ پڑی۔۔

”وہاٹ۔۔۔؟؟“

"سوچ رہا ہوں وقت پہ اتنی کیئر دکھائی ہوتی۔۔۔ماوی کو تنگ کرنے کی بجائے۔۔۔اسے احرم کے ساتھ سکون سے رہنے دیتے۔۔تو آج احرم بھی یہیں ہوتا تمہارے پاس اور ماوی بھی احرم سے بدگمان ہو کے۔۔۔ برباد نہ ہوتی۔۔"

ابرک نے اسے آئینہ دکھایا تھا جبکہ ابرام کی آنکھوں میں سرخی سی آئی تھی۔۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ آؤٹ"

وہ پھر سے چلایا تھا۔۔ جبکہ ابرک تاسف سے سر ہلاتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اپنی کنپٹی سہلاتا ابرام۔۔۔اپنے بھائی کے بارے میں سوچ رہا تھا اب۔۔۔اس کی گمشدگی ابرام کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔

"کافی؟"

سمیرا کی آواز پہ وہ چونکی تھی۔۔۔اور پھر ہلکا سا مسکرا کے۔۔اس نے مگ ان کے ہاتھ سے لیا تھا۔۔

"کیا سوچ رہی ہو یہاں اکیلے بیٹھ کے۔۔۔؟"

سمیرا کے سوال پہ۔۔وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔

"بہت تھک گئی ہوں۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔"

سمیرا نے ہنکارا ابھرا تھا۔۔اور پھر اسے دیکھنے لگی۔۔

"لیکن مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ تم نارمل ہونے لگی ہو پھر سے۔۔۔"

"لیکن یہ تھکن تو روح کا حصہ بن چکی ہے آپی۔۔جو کبھی نہیں اترے گی۔۔۔ کبھی کبھی سوچتی ہوں کوئی مجھ سا بد نصیب بھی ہو گا۔۔۔"

اس کا لہجہ آواز تھکن زدہ تھے۔۔۔ سمیرا غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

"احرم کو سوچ رہی ہو؟؟ کیا اسے معاف کر پاؤ گی؟؟"

ماوی استہزائیہ ہنسی تھی۔۔

"معاف؟؟؟ آپی معافی مانگنے کے قابل تو میں ہوں۔۔۔وہ تو ہوش و حواس میں تھا ہی کب۔۔۔ جو میرا مجرم بن بیٹھا۔۔اور میں؟؟؟ میں تو مکمل ہوش و حواس میں ہو کے۔۔۔اسے استعمال کیا۔۔۔اس کی محبت۔۔۔اس کی فیلنگز کو ذریعہ بنایا۔۔۔احرم ٹھیک کہتا ہے کہ میں نے اسے راستہ بنایا ابرام سے بدلہ لینے کا راستہ۔۔۔۔"

وہ اب خاموشی سے گھونٹ گھونٹ کافی پینے لگی۔۔۔

"لیکن اس نے پھر بھی مجھے طلاق نہیں دی۔۔۔مجھے طلاق دینے کا نہیں سوچا اس نے۔۔میرے سارے جھوٹ جان کے بھی۔۔۔وہ مجھے خود سے باندھے ہوئے ہیں۔۔۔میرے ماتھے پہ۔۔۔بدکرداری کا کلنک لگا کے۔۔۔مجھے رسوا نہیں کر رہا۔۔۔اور۔۔۔۔"

وہ کچھ دیر رکی تھی۔۔۔

"مرد کی تعریف کیا ہے آپی؟؟میں آج تک نہ جان پائی۔۔۔لوگ کہتے ہیں عورت کو سمجھنا مشکل ہے۔۔مجھے تو لگتا ہے کہ مرد تو مکمل نا قابل فہم ہے۔۔۔
"

کہتے کہتے وہ ایکدم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ عجیب بے چینی تھی اس کے وجود میں۔۔۔ جو سمیرا کو محسوس ہوئی تھی۔۔۔

”ماوی کیا ہوا بیٹا؟؟“

”ع۔۔۔ علی۔۔۔۔ علی کے پاس جانا ہے ابھی۔۔۔ ابھی“

وہ بوکھلا کے کہتی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتی دروازے کی طرف جانے لگی تھی۔۔ جبکہ سمیرا ابھی اس کے پیچھے تیزی سے آئی تھی۔۔ کہ ماوی کی دماغی حالت ابھی بھی اتنی نارمل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کہ اسے یوں اکیلے جانے دیا جائے۔۔

بکھرا بکھرا سا احساس تھا۔۔جو اس کے وجود میں پھیل رہا تھا۔۔۔

بے چینی تھی۔۔۔جو اس جسم کو چھلنی کر رہا تھا۔۔۔

نم آنکھوں سے ونڈ اسکرین کو دیکھتا۔۔۔اس نے گاڑی کا رخ قبرستان کی طرف موڑا تھا۔۔۔

جوں جوں گاڑی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔اسے اپنا دل۔۔۔اپنی دھڑکنیں۔۔۔ اپنا وجود بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں سے رواں تھے۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔

"پاپا۔۔۔آئی لو یو پاپا۔۔۔"

اس کے کانوں میں معصوم سی آوازیں تھی۔۔۔اور وہ ہچکیوں سے رو پڑا تھا۔۔

آج تنہا سا تھا وہ۔۔

نہ احرم تھا۔۔

نہ علی۔۔۔نہ ماوی۔۔۔

وہ تنہا تھا آج۔۔ مکمل تنہا۔۔۔!!

گاڑی جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔وہ کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔۔سامنے کا منظر دھندلایا ہوا تھا۔۔۔

دھڑکتے دل۔۔کانپتے ہاتھوں سے۔۔اپنے آنسو صاف کرتا۔۔وہ نیچے اترا تھا ۔۔۔

دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔کچھ قدموں کے فاصلے پہ ہی۔۔۔تو اس کا بیٹا مٹی تلے سو رہا تھا۔۔

وہ مضبوط مرد لڑکھڑایا تھا۔۔۔ لیکن پھر خود کو سنبھالتا وہ قدم آگے بڑھانے لگا ۔۔

"پاپا۔۔۔آئی مسڈ یو۔۔۔"

چلتے چلتے وہ پھر رو پڑا تھا۔۔۔اور پھر دھندلی آنکھوں نے۔۔سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔۔

وہ ماوی ہی تھی۔۔۔جو علی کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔دھڑکنیں پل بھر کو تھم کے۔۔۔پھر سے چلنے لگی تھی۔۔۔

لب بھینچے وہ ماوی کی پشت دیکھتا۔۔۔آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ قریب جا کے رکا تھا۔۔

”ماوی۔۔۔“

بند آنکھیں کھول کے۔۔۔اس نے اپنا نام سنا تھا۔۔وہ جانتی تھی کون ہے؟؟ تبھی بنا مڑے وہ بیٹھی رہی۔۔۔

”ماوی۔۔“

اب کے آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔۔

سجن لاج عشق دی

رکھ لیندے۔۔

نااوندی جدائی

ناغم پیندے۔۔۔

سچے لگدی سی

چوٹھے نین تیرے۔۔۔

اپنے زخم

سہ کیوے سیندے۔۔۔

اور پھر وہ گھٹنوں کے بل۔۔ماوی کے پیچھے ہی گرا تھا۔۔۔وہ رو رہا تھا۔۔۔
ہچکیاں لیتا رو رہا تھا۔۔۔

”ماوی۔۔۔ماوی۔۔“

اس کے وجود میں پھر بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔۔

”مت کرو ایسے۔۔۔میں نہیں سہہ رہا ماوی۔۔۔میں نہیں سہہ پا رہا۔۔۔ تمہاری خاموشی موت ہے میرے لئے۔۔۔مت کرو ایسے پلیز۔۔۔پلیز“

وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

”بہت درد ہے ماوی۔۔۔میرے وجود میں بہت درد ہے۔۔۔بہت غم ہیں۔۔ “

وہ کہہ رہا تھا۔۔۔ماوی بھی بے اواز آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

"میں اپنے نصیب کا قاتل ہوں ماوی۔۔۔میں تمہارا قاتل ہوں۔۔۔مت کرو ایسے پلیز مت کرو۔۔۔بہت درد ہے یار۔۔۔بہت درد میں ہوں۔۔"

وہ بنا ابرام کو دیکھے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ابرام۔اسے ہی بھیگی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ جا رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

وہ تقریباً چلایا تھا۔۔۔عجیب کرب تھا اس کے چلانے میں۔۔ماوی کے اٹھتے قدم رکے تھے۔۔۔

وہ اب ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔آنکھیں بے تاثر اور سپاٹ تھی۔۔۔جبکہ ابرام کی آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔فریاد تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔میں جھک گیا ماوی۔۔۔تم مجھے جھکانا چاہتی تھی دیکھو میں جھک گیا۔۔"

وہ کہتا اسے کے قدموں میں گرا تھا۔۔۔

"تمہارے قدموں کی دھول بن گیا۔۔۔میں جھک گیا ماوی۔۔۔"

جبکہ ماوی دھندلائی آنکھوں سے۔۔اپنے سامنے جھکے ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں بکھر گیا ہوں۔۔۔تنہا۔۔۔اکیلا۔۔۔خالی کشکول لیے تمہارے سامنے جھک چکا ہوں۔۔۔بھر دو میری جھولی۔۔۔پلیز"

"میرا بیٹا مر گیا ابرام۔۔۔ میرا بیٹا مر گیا۔۔۔"

ٹوٹے الفاظ اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔

"تم جو آج خالی کشکول ہو۔۔۔ اپنی وجہ سے ہو ابرام۔۔۔ اپنی وجہ سے تم تنہا رہ گئے ہو۔۔۔۔ اور میں۔۔۔۔ میں۔۔ میرا بیٹا نہیں رہا۔۔۔ میں مر چکی ہوں۔۔۔ میں مر گئی ہوں۔۔۔ میرا بیٹا مر گیا ہے۔۔"

لمبی ہچکی لیتی۔۔۔ وہ ہکلائی تھی۔۔۔ جیسے سینے کا سارا غم اس ایک جملے میں۔۔۔ نکالنا چاہ رہی ہو وہ۔۔۔

"بیٹا تو میرا ابھی مرا ہے۔۔۔ تم اگر ماں تھی تو میں باپ تھا ماوی۔۔۔ تم اگر ماں نہیں رہی تو میں بھی تو باپ نہیں رہا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے۔۔۔اس مٹی کے ڈھیر کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ی۔۔۔یہاں۔۔۔یہاں۔۔۔ا۔۔۔اپنے ہ۔۔۔ہاتھوں سے۔۔۔اپنے بچے کو سلایا میں نے۔۔سفید چادر میں لپیٹ کے۔۔۔م۔۔۔میں نے سلایا۔۔۔اور پھر ۔۔۔ماوی پھر پتہ کیا ہوا۔۔۔وہ ایسے سویا کہ میں پکارتا رہا۔۔۔ علی اٹھو بیٹا۔۔۔

Dad's prince wake up ...

اور وہ اٹھا ہی نہیں۔۔۔یہاں۔۔۔یہاں۔۔۔"

وہ اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ارد گرد کی مٹی کو چھونے لگا۔۔۔

”یہاں لگا تھا مجھے۔۔۔میرا وجود اس مٹی کے ساتھ خاک ہوتا گیا۔۔میں خاک ہو گیا ماوی۔۔۔“

”بس کر دو پلیز بس کر دو۔۔۔مجھے نہیں سننا۔۔۔مجھ میں ہمت نہیں سننے کی ۔۔بس کر دو۔۔۔“

ماوی روتے ہوئے ہچکیوں کے بیچ بولی تھی۔۔

”مجھ میں اور سکت نہیں۔۔۔میں نے نہیں سننی۔۔۔بس۔۔۔بس۔۔۔بس“

وہ چیخ پڑی تھی۔۔۔اسے جیسے پھر سے دورہ پڑا تھا۔۔۔

گہرے سانس لیتی۔۔وہ وہیں گری تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

ابرام نے اس کے قریب آنا چاہا جبکہ ماوی نے ہاتھ اٹھا کے۔۔اسے قریب آنے سے روکا تھا۔۔۔

"بس کردو ابرام۔۔بس کردو۔۔۔"

تھکے تھکے انداز میں کہتی۔۔وہ اپنی سانس بحال کرنے لگی۔۔ابرام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جس کا دوپٹہ سر سے ڈھلک چکا تھا۔۔اس کے چھوٹے بال۔۔اس کے چہرے کے اطراف کو ڈھکنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ان۔۔۔ان ہاتھوں میں لے کے۔۔۔اسے بچایا تھا۔۔۔سب سے بچایا تھا۔۔۔ ایسے۔۔۔سینے سے لگایا تھا۔۔۔"

اپنے دونوں ہاتھ۔۔۔اپنے سینے پہ رکھ کے کہہ رہی تھی۔۔

"اسے اپنی سانسیں دی تھی میں نے۔۔۔۔اپنی ممتا کی گرمائش میں اسے اپنا بیٹا کہا تھا میں نے۔۔۔اپنے آغوش کی حرارت سے۔۔۔اسے پروان چڑھایا تھا۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔پھر وہ ان ہاتھوں سے پھسلتا چلا گیا۔۔۔وہاں۔۔۔۔وہاں۔۔۔"

آج وہ اپنے دکھ بیان کر رہی تھی ابرام کے سامنے۔۔۔وہ رو پڑا تھا۔۔۔

"تم کیوں آئے ابرام ؟؟ کیوں آئے وہاں ؟؟ کوئی ملے علی سے ؟؟ تم نہ ملتے اس سے۔۔۔نہ آتے وہاں۔۔ تو آج زندہ ہوتا میرا علی۔۔

وہ چیخی تھی۔۔۔

"سب ختم کر دیا تم نے۔۔۔سب ختم کر دیا۔۔۔"

اپنی مٹھیوں میں مٹی بھر بھر کے۔۔وہ ابرام پہ پھینکنے لگی۔۔۔

"میرے زخموں سے خون رسنے لگا ہے۔۔ ناسور بنتے جا رہے ہیں۔۔ دل سے غم نہیں جا رہا۔۔ کاش تم نہ آتے وہاں۔۔۔ تم کیوں آئے۔۔۔ میرا علی چلا گیا ۔۔۔ بھیڑیے کھا گئے اسے۔۔۔"

وہ رو رہی تھی۔۔ جبکہ ابرام اسے دیکھ دیکھ کے رو رہا تھا۔۔۔

آج اس قبرستان میں۔۔۔اپنے بیٹے کے سرہانے ایک ماں رو رہی تھی۔۔ایک باپ رو رہا تھا۔۔اس فضا میں عجیب سوگواریت تھی آج۔۔

وہ ماں باپ رو رہے تھے۔۔۔اپنے بچے کے لئے۔۔۔!!
وقت اپنی چال چل رہا تھا۔۔۔آٹھ مہینے ہو چکے تھے۔۔۔اب ماوی کو بھی تھوڑا صبر آنے لگا تھا۔۔

احرم کی ابھی تک کوئی خبر نہ تھی۔۔نہ کبھی ماوی نے جاننے کی کوشش کی۔۔۔کب وہ کس حال میں ہے۔۔۔

"سنا ہے احرم آرہا ہے پاکستان۔۔"

وہ جو آسمان پہ چلتے بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔۔چونک کے طلال کو دیکھنے لگی۔۔

اور پھر بنا کوئی جواب دیے۔۔۔ نظریں پھیر کے۔۔وہ پھر سے بادلوں کا پیچھا کرنے لگی تھی۔۔

جبکہ طلال سنجیدگی سے۔۔اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"اگر تم احرم کو معاف کرنا چاہو تو اپنے دل کی سنو ماوی۔۔۔ ورنہ پچھتاوے زندگی بھر کا روگ بن جاتے ہیں۔"

طلال نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ لب کاٹتی سامنے درخت پہ چہچہاتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

”معاف کر دینا بہت آسان ہوتا ہے طلال۔۔۔ لیکن بھول جانا بہت مشکل۔۔۔ میں نے احرم کو معاف کر بھی دیا ہو۔۔۔ لیکن وہ لمحہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔“

”جھوٹ تم نے بھی تو بولے ہیں ماوی۔۔۔استعمال اسے تم نے بھی کیا ہے۔۔ “

طلال کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔۔ماوی نے ایک شاکی نظر اپنے محسن پہ ڈالی تھی۔۔

”زنا نہیں کیا میں نے۔۔۔“۔۔۔

”میں بھی اکثر یہی سوچتا تھا ماوی۔۔۔ کہ میری مرضی کے بنا میری شادی کروا دی گئی ہے۔۔۔ایشال میری پسند نہیں ہے تو میں کیوں اس کے ساتھ بہت اچھا رہوں۔۔۔ لیکن اب ملال رہنے لگا ہے۔۔ پچھتاوے ڈستے ہیں مجھے۔۔ زندگی

بھر کا روگ بن گیا ہے۔۔۔کاش کبھی اچھا ہز بینڈ بن کے۔۔۔ایشال سے ویسی ہی محبت کرتا۔۔۔جس طرح کی محبت وہ چاہتی تھی مجھ سے۔۔۔ماوی بس اتنا کہوں گا۔۔کہ کسی کو معاف کرنا ہو تو دل سے معاف کرو۔۔اپنے عمل سے اسے محسوس کراو کہ تم اسے معاف کر چکی ہو۔۔ورنہ یہ خالی الفاظ ایک دن اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔۔پھر ہاتھ کچھ نہیں رہتا۔۔"

طلال بوجھل لہجے میں اپنی بات کہتا اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی اپنے لب کاٹ رہی تھی۔۔

”آج اپن کا دل اپنے گناہ کا اعتراف کرنے کو چاہ رہا۔۔پروفیسر صاب“

عجیب افسردگی اس کے وجود میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔اس کی گندمی رنگت پہ جیسے سانولا پن سا ٹھہرا ہوا تھا۔۔

”کہئے شین۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔“

پروفیسر ذاکر نرمی سے بولے تھے۔۔۔

شین افسردہ آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

"کسی پہ بدکرداری کا الزام کیسا ہوتا ہے پروفیسر صاب؟؟"

پروفیسر ذاکر اچھنبے سے اسے دیکھنے لگے۔

"آپ پہ لگا ہے؟؟"

شین آنکھوں میں نمی لیے سر نفی میں ہلانے لگی۔۔

"اپن نے بہت گناہ کیے ہیں صاب۔۔ بہت بڑے بڑے گناہ۔۔۔ آپ کی باتیں سن کے۔۔۔ اپن کو خود سے شرمندگی ہو رہی ہے صاب۔۔۔ اپن کو خود سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔ اپن ماوی کی گنہگار ہے صاب۔۔۔ اپن۔۔۔ پروفیسر صاب۔۔۔ اپن۔۔۔"

وہ رک کے اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرنے لگی۔۔۔

"اس کے شوہر کے سامنے۔۔اپن نے ماوی کو بدکردار کہا۔۔۔اور کہا کہ ماوی ہر مرد کے بستر۔۔۔۔۔۔"

پروفیسر ذاکر کی آنکھوں میں حیرت دیکھ کے۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔یہی دھچکا تھا کہ اب پروفیسر نکال دے گا اسے یہاں سے۔۔۔

جبکہ اب ان کی آنکھوں میں حیرت کی جگہ افسوس تھا۔۔

"آپ نے ایک نہیں دو گناہ کیے ہیں شین۔۔۔ایک معصوم عورت پہ بد کرداری کا الزام لگایا اور دوسرا میاں بیوی کے بیچ دراڑ ڈالا ہے آپ نے۔۔۔"

شین کی نظریں شرمندگی سے جھک گئ تھی۔۔ایسے جیسے اب اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔پروفیسر ذاکر سے سر اٹھا کے بات کرنے کی۔۔۔

"جانتی ہے آپ۔۔ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پہ کتنا حق ہے؟؟؟ قصاص جانتی ہے آپ؟؟انکھ۔۔کان۔۔زبان کا قصاص ہوتا ہے۔۔جان کے بدلے جان۔۔خون کے بدلے خون کا قصاص ہوتا ہے۔۔ویسے ہی تہمت کا قصاص بھی ہوتا ہے۔۔۔میاں بیوی کے بیچ بدگمانی ڈال کے۔۔۔۔ان کے رشتے کو ختم کرنے کا گناہ جانتی ہے آپ؟؟"

شین نے سسکی لی تھی۔۔۔نفی میں سر ہلاتی وہ رو پڑی تھی۔۔۔

”اپن کچھ نہیں جانتی۔۔۔اپن سزا کے لائق ہے صاب۔۔۔اپن کو سزا دو۔۔۔ اپنی بہت برا کر گئی ماوی کے ساتھ۔۔۔اپن نے الزام لگایا۔۔ تہمت لگایا۔۔ بہتان لگایا۔۔ بد کردار کہا اپن نے اسے۔۔۔اس کی بربادی میں اپن کا ہاتھ بھی ہے پروفیسر صاب۔۔ کیسے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں۔۔۔کیسے اپنے رب کے سامنے جھکوں۔۔اپن کی سزا بتادیں بس۔۔۔“

وہ روتے ہوئے۔۔۔ ہچکیوں کے بیچ کہہ رہی تھی۔۔

”ماوی سے معافی مانگو۔۔۔اگر وہ آپ کو معاف کر دیتی ہے۔۔اگر ماوی اپنا حق حلال کرتی ہے۔۔۔تو آپ کا رب بھی آپ کو بخش دے گا۔۔۔یہی آپ کی سزا ہے شین کہ آپ ماوی کے سامنے جا کے۔۔اپنے ہر گناہ کا اعتراف کر لیں۔۔۔

“

شین بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ اب کوئی کتاب اٹھا کے پڑھنے لگے تھے۔۔۔

"یہ اپن کی سزا ہے؟؟"

شین حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔ پروفیسر ذاکر نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔

"سزا تو آپ کی۔۔۔ ایک بدکار کے جتنا ہے کہ جب وہ بدکاری کرتے پکڑا جائے اور اسے کوڑے مارے جائے۔۔ ویسے ہی آپ کی سزا بھی بنتی ہے۔۔
لیکن اگر آپ ماوی کے سامنے اعتراف جرم کر کے معافی مانگ لیں اور وہ آپ کو معاف کر دیں۔ تو بیشک اللہ بے حد مہربان اور بخشنے والی ذات ہے۔۔"

وہ اپنی بات کہہ کے۔۔ پھر سے کتاب پڑھنے لگے۔۔۔ جبکہ شین دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔ انہیں دیکھتی رہی۔۔۔ اور پھر نظریں جھکا کے۔۔ لب کاٹتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

کہ سزا کوئی بھی ہو۔۔ اسے اب اپنی سزا بھگتنی تو ہے۔۔

"کیوں نہیں جاو گی آفس؟؟ وہ جو احرم نے اپنا سارا بزنس تمہارے پاس رکھا ہوا ہے۔۔ کیا وہ امانت نہیں ہے اس کا؟؟ کیا تم خیانت نہیں کر رہی؟؟"

ابرام لب بھینچے اسے باتیں سنا رہا تھا جبکہ ماوی سپاٹ نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"مجھے افس۔۔۔ اس بزنس۔۔ اور تم لوگوں سے دور ہی رہنا ہے۔۔"

”دور رہ لینا۔۔فی الحال احرم کے واپس آنے تک۔۔۔اس کا سب سنبھالو ماوی ۔۔تم بیوی ہو اس کی اور اس کی ساری بزنس ڈیلز تمہاری وجہ سے ڈیلے ہو رہی ہے۔۔یہ صحیح نہیں ہے بلکل بھی۔۔۔ایٹ لیسٹ اس کے واپس آنے تک آفس آجایا کرو پلیز۔۔۔“

اور پھر ایک بڑی جنگ کے بعد۔۔اس نے آفس جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ اپنی میٹنگ اٹینڈ کر کے۔۔پھر سے اپنے آفس روم میں آئی تھی۔۔۔

فائل دور ٹیبل پہ اچھال کے۔۔۔اس نے اپنے بال بکھیرے تھے۔۔۔۔

”اوففففف۔۔۔۔“

اپنی گردن سہلاتی۔۔۔ماوی اپنا کوٹ بھی اتار کے صوفے پہ پھینک چکی تھی۔۔۔جبکہ ان دو آنکھوں نے بے حد دلچسپی سے۔۔۔اس کے ہر عمل کو دیکھا۔۔۔

"کافی۔۔۔"

خود سے کہتی وہ انٹر کام تک جانے کے لئے مڑی۔۔۔جب اس کی نظر سامنے دیوار سے ٹیک لگا کے کھڑے احرم پہ پڑی۔۔۔

تو ایک پل کے لیے وہ اپنی جگہ پہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔۔جبکہ احرم سینے پہ ہاتھ باندھے۔۔۔دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ا۔۔۔حرم"

اس کے لب ہلے تھے۔۔

"کیسی ہو ماوی؟؟"

وہ ماوی سے سوال کرتا۔۔۔اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔

ایک سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور وہ ایک سال بعد اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ مکمل بدل چکا تھا۔۔۔اس کی شخصیت پر اعتماد سی ہو گئی تھی۔۔۔آنکھیں ٹھیک ہو جانے کے بعد۔۔۔وہ بے حد بدل گیا تھا۔۔۔وہ جو احساس کمتری کا شکار ہوا کرتا تھا۔۔۔اب وہ پر اعتماد ہو کے۔۔۔وجیہہ مرد بن چکا تھا۔۔۔جس کی بولتی آنکھوں میں۔۔۔دیکھتے ماوی کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ محرم تھا اس کا۔۔۔ لیکن وہ ہرجائی بھی تو تھا۔۔۔

وہ محرم تھا اس کا۔۔۔ لیکن وہ بھرم توڑ چکا تھا اس کا۔۔

جسے اس نے ہمیشہ بے وفا کا خطاب دیا۔۔۔ آج یوں اسے اپنے سامنے دیکھ کے ۔۔۔ وہ جیسے شاک کی کیفیت میں تھی۔۔۔

جبکہ وہ زیر لب مسکراتا۔۔۔ اس کے قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"تو تم ہو ماوی۔۔۔ آج اپنی آنکھوں سے تمہیں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ جس سے میں نے اپنی تاریکیوں میں۔۔۔ بے پناہ محبت کی۔۔۔ جو میری محرم بنی میری تاریکیوں میں۔۔۔

وہ اس قدر خوبصورت ہے۔۔۔"

ماوی کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے وہ کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی شاک سے جیسے باہر نکلی تھی اور دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"اور تم وہی شخص ہو جسے میں ان بارہ مہینوں میں بے وفا کا نام دے چکی ہوں۔۔۔ جو میرا بھرم توڑ کے۔۔۔ میرا ہرجائی بن چکا ہے۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ نہ جانے کیوں احرم کو اس کے لہجے میں شکوے سے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ تبھی زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔

دو قدم آگے بڑھا تھا وہ۔۔ ماوی کی آنکھوں میں شکوے پڑھ چکا تھا شاید وہ۔۔۔

جبکہ اتنے عرصہ بعد اسے سامنے دیکھ کے۔۔ ماوی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے رد عمل کا اظہار کرے۔۔۔

”وہیں رہو احرم۔۔۔ میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔“

احرم نے ابرو اچکائے تھے۔۔۔

”اور اگر میں پیچھے نہ ہٹوں تو؟؟“

اسے نظروں کے حصار میں لیے۔۔۔ احرم قدم قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا ۔۔

جبکہ ماوی اس کی شخصیت کا اعتماد دیکھتی۔۔ بوکھلا کے پھر سے پیچھے ہوئی تھی۔۔

”اگر میں تمہارے قریب آنا چاہوں تو؟؟”

وہ اب بھی کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی گنگ سی۔۔۔ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو آنکھوں میں محبت لیے اس کی طرف آ رہا تھا۔۔۔ اور وہ دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

"اگر ماوی۔۔۔ اگر میں تمہیں اپنے حصار میں لینا چاہوں تو؟؟"

احرم اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔ کہ ایکدوسرے کی سانسوں کی آواز تک وہ سن رہے تھے۔۔۔

وہ حیرت سے ان آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جن میں ماوی کا عکس صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

"اگر یہ کہہ دوں ماوی۔۔۔ کہ میں تمہاری محبت کا مکمل اسیر ہو چکا ہوں۔۔۔ تو ؟؟؟ماوی"

احرم اس کے بے حد قریب سر گوشی کر رہا تھا۔۔اپنی سانسیں ماوی کے گالوں پہ چھوڑتا۔۔۔وہ گھمبیر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی کو اپنی سانسیں بوجھل ہوتی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

جیسے ابھی وہ سانس نہ لے پائے گی۔۔۔

جیسے ابھی اسے ان ہیلر کی ضرورت پڑے گی۔۔۔۔

"اگر یہ کہوں ماوی۔۔۔۔کہ ان دنوں۔۔۔ہفتوں۔۔۔مہینوں میں۔۔۔۔ تمہیں دیکھنے کی خواہش رہی ہے تو؟؟؟"

وہ آنکھیں موندے اب سر گوشی کر رہا تھا۔۔۔ماوی کے بے حد قریب۔۔۔

" I just wanted to see you with my naked eyes Maavi ... "

وہ پھر سے سرگوشی کرتا۔۔۔پورے استحقاق سے اس کے لبوں پہ جھکا تھا۔۔۔

ماوی کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔احرم دھیمے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"اپنی سانسیں تمہیں دان کر سکتا کیا میں؟؟ماوی۔۔۔"

اس کے کان کی لو پہ اپنے لبوں سے۔۔۔ سرگوشی کرتا۔۔۔وہ اس کے لبوں پہ خاموش سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

ماوی اس کی قربت میں۔۔۔اس کے سحر سے نکلنے کی تگ ودو میں تھی۔۔۔جو ناممکن سی لگ رہی تھی۔۔۔

اور پھر احرم اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلنے لگا۔۔۔ لمحے جیسے دھیمی رفتار سے چلنے لگے تھے۔۔۔ان لمحوں کی خاموشی میں۔۔۔ان دونوں کی سانسوں کا شور تھا۔۔۔

جیسے اتنے عرصے کی پیاس۔۔۔اس ایک لمحے میں آن سمائے ہو۔۔

احرم کے ہاتھوں کا لمس۔۔۔وہ اپنی پشت پہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔ لیکن جیسے مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

بے بسی کا عالم تھا اس کے وجود پہ۔۔۔

ہاتھوں کا لمس گردن پہ محسوس ہو رہا تھا اب۔۔۔

خود کو احرم کی دسترس سے نکالنے کی چاہ تھی۔۔۔ لیکن ان لمحوں کو احرم کی قربت میں جینے کی خواہش بھی تھی۔۔ لیکن اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔۔

اور پھر بلکل اچانک گہرا سانس لیتی۔۔ خود کو اس کے سحر نکالنے کی کوشش کرتی ۔۔۔ اسے پیچھے دھکا دے چکی تھی۔۔۔

"د۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔ م۔۔۔ معاف کرنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے احرم نوفل شاہ۔۔ کہ تم میرے قریب آنے کی کوشش کرو۔۔۔"

وہ چلائی تھی اس کی سانسیں دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔۔۔ جسے نارمل کرنا اس کے لئے فی الحال مشکل امر تھا۔۔۔ جبکہ احرم ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"اتنے مہینوں بعد اپنی بیوی سے ملنے پہ۔۔۔ اس کے قریب ہی ہونے کی کوشش کروں گا۔۔"

اس کی گھمبیر آواز پہ۔۔۔وہ جزبز ہوئی تھی۔۔۔۔گہرا سانس لیتی وہ اپنی کنپٹی سہلانے لگی۔۔۔جبکہ احرم نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب یہی ہوا کہ میں اکیلا نہیں تھا تم نے بھی مجھے مس کیا۔۔۔مسز احرم نوفل شاہ۔۔"

وہ کہہ رہا تھا اور ماوی نے لب بھینچے اسے دیکھا تھا۔۔کہ وہ کیسے کمزور پڑ گئی تھی ان لمحوں میں۔۔۔

شاید محرم رشتے میں تڑپ ایسی ہی ہوتی ہے۔۔جو ماوی کو احرم کی قربت میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔

لب بھینچے وہ ٹیبل تک گئی۔۔۔

فائلز کھینچ کے اس کی طرف پھینکی۔۔۔

"یہ تمہاری فائلز۔۔ تمہارا بزنس۔۔ تمہارا آفس۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔۔ سکون چاہیئے مجھے۔۔۔"

وہ چیختی چلاتی۔۔۔اپنا کوٹ اٹھا کے تن فن کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

لیکن جتنی تیزی سے وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ باہر آ کے اسے اپنے وجود میں تھکاوٹ سے بڑھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اپنا سر تھامے۔۔۔وہ اپنے وجود پہ اترتی یاسیت کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"ماوی آر یو او کے؟؟؟"

ابرام کی پریشان آواز پہ۔۔۔دھندلائی آنکھوں سے اس نے اوپر دیکھا تھا۔۔۔

سب کچھ دھندلا دھندلا سا تھا۔۔۔

اور پھر ابرام نے ان آنکھوں میں وحشت اترتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔جیسے اپنے سامنے کسی دیو کو دیکھ لیا ہو

۔۔۔

خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتی۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

”ماوی۔۔۔ماوی۔۔۔“

ابرام بھی اسکے پیچھے ہی آیا تھا۔۔ جبکہ وہ لفٹ میں داخل ہوئی چیخی تھی۔۔۔

" stop following me .. "

چھوڑدو میرا پیچھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ابرام وہیں رک گیا تھا۔۔۔اور پریشان نظروں سے بند ہوتے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

بھاری اواز پہ۔۔۔اسے اپنی ہارٹ بیٹ ایک لمحے کو بند ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔جہاں احرم نم آنکھیں لیے کھڑا۔۔۔اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”مجھے ایک بار بتا تو دیتے۔۔۔اپنے بھائی کو تو بتا دیتے۔۔“

ابرام نم آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔۔۔چہرے پہ خوشی اور دکھ کا امتزاج تھا۔۔۔

احرم کی بینائی واپس آگئی تھی اور ابرام کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو گی کہ اس کا بھائی اب دیکھ سکتا ہے۔۔۔

وہ بار بار احرم کا چھو رہا تھا۔۔۔خود کو یقین دلا رہا تھا کہ اس کا بھائی اس کے پاس ہے۔۔۔

احرم نے بے حد محبت سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔۔

”مجھے علم نہیں تھا کہ یہ سب ہو پائے گا کہ نہیں۔۔۔میں زندہ رہ بھی پاؤں گا کہ نہیں۔۔۔اسی لئے چھپایا۔۔“

”اور اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہ کرتا احرم۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔“

ابرام کہتے کہتے رو دیا تھا۔۔احرم نے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

”ایک سال۔۔۔جانتے ہو احرم بارہ مہینے۔۔کس اذیت میں گزارے ہیں میں نے؟؟ کیسے کیسے خیال آئے تھے مجھے۔۔۔میرا بھائی کس حال میں ہیں۔۔۔میں اپنے بھائی کی حفاظت نہ کر سکا۔۔۔“

ابرام کہہ رہا تھا۔۔۔وہ بے حد ٹوٹا ہوا لگا تھا احرم کو۔۔۔اس کا مضبوط بھائی۔۔۔ کس قدر کمزور سا محسوس ہوا تھا اسے آج۔۔۔

تبھی اس نے ابرام کو خود میں بھینچا تھا۔۔۔ویسے ہی۔۔۔ جیسے ابرام اسے خود میں بھینچتا۔۔۔جب جب وہ خود کو کمزور محسوس کرتا۔۔۔

"اب نہیں جاوں گا اپنے بھائی کو چھوڑ کے کہیں۔۔۔ کہیں نہیں جاوں گا۔۔"

احرم نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔ابرام اس سے الگ ہو کے۔۔اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"ماوی سے ملے؟؟"۔

احرم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔گہرا سانس لیتا وہ اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔۔

"یہ دیکھ رہے ہو ناں اس کی کاروائی۔۔۔"

وہ نیچے گری فائلز کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔۔۔

"ساری فائلز۔۔ بزنس۔۔ افس میرے منہ پہ مار کے گئی ہے۔"

ابرام کو ماوی کی کچھ دیر پہلے کی حالت یاد آئی تھی۔۔۔

"ہممم۔۔"

اس نے ہنکارا ابھرا تھا۔۔۔ جبکہ احرم کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔ خوبصورت آنکھیں کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

"ماوی بے حد خوبصورت ہے۔۔۔۔ بہت اپنی اپنی سی۔۔۔"

ابرام چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔اپنے بھائی کے چہرے پہ پھیلی خوشی کو ابرام نے پہلی بار۔۔۔ کھلی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔

ہلکا سا مسکرا کے اس نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

” everything will be fine .. “

احرم بھی اپنے بھائی کو دیکھ کے مسکرائے لگا۔۔۔

"ماوی۔۔"

وہ جو اپنی سوچوں میں گم۔۔۔ گاڑی سے اتر رہی تھی۔۔۔ جب شین کی آواز پہ چونک کے مڑی تھی۔۔۔

"ارے شین تم۔۔۔ آؤ اندر چلتے ہیں۔۔۔"

ماوی اسے دیکھ کے مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔

''نہیں ماوی۔۔۔''

ماوی کے چلتے قدم رکے تھے۔۔وہ رک کے اسے دیکھنے لگی۔۔

''یہیں بات کرنی ہے''

شین خشک لبوں پہ زبان پھیرنے کہنے لگی۔۔۔جبکہ ماوی کھڑی اسے دیکھنے لگی۔۔

''ہاں کہو''

”ماوی۔۔۔اپن کو معاف کر ماوی۔۔۔۔اپن نے بہت گناہ کیے ہیں۔۔۔اپن کو معاف کر دے۔۔۔“

وہ روتے ہوئے کہنے لگی جبکہ ماوی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

”کیا ہوا ہے شین؟؟“

شین رونا روک کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔”اپن نے اس رات پوری بستی کے ساتھ مل کے۔۔۔ تیرے پہ بدکاری کا الزام لگایا کہ تو ہر مرد کے بستر پہ جاتی ہے ۔۔۔۔اور“

ماوی کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔

"تیرے اور ابرام کے بیچ طلاق اپن کی باتوں کی وجہ سے ہوئی۔۔۔اپن نے کہا کہ تیری بیوی بدکردار ہے۔۔۔اور پھر ساری بستی۔۔۔۔۔"

ماوی لڑکھڑا کے۔۔۔ پیچھے گاڑی سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔وہ بے یقینی سے شین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اپن تیری زندگی برباد کر چکی ماوی۔۔۔"

"ک۔۔۔کیوں؟؟؟"

ماوی کے لبوں سے پھسلا تھا۔۔۔

شین بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"اپن نفرت کرتی تھی تجھ سے۔۔۔ماوی"

سامنے وہ خستہ حال بستی تھی۔۔۔جہاں کے لوگ عام دنیا سے مختلف تھے۔۔۔

جہاں بھوک پیاس کا ستم اپنے عروج پہ تھا۔۔۔دھوپ کی تمازت میں۔۔ان کے کالے جسم مزید جھلس رہے تھے۔۔۔

جہاں کی بدبو میں وہ سانس لیتے تھے۔۔۔اور جہاں کی گندگی میں۔۔۔وہ آلتی پالتی مار کے۔۔۔اپنے دن بھر کی بھیک میں مانگی گئی کمائی کو گنتے تھے۔۔۔

دھندلا سا تھا سب۔۔۔اس کے لئے۔۔

ایک بڑے سے پتھر پہ۔۔۔وہ بیٹھی۔۔۔۔سب سے بے خبر۔۔۔تپتی گرمی سے بے نیاز سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہاں کی عورتیں اور سوکھے سے بچے۔۔۔رک رک کے۔۔۔اس خوبصورت مورتی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جو اپنے قیمتی لباس میں ملبوس۔۔۔سوگ منا رہی تھی۔۔۔

لیکن سوال یہ تھا۔۔۔

کہ وہ خوبصورت مورتی۔۔۔کس کس بات کا غم مناتی۔۔۔کس کس کرب کا سوگ مناتی۔۔۔

محبت کے نام پہ ایک عورت کی تذلیل کا۔۔۔۔ یا یقین کے نام پہ اپنے شوہر کی بیوفائی کا ماتم۔۔۔ یا اپنوں کی جھوٹی دوستی یا اپنائیت کا۔۔۔

علی۔۔۔!!

وہ اب دل ہی دل میں اپنے خدا سے شکوہ کناں ہوئی تھی۔۔۔ تبھی بھیگی پلکیں اٹھا کے۔۔وہ شکایت بھری نظروں سے آسمان کو دیکھنے لگی۔۔۔

جو ایک سائبان کی طرح اس پہ چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ اوپر والی ذات ماوی کے دکھوں سے۔۔۔ماوی کے کرب سے آشنا تھی۔۔۔

شاید کوئی حکمت ہی تھی اس پاک ذات کی۔۔۔ شاید ماوی کے صبر کا امتحان۔۔۔

”عسل۔۔۔۔ عسل۔۔۔“

ایک کھردری اواز پہ۔۔۔اس نے نظریں گھما کے اپنے دائیں جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں وہ عورت کھڑی تھی۔۔۔۔سیاہ پیوند زدہ لباس میں ملبوس۔۔۔ آدھے جھلسے ہوئے چہرے کے ساتھ۔۔۔اسے ایک آنکھ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ت۔۔۔تم عسل ہو۔۔۔"

ماوی کے متوجہ ہونے پہ۔۔۔وہ پھر سے اپنی کھردری اواز میں بولی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی گنگ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ بول بھی نہیں پائی تھی کہ میں عسل نہیں ماوی ہوں۔۔۔

"میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔کب سے تمہاری تلاش میں تھی۔۔۔"

وہ اب بات کرتے ماوی کے قریب آ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی دھڑکتے دل کے ساتھ اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”میری تلاش آج ختم ہوئی۔۔۔ میری سزا آج ختم ہوئی۔۔۔ میرا کرب۔۔۔ میری اذیتیں ختم ہو گئی۔۔۔ عسل۔۔۔ عسل میری بچی۔۔۔“

وہ جیسے ہی ماوی کے قریب آئی۔۔۔ وہ بدک کے اپنی جگہ سے اٹھ کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ اجنبی نظروں سے۔۔۔ اسے سر تا پا دیکھتی وہ چلائی تھی۔۔۔

”م۔۔۔ میں ماوی ہوں ماوی۔۔۔ کون ہو تم؟“

وہ چیخی تھی۔۔۔ خوفزدہ نظروں سے وہ اس عورت کو دیکھ رہی تھی جس کے آدھا جھلسے ہوئے چہرے سے۔۔۔ اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

”میں تمہاری بربادی کا وہ پہلا باب ہوں۔۔۔کہ جس کے بعد سے تمہاری سیاہ بختی شروع ہوئی تھی عسل۔۔۔“

اس عورت کی کھردری اواز۔۔۔ماوی کو اپنے کانوں میں جیسے پگھلا ہوا سیسہ انڈیلتے ہوئے لگ رہی تھی۔۔۔

”تم یہاں کیا نہیں ہو۔۔۔یہ تاریک بوسیدہ دنیا تمہاری نہیں ہے عسل۔۔۔یہ ۔۔۔یہ گندگی۔۔۔یہ بو۔۔۔یہ تاریکی میری تھی۔۔۔میری۔۔۔جس میں تمہیں میں نے لا کے پھینک دیا۔۔۔“

وہ ماوی کو نم آنکھوں سے دیکھتی۔۔۔اس کے قریب آرہی تھی۔۔۔جبکہ ماوی پیچھے قدم رکھتی اس سے دور ہو رہی تھی۔۔

”مجھ سے مت ڈرو عسل۔۔۔میں۔۔۔میں قاتل ہوں تمہاری۔۔۔مجھے سزا دو۔۔“

وہ پھر سے کہہ رہی تھی۔۔۔ہاتھ آگے بڑھا کے ماوی کو چھونا چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی تیزی سے قدم رکھتی۔۔۔اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔

تیزی سے دھڑکتے دل۔۔۔اور کانپتی ٹانگوں کے ساتھ وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

گرمی اور خوف کی شدت سے۔۔۔اسے اپنے گلے میں کانٹے سے اگتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

بیچ سڑک میں کھڑی۔۔۔اپنے چکراتے سر کو سنبھالتی۔۔۔وہ اجنبی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے جاننے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔کہ اسے کس راستے جانا ہے۔۔۔۔

گاڑی کے ٹائر اس کے قریب چرچرائے تھے۔۔۔اور وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔۔۔گہرے سانس لیتی۔۔۔وہ چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

کوئی اس کے قریب چلایا تھا۔۔۔اور وہ ان اجنبی نظروں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اسے کندھے سے تھامے۔۔۔پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ان آنکھوں میں وی اپنے لئے پریشانی واضح دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟؟"

احرم پھر سے پوچھ رہا تھا۔۔۔جو ماوی کا پوچھتا۔۔۔یہاں آیا تھا۔۔۔اس کے گارڈ نے یہی ایڈریس دیا تھا ماوی کا۔۔۔

اور وہ سانس لینے کی کوشش میں نڈھال ہوتی۔۔۔احرم کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔ہششششش۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔"

احرم اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا۔۔۔

"لسن ماوی۔۔۔میری طرح سانس ان ہیل کرنے کی کوشش کرو۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی سہمی سہمی سی۔۔۔ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔ نڈھال ہو رہی تھی۔۔۔

احرم اسے بازوؤں میں بھر کے۔۔ گاڑی میں لا کے بٹھا چکا تھا۔۔۔ماوی کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ ہوش سے بیگانہ ہو رہی ہو۔۔۔

"ماوی پلیز آنکھیں بند مت کرو۔۔۔ماوی پلیز"

بے بسی سے۔۔۔ماوی کے نیلی پڑتے لبوں کو دیکھتا وہ کہنے لگا۔۔۔

اور پھر خود ماوی کے قریب ہوتا۔۔۔۔اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ کے۔۔۔ اسے اپنی سانسیں ان ہیل کرنے لگا۔۔۔۔

تین چار بار یہی عمل کرنے کے بعد۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ماوی سانس لینے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

اسے اپنی پشت پہ۔۔۔ماوی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔جیسے وہ احرم کو تھامنا چاہ رہی ہو۔۔۔

اس کی آواز ابھری تھی۔۔۔اپنے لبوں پہ ماوی کے حرکت کرتے لبوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔تو جیسے وہ لمحے ٹھہر ہی گئے۔۔۔

اس لمحے کو جینے کی چاہ ابھری تو بے دھڑک ان لبوں پہ اپنے محبت بھرے لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔

لیکن وہ رو رہی تھی۔۔۔بند ہوتی ہچکیوں کے ساتھ وہ رو رہی تھی۔۔۔احرم رک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔جبکہ وہ احرم کے وجود کے گرد۔۔۔اپنے بازو باندھے رو رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔؟؟"

اس نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی۔۔۔

"م۔۔۔میں کون ہوں۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے بیچ بولی تھی۔۔۔

"تم ماوی ہو۔۔۔۔احرم کی ماوی۔۔۔میری ماوی۔۔۔"

احرم کرب بھری نظروں سے۔۔۔اس کے آنسو بھرے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے کہنے لگا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہاں۔۔۔۔وہاں۔۔۔۔ک۔۔۔کھائی۔۔۔ک۔۔۔ک۔۔۔۔"

بھیگی آنکھوں سے احرم کو دیکھتی وہ کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ احرم ان آنکھوں میں خوف کو دیکھ رہا تھا۔۔۔بے بسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"پ۔۔۔پ۔۔۔پانی۔۔۔۔"

خشک ہوتے لبوں پہ۔۔۔اپنی زبان پھیرنے کی کوشش کرتی وہ پھر سے کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ احرم اسے پانی کو بوتل دیتا۔۔۔خود نم آنکھوں سے۔۔۔اس نازک لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔

کہ جسے دکھ اور درد دینے میں۔۔۔وہ خود کو بھی برابر کا شریک سمجھتا تھا۔۔۔

لب بھینچے۔۔۔اس نے اپنے سر میں ابھرتے درد کو محسوس کیا تھا۔۔۔اور پھر سر جھٹک کے۔۔۔وہ ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

جو سیٹ کی پشت پہ سر رکھے۔۔۔آنکھیں موند گئی تھی اب۔۔۔شاید وہ اپنے حواس میں ابھی بھی نہیں تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی تھکن کو اپنی آنکھوں میں حفظ کرتا۔۔۔وہ سیدھا ہو کے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

سامنے روڈ پہ نظریں جمائے۔۔۔وہ اب بھی لب بھینچے ہوا تھا۔۔۔خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرتا۔۔۔وہ اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔۔کہ درد کی ٹیسیں دفن کرنا تھا اسے۔۔۔

"ہممم۔۔۔"

پرسوچ نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھتا ابرام نے ہنکارا بھرا تھا۔۔۔

جبکہ احرم کی سوالیہ نظروں میں پریشانی تھی۔۔۔

"تمہیں ماوی وہیں ملی تھی ناں ابرام۔۔۔اسی بستی کے پاس۔۔۔تو اس کا پاسٹ بھی جانتے ہو گیں۔۔کیا ہوا ہے اس کے ساتھ؟؟؟"

"ماوی سب بتا تو چکی ہے تمہیں۔۔۔مجھ سے کون سا سوال کر رہے ہو؟؟؟"

ابرام کے لہجے میں عجیب چھبن تھی۔۔۔ تبھی احرم چونک کے اسے دیکھنے لگا

۔۔

جبکہ ابرام نظریں چرا کے۔۔۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا۔۔

"ماوی کو دائیورس کیوں دی تھی تم نے ابرام ؟؟"

احرم کے اچانک سوال پہ۔۔۔ ابرام ابرو اچکا کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"استعمال ہی کرنا تھا تو کر کے پھینک دیتے۔۔۔ محبت کے نام پہ اس کا مذاق کیوں بنایا تھا؟؟"

احرم کا لہجہ اب کے سرد تھا۔۔۔

"مجھ سے یہ سوال کرنے کا حق تم نہیں رکھتے احرم۔۔۔ماوی کے ساتھ بیوفائی کا مرتکب ہو چکے ہو تم۔۔۔"

ابرام کے لہجے میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

"میری چھوڑو۔۔۔وہ تو تم بھی جانتے ہو کہ میرے نشے میں ہونے کا فائدہ اٹھایا گیا۔۔۔ تم تو محبت کرتے تھے ناں ماوی سے۔۔۔ایٹ لیسٹ تم ہی اسے سنبھال کے رکھ لیتے اپنے پاس۔۔۔اپنی عزت بنا کے۔۔۔دوسروں کے لئے نہ چھوڑتے۔۔۔"

احرم اب بھی ابرام کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔"

ابرام لب بھینچے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ احرم ویسے ہی صوفے پہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"سنا ہے۔۔۔ اسے ... slut بنا دیا تھا تم نے۔۔۔ اس بستی والوں کے ساتھ مل کے۔۔۔"

ابرام چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"تم سے پہلے وہ ہر مرد کے ساتھ رہی ہے ؟؟؟ رئیلی ؟؟؟ کیا ایسا ہی تھا ؟؟"۔

احرم اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ نظریں چرا کے۔۔۔ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"زیرک مرد ہو کے بھی تم چوک گئے مسٹر ابرام نوفل شاہ۔۔۔ شوہر کے میٹر میں زیرو ہی رہے۔۔۔اپنی ہی بیوی کی پاکدامنی پہ شک کر گئے۔۔۔ شیم آن یو۔۔۔ ایسا ہی تھا تو ٹشو کی طرح استعمال کر کے پھینک دیتے۔۔۔ نکاح کے دو بول کے بعد۔۔۔ طلاق کا طمانچہ اس کے منہ پہ نہ مارتے۔۔۔"

وہ تلخ ہوا تھا جب سے وہ سچائی جان گیا تھا۔۔۔ابرام نے لب بھینچے اسے گھورا تھا ۔۔۔اور پھر تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اپنے تنے اعصاب احرم نے گہرا سانس لے کے ڈھیلے کیے تھے۔۔۔ سر میں اٹھتی درد کی ٹیسوں کو دباتا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

ناک سے بہتے سیال مادے کو۔۔۔اس نے انگلی کی پور پہ چنا تھا۔۔۔

"مسٹر احرم میں آپ کو وارن کر رہا ہوں۔۔۔یہ آپریشن آپ کے لئے ڈینجرس بھی ہو سکتا ہے۔۔۔آپ یہ رسک لے رہے ہیں۔۔۔"

اسے ڈاکٹر کی بھاری آواز سنائی دی تھی۔۔۔اور پھر اسے اپنی کہی بات یاد آئی تھی۔۔

"مجھے ہر رسک منظور ہے۔۔۔میں بس ماوی کو دیکھنا چاہتا ہوں اپنی آنکھوں سے۔۔۔"

"یہ رسک بھاری پڑ سکتا ہے۔۔۔"

سر جھٹک کے وہ واشروم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔پانی کی چھینٹے اپنے چہرے پہ مارتے اس نے خود کو سامنے لگے مرر میں دیکھا تھا۔۔۔

دھندلاہٹ سی تھی۔۔۔وہ دیوار پہ لگے کیبنٹ سے۔۔۔میڈیسن لیتا۔۔۔اب پرسکون ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

”ابھی نہیں میرے اللہ۔۔۔پلیز ابھی نہیں۔۔۔بس کچھ دن اور۔۔۔کچھ دن اور پلیز۔۔۔مجھے ماوی کے پاس رہنے دیں پلیز میرے اللہ۔۔۔“

زیرلب دہراتا۔۔۔وہ واشروم سے باہر نکلا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟؟"

آنکھوں میں سرد تاثرات لیے۔۔۔وہ احرم کے روبرو تھی۔۔۔ہاتھوں میں بوکے لیے نظر بھر کے احرم نے اس کے سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

زیر لب مسکراتا وہ ماوی کی آنکھوں میں تحریر غصے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

”تم سے ملنے کی چاہ ابھری تھی دل میں۔۔“

ماوی کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری تھی۔۔۔اور پھر سرد مہری۔۔ابھری تھی
۔۔۔

”میں مہمان ہوں تمہارا۔۔۔اندر تو آنے دو۔۔“

اس کے قریب سے ہوتا۔۔وہ گھر کے اندر آچکا تھا۔۔۔بو کے سائیڈ ٹیبل پہ
رکھتا۔۔۔وہ اب دونوں ہاتھ پینٹ پاکٹس میں ڈالے مڑ کے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماوی نظریں پھیر کے۔۔۔وہاں سے جانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

”کیسی طبیعت ہے اب؟؟“

احرم کے سوال پہ وہ رک کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہیں اپنی سانسیں میں نے ان ہیل کی تھی۔۔"

وہ اسے زچ کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی سرخ پڑتی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

"جاو یہاں سے احرم۔۔۔"

سپاٹ لہجے میں کہتی۔۔۔ وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"چلا جاؤں گا ماوی۔۔۔ ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔۔۔ ابھی تمہیں دیکھنے تو دو جی بھر کے۔۔۔"

بوجھل لہجے میں کہتا۔۔۔وہ ماوی کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گیا تھا۔۔۔

تبھی خاموشی سے رخ پھیر گئی تھی۔۔۔کہ دل کی کیفیت چہرے پہ عیاں ہونے لگی تھی۔۔۔

احرم ہلکا سا مسکرا کے۔۔۔اس کی پشت پہ آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”کچھ لمحے تو سونپ دیا کرو مجھے ماوی۔۔۔ تمہیں دیکھنے کی آس بہت زیادہ ہے ۔۔۔میری زندگی کے لمحوں سے بھی زیادہ۔۔“

اس کے گردن کی پشت پہ۔۔۔اپنی سانسیں چھوڑتا وہ بوجھل سرگوشی کر رہا تھا۔۔ماوی بدک کے پیچھے ہٹنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن احرم اسے بازوؤں کے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔ماوی کی پشت اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

"ہششش ابھی نہیں پلیز۔۔"

اب کے لبوں نے گردن پہ سرگوشی کی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی اپنی منتشر ہوتی دھڑکنیں سنبھالتی۔۔۔ سانس روک گئی تھی۔۔۔

"ان آنکھوں کو تمہیں نظر بھر کے دیکھ لینے کی بے حد چاہ ہے ماوی۔۔۔"

لبوں کا سفر اس کی گردن سے ہوتا۔۔۔اس کے کندھے پہ آٹھہرا تھا۔۔۔

"ان مہینوں میں لمحہ لمحہ۔۔۔اس پل کا منتظر ہی تو رہا ہوں ماوی۔۔۔ کہ تمہیں اپنے حصار میں لے پاؤں۔۔۔ کیا تم منتظر نہیں تھی؟؟؟"

اس کے کندھے پہ لبوں کا لمس چھوڑتا۔۔۔احرم آنکھیں موند کے۔۔۔اس کے بالوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔۔۔

جبکہ ماوی کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہو رہی تھی اس کی قربت میں۔۔۔

"میں ان ہیل کر دوں؟؟ سانسیں؟؟"

بوجھل لہجے میں کہتا۔۔۔ماوی کا رخ اپنی طرف موڑ چکا تھا وہ۔۔۔

اور اسی لمحے ماوی بدک کے تیزی سے پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"ک۔۔۔کیوں ب۔۔۔بار بار ایسا کرتے ہو۔۔۔سب ختم کر کے۔۔۔اب کیا چاہتے ہو احرم نوفل شاہ۔۔۔"

اپنی سانسیں ہموار کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔وہ چلائی تھی۔۔

"تمہیں۔۔۔"

احرم بے دھڑک انداز میں کہتا۔۔زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔جبکہ ماوی خود کو ان لمحوں کے حصار سے باہر نکال چکی تھی۔۔۔۔

"نہیں چاہئے تم مجھے اب۔۔ نہیں چاہئے ہو تم مجھے"

وہ چلائی تھی بھیگی آنکھوں سمیت۔۔

احرم کی آنکھوں میں درد کی کرچیاں بکھری تھی۔۔۔

"تو کیوں میری منتظر رہی اب تک ماوی؟؟ کیوں؟؟"

احرم لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میں تمہاری کبھی منتظر نہیں رہی احرم نوفل شاہ۔۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

"تم میری منتظر رہی ہو ماوی۔۔۔ تم ہمیشہ سے میری منتظر رہی ہو۔۔۔ جس لمحے میں جا رہا تھا تم تب سے میری منتظر رہی ہو۔۔۔"

احرم نرمی سے کہتا۔۔۔ بے چین نظروں سے بار بار اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے آخری بار دیکھ رہا ہو اس لمحے اسے۔۔۔

جبکہ ماوی ان نظروں کو نظرانداز کر رہی تھی۔۔۔ان آنکھوں کی بے چینیوں سے نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے۔۔"

"تو کیوں الگ نہیں ہوئی مجھ سے ؟؟؟"

احرم کی آنکھوں میں طنز تھا۔۔ جبکہ ماوی کی آنکھوں میں غصے کی جھلک تھی۔۔۔

"بولو ماوی۔۔۔ کیوں الگ نہیں ہوئی ؟؟ کیوں طلاق کے سارے پیپرز پھاڑ کے پھینک دیے۔۔۔ کیوں ؟؟"

وہ سراپا سوال تھا۔۔۔

”کیونکہ بار بار طلاق لے کے۔۔مجھے اپنا مذاق نہیں بنانا۔میری خاموشی کو تم محبت کا نام مت دو۔۔۔تم آج بھی بے وفا ہو میرے لئے۔۔۔“

کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھیگی تھی اور احرم اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔۔

”میں آج بھی خود کو تمہارا مجرم ہی سمجھتا ہوں ماوی۔۔۔میں آج بھی اپنے جرم کے لئے تمہاری ہر سزا سننے کو تیار ہوں۔۔۔لیکن سزائے موت ہے تمہاری جدائی۔۔۔تمہاری بے رخی میرے لئے۔۔۔“

کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھی بھیگی تھی۔۔۔ماوی خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

”تم سے بھیک نہیں مانگ سکتا کہ مجھے محبت کرو۔۔مجھے چاہو۔۔یہ زبردستی نہیں ہوتا۔۔۔لیکن ماوی۔۔میں بھکاری ہوں۔۔۔تمہارے در کا بھکاری۔۔۔

تم میری کشکول میں چاہے سکے ڈالو یا نہیں۔۔۔ لیکن میں بار بار تمہارا در کھٹکھٹا رہوں گا۔۔۔ جب تک میری سانسوں کی مہلت ختم نہیں ہوتی۔۔۔"

ماوی لب بھینچ گئی تھی۔۔۔ دل ان الفاظ کی سوز میں پگھلنے کو تیار تھا۔۔۔ کتنی عجیب ہے عورت ذات بھی۔۔ چند محبت بھرے الفاظ۔۔ کچھ بے چینیاں عیاں کرتے الفاظ۔۔۔ اور پھر دل پگھلنے لگتا ہے۔۔۔

"معاف کر دو مجھے ماوی۔۔ ختم کر دو میری سزا۔۔۔ میں بہکا تھا۔۔۔ لیکن میں۔۔ ماوی میں۔۔۔ میں نے کبھی کسی دوسری عورت کو تمہارے اور اپنے بیچ لانے کا کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ کیا صرف عورت مجبور ہوتی ہے؟؟ کیا مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا؟؟ کیا کبھی مرد ٹریپ نہیں ہوتا؟؟؟ ایک اندھے مرد سے تم کیا توقعات رکھو گی ماوی؟؟ جو پل پل تمہارا ہی محتاج رہا ہو؟؟

"

ماوی بھیگی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ بکھر گیا تھا۔۔۔ایک اندھا شخص۔۔۔اپنی تاریکیوں میں تنہا رہ گیا تھا۔۔۔ایک اندھا شخص اور کیا کر سکتا ہے سوائے۔۔۔ماوی سوائے اس کے کہ۔۔۔۔سب پہ ایک بھاری بوجھ ہی بن جائے۔۔۔اور کیا کر سکتا ہے؟؟"

وہ رو پڑا تھا۔۔۔

"گڑگڑایا ہوں اپنے رب کے حضور۔۔۔"

رک کے اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔ماوی اب بھی اس کا یقین نہیں کر رہی تھی۔۔۔

”میں تمہاری معافی کے قابل بھی نہیں تھا ماوی۔۔۔بہت تکلیف ہو رہی ہے ۔۔یہ اذیت پورے وجود کو میرے۔۔اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔۔۔“

احرم کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔

”میرے ہرجائی ہو تم احرم۔۔کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔“

ماوی کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔وہ شکایت کر رہی تھی۔۔۔وہ آج غصہ نہیں شکایت کر رہی تھی۔۔۔اپنے ہرجائی سے شکوہ۔۔۔۔احرم ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

”توریوالور اٹھاو اور ختم کردو میری سانسیں۔۔۔میری اور تمہاری اذیت ختم ہو جائے گی۔۔۔“

احرم ریوالور نکالتا اس کے سامنے ٹیبل پہ رکھ چکا تھا۔۔۔

ان اچانک کہے الفاظ پہ۔۔۔ماوی کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔وہ حیرت سے احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"حیران مت ہو۔۔میں گنہگار ہوں تمہارا ماوی۔۔لیکن تم سے محبت گناہ ہے ؟؟تم پہ یقین گناہ ہے ؟؟ تمہیں مان دینا گناہ ہے ؟؟ مانتا ہوں گناہ سرزد ہوا ہے مجھ سے۔۔۔اس گناہ کے لئے۔۔۔میں سجدہ ریز ہوا ہوں بار بار اپنے رب کے سامنے۔۔۔

گھٹنوں کے بل جھک کے۔۔تم سے معافی مانگی ہے۔۔لیکن مجھے دھوکا دینا۔۔۔مجھ سے جھوٹ بولنا۔۔۔رشتے کو جھوٹ کی بنیاد میں اسٹارٹ کرنا۔۔مجھے استعمال کرنا۔۔۔اپنی حقیقت چھپانا۔۔۔ماوی؟؟یہ سب ؟؟میں نے تو تم سے ایک سوال بھی نہیں کیا۔۔۔نہ تمہیں کٹہرے میں کھڑا کیا۔۔۔اور میں روز

کٹہرے میں کھڑا ہوتا ہوں۔۔روز گڑ گڑا کے معافی مانگتا ہوں۔۔معاف کر دو میری غلطی۔۔۔در گزر کر دو میرا گناہ۔۔۔"

وہ ٹوٹے لہجے میں کہتا۔۔۔اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔

"ہری آپ ماوی۔۔ریوالور اٹھاو اور ختم کر دو میری سانسیں۔۔"

درد کی ٹیسوں کو دباتا۔۔۔وہ دھندلائی آنکھوں سے ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی لب سیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ استعمال کر چکی تھی احرم کا۔۔

وہ آئی ہی اس لئے تھی احرم کے قریب۔۔۔کہ وہ ابرام کا بدلہ لے سکے احرم کی صورت میں۔۔۔

رشتے کی پہلی اینٹ ہی اس نے جھوٹ پہ رکھی تھی۔۔اور احرم۔۔۔؟؟وہ کھلی کتاب تھاماوی کے سامنے۔۔

اس کی محبت۔۔اس کی مہربانیاں۔۔۔اس کے الفاظ۔۔اس کے احساسات۔۔ اس کے التفات۔۔۔سب سچ تھے جھوٹ نہیں۔۔۔

اور پھر وہ بھیانک رات کا۔۔۔وہ بھیانک لمحہ۔۔۔سب ختم کر گیا تھا۔۔۔سب خاکستر کر گیا تھا۔۔۔

لیکن!!!

سامنے کھڑا وجود دھڑام سے نیچے گرا تھا۔۔۔ماوی سر جھٹک کے۔۔۔آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتی سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ سر تھامے ہوئے تھا۔۔درد بھری آہیں تھی اور۔۔۔۔

خون؟؟؟

اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

ان آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔

”احرم۔۔۔“

وہ چلائی تھی۔۔۔جبکہ احرم اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔لیکن سب دھندلا ہی گیا تھا۔۔۔

اپنی سوچوں میں الجھے۔۔انہوں نے گھر سے باہر قدم رکھا ہی تھا۔۔۔جب سیاہ
چادر میں لپٹے دو ہاتھ۔۔ان کے پاؤں پہ آن ٹھہرے تھے۔۔

وہ چونک کے رکے تھے۔۔اور اس سیاہ چادر میں لپٹے وجود کو۔۔۔اجنبی نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"میں گنہگار ہوں آپ کی ذایان۔۔۔"

کھردری سی اواز ابھری تھی۔۔

"کون ہیں آپ؟؟ پلیز اٹھئیے یہاں سے"

اپنے پاؤں پیچھے ہٹاتے۔۔وہ کہنے لگے۔۔۔

"نہیں ذایان۔۔۔مجھے یہیں رہنے دیں۔۔میں اپ کے قدموں کی دھول ہوں۔۔۔آپ کی گنہگار ہوں۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ذایان حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اٹھئیے محترمہ کون ہیں آپ؟؟"

اب کے ان کی آواز میں رعب تھا۔۔۔ لیکن جیسے ہی سیاہ چادر کے ہالے سے وہ چہرہ نظر آیا۔۔۔ تو وہ سکتے میں آ گئے تھے۔۔۔

"درافشاں"

ان کے لب ہلے تھے۔۔۔ اور وہ بھیگی آنکھیں لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"تو میں آپ کو یاد ہوں؟؟"

وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہی تھی جبکہ ذایان حیرت سے۔۔۔اس کے کھردرے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"دیکھ لیں۔۔۔جن آنکھوں پہ آپ مرنے کا دم بھرتے تھے۔۔وہ آنکھ ہی نہیں رہی اب۔۔ گوشت کا لوتھڑا بن چکا ہے۔۔۔"۔

"تم یہاں؟؟"ذایان اپنے گھر کے بند دروازے کو چور نظروں سے دیکھتے۔۔۔ پوچھ رہے تھے۔۔

"مت ڈریئے آپ کی بیوی اور آپ کے بیچ دراڑ ڈالنے نہیں آئی میں صاحب۔۔۔اب تو میری اتنی اوقات بھی نہیں رہی کہ میں آپ کے ساتھ کھڑی ہو سکوں۔۔۔"

استہزائیہ انداز تھا۔۔۔جبکہ ذایان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"یہ سب ۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ؟؟"

وہ پوچھنے لگے تھے۔۔ جبکہ وہ خاموش بھیگی آنکھوں کے ساتھ اپنے مقابل کھڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سیاہ چادر کا کونا سرکا۔۔۔تو آدھے سر پہ بال نہیں تھے بلکہ جلد کھردری ہو چکی تھی بلکل اس کے چہرے کی طرح۔۔۔

وہ تیزی سے اپنی سیاہ چادر ٹھیک کرتی۔۔۔ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

"عسل کہاں ہے ذایان؟؟"

وہ اب سوالیہ نظریں اٹھائے ذایان کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ ذایان اتنے سالوں بعد اپنی بیٹی کا نام سن کے۔۔۔ لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔

"مجھے عسل سے ملنا ہے۔۔۔"

نم آنکھوں سے۔۔۔ وہ ہاسپٹل بیڈ پہ پڑے اس شخص کو بے حد نزدیک سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج شاید نظروں کا زاویہ بدلا تھا یا شاید دل کی دنیا بدلی تھی۔۔۔ تبھی احساسات بھی مختلف سے تھے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔ اسے اجازت نہیں تھی آنکھیں کھلی رکھنے کی۔۔۔

اور ماوی بے حد فرصت سے۔۔اس شخص کے چہرے کے خدوخال دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی محبت محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس کی اچھائیاں پڑھ رہی تھی۔۔اس کے التفات پرکھ رہی تھی۔۔۔

آج وہ ذہن بھاری نہیں تھا۔۔دل پہ بوجھ نہیں تھا۔۔نیت میں کھوٹ نہیں تھا ۔۔۔بدلے کا کوئی خیال نہیں تھا۔۔۔آج وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ان دونوں کے بیچ۔۔آج کوئی تیسرا خیال نہیں تھا۔۔کوئی تیسرا احساس نہیں تھا۔۔۔

آج وہ دونوں تھے۔۔۔احرم ماوی۔۔۔ماوی احرم۔۔۔

آہستگی سے ہاتھ آگے بڑھا کے۔۔۔احرم کے ماتھے پہ بکھرے بال سنوارے تھے اس نے۔۔۔

"ماوی۔۔"

اس کے لبوں نے حرکت کی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔؟؟"

ماوی اب ان بند پلکوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"دیکھنا چاہتا ہوں تمہیں پلیز"

بے چینی سی تھی۔۔۔

"ہششششش۔۔۔"

اسکے لبوں پہ اپنی شہادت کی انگلی رکھ کے۔۔۔ماوی نے اسے خاموش کرایا تھا
۔۔۔

"کیوں احرم؟؟"

اچانک سے سوال ہوا تھا۔۔

"کیا کیوں؟؟"

بند آنکھوں کے ساتھ وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نرمی سے۔۔اپنے ہاتھ کی پشت۔۔۔اس کے چہرے پہ پھیرنے لگی تھی۔۔۔

"یہ رسک کیوں لیا؟؟"

احرم ہلکا سا مسکرا۔۔آنکھیں کھول چکا تھا۔۔۔ان آنکھوں میں محبت تھی۔۔
کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔ماوی کو اپنا دل ان آنکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ماوی کو دیکھنا چاہتا تھا میں۔۔۔"

گھمبیر سی۔۔بوجھل سی سرگوشی تھی۔۔۔

"تمہیں خطرہ ہے یہ جانتے ہوئے بھی؟؟"

ماوی کی آنکھیں بھیگی تھی۔۔۔احرم نے اس کے ہاتھ تھام کے۔۔ان کی پشت پہ نرمی سے اپنی محبت کا لمس چھوڑا تھا۔۔۔اور اب ان آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔

"بس یہی محبت۔۔۔یہی احساس دیکھنا چاہتا تھا میں ماوی۔۔۔جو اس وقت تمہاری آنکھوں میں میرے لئے ہیں۔۔۔اور بے حد ہے۔۔"

ماوی دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

"مت دیکھو کہیں بھی ماوی۔۔۔بس مجھے دیکھو۔۔۔میں تمہیں حفظ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ان آنکھوں میں خود کا وجود حفظ کر رہا ہوں۔۔۔"

ماوی اسے دیکھنے لگی تھی اب۔۔۔

"مجھے دیکھتی رہو ماوی۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہا تھا۔۔اب کے آواز میں کرب تھا۔۔جو ماوی محسوس کر گئی تھی۔۔۔

"تمہیں درد ہو رہا ہے احرم۔۔"

ماوی کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔۔احرم کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

"ہششش"

ماوی نے اس کی آنکھوں پہ اپنی ہتھیلی رکھی تھی۔۔۔

"یہ کیا ماوی۔۔"

"بس۔۔اب آنکھیں بند رکھو۔۔۔"

ماوی کے دوٹوک انداز پہ۔۔وہ جھنجھلایا تھا۔۔

"ماوی۔۔۔ایم مسنگ یو۔۔"

وہ سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اپنے آنسوؤں کو پیتی اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

"میں یہیں ہوں احرم۔۔ تمہارے پاس۔۔"

”میرے بے حد قریب رہو ماوی۔۔“

اس کا ہاتھ تھامے وہ سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

ماوی نے اس کی بند آنکھوں پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

”تمہارے قریب ہوں احرم۔۔“

اور پھر اس کے لبوں پہ اپنے رکھ کے سرگوشی کرنے لگی تھی۔۔۔

”میں تم میں ہوں احرم۔۔۔“

احرم نے ان لبوں کی سرگوشی کو خود میں اتارا تھا۔۔۔

”ماوی۔۔۔“

آنکھیں مونڈے ماوی اسے سن رہی تھی۔۔وہ بخوبی ان دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔۔۔

”تم وہ پہلی عورت ہو جس سے مجھے محبت ہوئی۔۔ عشق ہوا۔۔ جس کے ہونے سے مجھے تحفظ کا احساس ملتا رہا۔۔ جس کے وجود سے۔۔۔مجھے سکون ملا۔۔۔ جس کی قربت میں۔۔۔میں بہکا۔۔ کئی بار بہکا۔۔ بار بار بہکا۔۔ جس کا احساس مجھے ہمیشہ سیراب کرتا رہا۔۔ لیکن آج۔۔۔مجھے تمہارے وجود سے محبت محسوس ہو رہی ہے ماوی۔۔۔آج ایسا لگ رہا تم مکمل مجھ میں اتر رہی ہو آج۔۔“

ماوی کی سسکی ابھری تھی۔۔۔اس کے چہرے پہ وہ جھکی رو رہی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔"

وہ گھبرا گیا تھا۔۔

"ڈونٹ۔۔۔احرم پلیز ڈونٹ۔۔۔آنکھیں مت کھولنا پلیز۔۔میرے لئے پلیز۔۔"

اس کی بند آنکھوں پہ۔۔اپنی ہتھیلی رکھ کے۔۔وہ پھر سے کہہ رہی تھی۔۔۔

"اپنے ہر جھوٹ۔۔۔گناہ۔۔۔دھوکے سمیت۔۔۔آج تم سے کہہ رہی ہوں احرم۔۔۔مجھے تمہارے ہر لمس میں محبت اور احترام دونوں ملے ہیں۔۔۔تم نے مجھے نہیں نوچا کبھی۔۔۔تم نے احترام کیا ہے۔۔۔تم نے محبت کی ہے۔۔"

ہچکیوں کے بیچ کہتی۔۔وہ احرم کے لبوں پہ سر گوشی کررہی تھی اور احرم نے محبت سے اسے سمیٹا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھاتا۔۔۔وہ ماوی کو پھر سے مان بخش رہا تھا ۔۔۔اور ماوی ان لمحوں میں بکھری بکھری سی۔۔۔اس کے وجود میں گم ہو رہی تھی۔۔۔

"اب اگر روئی تو میں آنکھیں کھول دوں گا ماوی۔۔۔"

اکھڑتی سانسوں کے بیچ وہ کہنے لگا۔۔

"میری زندگی میں آنے والے بہترین مرد ہو تم احرم۔۔"

ماوی آہستگی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

”جتنی مہلت ملی ہے میرے رب کی طرف سے مجھے۔۔۔میرے لئے کافی ہے کہ میں وہ مہلت میں ملی سانسیں تمہارے سنگ۔۔۔۔“

وہ کہنے لگا تھا جب ماوی نے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ کے۔۔اس کے سارے الفاظ چن لیے تھے۔۔۔

اور اپنی سانسوں میں وہ سب لفظ اتار کے۔۔وہ اب سرگوشی کر رہی تھی۔۔

” don’t dare … “

”میرے قریب لیٹو ماوی۔۔۔“

احرم نے آس بھری سرگوشی کی تھی۔۔اور ماوی اس کے خواہش کا مان رکھتی ۔۔۔اس کے قریب ہی۔۔۔اس کے کندھے پہ سر رکھے لیٹ گئی تھی۔۔

جبکہ احرم نے اس کے ماتھے پہ۔۔اپنا محبت بھرا لمس چھوڑ کے۔۔اسے بازو میں سمیٹا تھا۔۔۔

وہ پر سکون سا تھا۔۔۔بے حد درد میں ہوتے ہوئے بھی وہ پر سکون تھا۔۔۔

ماضی

''کہاں سے آرہی ہو؟''

درفشاں جو دروازہ بند کر کے اندر آرہی تھی۔۔۔رک کے ذایان عالم کو دیکھنے لگی۔۔۔

جو ایک مہینے کی عسل کو گود میں لیے سنجیدگی سے۔۔۔اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"کچھ دیر کے لئے عسل کو سنبھالنا کیا پڑ گیا۔۔۔مجھے آنکھیں دکھائے گیں آپ۔۔۔"

یہ وہی بات ہوئی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔۔ذایان تاسف سے اسے دیکھ کے۔۔۔ پھر سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگ گئے۔۔۔

جبکہ درفشاں نخوت سے سر جھٹکتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ذایان کی بے لوث محبت کا۔۔وہ بے حد اچھے طریقے سے استعمال کر رہی تھی۔۔۔

تبھی وہ ذایان کی کسی ناراضگی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔۔۔

اور وہ ویسے بھی آج بے حد خوش تھی۔۔۔یاور شاہ کی قربت میں گزرے لمحے۔۔۔اس کے چہرے پہ بار بار مسکراہٹ بکھیر رہے تھے۔۔۔

"یہ؟؟"

وہ آنکھوں میں خوشگوار حیرت لیے۔۔۔اس کے بنگلے اور پھر اس بیڈروم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو کوئی شیشوں کا محل لگ رہا تھا۔۔۔

جبکہ یاور شاہ زیر لب مسکراتا اس کے قریب ہوا تھا اور ڈائمنڈ کی چین اس کے صراحی دار گردن میں پہنا کے۔۔۔اپنے لبوں سے اس کی خوبصورتی کو خراج تحسین پیش کیا تھا۔۔

درفشاں بوکھلا کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اور قد آدم آئینے کے سامنے کھڑی۔۔۔اپنی گردن میں جگمگاتی وہ چین دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ یاور شاہ اس کے سراپے کو دیکھتا۔۔۔اسے بانہوں میں بھر چکا تھا۔۔۔

”یاور پلیز۔۔۔“

وہ ہچکچائی تھی۔۔۔اسے برا نہیں لگا تھا لیکن ہچکچاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

”ہششش درفشاں۔۔۔۔ حسن کی مورتی۔۔۔مجھے اس نشے میں بہکنے دو۔۔“

اس کی گردن پہ سرگوشی کرتا۔۔وہ اپنی بہکی سانسوں سے اسے مدہوش کر رہا تھا ۔۔۔

اور پھر سیکنڈ لگا تھا درفشاں کو اس کی قربت میں مدہوش ہونے میں۔۔۔

اور پھر وہ ایک نامحرم کی بانہوں میں بے لباس ہو کے۔۔۔اس کی عیاشی کا سامان بن گئی تھی۔۔۔

اپنا شوہر۔۔۔اپنی محبت۔۔۔اپنی اولاد۔۔۔اپنا گھر بھول کے۔۔۔

وہ بہک چکی تھی یاور شاہ کی باہوں میں۔۔۔اور یاور شاہ اسے مکمل اپنے جنون کے رنگ میں رنگ کے۔۔۔اب پر سکون ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن درفشاں کی بے سکونیاں بڑھا گیا تھا۔۔۔ تبھی شاور کے نیچے کھڑی۔۔۔وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش میں۔۔۔۔یاور شاہ کی قربت کے لئے تڑپ رہی تھی۔۔۔

تبھی اسے اپنی پشت میں لمس سا محسوس ہوا۔۔۔وہ مسکرا کے مڑی تھی۔۔۔

"تم آگئے یار۔۔۔۔"

اپنے قریب ذایان کو دیکھ کے۔۔۔ وہ چونکی تھی۔۔۔

"کیوں بھاگتی ہو مجھ سے۔۔ میری محبت سے۔۔۔"

ذایان اسے بانہوں میں بھرے کہہ رہے تھے۔۔۔ جبکہ وہ اپنی سلگتی خواہشات میں جل رہی تھی۔۔۔

"میں کہیں نہیں بھاگ رہی تم سے۔۔۔"

کہتی وہ زایان کے چوڑے سینے پہ اپنے لب رکھنے لگی۔۔۔

اور وہ مدہوش سا اپنی بیوی کے محبت بھرے لمس سے۔۔۔ پر سکون ہو رہا تھا۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ ۔۔۔اس کی بیوی۔۔۔اس کی محبت اور اس کی امانت۔۔۔یاور شاہ کے بستر پہ۔۔۔نچھاور کر آئی ہے۔۔۔

”یاور۔۔“

درفشاں کی آواز پہ وہ چونک کے مڑا تھا۔۔۔اور چہرے پہ مسکان سجائے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

”ارے تم کب آئی؟؟؟“

اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کیے۔۔۔اس نے ابرو اچکا کے۔۔۔آذر حکان کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

تبھی وہ زیرِ لب مسکراتا کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے یاور۔۔ میں اس گھر میں نہیں جانا چاہتی اب کبھی ۔۔۔"

منہ بسورے۔۔۔وہ یاور کے سینے سے لگی کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ یاور کی سرسراتی انگلیاں اس کی پشت سہلا رہی تھی۔۔۔

"تو رہ لیتے ہیں۔۔۔اس میں ایسی کون سی عجیب بات ہے۔۔"

وہ مسکرا کے کندھے اچکاتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ درفشاں کے چہرے پہ پریشانی کے آثار تھے۔۔۔

"ایسے کیسے رہ سکتی ہوں یاور۔۔۔ذایان مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا
۔۔۔"

یاور گہرا مسکرایا تھا۔۔۔

"چھوڑ دو اسے۔۔۔ طلاق لے لو۔۔۔اور میرے پاس آجاواور جیسے رہنا چاہو
۔۔۔میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔۔"

اس کی گردن پہ اپنے لبوں کا سفر شروع کرتا وہ کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ درفشاں اس
کی قربت پاتے ہی۔۔۔اس کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔

"یاور پلیز۔۔۔افس ہے کوئی آجائے گا۔۔"

"اہمم۔میرے آفس میری مرضی کے بنا کوئی نہیں آسکتا۔۔یہاں کا باس میں ہوں۔۔"

گھمبیر لہجے میں کہتا۔۔۔وہ درفشاں کو کھینچ کے۔۔۔صوفے پہ گرا چکا تھا۔۔۔اور خود اس پہ جھکا۔۔۔اس کے چہرے پہ اپنی سانسیں چھوڑتا اسے مدہوش کر رہا تھا۔۔۔

اور درفشاں اتنی مدہوش ہو رہی تھی کہ وہ اپنے شوہر اور بیٹی کو اس کی قربت میں بھول رہی تھی۔۔۔

”مجھے طلاق چاہئے زایان۔۔۔“

اس کی دوٹوک بات پہ۔۔۔ذایان نے چونک کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

”در کیا کہہ رہی ہو۔۔۔کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔ہماری ایک بیٹی ہے عسل۔۔۔ ہمارا چھوٹا سا گھر ہے۔۔کیسے ختم کر سکتی ہو ہماری یہ خوبصورت زندگی؟“

”گھر؟؟؟“

وہ استہزائیہ انداز میں چاروں طرف دیکھتی۔۔۔اب طنزیہ نگاہوں سے ذایان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”یہ گھر؟؟ماچس کے ڈبے جیسا گھر۔۔۔اسے تم گھر کہتے ہو؟؟زندگی؟؟کون سی زندگی؟؟جس میں میری ساری خواہشات گھٹ گھٹ کے دم توڑ رہی ہے۔۔۔ایسا گھر۔۔ایسی زندگی۔۔میں نے نہیں چاہی تھی کبھی ذایان عالم۔“

وہ آخر میں چیخی تھی۔۔جبکہ ذایان عالم حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"در۔۔۔"

"شاکڈ ہو گئے ناں؟؟ایسے میں بھی شاک ہوئی تھی جب شادی کی پہلی رات تم مجھے اس کباڑے میں لے کر آئے تھے۔۔۔جہاں سانس بھی میں گھٹ گھٹ کے لے رہی تھی۔۔۔اور پھر تمہاری وہ سو کالڈ محبت کے انداز۔۔۔تمہاری قربت۔۔۔اس گرمی میں مجھے مزید جھلسا رہی تھی۔۔میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں الٹی کر دوں تم پہ۔۔۔"

ذایان عالم واقع شاکڈ تھے تبھی حیرت سے اسے سن رہے تھے۔۔۔جبکہ وہ نان اسٹاپ بول رہی تھی۔۔

"نفرت کرتی ہوں۔۔تم سے۔۔اس گھر اور زندگی سے۔۔۔اور اس کباڑے سے۔۔۔جہاں تم مجھے چھوڑ کے بھول ہی گئے۔۔۔مجھے طلاق چاہئے بس۔۔۔

"

"ہماری بیٹی؟؟؟ہماری عسل؟؟"

ذایان عالم نے ایک آخری امید سوچ کے۔۔ عسل کا نام لیا تھا۔۔۔

درفشاں نخوت سے سر جھٹکتی ناک چڑھا گئی۔۔

"اپنے پاس رکھو اس بیٹی کو بھی۔۔۔ تمہارا ہی خون ہے یہ بھی۔۔"

اور پھر وہ چلی گئی تھی۔۔۔ذایان عالم کی چھوٹی سی دنیا چھوڑ کے۔۔۔اپنی بہت بڑی دنیا میں۔۔۔

لیکن ان کو سہارا اکشمالہ کہ صورت میں ملا تھا۔۔۔ جس نے آکے ان کی زندگی کو نئے معنی دیئے تھے۔۔۔ عورت کا بے حد خوبصورت روپ دیا تھا۔۔۔

"عسل کس کے پاس ہے زایان؟؟"

دلھن بنی کشمالہ پوچھ رہی تھی جبکہ وہ چونک کے انہیں دیکھنے لگے تھے۔

"عسل خالہ کے پاس ہے۔۔"

"کیوں؟؟ ہمارے پاس کیوں نہیں ہے؟؟"

کشمالہ حیران تھی۔۔ویسے بھی اس چھوٹی سی گڑیا کے لئے۔۔انہیں محبت محسوس ہوتی تھی ہمیشہ سے۔۔۔

"خالہ کہہ رہی تھی کہ آپ کو برا لگے گا۔۔۔ نئ دلہن۔۔"

اپنی کنپٹی سہلاتے وہ بتانے لگا۔۔

”آپ عسل کو لے آیئے۔۔۔ عسل اپنی ماں کے پاس ہی رہے گی۔۔“

اور زایان متشکر سے مسکرائے تھے۔۔۔انھوں نے بے حد محبت سے اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔۔۔ جنہیں عسل کی فکر تھی۔۔۔

اور دن گزرتے ساتھ۔۔۔ان کے دل میں کشمالہ کے لئے محبت اور احترام بڑھتا جارہا تھا۔۔۔ جنھوں نے پہلے دن سے ہی اس گھر اور ان کی زندگی کو جنت بنادیا تھا۔۔۔

"یاور میں تمہیں کیا سمجھی تھی اور تم کیا نکل آئے۔۔۔میں تمہاری بیوی بننے کے خواب دیکھ کے۔۔۔ تمہارے پاس آئی تھی۔۔۔ہر مرد کے بستر کی زینت بننے نہیں۔۔۔"

اس کے شاکی نظروں کے جواب میں یاور ہنس پڑا تھا۔۔

"میں یا اس زندگی کے خواب؟؟درفشاں۔۔

Try to understand my dear ...

یہ زندگی فری میں نہیں بانٹ رہے ہوتے کہ مل جائے تمہیں۔۔۔ محنت کرنی پڑتی ہے دن رات محنت سے ہی یہ سب ملتا ہے۔ اور ایسا بھی کیا ہے کہ ڈیلی ہوتا ہے۔۔۔ بس منتھ میں ایک دو بار ہی تو یہ سب کرنا پڑتا ہے تمہیں۔۔"

" am not a slut ... "

وہ چیخ پڑی تھی۔۔۔ یاور کی باتیں اسے کسی نشتر کی طرح ہی لگ رہے تھے۔۔۔

" you are a slut my dear ...

محبت۔۔۔بے باکی۔۔۔یہ سب میں نے ہی تو سکھایا ہے تمہیں۔۔تم بھی تو خوش ہو۔۔۔آج تک میں نے اپنے کسی دوست سے یا بزنس پارٹنر سے یہ نہیں سنا کہ بھئی تمہاری بیوی ہمیں خوش کرنے میں ناکام رہی ہے۔۔۔جو بھی صبح ملا تو یہی کہا اس نے کہ

Your wife is amazing on bed ... "

"یاور۔۔۔"

درفشاں کا ہاتھ اٹھا تھا اسے مارنے کے لئے۔۔۔جبکہ یاور نے اس کا ہاتھ پکڑ کے ۔۔۔اس کے کمر کی طرف مروڑ کے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"مجھے کل ان پیپرز پہ سائن چاہیے اورنگزیب کے۔۔۔اب یہ تمہارا کام ہے کہ اسے کیسے بیڈ پہ خوش کرتی ہو۔۔۔"

سرد آواز میں کہتا۔۔۔اسے جھٹکے سے چھوڑ چکا تھا۔۔۔ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے۔۔۔ وہ اب درفشاں کے بال سنوار رہا تھا۔۔۔

"ان کی بیویاں بھی تو میرے بیڈ پہ ہوتی ہے۔۔۔ایکسچینج ایکسچینج تو ہوتا رہتا ہے۔۔۔ کیا تم ان کی بیویوں سے پیچھے رہنا پسند کرو گی؟؟"

درفشاں آنکھوں میں نفرت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چلو شاباش۔۔۔اورنگزیب کو شراب زیادہ پسند ہے۔۔۔اسے اپنا ایسے دیوانہ بنانا ہے کہ آج رات اسے نشہ شراب سے زیادہ تم میں ملے۔۔۔"

اس کے گال تھپتھپاتا۔۔۔ یاور کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ جبکہ درفشاں اس بند دروازے کو بے بسی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر بیڈ پہ پڑے اس ڈریس کو

دیکھنے لگی۔۔۔ جس میں نیم عریاں ہو کے۔۔۔اسے اورنگزیب کے پاس جانا تھا

۔۔۔

وہ پھر سے۔۔۔یاور شاہ سے محبت اور شادی کی سزا پا کے۔۔۔ایک نئ رات ۔۔۔ایک نئے بزنس مین کے ساتھ۔۔۔اس کی بانہوں میں بتا کے۔۔۔اب سپاٹ وجود کے ساتھ۔۔۔اپنے بنگلے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

جہاں رہنے کی قیمت وہ ادا کر رہی تھی یا شاید اس سے بھی زیادہ ادا کر چکی تھی اب تک۔۔۔

ڈرائیور گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔اور وہ خاموش نظروں سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک اس کی نظر ایک جگہ ٹھہر سی گئی۔۔۔

ہنستی مسکراتی کشمالہ اور اسے محبت سے دیکھتا ذایان عالم اور وہ ننھی سی عسل۔۔۔

جسے کشمالہ بے حد پیار سے خود سے لگائے کھڑی تھی۔۔۔جبکہ ذایان عالم اپنی بائیک اسٹارٹ کرنے لگا تھا اب۔۔

"گاڑی روکو۔۔۔"

اس کے حکم پہ۔۔۔ڈرائیور کاری روک چکا تھا اور ان آنکھوں میں حسد اور سرد مہری ابھری تھی۔۔۔

لب بھینچے وہ حسد بھری نگاہوں سے اس ہنستی مسکراتی فیملی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہاں وہ آگ کے سیلوں پہ جلتی۔۔۔اپنی زندگی گزار رہی تھی اور وہاں زایان عالم اپنی زندگی میں اس قدر خوش۔۔۔

"میں خوش نہیں ہوں تو تمہیں کیسے خوش رہنے دوں۔۔۔"

اور پھر اس کی نظر عسل پہ پڑی۔۔۔آنکھوں میں جلن اور چہرے زہر خند مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

"چھین لوں گی پر خوشی تم دونوں سے۔۔۔"

"جانتے ہو میں کیوں آئی ہوں یہاں؟؟"

آنکھوں میں طنز لیے وہ ذایان عالم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے اطوار دیکھ کے۔۔۔زایان کی آنکھوں میں تاسف ہی تھا اس کے لئے۔۔۔

”میں یاور شاہ کے لئے تمہیں چھوڑ گئی تھی۔۔۔ میں نے کسی اور مرد کے لئے تمہیں چھوڑا ہے۔۔۔ تمہاری محبت کو ٹھکرایا ہے۔۔اب سمجھ آئی تمہیں تمہاری اوقات؟؟“

وہ زہر خند لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ ذایان عالم لب بھینچے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

”آگئی ہو گی سمجھ تمہیں تمہاری اوقات۔۔۔ میرے پاس دولت ہے۔۔۔ قیمتی لباس ہے۔۔ محل میں رہتی ہوں میں۔۔۔ اپنا من پسند پرفیوم یوز کرتی ہوں۔۔۔ میرا ڈریسنگ روم قیمتی ڈریسز۔۔۔ سینڈلز۔۔۔ بیگز جیولیریز سے بھری پڑی ہے۔۔۔ انہی میں سے کوئی گفٹ بھی لے آؤں گی تمہاری وائف کے لئے بھی۔۔“

ذایان نے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔ تبھی نظریں پھیر کے جانے لگے تھے جب درفشاں نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔اور وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کے مڑے تھے ۔۔۔

"میری بات مکمل نہیں ہوئی۔۔"

اس کے چہرے پہ دھیمی مسکان تھی۔۔۔

"درفشاں تمہیں تمہاری من پسند زندگی مبارک ہو لیکن میں اپنی چھوٹی سی دنیا میں خوش ہوں۔۔۔"

ان کی سنجیدگی سے کہی بات پہ۔۔درفشاں ہنس پڑی تھی۔۔۔

"چھوٹی دنیا۔۔۔چھوٹا مرد۔"

"ہاں میں یاور شاہ جیسا ظرف نہیں رکھتا کہ تمہیں ہر مرد کو سونپ دوں۔۔۔
"

ذایان کے سپاٹ لہجے میں کہی بات پہ۔۔۔وہ چونکی تھی۔۔۔تو وہ سب جانتا تھا
۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔اسے اپنا جسم سلگتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جبکہ زایان عالم سر جھٹک کے آگے بڑھے تھے۔۔۔اور درفشاں کو اپنا وجود کسی
پاتال میں گرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"تمہارا غرور بھی میں خاک میں ملا دوں گی۔۔۔ذایان عالم"

اس نے دانت پیستے یہ بات کہی تھی۔۔۔

وہ ننھی سی جان رو رہی تھی۔۔۔اور وہ مضبوط جسم کا مالک گارڈ۔۔۔اسے کپڑے میں لپیٹے۔۔۔اس گندگی کے ڈھیر پہ پھینک رہا تھا۔۔۔

جس کے سامنے ہی۔۔۔وہ خستہ حال بستی تھی۔۔۔جہاں کے خستہ حال بھکاری۔۔۔بہت بھوک کی صورت میں۔۔۔پتھر اپنے پیٹ پہ باندھ کے سوتے تھے۔۔۔

ائیر کنڈیشنڈ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ماں وہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔بیچ بازار میں کشمالہ کے ہاتھ سے۔۔۔ عسل کو چھین کے وہ بھاگا تھا۔۔۔اور اب درفشاں کے حکم پہ۔۔۔اسے گندگی کے ڈھیر پہ پھینک کے۔۔۔خود گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔۔

"کام ہو گیا میم جی۔۔"

درفشاں خاموش رہی تھی۔۔۔وہ ساکت نظروں سے۔۔۔اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں اس کے ہی وجود کے حصے کو پھینکا گیا تھا۔۔۔

گاڑی چل پڑی تھی۔۔۔خالی نظروں سے وہ روڈ پہ ہر گزرتی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے موبائل پہ کال آرہی تھی اورنگزیب کی کال۔۔۔وہ لب بھینچے موبائل اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور پھر دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔۔

”گاڑی کو پھر سے اسی جگہ لے جاو۔۔۔“

اس نے کانپتی اواز میں حکم دیا تھا۔۔۔اور گاڑی پھر سے وہاں پہنچی تھی۔۔۔وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کے۔۔۔اس گندگی کے ڈھیر کے قریب گئی تھی۔۔۔

لیکن وہاں کوئی عسل نہیں تھی۔۔۔وہ چاروں طرف بھاگنے لگی۔۔۔ہر طرف نظریں دوڑائی لیکن وہاں عسل کا کوئی وجود نہیں تھا۔۔۔

''عسل۔۔۔عسل۔۔''

کانپتی آواز میں کہتی وہ وہیں لڑکھڑائی تھی۔۔۔

"میری عسل۔۔ میری بچی۔۔۔ میری بچی کی حفاظت نہ کر پائی میں۔۔۔"

جب سے انہیں ہوش آیا تھا وہ تب سے رو رہی تھی۔۔ جبکہ ذایان عالم خود شاکڈ میں تھے۔۔۔ لیکن بار بار وہ کشمالہ کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔

"میں عسل کی حفاظت نہ کر پائی ذایان۔۔۔ مجھے معاف کر دیں پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میری بچی کو ڈھونڈ دیں۔۔ میری عسل کو لا دیں"

وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ عسل کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش جاری تھی۔۔۔ لیکن اس کا کوئی نام و نشان اور پتہ کچھ نہیں مل رہا تھا۔۔۔

"تیرے گھر یہ بچی کون ہے زینت؟؟"

نگہت اس سے پوچھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ اس سفید پری کو نظر بھر کے دیکھتی رونے لگی۔۔

"مالک نے ہماری جھولی بھر دی ہے نگہت۔۔۔ مالک نے ہمیں نئ امید دلائی ہے۔۔"

"کدھر سے ملی۔۔ یہ تو بڑی خوبصورت ہے"

نگہت اپنے میلے ہاتھ سے۔۔ اس گڑیا کا گال چھونے لگی۔۔۔

"گندگی کے ڈھیر پہ۔۔ پتہ نہیں کون بدبخت پھینک گیا تھا۔۔۔ اتنی پیاری بچی کو۔۔۔ اس کی ماں پہ کیا بیت رہی ہو گی۔۔"

اور پھر وہ عسل سے ماوی بنی تھی۔۔۔ شہزادی سے وہ بھکارن کی بیٹی بن گئی تھی۔۔۔ نرم وملائم بستر پہ سونے والی عسل۔۔۔اب لکڑی کے بنے بستر پہ سوتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ عسل نہیں تھی۔۔ وہ ماوی تھی۔۔۔

اپنا سیاہ بخت لے کے۔۔ وہ اس بستی میں آئی تھی۔۔۔ اور اس بستی کی ہر بھکارن کی طرح۔۔۔ اسے بھی اپنی سیاہ بختی کی جنگ لڑنی تھی۔۔۔

"میں تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔اگر تم یاور شاہ کو ختم کر دو گی۔۔۔تو یاد رکھنا اس کی پوری جائیداد کی تم ملکہ بنو گی۔۔۔اور پھر عیش کی زندگی گزارو گی تم۔۔۔"

اورنگزیب اسے نئے خواب دکھا رہا تھا۔۔۔اور وہ ان خوابوں کو پرونے بھی لگی تھی۔۔۔ لیکن ابرو اچکا کے وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔

"تم کیوں ختم کرنا چاہتے ہو یاور شاہ کو۔۔۔وہ تو تمہیں اپنی بیوی سونپ چکا ہے ایک رات کے لئے۔۔۔"

”مجھے اس کی نہیں تمہاری پرواہ ہے درفشاں۔۔۔اس کے سیاہ کرتوت کی وجہ سے۔۔۔ تم روز نئے کرب سے گزرتی ہو۔۔۔اور تمہیں اس کرب سے میں نجات دلاوں گا۔۔۔اگر تم ساتھ دو میرا اور میری بات مانو۔۔۔“

اورنگزیب اسے اپنی باتوں کے جال میں بن رہا تھا اور وہ بھی اس جال میں پھنسنے لگی تھی۔۔۔

”کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔؟“

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سوال کر بیٹھی تھی۔۔

”ویری گڈ۔۔۔ تم نے اسے اس قدر نشہ کروانا ہے کہ وہ کوئی بھی حرکت کرنے کے قابل نہ رہے۔۔۔اور پھر۔۔۔۔۔“

وہ کہہ رہا تھا جبکہ درفشاں اس کے شیطانی ذہن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اور پھر وہی ہوا۔۔۔ جیسا کہ اورنگزیب نے کہا تھا۔۔۔ یاور شاہ اس قدر نشے میں تھا کہ اپنے پاؤں پہ کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

جبکہ درفشاں نفرت بھری نظروں سے۔۔۔ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور شراب کی بوتل اٹھا کے۔۔۔ وہ یاور شاہ کے اوپر پھینکنے لگی۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہی۔۔۔۔ ہو۔۔۔ پا۔۔۔ پاگل عورت۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتی زبان میں کہہ رہا تھا۔۔

"تمہاری موت کا تماشا دیکھنا چاہ رہی ہوں یاور شاہ۔۔۔افففففف جانتے ہو کتنا سکون ملنے والا مجھے کچھ لمحوں میں۔۔۔"

سرد آواز میں۔۔۔ نفرت سے پھنکارتی۔۔۔وہ یاور شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اسی بیڈروم میں۔۔۔ میری بربادی کی شروعات ہوئی تھی اور اسی بیڈروم میں تم دفن ہو گے اپنی غلاظت سمیت۔۔۔ دیکھ رہے ہو کتنی نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔"

یاور شاہ اٹھنے کی کوشش میں بار بار ناکام ہو رہا تھا۔۔۔ تبھی درفشاں نے اسے ٹانگ رسید کر کے۔۔۔ پھر سے گرایا تھا۔۔

”رہو یہیں۔۔۔کہاں بھاگو گیں ؟؟تم میں اٹھنے کی ہمت نہیں تو بھاگو گیں کیسے ؟؟مجھے خود سے نفرت پہ مجبور کر دیا تم نے۔۔زلیل انسان۔۔۔غلاظت کا ڈھیر۔۔۔اور غلاظت کے ڈھیر کو آگ ہی لگائی جاتی ہے۔۔“

اور پھر اس نے یاور شاہ کے وجود کو آگ لگائی تھی۔۔۔اور تیزی سے مڑ کے کمرے سے باہر جانے لگی جب دروازہ لاک ہو گیا۔۔۔

وہ جلدی جلدی دروازہ بجانے لگی۔۔لیکن اورنگزیب دروازہ لاک کر کے جا چکا تھا۔۔۔

اور وہ یاور شاہ کی کربناک چیخیں سننے کے لئے۔۔۔وہاں رہ گئی تھی۔۔۔وہ خوفزدہ نظروں سے۔۔۔یاور شاہ کے آگ پکڑتے وجود کو دیکھ رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد۔۔۔اس کمرے میں درفشاں کی بھی چیخیں ابھری تھی۔۔۔

آگ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔۔

”آپ کو پتہ ہے ذایان عالم۔۔۔ہ۔۔۔ہماری عسل ک۔۔۔کون ہے؟؟“

وہ کھردری اواز میں کہہ رہی تھی جبکہ ذایان عالم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

”ہماری چھوٹی سی ع۔۔۔ عسل بڑی ہو گئی ہے۔۔۔ب۔۔۔بہت خ۔۔۔ خوبصورت ہے وہ۔۔۔بہت خوبصورت۔۔“

”ک۔۔۔کہاں ہے عسل؟؟“

ذایان عالم بے چینی سے پوچھنے لگے۔۔جبکہ درفشاں رو پڑی تھی۔۔۔سیاہ چادر سے۔۔۔اپنا کھردرا چہرہ صاف کر کے۔۔وہ دروازے پہ کھڑی کشمالہ کو دیکھنے لگی۔۔

جو آہٹ سن کے وہیں آئی تھی اور اب حیرت سے کھڑی۔۔۔وہ درفشاں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"م۔۔۔ماوی۔۔۔"

اس کے منہ سے الفاظ ادا ہوئے ہی تھے جب کشمالہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا ۔۔۔

"م۔۔۔ماوی۔۔۔ع۔۔۔ عسل پے۔۔۔۔اسے میں نے ہی۔۔۔۔اس گندگی کے ڈھیر پہ پھینکا۔۔۔"

اور اس کی بات ابھی ادھوری ہی تھی جب کشمالہ چیل کی مانند اس پہ جھپٹی تھی۔۔

"ڈائن۔۔۔بدبخت عورت۔۔۔کون کرتا ہے ایسے۔۔۔میری بچی کو برباد کر دیا تم نے۔۔۔برباد کر دیا۔۔۔میری بچی کو سزا کیوں دی۔۔۔ناپاک عورت"

ذایان نے بے حد مشکل سے۔۔۔ کشمالہ کو اس سے الگ کیا تھا۔۔ جبکہ درفشاں خاموشی سے کھڑی ان کی مار کھا رہی تھی۔۔

جبکہ کشمالہ ذایان کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔

”زایان میری بچی۔۔۔ میری عسل۔۔۔ مجھے لگا تھا۔۔۔ مجھے اس بچی سے بے حد محبت محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ ماوی میری ہی بچی تھی۔۔ میری ہی بیٹی تھی۔۔“

ذایان نے انہیں بازوؤں میں بھر لیا تھا وہ بھی رو رہے تھے۔۔ برسوں کا سفر جیسے آج اختتام کو پہنچا تھا۔۔۔ جبکہ درفشاں بھیگی آنکھوں میں حسرت لیے۔۔۔ انہیں دیکھ کے جانے کے لئے مڑی تھی۔۔

کہ اپنی سیاہ بختی اور اپنی بیٹی کی سیاہ بختی کی بڑی وجہ وہ خود ہی تو تھی۔۔۔

"گڈ ایوننگ مسٹر احرم شاہ۔۔"

نرم اواز پہ وہ چونکا تھا۔۔۔اور چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔؟؟"

وہ پھر سے اج شام یہاں آیا تھا۔۔۔ڈنر تو بہانہ تھا۔۔۔اسے ماوی کی باتیں یہاں کھینچ لائی تھی۔۔۔

ہاتھ بڑھا کے۔۔وہ ماوی کا ہاتھ تھامنا چاہتا تھا اور ماوی نے بھی بے حد نرمی سے ۔۔اپنا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔

"مجھے لگا آپ نہیں آئیں گے۔۔"

وہ مسکرا کے کہتی۔۔۔وہیں اس لے قریب رکھی کرسی پہ بیٹھ چکی تھی۔۔۔

اس میں ابرام کی شباہت تھوڑی بہت تھی۔۔۔بس وہ ابرام کی طرح شاطر ذہن کا مالک نہیں تھا۔۔وہ چہرے سے ہی بے حد نرم دل کا لگ رہا تھا۔۔۔

"اور مجھے لگا تھا شاید آپ مجھ سے بات کرنا نہ پسند کریں۔۔"

احرم کی بات پہ وہ ہنس پڑی تھی۔۔

"کیوں نہیں کرنا چاہوں گی آپ سے بات احرم۔۔۔"

"میں کل رات تھوڑا سا۔۔۔اوور ہو گیا تھا۔۔نو آئیڈیا کیا کچھ بول گیا"

احرم اپنی پیشانی کھجاتا کہنے لگا۔۔

”لیکن مجھے اچھا لگا آپ کی باتیں سن کے۔۔اتنا کچھ شئیر کیا آپ نے مجھ سے۔۔۔“

ماوی اسے غور سے دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ وہ نرم مسکراہٹ چہرے پہ سجائے۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

”اس ایک مہینے میں ہم کتنا قریب آگئے ہیں ایک دوسرے کے احرم۔۔“

اسے مکمل اپنی محبت میں دیوانہ بنانا کے بعد۔۔ماوی اب اپنی جیت کا جشن منا رہی تھی دل ہی دل میں۔۔۔

احرم خاموش ہی رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ رینگی تھی۔۔۔
چہرے پہ یاسیت سی چھائی ہوئی تھی۔۔

"ماوی۔۔"

لہجہ بوجھل سا تھا۔۔

"ہمم"

ماوی اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔ماوی میں محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔۔"

بے بسی سے کہتا۔۔۔وہ اب بھی ہلکا سا مسکرا رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی کی آنکھیں چمکی تھی۔۔

اس قدر محنت کے بعد آج پھل مل رہا تھا اسے۔۔۔خود کو شاباشی دیتی۔۔اس نے اپنا لہجہ ملائم بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

نرمی سے اپنا ہاتھ۔۔۔اس کے ہاتھ کی پشت پہ رکھا تھا۔۔

"احرم اگر میں یہ کہوں کہ میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں تو؟؟؟"

اور احرم کی چہرے پہ۔۔۔محبت بھرا احساس بکھرا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی سی اتر آئی تھی۔۔

ماوی کا ہاتھ نرمی سے دبا کے وہ کہنے لگا۔۔

”تو میں یہی کہوں گا کہ ایک اندھے شخص سے محبت کا ہو جانا۔۔۔ میرے لئے تمہاری کسی مہربانی سے کم نہیں۔۔“

”یہ کیا بات ہوئی احرم۔۔۔“

ماوی لہجے میں ناراضگی سموئے کہنے لگی۔۔

” will you marry me Maavi ?”

اچانک سے سوال ہوا تھا اور ماوی شاکڈ سی اسے دیکھنے لگی۔۔ مطلب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

”اگر میں کہوں یس۔۔“

وہ ہنس پڑی تھی اور احرم مسکراتا اس کی ہنسی کی جلترنگ میں کھو گیا تھا۔۔۔

میں ماوی احرم شاہ۔۔۔اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کہ میں نے احرم سے رشتے کی بنیاد جھوٹ اور دھوکے سے شروع کی تھی۔۔۔

اس سے جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچا کے۔۔۔دھوکے سے اس کی زندگی میں شامل ہو کے۔۔۔میں ابرام نوفل شاہ سے بدلہ لینا چاہ رہی تھی۔۔۔

میں نے اپنا ماضی بتا دیا تھا احرم کو لیکن ابرام کا کبھی نہیں بتایا اور نہ کبھی علی کا۔۔۔کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ابرام علی کو دیکھ کے پاگل ہو جاتا۔۔۔اور میرا سارا پلان برباد ہو جاتا۔۔۔

لیکن پلان تو تب ہی خراب ہو گیا تھا جب ابرام نے علی کو دیکھ لیا تھا۔۔۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ احرم سے نکاح کے بعد۔۔۔میں نے کبھی ابرام کا خیال بھی خود کو چھونے نہیں دیا۔۔۔

میں اسے اذیت دینا چاہتی تھی۔۔ لیکن

میں احرم سے بیوفائی کا مرتکب نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ بہت اچھا انسان ہے۔۔۔بے حد اچھا۔۔

لیکن اب۔۔۔

اس نے مسکرا اپنے قریب بیٹھے احرم کو دیکھا۔۔۔ جو گلاسز لگائے باہر دیکھ رہا تھا اور پھر ڈرائیور کو۔۔۔ یہ تو کوئی اور ہی راستہ تھا۔۔ یہ روڈ تو گھر کی طرف نہیں جاتی۔۔۔

"ہم کہاں جارہے ہیں؟؟"

"گھر۔۔"

یک لفظی آیا تھا احرم کی طرف سے۔۔

"لیکن یہ روڈ تو گھر کو نہیں جاتی؟"

وہ اب بھی سوالیہ نشان تھی۔۔ تبھی احرم نے مسکرا کے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"اپنے گھر ماوی۔۔۔"

اور ماوی مطمئن سی مسکرا دی تھی۔۔

"لیکن آج خود سے یہ اعتراف بھی ضرور کرنا چاہوں گی کہ میں اپنے شوہر احرم سے بے حد اور بے پناہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ جس نے میرا ہر جھوٹ جاننے کے

بعد بھی مجھے سمیٹا ہے۔۔ مجھے بکھرنے یا ذلیل ہونے نہیں دیا۔۔ اور آج میں اپنے ہر گناہ۔۔۔ ہر جھوٹ سے پاک۔۔۔ یہ عہد کر رہی ہوں۔۔۔ کہ اپنی آخری سانس تک میں احرم نوفل شاہ سے محبت کروں گی اور صرف احرم نوفل شاہ کی بیوی رہنا چاہوں گی۔۔۔ اے میرے اللہ۔۔۔ میرے ہر فیصلے میں میری مدد فرما۔۔۔ کیونکہ مجھے بھی آپ کی دی ہوئی زندگی کی ہر خوشی پہ حق ہے اور احرم کو بھی برابر حق ہے کہ وہ خوش رہے۔۔۔ اور وہ گناہ بھری رات ؟؟؟"

سوال سا ہوا تھا اور ماوی سر جھٹک گئی تھی۔۔

"میں بھی تو جھوٹ اور دھوکا ہی تھی۔۔۔ میں بھی تو سب برباد کرنے ہی آئی تھی۔۔۔ میں کب راستکار تھی۔۔۔ لیکن اب۔۔۔۔"

اس نے پھر سے احرم کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کا ہاتھ تھامے۔۔۔ بلیک گلاسز لگائے۔۔۔ باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ مطمئن سی تھی اب۔۔۔

”اب مجھے اعتراف کرنا ہے کہ میں احرم نوفل شاہ کی بیوی۔۔۔اپنے شوہر سے بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔

”ا مممم کافی بھی آگئی۔۔“

احرم اسے دیکھ کے مسکرایا تھا۔۔۔

”زیادہ مجھے دیکھنے کی بلکل ضرورت نہیں مائی ڈئیر سٹ ہبی۔۔۔آنکھیں بند رکھا کریں آپ زیادہ تر۔۔“

احرم کو کافی تھماتے وہ کہنے لگی۔۔

"اوہ کم آن ماوی۔۔اب تمہیں دیکھ کے میں سکون بھی نہ پاؤں۔۔"

ناراض ناراض سا کہتا وہ ماوی کا ہاتھ بھی تھام چکا تھا۔۔۔

"یہیں بیٹھو۔۔"

ماوی کو اپنے قریب بٹھا کے۔۔۔وہ اب ماوی کو نظر بھر کے دیکھ رہا تھا۔۔ماوی اس کی نظریں خود پہ محسوس کر کے۔۔۔زیر لب مسکرانے لگی۔۔

"مسٹر ہبی۔۔آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں اب۔۔"

احرم سر جھٹک کے۔۔۔دھیرے سے ہنس پڑا تھا۔۔۔

"اور میں یہی چاہتا ہوں کہ تم کنفیوز ہو کے۔۔۔ مجھ میں ہی خود کو چھپانے کی کوشش کرو۔"

ماوی اسے شاکی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

"اور میں ایسا کیوں کروں گی؟؟"

احرم مسکراتا کندھے اچکا گیا تھا۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔"

"سناؤ"

اسی کے انداز میں کہتی۔۔ماوی اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔احرم اس کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا کے۔۔۔اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔۔

"کچھ سناو آج۔۔۔"

ماوی کی دھڑکن دھیمی ہوئی تھی اس کی فرمائش پہ۔۔ تبھی آہستگی سے احرم کے کندھے پہ اپنا سر رکھ کے آنکھیں موندلی تھی۔۔۔

"لگ جا گلے کہ۔۔۔

پھر یہ حسین رات ہو نہ ہو۔۔

شاید پھر اس جنم۔۔

ملاقات ہو نہ ہو۔۔۔“

اس نے سسکی سی بھری تھی۔۔۔ جبکہ احرم اس کے بالوں کو نرمی سے سہلا رہا تھا۔۔۔

”تم بے حد خوبصورت گنگناتی ہو ماوی۔۔“

وہ نم آنکھوں کے ساتھ ہلکا مسکرا دی تھی۔۔

”اور تم محبت بہت خوبصورت کرتے ہو۔۔“

”اممم ایسا ہے تو جلدی سے کافی پیو۔۔۔ کیونکہ صبح تک تمہیں سونے نہیں دینا میں نے۔۔“

ماوی اچانک سے الگ ہو کے۔۔۔اسے گھورنے لگی۔۔

"کیوں؟؟"

"کیونکہ میں محبت بہت خوبصورت کرتا ہوں ناں۔۔"

احرم اسے گھمبیر نگاہوں سے دیکھتا کہنے لگا۔۔۔

"بلکل بھی نہیں ہے ایسا کچھ۔۔۔ تمہارے آئی ڈراپس کا ٹائم ہوا چاہتا ہے۔۔
"

وہ مسکرا کے اٹھتے کہنے لگی۔۔

"اوکے مائی لیڈی باس۔۔"

احرم زیر لب مسکراتا اسے شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

"وہاٹ۔۔"

ماوی سر جھٹک کے آئی ڈراپس لے کے۔۔۔اس پہ جھکی تھی۔۔

"بڑی باتیں بنانے لگے ہیں مسٹر ہبی۔۔"

"اممم مجھے بھی یہی لگ رہا کہ میں اپنی مسز کو کچھ زیادہ ہی محبت کرنے لگا ہوں۔۔"

ساتھ ہی اسے کمر سے تھام کے۔۔ جھٹکے سے خود پہ گرایا تھا۔۔۔ماوی کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔احرم کے سینے پہ گری۔۔۔وہ احرم کو گھور رہی تھی۔۔۔

''فرصت سے گھور لو مجھے''

آنکھ ونک کرتا۔۔۔وہ مسکرا کے کہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

''ناٹ فئیر احرم۔۔''

''ایوری تھنگ از فئیر ان لو۔۔''

احرم کی بات پہ۔۔۔وہ اب شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

''آئی ڈراپس ڈالنے دو مجھے۔۔''

"بلکل بھی نہیں۔۔"

اسے اپنے پہلو میں گرا کے۔۔احرم اسے بازوؤں میں بھرے نرم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ابھی نہیں ماوی۔۔۔ابھی مجھے بس تمہیں دیکھنا ہے۔۔۔ تمہاری ہر ادا دیکھنی ہے۔۔۔ برسوں سے خواہش تھی کہ میں تمہاری ہر محبت بھری ادا دیکھوں۔۔۔ جب جب میں قریب ہوتا ہوں تمہارے۔۔۔ تو اس خوبصورت چہرے پہ حیا کے رنگ دیکھوں۔۔۔ جب جب تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ تو ان آنکھوں کی گہرائیوں میں۔۔۔اپنی محبت کا خمار چڑھتا دیکھوں۔۔۔"

ماوی اس کے بوجھل لہجے پہ۔۔دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

”جب آنکھیں موند کے۔۔۔میری بانہوں میں تم مدہوش ہوتی ہو۔۔۔تب ان لمحوں کو تمہارے وجود میں بکھرتا دیکھوں۔۔۔“

وہ اب سرگوشی کررہا تھا اور اس بوجھل سرگوشی میں۔۔۔ماوی کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہورہا تھا۔۔

”ا۔۔احر۔۔۔م“

”ماوی۔۔۔“

اس کے لبوں پہ اپنی سانسیں چھوڑتا وہ نرمی سے۔۔۔اس کی گردن اپنے شہادت کی انگلی سے سہلانے لگا۔۔۔

ماوی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔ گھمبیر نگاہوں سے۔۔۔اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھتا۔۔۔احرم اس کے لبوں پہ جھکا تھا۔۔۔

اپنی اور اس کی سانسیں الجھاتا۔۔۔وہ اپنے ہر لمس سے۔۔۔ماوی کو بہکا رہا تھا۔۔

اس کی گردن پہ۔۔۔لبوں کا سفر جاری رکھتا۔۔۔احرم اس کے کندھے سے ہوتا ۔۔۔گہرائیوں میں جا رہا تھا۔۔۔

اور ماوی اس کے ہر لمس پہ بکھرتی جا رہی تھی۔۔۔اس کی سانسوں کا شور۔۔۔ اس کے چہرے پہ بکھری احرم کے محبت کے رنگ۔۔۔اس کے وجود کے ہر نشیب و فراز میں۔۔۔انگڑائی لیتی احرم کی محبت۔۔۔

احرم کے لئے سب نیا تھا۔۔۔بے حد انوکھا اور دلکش تھا۔۔ وہ بارہا ماوی کے قریب ہوا تھا۔۔۔ لیکن آج وہ پہلی بار۔۔۔ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

اپنی محبت کے رنگ میں رنگتے وہ ماوی کو پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔رات کا پل پل بیتتا جارہا تھا۔۔۔اور ہر بیتتے پل کے ساتھ۔۔۔احرم کی وارفتگیاں۔۔اس کی گستاخیاں بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

اور ماوی احرم کی قربت میں موم کی طرح پگھلتی۔۔۔احرم کو پورپورا اپنی محبت اور دیوانگی میں بہکا رہی تھی۔۔۔

بیڈ شیٹ پہ پڑی سلوٹیں۔۔۔ان کے حسین رات کی گواہ بنی۔۔۔ان خمار بھرے لمحوں کو حفظ کر رہی تھی۔۔۔

بیل کی آواز پہ اس نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔سامنے کھڑے ابرام کو اس نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ وہ ماوی پہ ایک نظر ڈال کے لب بھینچے اندر آیا تھا۔۔

"احرم کہاں ہے؟؟"

دوپٹہ اپنے گرد پھیلاتی۔۔۔وہ بھی ابرام کے پیچھے ہی تھی۔۔۔

"سو رہا ہے۔۔۔"

آہستگی سے کہہ کے۔۔وہ وہیں کھڑی رہی۔۔۔ابرام خاموشی سے اپارٹمنٹ کے لاونج پہ نظر ڈال رہا تھا۔۔۔ماوی کے نکھرے روپ کو ایک ہی نظر میں دیکھ کے۔۔۔اس کے دل پہ کیا بیت رہی تھی۔۔

اس کا وجود کون سے انگاروں پہ جل رہا تھا۔۔۔یہ وہی جانتا تھا یا اس کا خدا۔۔۔

"میں احرم کو جگاتی ہوں۔۔"

اسے خاموش دیکھ کے۔۔ماوی تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

”میں خود کر سکتا ہوں یہ کام۔۔“

ابرام کی سرد آواز پہ۔۔۔اس کے چلتے قدم رکے تھے۔۔۔ابرام کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

”میری بات کا مان رکھ لیتی تو؟؟“

ماوی نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ ابرام بے بسی سے نظریں پھیر گیا۔۔

”آگ لگا دوں خود کو تمہارے سامنے ؟؟ یا اپنائیت وجود چہرے پھاڑ کے دکھا دوں تمہیں ماوی؟؟ کہ کس قدر جلن ہے۔۔ کس قدر کربناک ہے ؟؟“

وہ پھر سے کہہ رہا تھا جبکہ ماوی نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔دل کی بھڑاس بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ شاید اس کرب سے کم ہی ہو ابرام نوفل شاہ۔۔جب ایک مرد اپنی بیوی کی پاکدامنی پہ شک کر کے۔۔۔اس کے منہ پہ طلاق کا طمانچہ مار دے۔۔۔"

ابرام نے چونک کے اسے دیکھا تھا۔۔۔تو اسے بھی خبر ہو گئی تھی۔۔۔اس نے گہرا سانس لے کے نظریں چرائی تھی۔۔۔

"میری بولی لگ رہی تھی اس رات بستی میں۔۔۔میرے جسم کی نیلامی ہو رہی تھی۔۔۔اور اس بستی کا ہر مرد۔۔۔میری بولی لگا رہا تھا۔۔۔یا یوں کہا جائے کہ ایک مرد کے سامنے اس کی بیوی کی بولی لگ رہی تھی۔۔۔اور وہ مرد؟؟؟چپ چاپ کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔۔کیونکہ کانوں کا کچا تھا وہ مرد۔۔۔تبھی آنکھیں بند کر کے۔۔۔وہ اپنی بیوی کی بولی لگا گیا۔۔"

ماوی کا لہجہ تلخ تھا۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

ابرام کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"کرب میں۔۔۔ میں بھی تھا۔۔"

وہ چلایا تھا جبکہ ماوی نے بیڈروم کے دروازے کی طرف دیکھا تھا اور پھر ابرام کو ۔۔۔

"آواز نیچی رکھو اپنی۔۔۔ مجھے سنائی دیتا ہے۔۔۔"

سپاٹ لہجے میں کہتی۔۔۔وہ سر جھٹک کے اوپن کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔

"اپنے بھائی سے مل کے چلے جانا۔۔"

ابرام کچھ دیر اس کی پشت دیکھتا رہا۔۔۔جبکہ وہ خود کو کچن میں مصروف دکھانے کے لئے چیزیں ادھر ادھر رکھنے لگی۔۔۔

لب بھینچے ابرام وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔دھڑام سے دروازہ بند کر کے وہ جا چکا تھا۔۔۔

اور بیڈ روم میں کھڑا احرم۔۔۔اپنے ڈوبتے دل کو سنبھالتے۔۔۔درد کی شدت کو کم کر رہا تھا۔۔۔وہ سن چکا تھا ابرام کی باتیں۔۔۔

وہ تیزی سے واشروم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔اور سامنے لگے شیشے میں۔۔اپنی ناک سے سیال مادے کو بہتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بار بار بلیڈنگ موت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔۔۔"

اسے ڈاکٹر کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔

"احرم۔۔"

ماوی کی آواز پہ وہ چونک کے مڑا تھا جس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کے۔۔اس نے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"ماوی میں بس۔۔۔"

واش بیسن پہ جھک کے۔۔۔وہ پانی کی چھینٹے چہرے پہ مارنے لگا۔۔

اور پھر اچانک سے سر تھام کے وہ دیوار سے لگا تھا۔۔ماوی نے آگے بڑھ کے ۔۔اسے تھاما تھا۔۔

"احرم۔۔۔"

اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کے۔۔وہ احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آنکھیں بند کرو اپنی پلیز احرم۔۔۔پلیز"

اس کی آنکھوں پہ باری باری اپنے لب رکھ کے۔۔۔وہ احرم کو گلے سے لگائے۔۔۔سرگوشی کرنے لگی۔۔

"میں تمہیں کبھی۔۔ کچھ نہیں ہونے دوں گی احرم۔۔ کبھی کچھ نہیں۔۔"

جبکہ احرم کو خود میں سکون سا پھیلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے کا خوف زائل ہونے لگا تھا۔۔۔ تنے اعصاب نرم پڑ رہے تھے اب۔۔۔

"ماوی۔۔۔ مجھے چھوڑ کے مت جانا پلیز۔۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔ ماوی نے اسے مزید خود میں بھینچا تھا۔۔۔

"میں تمہارے پاس ہوں احرم۔۔۔ تمہارے بے حد قریب۔۔"

ماوی کی نرم اواز پہ وہ پر سکون سا ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی نے اس کے چہرے پہ بار بار اپنے لب رکھ کے۔۔۔اسے خود کے ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔۔

جبکہ احرم کا وجود دھیرے دھیرے کانپ رہا تھا۔۔۔

”روم میں جاتے ہیں ہمممم۔۔۔“

اس کا ہاتھ تھامے۔۔ماوی اسے اٹھنے میں مدد دینے لگی۔۔

بیڈ پہ لٹا کے۔۔۔ماوی نے جھک کے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔

”کیسا فیل کر رہے ابھی احرم؟؟؟“

”بیٹر۔۔“

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔ماوی کا ہاتھ تھام کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

"آج کچھ سوچا ہے میں نے۔۔۔ ممممم سم تھنگ اسپیشل۔۔"

ماوی اس کے قریب مسکرا کے بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"اچھا وہ کیا؟؟"

احرم دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آج میں پیزا بناؤں گی اور تم ریسٹ"

شرارت بھری نظریں احرم پہ تھی۔۔

”ایسا ہے تو۔۔میں بھی ہیلپ کرنے کا سوچ رہا۔۔۔ تھوڑی محبت ایڈ کروں گا۔۔ تھوڑی سی گستاخیاں۔۔۔کچھ کچھ“ ... cuddles

ماوی ہنس پڑی تھی۔۔

”مطلب پیزا کا کام تمام ہو چکا سمجھوں میں۔۔“

اور احرم نظر بھر کے دیکھتا۔۔۔ماوی کے قریب ہو کے۔۔۔اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کر چکا تھا۔۔۔

ماوی بھی اس کی شدتوں میں۔۔۔۔ساتھ دینے لگی۔۔۔جب احرم گہرا سانس لے کے۔۔۔اس کی انکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

"تمہاری ہنسی پی کے بہک سا جانے کو دل کرتا ہے۔۔"

ماوی پلکیں جھکا کے ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

وہ سرگوشی کر رہا تھا۔۔ تبھی ماوی پھر سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"ہمم؟؟"

"مجھے دیکھو۔۔۔ میں ان آنکھوں کو بار بار دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

نرمی سے۔۔۔اس کی انکھوں پہ اپنے لب رکھ کے۔۔۔ وہ پھر سے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ ماوی اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

اور پھر شرارتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

”مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ تم کوئی آئرن مین تو نہیں ؟؟“

”کیوں ؟؟“

احرم حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

”کبھی کہتے ہی نہیں کہ بھوک لگی ہے۔۔۔ مجھے لگا کہ شاید کوئی آئرن میں ٹائپ ہو تم۔۔“

لب دانتوں تلے دباتی وہ کہہ رہی تھی۔۔۔احرم مسکرادیا تھا۔۔۔

"بھوک تو لگی ہے۔۔ سوچ رہا کہ بریک فاسٹ کے لئے تم ٹھیک ہی ہو۔۔"

"نیور۔"

ماوی ہنستی ہوئی۔۔بدک کے پیچھے ہو کے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ احرم زیر لب مسکرا پڑا تھا۔۔۔

"ایور۔۔"

کہتا وہ بیڈ سے اترا تھا۔۔۔

"نو۔۔احرم تمہیں ریسٹ کرنا ہے۔۔ وہیں بیڈ پہ رہو۔۔۔"

ماوی تیزی سے پیچھے ہوتی کہنے لگی۔۔۔اور اس سے پہلے احرم اسے پکڑ پاتا۔۔۔
وہ واشروم میں جا کے بند ہوئی تھی۔۔۔دروازہ سے پشت ٹکا کے۔۔۔اس نے
اپنی سانسیں بحال کی تھی۔۔۔

'مسز احرم۔۔۔آپ کے ہزبینڈ کو آپ کے توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔۔
وہ جو رسک لے چکے ہیں ان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔۔جس قدر پاسیبل
ہے۔۔۔ان کے پاس رہیں اور انہیں ریلیکس رہنے میں ہیلپ کریں۔۔۔'

ڈاکٹر کی کہی بات اسے یاد آئی تھی۔۔اور آنسو کا قطرہ اس کی آنکھوں کو کونا بھگو گیا
تھا۔۔۔

'احرم کو کچھ ہو گا تو نہیں؟؟'

اس کی کانپتی آواز میں بے حد خوف تھا۔۔اور ڈاکٹر خاموشی سے اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔ کہ اس بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔

اس نے دھیرے سے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جبکہ باہر کھڑا احرم اپنا سر تھامے۔۔۔ پھر سے بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا۔۔۔ اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔ وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے۔۔۔ خود کو نارمل کرنے لگا۔۔

"یہ کیا حرکت ہے ابرام؟؟"

ابرک جیسے ہی کلب آیا تو ابرام کو پرائیوٹ روم میں۔۔۔ڈرگ لیتے پایا تھا۔۔۔

سرخ آنکھوں سے ابرک کو دیکھتا۔۔۔وہ پھر سے اس پاوڈر کو سونگھنے کے لئے جھکا تھا۔۔۔ جبکہ ابرک نے آگے بڑھ کے۔۔۔ جھٹکے سے سارا پاوڈر نیچے گرا دیا تھا اور خشمگین نگاہوں سے ابرام کو دیکھا تھا۔۔

"کیا حرکت ہے ابرک؟"

ابرام غرایا تھا۔۔۔

"انسان بنو ابرام۔۔خود کو ختم کرو گے؟؟"

ابرک بھی غرایا تھا۔۔۔جبکہ ابرام صوفے کی پشت پہ سر ٹکا گیا۔۔۔

کچھ دیر خاموشی کے نذر ہوئے اور پھر آنکھیں کھول کے ابرک کو دیکھنے لگا۔۔۔

"تم نے ہی کہا تھا کہ تم مجھے ہارتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو۔۔لو میں ہار گیا۔۔"

آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

”میں نے غصے میں کہا تھا وہ۔۔۔ تم دوست ہو میرے۔۔ پاگل انسان۔۔“

ابرک تاسف سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ ہنس پڑا تھا۔۔

”بہت برا ہوں میں یار۔۔۔ بہت برا۔۔۔“

اس کہ آواز بے حد بھاری اور بوجھل ہو رہی تھی۔۔

”جن سے پیار کیا سب ایک ایک کر کے چھین لیے گئے مجھ سے۔۔ میرے پیرنٹس۔۔۔ پھر ماوی۔۔۔ پھر میرا بیٹا۔۔۔ اور اب میرا بھائی۔۔۔ میرا چھوٹا بھائی۔۔۔ جانتے ہو ناں جان بستی ہے میری احرم میں۔۔۔ سامنا نہیں کر پا رہا میں اپنے ہی بھائی کا۔۔۔ اپنے ہی بھائی سے بھاگ رہا ہوں میں۔۔۔ اپنے ہی بھائی سے“

وہ کہتے کہتے رو پڑا تھا۔۔۔ابرک بھی نم آنکھوں سے لب بھینچے ابرام کو دیکھنے لگا۔۔۔

"مانتا ہوں کہ ماوی کو اس کے قریب دیکھ کے جلن ہوتی ہے۔۔۔درد ہوتا ہے ۔۔۔لیکن یار وہ بھائی ہے میرا۔۔۔میں نے کبھی برا نہیں چاہا اس کا۔۔اور دیکھو ناں۔۔میں اپنا ہر خوبصورت رشتہ کھو رہا ہوں۔۔۔احرم۔۔۔میرا بھائی تکلیف میں ہے۔۔۔ابرک وہ تکلیف میں ہے۔۔"

وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے بیچ کہہ رہا تھا۔۔

'مسٹر ابرام آپ کے بھائی کی کنڈیشن کریٹیکل ہے۔۔۔یہی کہوں گا کہ ان کا خیال رکھئیے۔۔بہت زیادہ خیال رکھئیے۔۔۔'

ڈاکٹر کی بات بار بار اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔۔۔

ابرک نے اٹھ کے۔۔۔ابرام کو گلے لگایا تھا۔۔۔

""ڈاکٹر نے تو یہ بھی کہا کہ احرم ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اگر ہماری توجہ ملتی رہے اسے۔۔اور دیکھ لینا احرم کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔''

""میں سب کو کھو چکا ہوں ابرک۔۔اپنے سارے رشتے کھو چکا ہوں۔۔۔احرم کو نہیں کھو سکتا یار۔۔۔اسے کہو کہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا ظلم نہ کرے۔۔یہ بھائی مر جائے گا۔۔۔جیتے جی مر جائے گا۔۔۔''

وہ رو رہا تھا۔۔۔آنکھوں کو بار بار ہتھیلیوں سے مسلتا وہ روتے ہوئے بچوں کی طرح لگ رہا تھا اور ابرک اسے خود سے لگائے سنبھال رہا تھا۔۔کہ اس کا یہ دوست ابرام کب خوش رہا ہے۔۔اس کی پوری زندگی تو پچھتاوں اور دکھوں کے نظر ہوئی ہے۔۔

وہ اپنے سے جڑے ہر رشتے کے لئے۔۔روز جیتا ہے روز مرتا ہے۔۔

"سو مسٹر احرم نوفل شاہ۔۔۔آپ کی خواہش؟؟"

پیزا کا سلائس لیتی۔۔۔وہ شرارتی نظروں سے احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔

"تم۔۔"

احرم اسے نظروں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔

"اممم۔۔۔"

پیزا کھاتی وہ پر سوچ نظروں سے احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پہلی محبت؟؟"

"تم۔۔"

وہ اب بھی ماوی کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔

"تم مجھے کنفیوز کر رہے ہو احرم۔۔"

اس کی نظروں کے حصار سے۔۔ماوی کو اپنے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے کیا کر دیا یار اب۔۔۔"

بیل کی آواز پہ۔۔دونوں چونکے تھے۔۔۔ماوی نے گہرا سانس لیا۔۔۔ابرام ہی ہوگا اور کون ہو سکتا۔۔یہ سوچ کے وہ خود کو تسلی دیتی۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

”میں دیکھتی ہوں۔۔“

دروازے تک پہنچتے۔۔وہ خود میں کافی ہمت مجتمع کر چکی تھی۔۔یہ نہیں کہ وہ ابرام سے ڈرتی تھی۔۔۔اسے ابرام کی بے بس سوالیہ نظریں پریشان کر دیتی ہمیشہ۔۔۔

گہرا سانس لے کے اس نے دروازہ کھولا تھا لیکن سامنے کشمالہ اور ذایان عالم کو دیکھ کے۔۔وہ چونکی تھی۔۔

”ارے انکل آنٹی آپ۔اسلام علیکم۔۔پلیز آیئے۔۔“

ماوی مسکرا کے انہیں راستہ دیتی سائیڈ پہ ہو گئی تھی۔۔۔احرم بھی اٹھ کے وہیں آ چکا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔"

کشمالہ نے اس کے گال پہ اپنے ہاتھ رکھتی۔۔۔ سسکی بھری تھی۔۔۔ذایان عالم کی بھی کیفیت ان سے کم نہ تھی۔۔۔

بھیگی آنکھوں سے وہ ماوی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔سب ٹھیک تو ہے؟؟"

ماوی گھبرا کے۔۔۔پہلے احرم اور پھر ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"آنٹی کیا ہوا ہے۔۔ پلیز بتائیے ناں؟؟"

ماوی کے سوال پہ۔۔۔ کشمالہ کے رونے میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی گھبرا کے۔۔۔ زایان عالم کو دیکھنے لگی۔۔ وہ بھی رو رہے تھے۔۔

"ک۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ کچھ بتائیے ناں پلیز۔۔"

گھبرا کے ماوی اپنے دل پہ ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔ کہ اسے گھبراہٹ میں اپنی سانس اکھڑتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے انکل؟؟ آنٹی؟؟؟"

اب کے احرم بھی یہی سوال کرنے لگا۔۔

کشمالہ نے اسے ایک نظر دیکھا تھا اور پھر ماوی کو۔۔۔

"عسل۔۔۔۔"

ماوی بدک کے پیچھے ہٹی تھی۔۔۔اسے کچھ دن پہلے وہ عورت یاد آئی تھی۔۔۔ سیاہ چادر میں لپٹی۔۔اسے عسل کہہ رہی تھی۔۔اور آج کشمالہ اور ذایان عالم ۔۔۔

"ذایان دیکھئے ناں۔۔۔ ہم اپنی عسل کو پہچاننے میں چوک کیسے گئے۔۔۔یہ تو مکمل آپ کا پرتو ہے۔۔۔آپ کے جیسی ہی تو دیکھتی ہے۔۔۔ ہم۔اپنی بیٹی کو کیسے نہیں پہچان پائے۔۔ہماری بیٹی۔۔ہماری عسل تو ہمارے سامنے ہی تھی ۔۔"

کشمالہ روتے ہوئے ذایان سے کہہ رہی تھی۔۔۔اور ماوی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ عجیب ڈر ساتھا ان آنکھوں میں۔۔۔

"ہ۔۔۔ہاں۔۔۔ ہم پہچان ہی نہیں پائے۔۔"

زایان بھی کہنے لگے۔۔۔وہ دونوں میاں بیوی رو رہے تھے۔۔ جبکہ ماوی دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔احرم کے قریب جا کے کھڑی ہو گئی۔۔

آنکھوں میں خوف لیے وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چھوٹی سی گڑیا تھی تم ہماری۔۔۔ ہماری چھوٹی سی عسل۔۔۔اور پھر ہم۔سے کھو گئی۔۔۔"

کشمالہ کہنے لگی۔۔۔۔

"ہم نے بہت ڈھونڈا اپنی چھوٹی سی عسل کو۔۔۔ نہیں ڈھونڈ پائے آپ کو ہم ۔۔۔ اور آج۔۔۔"

ذایان کہتے کہتے چپ ہو گئے تھے۔۔۔ کہ آنسو آنکھوں سے رواں ہو چکے تھے ۔۔۔ جبکہ ماوی بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کی گرفت احرم کے بازو پہ سخت تر ہو رہی تھی۔۔۔

"ہماری عسل بڑی ہو کے۔۔۔ ہمارے ہی بیچ واپس لوٹ آئی۔۔۔ ہمارے بیچ رہنے لگی۔۔۔ اور ہم پہچان نہیں پائے۔۔۔ کہ ماوی ہی تو ہماری وہی چھوٹی سی عسل ہے۔۔۔"

کشمالہ کہہ رہی تھی۔۔۔ اور ماوی کی بھیگی آنکھوں میں حیرانگی تھی۔۔۔

وہ تو بھکارن تھی۔۔

وہ تو اس پسماندہ بستی کی بیٹی تھی۔۔

وہ تو خود کو اس جھونپڑی کی بھکارن سمجھتی تھی۔۔

لیکن وہ تو۔۔۔

وہ کوئی اور تھی۔۔

سامنے کھڑے دو ہستیاں اس کے ماں باپ تھے۔۔

تو وہ کون تھے؟؟

وہی جو اس کی پرورش کرتے رہے۔۔۔

جو اسے بھیک مانگنے کی نصیحتیں کرتے تھے۔۔۔

وہ جو اس جھلستی آگ میں جل گئے۔۔۔

وہ کون تھے؟؟

تو۔۔۔ یہ طے ہوا کہ وہ۔۔۔ماوی ان دونوں کی عسل تھی۔۔۔

وہ بھکارن نہیں تھی۔۔

وہ شہزادی تھی۔۔۔

وہ بھکارن بنادی گئی تھی۔۔

تو یہ طے ہوا کہ۔۔۔

وہ گھر رکھتی تھی۔۔۔

وہ ماں باپ رکھتی تھی۔۔

جو اسے جنم دے کے بھول گئے تھے۔۔

یا

ان سے کھو گئی تھی وہ۔۔۔

اور پھر وہ رو پڑی تھی۔۔۔بے ساختہ۔۔۔بے تحاشا۔۔۔

”اح۔۔۔احرم۔۔۔یہ۔۔۔یہ“

وہ شہادت کی انگلی سے۔۔۔ان دونوں کی طرف اشارہ کرتی احرم کو دیکھنے لگی۔۔۔

زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

آواز بند ہو رہی تھی۔۔۔

”یہ۔۔۔یہ۔۔۔احرم“

جب زبان نے ساتھ نہ دیا۔۔۔ تو وہ پھر سے رونے لگ گئی۔۔۔

پھوٹ پھوٹ کے روتی۔۔۔ وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جبکہ احرم نے نرمی سے اسے تھاما ہوا تھا۔۔۔ کہ اس کا وجود بے جان سا ہو رہا تھا اس وقت۔۔۔

"عسل۔۔۔۔ تم ہی ہماری بیٹی ہو۔۔۔ ہماری پیاری بیٹی۔۔"

کشمالہ کہہ رہی تھی اور وہ حسرت سے انہیں دیکھتی۔۔۔ روتے ہوئے سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔

"ہم وہ بدنصیب ماں باپ ہیں۔۔۔ جو اپنی بیٹی کے لئے ترستے رہے۔۔۔ سالہا سال اپنی بیٹی کی جدائی میں تڑپتے رہے۔۔۔"

ذایان عالم کا گلا رندھا ہوا تھا۔۔۔

ماوی سر تھام کے۔۔۔انہیں دیکھتی رہی۔۔۔اور پھر تیزی سے بیڈ روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

''ماوی''

احرم کی آواز کو ان سنی کر گئی تھی وہ۔۔۔دروازہ بند کر کے۔۔۔وہ اسی دروازے سے ٹیک لگا کے نیچے بیٹھتی گئی۔۔۔

اس کی پہچان کیا ہے؟؟

وہ کون ہے؟؟ماوی؟؟عسل؟؟کون؟؟

وہ کون سی دنیا کی ہے؟؟

اسی دنیا کی؟؟

ان دونوں کی ہی بیٹی؟؟

یا

دوسری دنیا کی۔۔۔؟؟بھکاریوں کی بستی کی؟؟

کیا یہ حقیقت ہے؟؟

یا پھر سے کوئی نیا جھوٹ۔۔۔ نیا دھوکا۔۔۔ نیا امتحان۔۔۔

کیا ہیں؟؟؟

وہ سر تھامے دیر تک وہیں بیٹھی رہی۔۔

"عسل۔۔۔"

دروازے کے قریب اسے کشمالہ کی آواز سنائی دی تھی۔۔وہ سانس روک گئی
۔۔

"دروازہ کھولو بیٹا۔۔۔اپنی اس ماں پہ رحم کھا کے۔۔دروازہ کھول دو۔۔"

اپنی چیخوں کا گلا گھونٹنے کے لئے اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

"تمہیں اپنی آغوش میں بھرنے کے لئے۔۔۔ایک ماں سالوں سے ترس رہی ہے میری بچی۔۔۔دروازہ کھول دو۔۔"

اپنی سانسیں نارمل کرتی ۔۔۔ وہ دروازے پہ سر ٹیک گئی تھی ۔۔

”اپنی ماں کو اپنے دکھ نہیں بتاؤ گی ؟؟ دیکھو کب سے منتظر ہوں ۔۔۔ تمہیں سننے کے لئے ۔۔ تمہاری ہر چھوٹی بڑی شکایت سننے کے لئے ۔۔۔ میری بچی ۔۔۔ میری عسل ۔۔۔“

کشمالہ اب احرم کو دیکھنے لگی ۔۔۔ احرم پریشان سا دروازے کے قریب آیا تھا ۔۔

”ماوی تم ٹھیک ہو ؟؟؟“

پھر بھی خاموشی چھائی رہی ۔۔۔ کشمالہ نے پھر سے دروازے پہ ہاتھ رکھا تھا ۔۔۔

"عسل۔۔۔اپنی ماں سے ناراض ہو بیٹا۔۔ناراضگی ختم کردو میری بچی۔۔۔
تمہاری ماں۔۔۔"

کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔۔اور بھیگی سرخ ہوتی آنکھیں لیے ماوی
سامنے کھڑی تھی۔۔

"عسل۔۔۔"

کشمالہ مسکرائی تھی۔۔ممتا بھری مسکراہٹ۔۔

"میرا نام ماوی ہے۔۔۔اور میرے ماں باپ مر چکے ہیں۔۔میں اپ دونوں کو
نہیں جانتی۔۔۔"

اس کا لہجہ سپاٹ تھا اور آنکھیں سرد تھی۔۔۔

کشمالہ حیرت سے ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔زایان بھی پیچھے کھڑے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

”آپ دونوں جائیں یہاں سے۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔میں سونا چاہتی ہوں اور سوتے وقت شور نہیں پسند۔۔۔“

اپنی بات سرد وسپاٹ لہجے میں کہہ کے۔۔۔اس نے پھر سے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

کشمالہ نے احرم کی طرف دیکھا تو وہ نظریں چرا گیا۔۔۔وہ ذایان کو دیکھنے لگی۔۔۔ تو وہ بھی لب بھینچے ان کی طرف بڑھے تھے۔۔

”چلتے ہیں۔۔۔“

"نہیں زایان۔۔۔ عسل ہماری بیٹی ہے۔۔میں منالوں گی اسے۔۔بس ناراض ہے ہم سے۔۔اپنی ماں سے ناراضگی تو ہوتی ہی ہے۔۔۔بیٹی جو ہوئی۔۔ میں۔۔۔میں منالونگی۔۔سو کے اٹھ جائے وہ۔۔۔"

لیکن زایان نفی میں سر ہلاتے۔۔۔انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے۔۔

"آنٹی۔۔۔انکل پلیز بیٹھیے آپ۔۔۔ماوی شاک میں ہے ابھی۔۔"

احرم تیزی سے آگے بڑھا تھا اسے برا لگ رہا تھا ان کا یوں مایوس ہو کے جانا۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔ہم پھر کبھی بات کریں گے۔۔۔"

زایان مسکرا کے کہتے ہوئے۔۔کشمالہ کو لے کے وہاں سے باہر نکلے تھے۔۔۔

جبکہ احرم بیڈ روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔

اور دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے۔۔۔جب کلک کی آواز سے۔۔دروازہ کھولتی

ماوی باہر نکلی تھی۔۔

"چلے گئے؟؟"

ادھر ادھر دیکھتی۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔آو احرم تم بھی۔۔۔"

احرم خاموشی سے۔۔۔اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔

"اوہ پیزا ٹھنڈا ہو گیا۔۔۔میں گرم کر دیتی ہوں۔۔۔"

کہتی وہ پیزا اوون میں رکھنے لگی۔۔

"جلدی آو احرم۔۔۔"

وہ احرم کو دیکھنے سے کترا رہی تھی۔۔۔احرم چھوٹے قدم رکھتا۔۔کچن میں آیا تھا
۔۔۔

وہ جانتا تھا ماوی رونا چاہتی ہے۔۔اسے کندھے کی ضرورت ہے۔۔دل کی بھڑاس نکالنی ہے۔۔لیکن وہ کر نہیں پا رہی تھی۔۔۔

تبھی اس کے قریب جا کے۔۔۔اس نے پیچھے سے ماوی کو بازوؤں میں بھرا تھا
۔۔۔

اور احرم کا محبت بھرا احصار ملتے ہی۔۔۔وہ بلک بلک کے رونے لگی تھی۔۔۔ چیخ چیخ کے روتی۔۔۔وہ دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔اور احرم نے بھی اسے رونے دیا تھا۔۔قیمتی متاع کی طرح اسے بانہوں میں بھرے وہ تھامے ہوئے تھا۔۔

"آنکھیں کیوں ریڈ ہو رہی ہے تمہاری ابرام؟؟"

کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے تھے دونوں بھائی۔۔۔ایک اگر نظریں چرا رہا تھا تو دوسرا بھائی۔۔۔ مسکرا کے اپنے بڑے بھائی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ابرام چونکا تھا۔۔۔ تیزی سے اپنی انگلیوں سے آنکھیں سہلانے لگا۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں تو۔۔"

"ڈر گزلینا سلوشن لگتا تمہیں ہر پرابلم کا؟؟"

وہ اب بھی مسکرا رہا تھا جبکہ ابرام اپنی کنپٹی سہلاتا۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

"نہیں بس تھوڑی سی۔۔۔"

اپنی بات کہہ کے۔۔وہ گلا کھنکھارتا اب اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو مسکراتو رہا تھا لیکن آنکھوں کے نیچے حلقے واضح تھے۔۔۔

آنسوؤں کا گلا گھونٹنا ہی تھا اسے۔۔۔ تبھی اپنا موبائل دیکھنے لگا۔۔

"میں نے تمہارے لئے ایک شرٹ آرڈر کی تھی۔۔۔ سیم کلر ہم دونوں کا
۔۔۔ کل شام تک آجائے گا۔۔۔"

"آہم۔۔۔ تھینک یو۔۔"

ابرام نے موبائل اس کے سامنے کیا تھا۔۔

"واو۔۔ یہ تو فیورٹ کلر تھا مام کا۔۔۔ ہماری موسٹلی شرٹس اسی کلر میں لے کے
آتی تھی مما۔۔"

احرم مسکراتے ہوئے پرانی باتیں یاد کرنے لگا۔۔۔ ابرام بھی کندھے اچکا گیا۔۔

"مام تو ڈیڈ کے لئے بھی لایا کرتی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔"

موبائل سائیڈ پہ رکھ کے۔۔۔وہ پھر سے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایکدوسرے میں پھنسا کے۔۔۔ کنفیوز سا نظر آنے لگا۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

احرم کے پکارنے پہ۔۔۔وہ بنا اسے دیکھے۔۔ تیزی سے آگے بڑھ کے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔ سسکی بھرتا۔۔۔وہ آنسو بہانے لگا۔۔۔

احرم بھی اسے بازوؤں کے حصار میں لے چکا تھا۔اور دیر تک دونوں بھائی ایکدوسرے کے گلے ملے۔۔۔ ہلکی آواز میں رو رہے تھے۔۔۔

"بہت پیار کرتا ہوں تم سے میرے بھائی بہت پیار۔۔۔"

ابرام روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔اور احرم جانتا تھا کہ وہ کچھ بھی ہو دنیا والوں کے لئے۔۔۔ لیکن اپنے بھائی کے لئے وہ ڈھال ہے۔۔۔اپنے سگے رشتوں سے وہ سچا ہے ہمیشہ۔۔۔

”مجھے معاف کر دو۔۔ میری کوتاہیوں کے لئے۔۔۔ میری کسی بھی بات کے لئے۔۔ جس سے تمہاری دل آزاری ہوئی ہو احرم۔۔۔مجھے معاف کر دو میرے بھائی۔۔“

”ہششش۔۔“

احرم نے اس سے الگ ہو کے۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔جو سرخ بھیگی آنکھوں میں محبت اور حسرت لیے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔

احرم سر جھٹک کے۔۔اس کا ہاتھ تھام کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"مجھ سے پرامس کرو ابرام۔۔۔"

وہ کچھ دیر رکا تھا۔۔۔ابرام کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی۔۔۔

"ماوی کا خیال رکھو گے۔۔۔میں۔۔۔ابرام میں بہت بیمار ہوں۔۔۔میں بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔میرے بعد ماوی کا خیال رکھو گے۔۔۔وعدہ۔۔۔
"

احرم کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی۔۔۔ابرام اس کے لبوں پہ اپنی ہتھیلی رکھ چکا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو احرم۔۔۔بکواس بند کرو۔۔از ڈیٹ کلیئر۔۔"

وہ تقریبا چلایا تھا۔۔ لیکن اس کے غصے میں اپنے بھائی کے لئے محبت تھی۔۔۔

"ماوی امانت ہے میرے پاس۔۔ وعدہ کرتا ہوں ابرام اپنی آخری سانس تک اس کا خیال رکھوں گا۔۔ لیکن تم بھی وعدہ کرو کہ میرے بعد اسے تنہا نہیں چھوڑو گے۔۔۔"

وہ پھر سے کہہ رہا تھا جبکہ ابرام لب بھینچے اسے چپ ہونے کو کہہ رہا تھا۔۔

"چپ رہو احرم۔۔ خاموش ہو جاو۔۔۔ چپ کرو۔۔۔ بس۔۔۔ چپ۔۔۔"

اور آخر میں ایکدم سے چلاتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"امتحان مت لو میرا احرم۔۔۔اپنے سے جڑے رشتوں سے۔۔۔میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔از ڈیٹ کلیئر احرم۔۔"

اپنی بات غصے میں کہہ کے وہ جانے لگا۔۔

"تم دونوں کے بیچ میں آیا ہوں ابرام۔۔۔اور مجھے واپس جانا ہے۔۔۔میں جاوں گا تو ہی تم اور ماوی۔۔۔۔"

احرم کے الفاظ نے اس کے قدم روک لیے تھے۔۔وہ تیزی سے مڑا تھا۔۔

"احرم۔۔۔"

ابرام کی دھاڑ نے۔۔۔اس کے باقی الفاظ روک لیے تھے۔۔۔وہ خشمگین نگاہوں سے احرم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم بھائی ہو میرے۔۔۔ میرے بھائی ہو احرم۔۔۔اپنے لئے موت کی بات کر کے۔۔۔ تم مجھے ہرٹ کر رہے ہو۔۔۔ جانتے ہو تم؟؟ کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ ۔۔۔احرم"

احرم کو اپنی کنپٹی سہلاتا دیکھ کے۔۔۔وہ تیزی آگے بڑھا تھا۔۔۔

"احرم۔۔۔احرم۔۔۔"

درد کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ابرام نے تیزی سے۔۔۔اسے بازوؤں میں بھرا تھا۔۔۔وہ اپنے بھائی سے محبت کرتا تھا۔۔۔بے حد محبت۔۔۔

وہ مغرور تھا۔۔زیرک تھا۔۔۔کچھ لوگوں کے لئے بدتمیز بزنس مین تھا۔۔ بے لحاظ تھا۔۔۔لیکن احرم کے لئے۔۔وہ بھائی تھا۔۔ایک باپ تھا۔۔

اس کے ناک سی خون نکلتا دیکھ۔۔۔وہ فوراسے پیشتر اسے اٹھا چکا تھا۔۔

کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے بھائی کو خود میں بھینچے۔۔۔وہ اپارٹمنٹ سے باہر نکلا تھا۔۔۔

پورے کمرے کا ایک ہی نظر میں جائزہ لیتی۔۔۔وہ اب ہاسپٹل بیڈ پہ پڑے اس بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ ایک گورنمنٹ ہاسپٹل تھا۔۔۔جس کے ایک کونے میں بنے کمرے میں۔۔۔وہ تھی۔۔۔

ماوی کے چہرے پہ تمسخر تھا۔۔۔آنکھوں میں نفرت تھی۔۔۔

”غزل ذایان عالم۔۔ویسے سنا ہے نام چھین چکے ہیں وہ لوگ اپنا تم سے۔۔“

لہجہ بھی تمسخر لیا ہوا تھا۔۔

”ک۔۔۔کیوں آئی ہو یہاں؟؟“

بمشکل بولتی۔۔۔ غزل آنکھوں میں نفرت اور حقارت لیے ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”اممم بہت ضروری بات بتانے آئی تھی۔۔۔ سوچا تمہیں بھی بتادوں۔۔۔ آخر کو چھوٹا سا رشتہ تو بنتا ہی ہے تم سے۔۔“

ماوی دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

”احرم اور ابرام میں سے۔۔۔ کس کی ہوئی تم؟؟؟ بازی کون پلٹ گیا۔۔۔ یہی بتانا ہوگا۔۔۔“

غزل اس حالت میں بھی۔۔۔ اپنی نفرت کا اظہار کرنے سے نہیں کترا رہی تھی۔۔ ماوی لب بھینچے سر نفی میں ہلا گئی۔

اس کے قریب جھک کے۔۔۔وہ غزل کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

”خوش قسمتی سے۔۔۔زایان عالم اور کشمالہ زایان کو ان کی کھوئی ہوئی بیٹی مل گئی۔۔۔تم۔سے رشتہ توڑ کے۔۔وہ لوگ اب نئی بیٹی سے رشتہ جوڑنے لگے ہیں۔۔۔“

”ع۔۔۔سل“

آنکھوں میں حیرت لیے وہ زیرلب بڑبڑائی تھی۔۔۔جبکہ ماوی گہرا مسکرائی تھی۔۔

"لیکن میں بہت بد نصیب ہوں۔۔ تم جیسی بہن کسی دشمن کو بھی نہ دے۔۔۔ اور میں کتنی بد نصیب ہوں مجھے تمہیں اپنی بہن مانتے ہوئے بھی۔۔۔ تم سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔"

ماوی کا لہجہ نفرت تھا۔۔۔

"ما۔۔۔وی"

غزل حیرت سے ماوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ماوی نہیں۔۔۔ عسل زایان عالم۔۔۔ لیکن تم۔سے نفرت اب بھی ہے مجھے ۔۔۔بے حد نفرت۔۔۔اچھا ہے میرے باپ کے گھر میں۔۔۔ تم مجھے نہیں ملو گی بار بار۔۔۔"

وہ اپنی بات کہہ کے سیدھی ہو چکی تھی۔۔

"یہ گھر زیادہ سوٹ کرتا تم پہ۔۔"

دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ وہ مڑی تھی۔۔۔ غزل کا پورا وجود سلگ اٹھا تھا۔۔۔ تبھی اس کی آواز بلند ہوئی تھی۔۔

"تمہارے بیٹے کو میں نے قتل کروایا۔۔۔"

ماوی کے قدم رکے تھے۔۔۔ وہ مڑ کے بے یقینی سے غزل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کے چہرے پہ تمسخر تھا اب۔۔

"تمہارے اور ابرام کے بیچ غلط فہمی ڈالنے والی بھی میں ہوں۔۔۔"

ماوی کا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔۔

"تمہاری وہ تصویریں۔۔۔ جو کبھی تم نے بنائی ہی نہیں۔۔۔ جس میں تم نیم عریاں ہر دوسرے مرد کی بانہوں میں تھی۔۔۔ میں نے بنوائی تھی وہ سب۔۔۔ اور بے وقوف ابرام۔۔۔ اتنا زیرک ہو کے بھی وہ غلط اور صحیح کو پہچان نہ سکا۔۔۔"

ماوی لڑکھڑائی تھی۔۔۔ بھیگی بے یقین آنکھیں غزل پہ تھی۔۔۔

"ابرام کے بعد تم احرم کی زندگی میں آئی تو احرم کو تم سے چھین لیا۔۔۔ تمہارا بیڈ۔۔۔ تمہارا اڈریس۔۔۔ تمہارا شوہر سب شئیر کر کے۔۔۔ پر سکون ہو گئی میں۔۔۔ کیسے نہ ہوتی۔۔۔ میری چیز میری ہے۔۔۔ اس پہ اپنا نام لکھنا میں ضروری سمجھتی۔۔۔ تبھی تو۔۔۔"

اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔۔جب ماوی چیختی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔غزل کا گلا دبائے۔۔وہ چیخ رہی تھی۔۔رو رہی تھی۔۔۔

جبکہ غزل کی گردن پہ اس کے دونوں ہاتھوں کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔۔

"مار ڈالوں گی تمہیں۔۔۔تم ڈائن ہو۔۔۔تم ناگن ہو۔۔۔میرا بیٹا کھا گئی تم۔۔میرا گھر برباد کر دیا۔۔مجھے برباد کر دیا۔۔مار ڈالوں گی۔۔"

وہ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔میل اور فی میل نرسز آ کے۔۔۔بمشکل ماوی کو اس سے الگ کیا تھا۔۔جبکہ وہ کھانستے ہوئی ہنس رہی تھی۔۔۔

"ماوی تمہیں برباد کر دیا میں نے۔۔تمہیں نابود کر دیا میں نے۔۔۔ماوی کچھ نہیں ہے اب۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے چیخ رہی تھی جبکہ ماوی بے جان سی وہیں گری تھی۔۔۔

سرخ آنکھیں لیے۔۔۔وہ مٹی کے ڈھیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔دونوں مٹی تلے پاس پاس۔۔۔ساتھ ساتھ سو رہے تھے۔۔۔

علی ابرام شاہ اور احرم نوفل شاہ۔۔۔

اور بکھری بکھری سی ماوی۔۔۔ان دو قبروں کے بیچ بیٹھی۔۔۔ باری باری مٹی کے ڈھیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

منحوس۔۔۔

کلموہی۔۔۔

سیاہ بخت۔۔۔

بھکارن۔۔۔

بدذات۔۔۔اوران جیسے بہت سے القابات۔۔۔اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔۔۔

چادر سر سے سرک کے۔۔۔کندھے کے ایک طرف پڑی ہوئی تھی۔۔۔
آنکھیں ویران اور سرخ تھی۔۔۔لیکن بے تاثر۔۔۔کوئی احساس نہیں تھا ان میں۔۔۔

"وعدہ کرو ماوی۔۔۔مجھے بھول کے اپنی آگے کی زندگی گزارو گی۔۔۔مسکراتی آنکھوں کے ساتھ۔۔"

احرم کے الفاظ یاد آئے تھے اسے۔۔۔

لیکن ماوی کو مسکراہٹ کہاں راس آئی ہے کبھی۔۔۔

اسے خوشیاں کب راس آئی ہے۔۔۔

جس سے محبت کی ماوی نے۔۔

وہی چھن گیا اس سے۔۔۔

ابرام۔۔۔علی۔۔۔احرم۔۔۔

ہر معتبر رشتہ۔۔۔جو اس کی زندگی میں آیا۔۔۔ویسے ہی چھین بھی لیا گیا۔۔تو دائمی خوشیاں کہاں تھی اس کی؟؟

وہ پیدا ہی سیاہ بخت ہوئی تھی کیا؟؟

یا اسے سیاہ بخت بنا دیا گیا۔۔۔

"عسل۔۔۔"

کھردری اواز اس کی پشت پہ ابھری تھی۔۔۔ لیکن وہ خاموش ہی رہی۔۔۔

"م۔۔۔ماوی۔۔۔"

ہچکچاہٹ ہوئی تھی اور پھر اس نے ماوی پکارا تھا۔۔۔

"سیاہ بخت ہے میرا نام۔۔۔"

اس کے لب ہلے تھے۔۔۔اور سیاہ چادر میں لپٹا وہ وجود اس کے سامنے آ بیٹھا تھا ۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جس کے نصیب اسی کی وجہ سے سیاہ ہوئے تھے۔۔وہی وجہ بنی تھی اپنی ہی بیٹی کی سیاہ بختی کے۔۔۔

”میں ماوی نہیں ہوں۔۔۔میں عسل نہیں ہوں۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیاہ بخت ہوں۔۔۔“

وہ پھر سے کہہ رہی تھی اور درفشاں رو پڑی تھی۔۔۔اس کی بیٹی بیوگی کی چادر اوڑھے۔۔۔اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

اپنی بیٹی کا سب چھیننے والی۔۔۔وہ خود ہی تو تھی۔۔

"تم نہیں میں سیاہ بخت ہوں۔۔۔ میری بچی۔۔۔ میں وہ بد بخت ماں ہوں۔۔ جس نے اپنی بیٹی کو۔۔اپنے ہی وجود کے حصے کو۔۔۔ گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دیا تھا۔۔۔"

"بس۔۔۔ بس۔۔۔۔ بس کر دیں۔۔۔ چپ کرو سب۔۔۔ چپ رہو۔۔۔ چپ چپ۔۔۔"

وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی تھی۔۔۔

"چھوڑ دو میرا پیچھا سب۔۔۔ چپ کر جاو۔۔۔ بس کر دو۔۔۔ مر گئی ہے ماوی۔۔ مر چکی ہے ماوی۔۔۔ بس کر دو۔۔۔"

وہ چیختی ہوئی وہاں سے اٹھ کے پاگلوں کی طرح بھاگنے لگی تھی۔۔۔

لڑکھڑاتے قدموں۔۔۔کانوں پہ ہاتھ رکھے۔۔۔وہ قبرستان میں بھاگ رہی تھی۔۔۔

وہ کوئی اونچائی تھی۔۔۔جہاں سے وہ کودنا چاہ رہی تھی۔۔۔نیچے دیکھنے پہ۔۔ آنکھوں کے سامنے تاریکی سی چھا گئی تھی۔۔۔

گہری کھائی۔۔۔اور کارا پانی۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔ماوی"

ابرام چلایا تھا۔۔۔لیکن وہ ان سنی کر گئی تھی۔۔۔خود میں ہمت مجتمع کرتی۔۔۔ وہ بے حد اونچائی سے۔۔۔اس گہری کھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا دماغ اسے آمادہ کر رہا تھا کہ وہ خود کو یہاں سے پھینک دیں۔۔۔اور پھر سکوت ہو گا۔۔۔ سکون ہو گا۔۔۔

لیکن اس سے پہلے وہ دو قدم آگے بڑھتی۔۔۔اس کی کلائی پکڑ کے۔۔۔ابرام اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔۔۔ جبکہ وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

"کیا کر رہی ہو ماوی؟"

ابرام چلایا تھا۔۔۔

"مرنا چاہتی ہوں۔۔میں مروں گی تو سب زندہ رہے گیں۔۔ورنہ۔۔۔ورنہ ایک ایک کر کے سب مر جائیں گے۔۔لیومی۔۔۔"

وہ آنکھوں میں خوف لیے چلا رہی تھی۔۔۔

"پاگل پن میں کر وماوی۔۔۔چلو یہاں سے۔۔۔"

ابرام اسے کھینچتا اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔جبکہ وہ کمزور سی لڑکی۔۔۔اس مضبوط جسم کے مالک شخص کے سامنے کچھ بھی نہ تھی۔۔تبھی کھنچتی چلی گئی۔۔۔

اور جب کوئی احتجاج کام نہ آیا تو رونے لگی۔۔۔پھوٹ پھوٹ کے روتی۔۔۔وہ وہیں نیچے بیٹھنے لگی۔۔۔ابرام بھی رک کے اسے دیکھنے لگا۔۔

گہرا سانس لیتا۔۔۔وہ بھی وہیں بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

"علی چلا گیا۔۔۔احرم چلا گیا۔۔۔ میرے دو پیارے رشتے مجھ سے منہ موڑ گئے۔۔۔"

غائب دماغی کی حالت میں وہ کہہ رہی تھی۔۔

"ابرام کیا واقع میں سیاہ بخت ہوں۔۔۔ جس کی زندگی میں جاتی ہوں۔۔اپنی سیاہی سے۔۔۔اسے سیاہ کر دیتی ہوں۔۔۔"

"رشتے تو مجھ سے بھی چھن گئے ہیں ماوی۔۔۔ پیرنٹس۔۔۔ تم۔۔۔بیٹا اور اب بھائی۔"

بات کرتے کرتے۔۔۔ابرام کی آواز آخر میں رندھ گئی تھی۔۔۔

"تو کیا میں بھی خود کو سیاہ بخت بول دوں؟؟؟"

اچانک سے ماوی نے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ابرام لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہم۔۔۔ابرام ہم پھر بھی زندہ ہیں۔۔ہماری سیاہ بختی تو دیکھو۔۔۔کہ زمین کا ٹکڑا بھی ہمیں اپنی آغوش میں بھرنے سے انکاری ہے۔۔۔"

وہ ہنسے جارہی تھی۔۔۔اور پھر رونا شروع کر دیا تھا اس نے۔۔

"ہائے کتنی سیاہ بخت ہوں میں۔۔منحوس ہوں میں۔۔کلموہی۔۔۔بھکارن۔۔۔"

اپنا ماتھا پیٹتے خود کو کوسنے دے رہی تھی۔۔۔جب اچانک ابرام نے آگے بڑھ کے۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کے اسے روکا تھا۔۔

"ماوی اسٹاپ۔۔۔جسٹ اسٹاپ اٹ ماوی۔۔۔"

وہ تقریبا چلایا تھا۔۔جبکہ ماوی رک کے اسے بھیگی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"تم بھی مر جاؤ گیں ابرام؟؟"

وہ سوال کر رہی تھی۔۔۔اور ابرام نے لب بھینچ کے۔۔۔اس کے ہاتھ نرمی سے چھوڑے تھے۔۔۔

ماوی کھسک کے اچانک پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"مجھ پہ اعتبار کرو گے تو مر جاو گیں۔۔۔ مجھ پہ رحم کھاو گیں تو ختم ہو جاو گیں۔۔ تم نابود یو جاو گیں۔۔۔۔ سب نابود ہو جائیں گے۔۔"

وہ اب دونوں ٹانگوں پہ ہاتھ رکھے۔۔۔ چہرہ ان میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

احرم؟؟؟

ہاں وہ احرم ہی تو تھا۔۔جو علی کا ہاتھ تھامے کہیں جا رہا تھا۔۔

پھولوں کی اس خوبصورت وادی میں۔۔۔نیلے آسمان کے نیچے۔۔۔ مہکی ہوا میں سانس لیتی۔۔۔وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”علی۔۔۔۔احرم۔۔“

اس نے پکارا تھا اور ان کے چلتے قدم رکے تھے۔۔۔وہ دونوں مڑے تھے اور مسکراتی نظروں سے ماوی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"مم۔۔۔مم"

علی ہنستا کھلکھلاتا۔۔بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔اور ماوی کے گلے لگا تھا
۔۔۔

"مم کی جان۔۔۔"

ماوی بھی کھلکھلائی تھی اور اب وہ احرم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو بے حد محبت سے
ماوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"احرم۔۔۔"

وہ کتنا حسین لگ رہا تھا۔۔۔بے تحاشا حسین۔۔۔ماوی اسے دیکھے گئی۔۔۔پلکیں جھکا کے۔۔اس نے پھر سے اٹھائی تھی۔۔۔

تب احرم نے آگے بڑھ کے۔۔اس کے ماتھے پہ اپنے محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔

وہ بے حد دلکش پھولوں کا بو کے تھا۔۔

"یہ ؟؟"

"تمہارے لئے ہیں ماوی۔۔ان کا بے حد خیال رکھنا۔۔۔یہ تحفہ ہے جو تمہیں سونپ رہا ہوں۔۔۔"

ماوی نے وہ خوبصورت تھام لیا تھا اور وہ دونوں اب جا رہے تھے۔۔۔احرم اور علی جا رہے تھے اور ماوی کو ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ بے جان ہو رہی ہے۔۔

"احرم۔۔۔علی۔۔۔"

اس نے سسکی بھری تھی۔۔لیکن وہ ان سنی کر گئے تھے۔۔۔

گ

اکھڑتی سانسوں کے بیچ۔۔وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔وہ اپنے بیڈ پہ تھی۔۔۔گہرے سانس لیتی۔۔۔وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اور اچانک اسے متلی سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔تبھی وہ بیڈ سے اتر کے واشروم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

ووومٹنگ کر کے۔۔وہ سیدھی ہوئی تو اپنے قریب کھڑی کشمالہ کو دیکھ کے۔۔وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"عسل بیٹا۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟"

ہاتھ بڑھا کے انہوں نے ماوی کے بال سنوارنے چاہے تھے لیکن ماوی نے ان کے ہاتھ جھٹک دیئے تھے۔۔

"میرا نام ماوی ہے۔۔"

کشمالہ لب کاٹتی اسے دیکھے گئی۔۔جبکہ ماوی سر جھٹک کے۔۔۔واشروم سے باہر نکلی تھی۔۔اور پھر سے بیڈ پہ آ کے لیٹی تھی۔۔۔

کشمالہ اس کی پشت کو نم آنکھوں سے دیکھتی رہی۔۔

"م۔۔۔ماوی بیٹا کیا اپنی ماں کو معاف نہیں کرو گی؟؟"

ماوی نے لیٹے لیٹے ہی اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔ہاتھ بڑھا کے لیمپ بھی آف کر دیا تھا۔۔جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ جا سکتی ہے آپ۔۔۔

کشمالہ لب کاٹتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ ماوی بیڈ پہ لیٹی اپنے خواب کو سوچ رہی تھی۔۔۔وہ احرم اور علی کو ایک ساتھ دیکھ چکی تھی خواب میں۔۔۔اور وہ پھولوں کا خوبصورت بوکے۔۔۔

وہ دیر تک سوچے گئی جب تک نیند کی دیوی اس پہ مہربان ہوئی تھی۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔ جبکہ اپنی کنپٹی پہ رکھا۔۔۔ ریوالور والا ہاتھ ابرام کا لرزا تھا۔۔۔

وہ مڑ کے ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔جو بے دھڑک اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

"حرام کی موت مرنا بہت آسان ہے تمہارے لئے؟؟"

ابرام کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں؟؟"

"یہاں سب میرا تماشا بنانے کے لئے ہو؟؟ہر ایک شخص صرف مجھے اذیت دینے کے لئے ہو یہاں؟؟"

ماوی تیز آواز میں اس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

"تمہیں اس اذیت سے رہائی دے تو رہا ہوں۔۔"

وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ وہ پھر سے ریوالور اپنی کنپٹی پہ رکھ چکا تھا۔۔۔ جبکہ ماوی چیخی تھی۔۔

"اسٹاپ ابرام۔۔۔ بند کرو میرا تماشا بنانا۔۔۔ بند کر دو اذیت دینا۔۔۔ تم جو کر رہے ہو وہ میرے لئے اذیت کا باعث بن رہا ہے ابرام۔۔۔ تمہاری موت سے مجھے خوشی نہیں ہوگی بلکہ۔۔۔۔ میری اذیتیں بڑھے گی۔۔"

وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔۔

"جاو یہاں سے ماوی۔۔۔ چلی جاو۔۔۔"

وہ رخ موڑ کے کہنے لگا جبکہ ماوی بھیگی آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"احرم مجھے جو امانت سونپ گیا ہے۔۔ میں کیسے سنبھال پاؤں گی اس امانت کو ۔۔۔"

ابرام مڑ کے پھر سے اسے دیکھنے لگا جبکہ ماوی پلکیں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"امانت؟؟"

ابرام نے زیرلب دہرایا تھا۔۔۔

ماوی پھر سے اسے دیکھنے لگی۔۔

”کوئی نہیں یہاں۔۔۔میرا کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔سب مر گئے۔۔سب چھوڑ گئے۔۔لیکن۔۔۔“

وہ خاموش ہو کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اور پھر لرزتی پلکوں کو جھپکتی ابرام کو دیکھنے لگی۔۔

”کیا تم چاہتے ہو کہ۔۔۔۔۔اس ننھی سی جان کے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی۔۔۔تم اس سے اس کا آخری سائبان بھی چھین لو۔۔۔؟؟“

ابرام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ماوی لب کاٹتی نظریں جھکا گئی تھی اور ابرام کے ہاتھ سے۔۔۔ریوالور چھوٹ کے نیچے گرا تھا۔۔۔

ہچکی کی آواز پہ۔۔۔ماوی نے پلکیں اٹھا کے دیکھا تھا۔۔۔وہ رو رہا تھا۔۔۔وہیں دیوار سے ٹیک لگائے وہ رو رہا تھا۔۔۔

ماوی بھی صوفے کے کونے میں۔۔۔بیٹھ چکی تھی۔۔۔اور سر جھکائے اپنی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔۔۔

"کاش۔۔۔کاش میں اپنے بھائی کو بچا پاتا۔۔۔کاش۔۔۔"

اس کی دھیمی آواز ابھری تھی۔۔۔ماوی کی انکھ سے آنسو پھسل کے۔۔۔اس کے گال پہ گرا تھا۔۔۔

"میں حرام موت نہیں مرنا چاہتا ماوی۔۔۔ لیکن کبھی کبھی زندگی کی تلخیاں آپ کو اس موڑ پہ لے آتی ہے کہ آپ تنہا رہ جاتے ہو۔۔۔بے حد تنہا اور اکیلے ۔۔۔آپ کا دماغ صرف آپ کو موت کی دعوت دیتا رہتا ہے اور پھر آپ قبول کر لیتے ہو۔۔۔کتنا خوفناک ہے ناں ایک خاندان کا مکمل ختم ہو جانا۔۔۔کہ

جہاں پھر سے کوئی نہ ہو آپ کا نام آگے لے جانے والا۔۔۔ کس قدر خوفناک ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دیا۔۔۔ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے وہ نیچے بیٹھ کے رو رہا تھا۔۔۔ وہ کہیں سے بھی۔۔۔ وہ مغرور بزنس ٹائیکون ابرام نوفل شاہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو ماوی۔۔۔ میرا عمل تو معافی مانگنے کے لائق بھی نہیں۔۔۔ لیکن میرے پاس سارے آپشنز ختم ہو چکے ہیں۔۔۔ بس یہی آپشن باقی رہتا ہے۔۔ کہ تم سے گڑگڑا کے معافی مانگ لوں۔۔۔۔"

ماوی اب خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے بستی والوں کی باتوں کا یقین نہیں کیا تھا ماوی۔۔۔ مجھے تم پہ اعتبار تھا ۔۔۔ ڈگمگایا نہیں تھا ابھی۔۔ اس بستی کے ہر شخص کو وارننگ دے کے۔۔۔ میں اس رات چلا گیا تھا لیکن پھر مجھے وہ۔۔۔ وہ تصویریں ملی۔۔۔ مجھے ویڈیو کلپس ملے۔۔۔ اور ماوی اور۔۔۔۔۔۔"

وہ خاموش ہو کے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔ اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا کہ کس طرح سے۔۔۔ اس نے ماوی کے جانے کے بعد وہ اپارٹمنٹ خاکستر کا ڈھیر بنا دیا تھا۔۔ وہاں کی ہر چیز جلا دی تھی اس نے۔۔۔

"وہ تم نہیں تھی ماوی۔۔ لیکن اس دن۔۔۔ اس لمحے مجھے لگا تم سے ریلیٹیڈ ہر چیز کو آگ لگا دوں۔۔۔ بھسم کر دوں۔۔۔ تم بدکار نہیں تھی ماوی۔۔ لیکن وہ فوٹوز۔۔۔ وہ ویڈیوز تمہیں بدکار پروف کر رہی تھی۔۔۔ اور میں سب بھول گیا۔۔ یاد تھا تو یہی کہ تمہیں چھونے والا پہلا شخص مجھے ہونا چاہیے تھا۔۔۔ کیسے

؟؟ کیسے کوئی اور۔۔۔اپنی بیوقوفی اور غصے میں۔۔۔ میں سب بھول گیا۔۔۔ سب بھول گیا۔۔۔۔"

وہ رکا تھا۔۔۔

"لیکن احرم نے مجھے ڈائیورس نہیں دی تھی۔۔۔"

کچھ تو تھا اس کے لہجے میں۔۔۔ کہ ابرام چونک کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ اور پھر ان آنکھوں سے نظریں چرا گیا تھا وہ۔۔۔

"شک اس نے بھی کیا تھا۔۔ بدگمان وہ بھی ہوا تھا لیکن ڈائیورس نہیں دی اس نے۔۔۔ جانتے ہو کیوں؟؟؟ کیونکہ وہ کانوں کا کچا نہیں تھا۔۔۔ غلطی اس نے بھی کی۔۔ گناہ اس سے بھی سرزد ہوا لیکن وہ مجھے معاف کر گیا۔۔۔ میرے ہر جھوٹ۔۔۔ دھوکے۔۔۔ بدگمانی سمیت۔۔۔ وہ مجھے معاف کر گیا۔۔۔"

”مر کے بھی وہ جیت گیا ہے۔۔پا گیا ہے تمہیں۔۔۔اور میں ہار گیا تمہیں۔۔۔“

ابرام کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔دونوں کے مابین پھر سے خاموشی آئی تھی۔۔۔اور پھر خاموشی ٹوٹی تو ایسے جیسے قیامت آ گئی ہو۔۔

”وہ تصویریں تمہیں غزل نے دی تھی۔۔۔“

”غزل؟؟“

ابرام اچھنبے سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

”یہاں ایک عورت ہی دوسرے عورت کی قاتل ہے ابرام۔۔۔چاہے وہ بہن کے روپ میں ہو۔۔۔چاہے ماں کے روپ میں۔۔۔ برباد تو میں ہوئی۔۔ شوہر میرا مر گیا۔۔۔بیٹا میرا مرا۔۔۔ کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر میں جھوٹ نہ بولتی ۔۔۔اگر میں احرم کو استعمال نہ کرتی۔۔اگر میں انتقام کی بجائے اپنے بیٹے کا ساتھ دیتی۔۔۔ایک ماں بن کے۔۔۔اپنے بیٹے کے قریب ہوتی۔۔۔تو شاید یہ سب نہ ہوتا۔۔یا احرم سے محبت کر کے۔۔اسے اپنی سچائی بتاتی۔۔۔تو شاید آج احرم بھی یہیں ہوتا۔۔۔میرے پاس۔۔اور علی بھی۔۔۔مجھے سزا ہی تو ملی ہے ۔۔۔اپنے ہر کیے گناہ کی۔۔“

وہ کہہ رہی تھی۔۔ابرام اٹھ کے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

”کیا کیا ہے غزل نے؟؟“

ماوی شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"کیا تم نہیں جانتے؟؟"

جبکہ ابرام نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

"تم اب بھی جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔"

ماوی نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میرے بیٹے۔۔۔ میرے علی کی قاتل ہے وہ۔۔۔"

کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔

"اور میں اسے مار ہی نہ پائی۔۔۔ اس کا گلا گھونٹ نہیں پائی۔۔۔"

دانت پیستی وہ ہذیانی انداز میں چیخی تھی۔۔۔ جبکہ ابرام کچھ دیر سرد نگاہوں سے اسے روتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔

پیچھے جا کے۔۔۔اس نے ریوالور اٹھایا تھا۔۔۔اور لمبے ڈگ بھرتا۔۔۔ وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

"ابرام۔۔۔۔۔"

ماوی تیزی سے اس لے پیچھے لپکی تھی۔۔۔۔

"ابرام۔۔۔"

لیکن وہ ان سنی کر کے چلا گیا تھا۔۔

"بن گئے قاتل۔۔۔ہو گئی تسلی؟؟"

ماوی کی تیز آواز پہ۔۔ابرام نے لب بھینچے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میں نے نہیں مارا۔۔۔بٹ آئی وش میں ہی قاتل بن پاتا اس کا۔۔"

اس کی آواز میں غراہٹ تھی۔۔۔

"اور اگر تم قاتل بنتے تو کیا ہو جاتا ابرام؟؟ تمہارے لیے تالیاں بجتی؟؟؟ تمہیں جیل میں پھینک دیا جاتا۔۔۔"

ماوی وہیں صوفے پہ بیٹھ چکی تھی کہ کچھ دیر میں ہی اس کی سانس پھولنے لگی تھی۔۔۔

ابرام کی آنکھوں میں پریشانی ابھری تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو ماوی؟؟"

گہرا سانس لیتی۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"ہمم میں ٹھیک ہوں۔۔"

اپنی گردن کے پچھلے حصے کو نرمی سے دباتے وہ کہنے لگی۔۔۔

"اممم میں سمیرا آپی سے کہتا ہوں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جائے۔۔۔"

ابرام تفکر سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ماوی خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

"اسٹریس مت لیا کرو پلیز۔۔"

ابرام کی بھاری آواز گونجی تھی۔۔اور وہ سر جھٹک کے۔۔۔ کھڑکی سے نظر آتے باہر لان کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

اور پھر لب بھینچ کے۔۔۔آنکھیں موند کے اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔خود کو کسی گہری سوچ سے آزاد کرانے کی کوشش کی گئی تھی شاید۔۔ابرام غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم یہاں ہو ماوی؟؟"

سمیرا کی اواز پہ چونک کے۔۔اس نے آنکھوں کی نمی چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

جبکہ ابرام بھی نظریں پھیر کے سمیرا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"میں سوچ رہی تھی ماوی کہ ہمیں تمہارے پیرنٹس کے پاس جانا چاہئے۔۔۔ جو بھی ہو غزل ان کی بیٹی اور تمہاری۔۔۔۔"

ماوی کی سپاٹ آنکھوں کو دیکھ کے۔۔ سمیرا لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"ایم سوری بیٹا۔۔۔"

شرمندگی سے کہتی وہ اب ابرام کو دیکھنے لگی۔۔۔جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آپی۔۔آپ آج شام پلیز ماوی کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گی۔۔؟؟"

ابرام کے پوچھنے پہ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"بلکل لے کے جاؤں گی۔۔۔"

ان کے جواب پہ ابرام اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"میری میٹنگ ہے۔۔۔شام کو میں گاڑی بھجوادوں گا۔۔۔"

سمیرا کو بتا کے وہ ماوی کو دیکھنے لگا۔۔۔جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"اپنا خیال رکھنا ماوی۔۔۔"

وہ پھر بھی سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔نہ جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ابرام سر جھٹک کے۔۔۔ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

اپنی گاڑی تک پہنچتے پہنچتے۔۔۔اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا خود پہ ضبط کرتے کرتے ۔۔۔

لیکن گاڑی میں بیٹھ کے۔۔۔اس نے زور سے ہاتھ اسٹئیرنگ پہ مارا تھا۔۔۔ ساتھ ہی چلایا تھا۔۔۔اس آواز میں کرب پنہاں تھا جو وہ شاید کسی کو نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔۔بس خود تک محدود رکھا تھا اس نے۔۔۔

کھوکھلا پن سا تھا اس کے وجود میں۔۔۔یاسیت سی طاری ہو رہی تھی اس کے پژمردہ وجود پہ۔۔۔

اکیلا پن اسے کھوکھلا کر رہا تھا۔۔۔

احرم اور علی کی موت نے اسے کھوکھلا کر دیا تھا۔۔۔ بکھر گیا تھا۔۔۔ لیکن سب کے سامنے وہ مضبوط ہی رہتا۔۔۔ کیونکہ وہ اپنی کمزوری خود میں دفن کر کے رکھتا ۔۔اور دنیا کے سامنے وہ ایک مغرور۔۔۔اور مضبوط انسان ہی تھا۔۔یہ کوئی اس سے پوچھتا کہ بھائی اور بیٹے کی موت نے۔۔۔اسے کس دوراہے پہ لا کھڑا کیا ہے ۔۔۔

"ماوی۔۔۔"

وہ جو پانی پی کے کچن سے باہر آئی ہی تھی۔۔۔جب وہی کھردری اواز پہ رکی تھی۔۔۔

حیرت سے درفشاں کو دیکھتی۔۔۔اس کے ماتھے پہ بل آئے تھے۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے؟اپ کو اندر کس نے آنے دیا؟"

اس کی آواز میں غم و غصہ دونوں شامل تھے۔۔۔

جبکہ درفشاں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے ایک ماں آنکھوں کی پیاس بجھا رہی ہو۔۔۔

"تمہیں حقیقت بتانے آئی ہوں ماوی۔۔۔"

"مجھے کوئی حقیقت نہیں جاننا۔۔ جائیے یہاں سے آپ۔۔"

وہ چلائی تھی۔۔۔

"نہیں ماوی تمہارے لئے حقیقت جاننا ضروری ہے۔۔۔ بے حد ضروری۔۔۔"

درفشاں نرمی سے کہتی اس کے قریب آنے لگی۔۔۔جبکہ ماوی سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

''وہیں رہیئے۔۔دور سے بات کریں مجھ سے۔۔''

درفشاں شرمندہ سی اپنی جگہ پہ رک گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پہ خفت زدہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

''ذایان عالم ایک بہترین شوہر۔۔۔اور مہربان باپ تھا میرے لئے اور اپنی بیٹی کے لئے۔۔۔یعنی تمہارے لئے ماوی۔۔۔اور پھر سب ختم کر دیا میں نے۔۔۔ جیسے سیلاب آتا ہے اور اپنے ساتھ سب بہا لے جاتا ہے۔۔۔ویسے ہی میں بھی زایان عالم کی زندگی سے سب بہا کے لے گئی۔۔۔اس کا چین۔۔۔سکون۔۔۔ اس کا غرور۔۔۔اور اس کی بیٹی۔۔ عسل زایان عالم۔۔۔جو میرے کوکھ سے جنم لیا تھا۔۔۔وہی بیٹی جو میرے ہی وجود کا حصہ تھی۔۔میرا خون۔۔میری

بیٹی۔۔۔جسے زایان عالم کی زندگی سے باہر پھینک کے۔۔۔گندگی کے ڈھیر پہ لا پٹخا تھا میں نے۔۔۔"

ماوی کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔۔جبکہ درفشاں رو رہی تھی۔۔۔

"زایان کو کشمالہ کے ساتھ دیکھ کے۔۔۔میں جل گئی تھی۔۔۔مجھے جلن ہوتی تھی۔۔۔کہ یاور شاہ نے میری زندگی جہنم بنادی ہے تو میں کیسے زایان عالم کو خوش رہنے دوں۔۔۔دوسری عورت کے ساتھ۔۔۔اور اپنی ہی بیٹی کو بدنصیبی کے ڈھیر پہ پھینک دیا۔۔۔میں تو جلن اور انتقام میں یہ بھی بھول گئی۔۔۔کہ جس بچے کے ساتھ وہ دونوں خوش ہے۔۔وہ تو میری ہی سگی اولاد ہے۔۔۔"

ماوی کی آنکھیں لبریز ہو چکی تھی۔۔۔وہ لب بھینچے۔۔۔تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔ساکت اپنے سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔۔

جواب اس کے قدموں میں گری تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو ماوی۔۔۔اپنی اس گنہگار ماں کو معاف کر دو۔۔۔اپنی اس بد بخت ماں کو بخش دو۔۔۔زایان عالم تمہارا وہ مہرباں باپ ہے ماوی۔۔۔کہ جس نے اپنی پوری زندگی اپنی بیٹی کو ڈھونڈنے میں صرف کر دی۔۔۔لیکن وہ ناکام رہے۔۔میں بد بخت ماں ہوں ماوی۔۔۔تمہاری مجرم۔۔۔"

وہ اب بھی خاموش کھڑی تھی۔۔

ماں۔۔۔

یہ کون سا روپ ہے ماں کا؟؟

کون سا روپ؟؟

وہ حیران تھی۔۔۔

اس نے سمیرا کو دیکھا تھا جو انس کے لئے چھاوں بنی تھی۔۔۔

اس نے رابعہ کو دیکھا تھا جو اپنے بیٹے کے لئے آنسو بہاتی۔۔۔

اس نے خود کو دیکھا تھا جس نے گندگی کے ڈھیر پہ پڑے بھی۔۔۔اپنے بچے کو چیل کتوں سے بچایا تھا۔۔۔

تو سامنے کھڑی یہ عورت کیا تھی؟؟

ماں؟؟

ماں کے نام پہ داغ؟؟

کیا تھی؟؟

کیا؟؟؟

کشمالہ۔۔۔وہی عورت جو اس کی سگی ماں نہ تھی لیکن وہ ماں سے بڑھ کے تھی اس کے لئے۔۔

اور اس کی اپنی ماں۔۔۔؟؟

اس نے آہستگی سے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جہاں وہ ننھا وجود پروان چڑھ رہا تھا۔۔۔

بھیگی آنکھیں بے تاثر تھی۔۔۔ بلکل سپاٹ۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو کشمالہ؟؟"

چائے کا کپ ان کے ہاتھ میں تھماتے۔۔۔ خود بھی اپنے کپ کے ساتھ ان کے قریب بیٹھے تھے۔۔

جبکہ کشمالہ سر جھٹک گئی۔۔۔ گہرا سانس بھر کے۔۔ وہ ذایان عالم کو دیکھنے لگی ۔۔۔

"ماوی نہیں آئی؟؟"

زایان کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

"وہ ناراض ہے ہم سے۔۔۔ غصہ ہے۔۔۔"

"تو کب ناراضگی ختم ہو گی۔۔۔کب غصہ اترے گا۔۔میں ترس گئی ہوں اپنی بیٹی کو گلے سے لگانے کے لئے۔۔دو ہی تو بیٹیاں تھی میری۔۔۔غزل چھوڑ کے چلی گئی اور ماوی۔۔۔"

بات ادھوری چھوڑ کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔زایان نے انہیں خود سے لگایا تھا۔۔۔جب بیل کی آواز پہ دونوں چونکے تھے۔۔۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

کہہ کے وہ اٹھے تھے۔۔۔ساتھ ہی کشمالہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔دل میں عجیب بے چینی سی سر اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔

دروازہ کھولنے پہ سامنے ماوی کو دیکھ کے۔۔۔وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔جبکہ ماوی پھڑ پھڑاتے لبوں کے ساتھ انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

”ب۔۔۔ب۔۔۔بابا“

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔ کس رشتے سے مخاطب کرے انہیں۔۔۔وہ حیرت سے ماوی کو دیکھ رہے تھے۔۔

”بابا۔۔۔کیوں ڈھونڈ نہیں پائے مجھے آپ۔۔۔کیوں؟؟“

زایان عالم روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گئے تھے اور وہ بھی مضبوط کندھا پا کے رونے لگی تھی۔۔ کہ باپ کا رشتہ ہی ایسا ہے۔۔۔بیٹی کو سکون اور تحفظ کا احساس ہی ملتا ہے۔۔۔

”ا۔۔اندر آئیں دونوں۔۔۔زایان“

زایان چونکے تھے ماوی کو لیے اندر آئے تھے۔۔۔

''م۔۔۔م۔۔۔مم۔۔۔مما''

جھجھکتے ہوئے وہ کشمالہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کتنا انتظار تھا کشمالہ کو اس لمحے کا۔۔۔وہ تیزی سے ماوی کے قریب گئی تھی۔۔۔اس کے ماتھے پہ بوسہ دے کے۔۔۔اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

''میری بچی۔۔میری عسل۔۔۔میری ماوی۔۔۔''

جبکہ زایان وہیں پہ کھڑے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

''ز۔۔۔زایان دیکھیں۔۔۔ہماری ماوی آئی ہے۔۔۔ہماری عسل۔۔ہماری گڑیا۔۔۔''

ماوی سے الگ ہوتی۔۔۔وہ اب زایان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماوی بھی ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

”آپ کی گڑیا۔۔۔اپ کی عسل۔۔۔آپ کی ماوی بے حد تھک گئی ہے۔۔۔ بہت تھکن ہے۔۔۔“

ماوی کی بھرائی آواز پہ۔۔۔کشمالہ نے پھر سے اسے خود سے لگایا تھا۔۔۔

”میری بچی۔۔۔اب میں تمہیں اس دنیا کی آنچ بھی نہیں لگنے دوں گی۔۔۔ اپنی آغوش میں بھر کے۔۔۔ تمہیں دنیا سے بچائے رکھوں گی۔۔۔تمہارے سارے دکھ چنوں گی میں۔۔۔تمہارے نصیب کی ساری تاریکیاں ختم کر دوں گی۔۔۔ماں اپنی بچی کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔کچھ بھی۔۔“

کشمالہ کی آواز کانپ رہی تھی اور پھر ماوی رو دی تھی۔۔۔وہ بلک بلک کے رو دی تھی۔۔۔

"بہت تھک گئی ہے آپ کی بیٹی۔۔۔بہت تاریکیاں دیکھی ہے اپ کی بیٹی نے۔۔۔آپ دونوں کا وجود تھا ہی نہیں میری زندگی میں۔۔۔ تبھی ہر۔۔۔ہر قدم پہ بھیڑیے ملے مجھے۔۔۔ہر قدم پہ سیاہ بختی ملی۔۔۔ہر قدم پہ۔۔۔۔"

وہ رک کے ان سے الگ ہوئی تھی۔۔۔اب بھیگی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اپنی بیٹی کا نصیب بدل دیں۔۔۔اپنی بیٹی کو خوش نصیب بنا دیں۔۔۔تاریکیوں سے باہر نکال دیں اپنی بیٹی کو۔۔۔"

اور ان دونوں نے آگے بڑھ کے۔۔۔ایک ساتھ اپنی بیٹی کو سمیٹ لیا تھا۔۔ کہ آج اور اب کے بعد۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کا نصیب اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کے مانگے گیں۔۔۔۔

بیشک زندگی میں ماں باپ کا ہونا ایک نعمت ہی تو ہیں۔۔۔ کیونکہ آپ کے گرد ان کی دعائیں ایک خول سا بنائے رکھتی ہے۔۔۔ جو اپ کو ہر تکلیف سے بچائے رکھتی ہے۔۔۔

ماں باپ کی دعا ہی۔۔۔ بیٹی کا نصیب لکھتی ہے۔۔۔

اپنی ٹوٹی بکھری بیٹی کے لئے۔۔۔ ایک باپ ہی مضبوط سہارا بنتا ہے۔۔ اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں۔۔۔ دنیا کے ہر گرم تھپیڑے سے اپنی بیٹی کو بچاتا ہے۔۔

اور ماں۔۔۔اپنی آغوش میں سمیٹ لیتی ہے اپنی بکھری پڑی بیٹی کے وجود کو

۔۔۔

ماوی کے لئے بھی۔۔وہ دونوں دھوپ۔۔۔چھاؤں بنے تھے۔۔۔ گرم آغوش بنی تھی کشمالہ اس کے لئے۔۔۔اور ذایان عالم سائبان۔۔۔

ان کی ہر دعامیں۔۔۔ماوی کی خوشیاں تھی۔۔۔ماوی کا نصیب مانگتے۔۔۔ماوی کی خوشبختی مانگتے۔۔

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔ماوی کے زخم جیسے بھرنے لگے تھے ۔۔۔ماوی کی گھائل روح جیسے سنورنے لگی تھی۔۔۔

ابرام بھی اکثر اس کی طبیعت پوچھنے آجاتا تھا۔۔۔ماوی نے احرم کے سارے شئیرز جو اس نے ماوی کے نام کیے تھے۔۔وہ پھر سے ابرام کو دینا چاہتی تھی۔۔ لیکن ابرام انکار کر چکا تھا۔۔۔

”یہ سب تمہارا ہے ماوی۔۔اور تمہارے بیٹے کا۔۔۔میں ان میں سے کچھ نہیں لوں گا۔۔۔انفیکٹ آ کے احرم کا آفس اور بزنس سنبھالا کرو تم۔۔۔“

وہ آفس بھی جانے لگی تھی۔۔۔احرم کی سیٹ پہ بیٹھ کے۔۔۔اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔۔

آنکھیں موندنے پہ ایسے احساس ہوا جیسے احرم مسکرا رہا ہو۔۔۔

سرگوشی سی ہوئی تھی۔۔۔

”تھینک یو ماوی۔۔۔“

نم آنکھوں کے ساتھ۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

''تھینک یو احرم۔۔۔''

زیرلب کہتی۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

اور پھر اس نے بے حد خوبصورت بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔

علی۔۔۔

وہ علی ہی تو تھا۔۔۔

اس کا بچھڑا ہوا علی۔۔۔جیسے پھر سے اس کی بانہوں میں ہو۔۔۔اسے سینے سے لگائے۔۔۔ہاسپٹل بیڈ پہ پڑی۔۔۔وہ اس ننھے وجود کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کتنا دلکش۔۔۔کس قدر خوبصورت لمحہ تھا۔۔۔

وہ آنکھیں موندے۔۔۔اس ننھے وجود کی گرمی کو خود میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اور جب وہ ہلکی ہلکی آوازیں نکالنے لگا تو ماوی رو پڑی تھی۔۔۔

"ہششش ماوی۔۔۔"

کشمالہ نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔۔۔

"مما۔۔یہ۔۔۔یہ تو میرا علی ہے۔۔اللہ نے مجھے پھر سے میرا علی لوٹا دیا۔۔۔ مجھے پھر سے امید بہار دلائی۔۔۔میری آغوش کو اپنی نعمت سے بھر دیا۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔مما یہ میرا بیٹا ہے۔۔"

وہ روتے روتے ہنس پڑی تھی۔۔۔

"بلکل میری جان۔۔۔ یہ تمہارا ہی بیٹا ہے۔۔۔ انشاءاللہ اب تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر جائے گی۔۔۔ بہار بنے گی تمہاری زندگی۔۔ دنیا کی کوئی آنچ تمہیں نہیں جھلسا سکے گی اب۔۔۔ یہ وعدہ ہے تم سے میری بچی۔۔۔"

آنکھوں میں شکر گزاری کے آنسو لیے۔۔ وہ مسکراتی کشمالہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی اپنی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگے تھے۔۔۔جب ان ہاتھ کی پشت سے ۔۔۔کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔

وہ پہچان گئے تھے اس لمس کو۔۔وہ بارہا محسوس کر چکے تھے اس لمس کو۔۔

"درفشاں۔۔"

بنا مڑے وہ بولے تھے۔۔۔اور درفشاں کے چلتے قدم رکے چکے تھے۔۔۔بنا مڑے وہ بھیگی آنکھوں سے۔۔۔زایان عالم کو جیسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ مجسم کان بن چکی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں زایان عالم۔۔"

اس کی بھیگی آواز ابھری تھی اس سیاہ چادر سے۔۔۔

زایان عالم خود پہ ضبط کے کڑے پہرے لگائے۔۔۔یونہی کھڑے رہے تھے۔۔۔انہوں نے مڑ کے درفشاں کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔

"میں جلد بازی کر بیٹھی۔۔۔دولت نے میری آنکھوں پہ سیاہ پٹی باندھ دی تھی۔۔۔میں ہر گناہ کا مرتکب ہوئی ہوں۔۔۔بیوفائی۔۔۔زنا۔۔۔جھوٹ

۔۔۔دھوکا۔۔۔میں تو اپنی بیٹی کی بھی مجرم ہوں۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔
“

زایان کچھ نہیں بولے۔۔۔درفشاں نے مڑ کے ان کی پشت دیکھی تھی۔۔۔

دل ہولے سے کانپا تھا۔۔۔

”کیا میں آپ کو آخری بار دیکھ سکتی ہوں زایان عالم؟؟“

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔جبکہ زایان عالم نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔

”پلیز۔۔۔“

پھر سے آواز ابھری تھی۔۔۔انہوں نے لب بھینچ لیے تھے۔۔وہ سب معاف کر چکے تھے لیکن ماوی کی بربادی کو کبھی معاف نہیں کر سکتے۔۔۔

تبھی ان کی آنکھیں سپاٹ ہوئی تھی۔۔

''نہیں۔۔۔''

بھاری سرد آواز میں کہہ کے۔۔وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔اور درفشاں بھیگی آنکھوں سے۔۔۔لمحہ لمحہ ان کی گاڑی کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

زایان عالم پر سوچ نظروں سے ابرام کو دیکھ رہے تھے۔۔ جبکہ ابرام ان کے مسلسل دیکھنے سے۔۔ کنفیوز کے ہو کے نظریں جھکا گیا۔۔۔

"کیا گارنٹی ہے ابرام کہ میری بیٹی کے لئے تم دکھ کا باعث نہیں بنو گیں؟"

زایان کے سوال پہ۔۔۔ابرام نے ان کی طرف دیکھا تھا۔۔

"میں محبت کرتا ہوں آپ کی بیٹی سے۔۔۔انکل"

"نکاح کے لئے صرف محبت ہی کافی نہیں ہوتی ابرام۔۔۔

محبت کے ساتھ ساتھ عزت۔۔۔مان۔۔۔ بھرم۔۔۔یقین۔۔۔احترام سب دیا جاتا ہے۔۔۔ کیا تم یہ سب دے پاؤ گیں ماوی کو۔۔۔اور میں نہیں بھولا کہ ماوی کو تم کیسے چھوڑ چکے تھے۔۔۔اپنی زندگی سے نکال باہر پھینکا تھا۔۔"

ابرام کو شرمندگی سی ہوئی تھی۔۔۔

"وہ میرا سیاہ دور تھا انکل۔۔۔ میری بد بختی۔۔۔اور اب میں خوش بخت ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ماوی کے ساتھ۔۔ پلیز انکل انکار مت کیجئیے گا۔۔"

"ہمممم۔۔۔ماوی سے بات کر کے ہی۔۔۔ میں کوئی جواب دے پاؤں گا تمہیں برخوردار۔۔۔"

اور یہی مان تو چاہئے تھا اوی کو۔۔ باپ کا مان۔۔ باپ کا مضبوط سائبان۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

چہرے پہ اب پہلے کی نسبت پر سکون مسکراہٹ تھی۔۔۔

سامنے مٹی تلے سوئے دو وجود کو۔۔۔ بے حد محبت سے دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔

وہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔ شاید الفاظ نہیں بن پا رہے تھے۔۔۔

دھندلائی آنکھوں سے۔۔۔ اس نے دونوں قبروں کی مٹی پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

"علی بہت کیوٹ ہے۔۔ بہت زیادہ کیوٹ۔۔۔ اس کی آنکھیں تم پہ گئی ہے احرم اور اس کی اسمائل اپنے بھائی پہ۔۔۔ ابھی وہ چھوٹا ہے۔۔ جب بڑا ہو گا تو میں ملانے لاوں گی تم دونوں سے۔۔

اس سے مل کے۔۔ تم دونوں بھی خوش ہو گیں۔۔۔ رات کو بہت جگاتا ہے مجھے ۔۔۔اور جب میں جاگ جاتی ہوں۔۔ تو بے حد محبت سے دیکھتا رہتا ہے مجھے ۔۔۔احرم۔۔میں۔۔۔ میں اس قدر خوش نصیب بھی ہو سکتی ہوں؟؟؟ کہ مجھ پہ اللہ کی رحمت کے دروازے بند نہیں ہوئے تھے۔۔"

وہ رکی تھی۔۔۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں سے اپنا چہرہ صاف کیا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔ پھر آؤں گی تم دونوں سے ملنے۔۔۔ابھی علی رو پڑے گا۔۔۔ دیر بھی ہو گئی کافی۔۔۔ بس اتنا یاد رکھنا تم دونوں۔۔۔ کہ میں تم دونوں سے بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔ بہت محبت۔۔۔"

اس نے نرمی سے۔۔۔ مٹی کو چھوا تھا اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اسے جانا تھا۔۔۔

''ماوی خیال رکھنا اپنا۔۔''

''مما۔۔۔ میرے بھائی کو پیار کرنا۔۔۔''

جیسے ان آوازوں نے۔۔۔اس کے قدموں کو جکڑ لیا ہو۔۔۔

گہرا سانس لیتی۔۔۔وہ آنکھیں موندے مسکرائی تھی۔۔۔اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی۔۔۔وہ یہاں سے دور ہوتی گئی۔۔۔

اس کا رخ بستی کی طرف تھا اب۔۔۔ گاڑی ڈرائیو کرتے۔۔۔وہ مسلسل اس بستی کا سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ بستی اب فاقہ زدہ بستی نہیں رہی تھی۔۔۔وہاں اب جھونپڑیوں کی جگہ مکان بن چکے تھے۔۔پکے مکان۔۔۔

وہاں اب بچے دھوپ کی شدت میں۔۔۔ننگے ادھر ادھر نہیں پھر رہے ہوتے تھے۔۔بلکہ وہاں اسکول بنا تھا۔۔جہاں وہ سب بچے پڑھنے جاتے تھے۔۔۔

وہاں دوکانیں بنی تھی۔۔۔وہاں پانی کا انتظام ہوا تھا۔۔۔

وہاں کے لوگوں کو نوکریاں ملی تھی۔۔۔ چھوٹی بڑی نوکریاں۔۔۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے مسکرا کے۔۔۔ سامنے بستی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر وہ سب جو اپنے کام میں مصروف تھے۔۔۔ماوی کو دیکھ کے۔۔۔اس کے قریب آئے تھے۔۔۔

کوئی میڈم جی کہہ رہا تھا۔۔ کوئی آپی کہہ رہا تھا۔۔ کوئی مس کہہ رہا تھا۔۔

مسکراتی آنکھوں سے۔۔۔ وہ اپنے ساتھ لائے بیگز ان میں بانٹنے لگی۔۔۔

جس میں کھانے کی اشیاء تھی۔۔ کپڑے تھے۔۔۔ ضروری سامان تھے۔۔۔

"ماوی میڈم اللہ آپ کے نصیب اچھے کریں۔۔۔"

"رب سکھ دیں ماوی بیٹیا۔۔۔"

"نصیب اچھے کریں میرا سوہنا رب۔۔۔"

دور شین کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ماوی اسے دیکھ کے مسکرائی تھی۔۔اور ایک بڑا پیکٹ لیے اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔جبکہ لمحہ لمحہ شین کے چہرے پہ خوف اور شرمندگی بڑھ رہے تھے۔۔

ماوی اس کے سامنے رکی تھی۔۔

"یہ تمہارے لئے شین۔۔۔خوش رہو ہمیشہ۔۔"

شین بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ماوی نے وہ آنکھیں پڑھ لی تھی ۔۔وہ جھجھک رہی تھی خود سے ماوی کے گلے لگنے کے لئے۔۔۔

تبھی ماوی نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگا یا تھا۔۔

"ماوی تیرے کپڑے گندے۔۔۔۔"

وہ کہنے لگی تھی۔۔۔ جبکہ ماوی نے اسے خاموش کرایا۔۔۔

"ہششششش۔۔۔"

اور پھر ہلکی ہلکی بونداباندی۔۔۔ رحمت کی بارش میں بدل گئی تھی۔۔۔ سب اس بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔۔ بچے۔۔۔ بوڑھے جوان۔۔۔

ماوی وہیں شین کے پاس کھڑی۔۔۔ مسکراتی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی ۔۔۔ سب بدل گیا تھا۔۔۔ وہ بدل گئی تھی۔۔۔ نصیب بدل گئے تھے۔۔۔ اور وہ پرسکون تھی۔۔

نکاح کے لباس میں ملبوس۔۔۔وہ آئینے کے سامنے بیٹھی اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔بے حد سادہ۔۔۔میک اپ سے عاری چہرہ تھا اس کا۔۔۔

دل عجیب لے پہ دھڑک رہا تھا۔۔۔آنکھیں بار بار بند دروازے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

رات کے آٹھ بجنے والے تھے۔۔۔اس نے اپنے حنائی ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔
ابرام شام کے سات آنے والا تھا اور اب آٹھ۔۔۔

اس کا نمبر بھی بند جارہا تھا۔۔۔دل جیسے بند ہورہا تھا۔۔۔کوئی بری خبر ملنے والی ہے کیا؟؟

کمرے سے نکل کے۔۔۔وہ ریلنگ کے قریب کھڑی۔۔۔نیچے لاونج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جہاں مہمان منتظر تھے۔۔

”نمبر بھی بند جارہا ہے ابرام کا۔۔کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا۔۔“

کسی کی آواز تھی۔۔اور زایان عالم کی آواز ابھری تھی۔۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔اچھا اچھا بولے۔۔"

"ارے بھائی صاحب۔۔۔سچ ہی تو ہے۔۔۔سب کو کھا تو گئی ہے آپ کی بیٹی۔۔"

کوئی عورت تھی۔۔۔کشمالہ کی تنبیہی آواز ابھری تھی۔۔

"آپ ہماری بیٹی کے متعلق کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔ہماری خوشی میں شریک ہونے آئی ہے یا لڑنے آئی ہے"

ماوی ڈوبتے دل کے ساتھ۔۔۔پھر سے کمرے میں گئی تھی۔۔۔وہیں کونے میں بیٹھ کے۔۔اس نے اپنے کانوں پہ دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔

وہ منحوس ہے۔۔؟؟

مطلب سیاہ بختی نے ابھی بھی پیچھا نہیں چھوڑا اس کا۔۔۔؟؟

وہ کیا ہے؟؟؟

کیا ہے وہ؟؟ کہ جو بھی آتا ہے اس کی زندگی میں۔۔۔ ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ راکھ بن جاتا ہے۔۔

کچھ دیر بعد کشمالہ اندر آئی تھی۔۔

"ماوی۔۔۔"

اور ماوی سر نفی میں ہلاتی انہیں دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

رنگت سفید پڑ چکی تھی۔۔۔

"ماوی یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟"

کشمالہ تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔ابرام۔۔۔"

ماوی نے تیزی سے ان کے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔ سر نفی میں ہلاتی وہ کانپ رہی تھی۔۔۔

"م۔۔۔میں ڈائن ہوں۔۔۔"

"ماوی کیا ہو گیا ہے۔۔۔"

کشمالہ نے گھبرا کے۔۔۔اسے خود سے لگایا تھا۔۔ جبکہ وہ خود کو ان سے دور کرتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

"سب مر جائیں گے۔۔ میں ڈائن ہوں۔۔۔اب۔۔۔ابرام بھی مر گیا۔۔ میں ڈائن ہوں۔۔"

وہ میکانکی انداز میں۔۔۔ سر نفی میں ہلاتی کہہ رہی تھی۔۔۔ جبکہ کشمالہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا تھا۔۔۔۔

"ابرام زندہ ہے۔۔۔وہ نیچے ہیں۔۔۔ تمہارا نکاح ہے ابرام سے۔۔

میری بچی تم میری بیٹی ہو۔۔۔ تم ڈائن نہیں ہو۔۔۔ تم خوش بخت ہو۔۔۔ سب دیکھیں گے اب کہ میری بیٹی کتنی خوش بخت ہے۔۔۔"

کشمالہ کی آنکھیں بھر آئی تھی ماوی کی غیر ہوتی حالت دیکھ کے۔۔۔

ذایان عالم بھی اندر آئے تھے۔۔۔ اپنی بیٹی کو دیکھ کے۔۔۔ وہ مسکرا دیے تھے۔۔۔ سر پہ ہاتھ رکھا تھا اپنی بیٹی کے۔۔۔

"ماشاءاللہ میری بیٹی بے حد خوبصورت لگ رہی ہے۔۔"

"ہماری بیٹی۔۔"

کشمالہ نے تصحیح کی۔۔اور دونوں مسکرا دیئے تھے۔۔۔ماوی ان سے لگی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ دل بے رحم بنا ہوا تھا اس وقت۔۔۔ بے طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔گھبراہٹ سی طاری تھی۔۔۔

جبکہ نیچے لاونج میں وہ عورت پھر سے بولنے لگی تھی۔۔

"اب دولہن دیر فرما رہی ہے۔۔لگتا ہے یہ نکاح ہونا ہی نہیں ہے آج۔۔"

ابرام نے لب بھینچے گھور کے اسے دیکھا تھا۔۔۔تو ہڑبڑا گئی تھی۔۔۔

اور پھر نظریں سیڑھیوں کی طرف اٹھی۔۔۔تو دل کی دھڑکنیں تھم گئی جیسے

۔۔۔

وہ خوبصورت مورتی۔۔۔ موم کی نازک سی گڑیا لگ رہی تھی نکاح ڈریس میں۔۔۔ ہلکا سا میک اپ بھی کروایا تھا کشمالہ نے اسے۔۔ کہ یہ اس کی خوش بختی کا دن تھا۔۔۔

ابرام پل بھر کو مبہوت سا اسے دیکھتا رہا۔۔۔ وہ پل پل اس کے قریب آ رہی تھی۔۔۔ اور ابرام کو اپنی دھڑکنیں خود سنائی دے رہی تھی۔۔۔ آج وہ اس کا نصیب بننے جا رہی تھی۔۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ ماوی نظریں جھکائے۔۔۔ اس کے سامنے تھی۔۔۔ اس نے پلکیں اٹھا کے ابرام کو دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔ یا شاید خواہش ہی نہیں تھی دیکھنے کی۔۔۔

اور پھر نکاح شروع ہوا تھا۔۔ وہ ابرام کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔

پین ہاتھ میں پکڑے وہ نکاح نامے کو دیکھ رہی تھی۔۔

اپنی زندگی کا ہر پل اس کی آنکھوں کے سامنے۔۔۔ کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔۔ اس کا ہاتھ لرزا تھا۔۔۔لب بھینچے وہ دستخط والے خانے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اے اللہ۔۔۔اے ذات پاک۔۔۔اپنا سب اچھا برا۔۔اپنا نصیب۔۔ آپ کو سونپ رہی ہوں۔۔۔مجھے بہترین فیصلہ کرنے کی ہدایت فرما۔۔"

آنکھیں موند کے اس نے اپنے سائن کیے تھے۔۔اور پھر ہر طرف سے مبارک باد کا شور اٹھا تھا۔۔۔ابرام مسکرا رہا تھا۔۔جبکہ ماوی بے تاثر چہرہ لیے۔۔۔بت بنی بیٹھی تھی۔۔

کیا اس نے درست فیصلہ کیا تھا؟؟

کیاوہ صحیح کرنے جارہی تھی۔۔؟؟

پھر سے ابرام۔۔۔؟؟

کیاسب ٹھیک ہوجائے گا۔؟؟

کیاوہ صحیح ہے؟؟

ہاں۔۔میں صحیح ہوں۔۔ علی کے لئے یہ سب کررہی ہوں۔۔۔ علی کو مکمل فیملی دیناچاہتی ہوں۔۔۔

تومیں صحیح ہوں۔۔۔میں بلکل صحیح ہوں۔۔۔

وہ خود سے خود ہی ہمکلام تھی۔۔

اور تم؟؟

میں؟؟

میں اپنی ساری زندگی گزار چکی۔۔۔

اب مجھے اپنے لئے کوئی چاہ نہیں۔۔۔

وہ ابرام کے کمرے میں تھی۔۔۔

جسے نکاح کے حوالے سے۔۔ابرام نے خوبصورتی سے سجایا تھا۔۔۔

وہ چاروں طرف دیکھتی۔۔اب اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جہاں ابرام کے نام کی مہندی لگی تھی۔۔

صوفے پہ بیٹھی وہ سامنے بیڈ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جہاں بے حد نفیس۔۔۔سلک بیڈ شیٹ پہ۔۔ہلکی ہلکی پھولوں کی پتیاں تھی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل اور ڈریسنگ ٹیبل پہ۔۔کینڈلز تھے۔۔جن کی خوشبو سے۔۔پورا کمرا مہک رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ کچھ محسوس کیوں نہیں کر رہی تھی۔۔

وہ کیوں بے تاثر تھی۔۔۔

دل کیوں ساکت ہوا پڑا تھا۔۔

کیوں؟؟

دروازہ کھلنے کی آواز پہ۔۔۔اس نے سامنے دیکھا۔۔۔ابرام کوٹ ایک بازو پہ ڈالے اندر آرہا تھا۔۔۔

سفید شرٹ کی آستینیں اوپر کو فولڈ کی ہوئی تھی۔۔۔ٹائی بھی اس کی گردن میں لٹک رہا تھا۔۔۔

کوٹ سائیڈ پہ رکھ کے۔۔۔وہ ٹائی بھی وہیں رکھتا۔۔ماوی کے قریب آیا تھا۔۔۔

ماوی کا وجود اب بھی ہر احساس سے عاری تھا۔۔۔وہ سپاٹ نظروں سے ابرام کو دیکھ رہی تھی۔۔

جب وہ اس کے سامنے۔۔۔نیچے اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔

ماوی نے تیزی سے اپنے قدم پیچھے لیے تھے۔۔۔

"یہاں کیوں۔۔۔"

"ہشششش۔۔"

ابرام نے اس کے لبوں پہ۔۔اپنی شہادت کی انگلی رکھ کے۔۔اسے خاموش کرایا تھا۔۔۔

جیولری باکس اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔

"تمہارا گفٹ۔۔"

بھاری گھمبیر آواز میں سرگوشی ہوئی تھی۔۔۔ماوی بنا کوئی تاثر دیے۔۔وہ سائیڈ پہ رکھ چکی تھی۔۔

جبکہ ابرام نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔۔

"پہلی زندگی کی شروعات نہ جانے کیسے ہوئی تھی۔۔۔بس اتنا جانتا ہوں کہ تم تمہیں بس حاصل کرنے کی دھن تھی۔۔۔ تبھی تمہیں حاصل بھی کر لیا تھا ۔۔۔اور پھر۔۔۔"

اس نے لب بھینچ لیے۔۔۔ماوی خاموش رہی تھی۔۔۔

"اب تمہیں پانا چاہتا ہوں ماوی۔۔ تمہاری روح تک رسائی چاہتا ہوں۔۔ تم میں اتر کے۔۔۔ تمہیں مکمل اپنا لینا چاہتا ہوں۔۔اور آج اپنی زندگی کی نئی شروعات۔۔۔ ہم اللہ کے حضور۔۔۔ایک خوبصورت سجدے سے کریں گے۔۔"

ماوی چونک کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"تمہارے ساتھ۔۔۔اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کے۔۔۔ شکر بجالانا چاہتا ہوں۔۔۔ کہ ہم پھر سے ایکدوسرے کا نصیب بنے ہیں۔۔۔اللہ کے حضور یہ وعدہ کرنا چاہتا ہوں تم سے ماوی۔۔۔ کہ میری ذات اب تمہاری خوش بختیوں کا باعث بنے گی۔۔"

ابرام نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے اٹھایا تھا۔۔۔اور پھر دونوں نے وضو کیا۔۔۔

ابرام نے اپنے لئے اور اس کے لئے جائے نماز بچھائی۔۔۔

ماوی اب بھی خاموشی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔وہ کچھ بول ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

جائے نماز پہ دونوں ایکدوسرے کے پہلو میں کھڑے تھے۔۔۔اور پھر اچانک ماوی رو پڑی تھی۔۔

"ماوی کیا ہوا؟"

ابرام اسے دیکھنے لگا۔۔

"مجھے نماز نہیں پڑھنی آتی۔۔۔میں کیسے کروں؟؟"

وہ روتے روتے بولی تھی۔۔ابرام نے اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تھا۔۔

"ہم مل کے نماز ادا کریں گے ماوی۔۔ مل کے سیکھے گیں نماز پڑھنا۔۔اور یہ عہد کریں گے خود سے۔۔۔ کہ آج سے ہم اپنی ہر نماز ادا کریں گے اور اللہ کا شکر بجالائیں گے۔۔۔"

وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔جبکہ ماوی اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

"اپنے رب سے۔۔اپنے اصل سے دوری کرتے رہے ہیں ہم۔۔ تبھی ہم نے ہر مشکل کا سامنا کیا ہے۔۔ لیکن ماوی اب سے اللہ سے دعا کریں گے کہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا ہو۔۔ ہمارا بیٹا علی شاہ بخت ہو۔۔۔اپنی نئی زندگی کی شروعات

ہم اللہ کی عبادت سے کریں گے ماوی۔۔بیشک اللہ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا اور ہمیں اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔۔“

”ڈر لگتا ہے مجھے اپنے نصیب سے۔۔“

ماوی کی آواز کانپ رہی تھی۔۔ابرام ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔ماوی کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔

”میرے ساتھ نیت کرو ماوی۔۔“

اور پھر ابرام کی امامت میں۔۔ماوی اور ابرام نے مل شکرانے کے نفل ادا کیے تھے۔۔

دونوں قریب بیٹھے اب اللہ سے دعا میں مشغول تھے۔۔۔

"اے اللہ ہماری زندگی میں آسانیاں پیدا فرما۔۔۔ میں شکر گزار ہوں کہ ماوی کو پھر سے میرا نصیب بنا دیا۔۔۔ مجھے ماوی کی خوش بختی بنا۔۔ میرے مالک ہمیں خوش بخت فرما۔۔"

ابرام دعا گو تھا۔۔

"ہم پہ رحم فرما میرے رب۔۔ مجھے اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔ میرے دل میں۔۔۔ میرے شوہر ابرام کے لئے محبت ڈال دیں میرے رب ۔۔۔ مجھے اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ خوش بخت فرما۔۔۔"

وہ پر سکون ہو رہی تھی۔۔۔ اس دعا کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ کہ جیسے بوجھ اس کے کندھے سے سرک رہا ہو۔۔ اللہ سے مانگنے پہ۔۔۔ اللہ کے سامنے

سجدہ ریز ہونے سے۔۔۔اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے۔۔وہ بے حد پر سکون ہوئی تھی۔۔

اس نے پلکیں اٹھا کے ابرام کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ماوی بھی ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

پلکیں جھکا کے اس نے پھر سے اپنے دل میں اللہ سے یہی دعا مانگی۔۔

میرے رب۔۔میرا دل میرے شوہر ابرام کی محبت سے بھر دیں۔۔۔“

ابرام نے جھک کے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔ماوی اس لمس سے اندر تک پر سکون ہوئی تھی۔۔

کہ اللہ نے بیشک اس کی سن لی تھی۔۔۔وہ اب اللہ کے حضور جھکنا۔۔۔ سجدہ ریز ہونا جان چکی تھی۔۔اب زندگی بے حد خوبصورت اور سہل تھی۔۔

ابرام نے اسے بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔کہ اللہ نے ماوی کو پھر سے ابرام کا نصیب بنا کے۔۔۔اسے اپنی رحمتوں سے نواز دیا۔

The End